خلافتِ بغدادی اور فتنہ تکفیر کے رد میں !

علمائے امت اور امرائے جہاد کے فتاوی اور بیانات

فہرست

لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ

کہ تم اسے سب لوگوں سے ضرور بیان کروگے اور اسے چھپاؤگے نہیں (۳:۱۸۷)

مسئلہ تکفیر کو علمائے حق کے لیے چھوڑ دیں

محسنِ امت شیخ اسامہؒ کا مسئلہ تکفیر کے موضوع پر بیان

اہل السنۃ والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ جب انسان دین (اسلام) میں یقین کے ساتھ داخل ہوتا ہے، تو بعینہٖ یہ دین سے بغیر یقین کے خارج نہیں کیا جا سکتا! مسلمانوں سے متعلق اصل یہ ہے کہ وہ مسلمان ہی ہیں، یہ ہر گز جائز نہیں ہے کہ ان کی تکفیر کی جائے بلکہ یہ تو مذہبِ خوارج کی علامات میں سے ہے، ولا حول ولا وقوۃ الا باللہ (نہیں ہے نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی طاقت مگر اللہ کے اذن سے)۔ حدیثِ صحیح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"جب کوئی شخص اپنے بھائی سے کہتا ہے کہ اے کافر! تو یہ (تکفیر) ان میں سے کسی ایک کی طرف ضرور لوٹتی ہے۔ اگر جس کو اس نے کافر کہا ہے، وہ اگر کافر ہی تھا تو پس وہ تو کافر ہی کہلائے گا، لیکن اگر وہ کافر نہ ہوا، تو یہ تکفیر اسی کی طرف واپس لوٹے گی، جس نے یہ جملہ کہا ہے"۔

پس مسئلہ (تکفیر) کی اس قدر حساسیت کی بنا پر یہ معاملہ بہت ہی خطرناک ہے، بہت ہی خطرناک ہے، بہت ہی خطرناک ہے اور خاص طور پر تکفیرِ عام کے معاملہ میں اور بھی خطرناک ہے۔ اس معاملہ میں آپ لوگ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں، ہم اللہ تعالیٰ کی جانب سے جس نصرت کا انتظار کر رہے ہیں، بلاشبہ اُس کا کامل اختیار اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے، اور اُس کے ہمارے لیے حصول کا ذریعہ صبر اور تقویٰ میں مضمر ہے۔

إِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا

"اگر تم صبر و پرہیزگاری اختیار کرو"

مکر و فریب (آپ کو کچھ نقصان نہ پہنچائیں) اگر آپ صبر کریں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں تو ان (کفار) کی منصوبہ بندی گی۔۔۔ لہٰذا میں یہ بات زور دے کر اور بتکرار کہوں گا کہ آپ کی جانب سے مسلمانوں کی تکفیر کرنا بڑے گناہوں میں سے ہے اپنی زبانوں کو روک لیجیے! ایک حدیث میں نبی اکرم صلی ! اور ان کبائر میں سے ہے جن کے گناہ کا وبال بہت زیادہ ہوتا ہے۔ سو اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا: "اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تین چیزوں کو پسند فرماتا ہے، کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراو، اور تم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ کرو"۔

پس یہ حکمِ اول جو بیان ہوا ہے، اس پر عمل بیان کردہ آخری نصیحت کو تھامے بغیر ممکن نہیں! اور وہ کیا ہے؟ وہ ہے جماعت کو لازم پکڑنا۔۔۔ مطلب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ کرو۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس حدیث سے

متعلق بیان فرمایا: "اس کے اندر اسلام کے اصول کو بیان کیا گیا ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو، تفرقہ نہ کرو، اور پھر تم اان تمام امور سے بخوبی آگہی کے بعد اس متعلق دوسروں بھی نصیحت کرو"۔ لہٰذا آپ لیے یہ نصیحت ہے، یہ نصیحت تمہیں بھی ہے اور تمہارے امرا کے لیے بھی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث میں وارد ہوا:

وہ (اللہ) تمہارے لیے تین چیزوں کو ناپسند فرماتا ہے: قیل و قال، کثرتِ سوال اور اموال کا ضیاع"۔ "

ان تین چیزوں کی شدید نصیحت کرتا ہوں، پہلے بیان کردہ حدیث میں مذکور احکامات کا تعلق اصولِ اسلام سے ہے، جن کے اوپر دین کھڑا ہوتا ہے۔۔۔ مذکورہ بالا حدیث میں وارد امور عماد الدین ہیں۔۔۔ قیل و قال اور کثرتِ سوال اور مالوں کو ضائع کرنے سے باز رہنا چاہیے۔۔۔

تکفیر) سے متعلق جاننا چاہیں تو اہل علم سے پوچھیں، جو ضوابطِ تکفیر کا پختہ علم رکھتے ہیں ہیں، پھر اس) اگر آپ اس خاص معاملہ معاملہ کو ان سے پوچھنے کے بعد آپ اس کو اپنے بھائیوں میں بیان کر دیں، تو کوئی حرج نہیں ہے۔ جس نے قرآن و سنت کے عین مطابق کسی کی تکفیر تو یہ جائز ہے، بشرطیکہ اگر وہ ان احکامات کی صحیح تطبیق کرنے کی اہلیت سے متصف ہو۔ جہاں تک اس تکفیر کا مسئلہ ہے جو نص سے ثابت ہے جیسا کہ ابو جہل کو کافر سمجھنا، یہ تو دلیل سے ثابت ہے، ابو جہل کو کافر نہ سمجھنے والا کوئی فرد مومن کیونکر ہو سکتا ہے؟۔۔۔

لیکن جہاں تک دیگر معاملات میں تکفیر کا سوال ہے، جیسا کہ نواقضِ اسلام کا تذکرہ آ جاتا ہے، یہ مسئلہ حساس بھی ہے اور تفصیل طلب بھی۔ مثلاًاگر کوئی مسلمان کفریہ فعل کا ارتکاب کر لے، تو محض کفریہ فعل کا مرتکب ہونے پر اُس کی تکفیر نہیں کی جا سکتی! جہالت، اکراہ سمیت دیگر عذر پیش نظر رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ لہٰذا یہ مسائل تو انتہائی تفصیل طلب ہیں جن کی استطاعت عامی بھائیوں میں نہیں ہوتی ہے، کہ انہیں کماحقہ سیکھ سکیں اور پھر اس میں مہارت حاصل کر سکیں۔ لیکن یہ المیہ ہے کہ ہم ان معاملات کو عام امور کے زمرے میں ہی گمان کر کے ان پر خوب گفتگو کرتے ہیں! کوئی بھی گروہ جو کہ نواقضِ اسلام کا مرتکب پایا جائے، چاہیے کہ اُس کو نصیحت کی جائے، اور اس کو بار بار دہرایا بھی جاتا ہے، اس کے باوجود بھی اگر وہ اپنی ڈگر پر قائم رہیں اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کریں، پھر ہم یہ بات کہتے ہیں اس گروہ یا اس نظم نے اللہ کے دین سے ارتداد اختیار کر لیا ہے۔۔۔ اکثر بھائی بہت دفعہ یہ سوال بھی ہم سے کرتے ہیں کہ فلاں نے یہ کیا اور فلاں نے یہ، بعض لوگوں کے حالات اور کیفیات کا ہمیں مکمل ادراک نہیں ہوتا اور اُن کے ظاہری افعال کو دیکھ کر فوراً تکفیر کے حکم لگا دینا قطعی غیر مناسب

ہے! شیخ محمد بن عبدالوہابؒ سے معروف ہے کہ جب انہوں نے اپنے زمانہ میں موجود کچھ حکام کی تکفیر کی، جو کہ اللہ کے قانون کے علاوہ فیصلہ کر رہے تھے۔۔۔ بعض لوگ' جو اپنے آپ کو علم نے منسوب کرتے تھے، انہوں نے ان حکام کا دفاع کیا، تو شیخؒ نے ان کی جانب سے ایسے حکام کی دفاع کارد کیا اور ان کو مسکت جواب دیا۔۔۔ یہ لوگ جو ایسے حکام کی تحسین، مدح اور دفاع میں مصروف ہیں جو اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلہ نہیں کر رہا' ایک درجے میں فسق کے مرتکب ہیں لیکن یاد رکھیں کہ فسق اور کفر کے درمیان ایک طویل اور لمبی مسافت ہے۔۔۔ لہٰذا اللہ سے ڈریں، اور اس مسئلہ (تکفیر) کو علمائے حق کے لیے چھوڑ دیں! میں اپنے سمیت آپ سب کو کثرتِ ذکر اور دعا اور نعمتوں پر شکر گزاری کا کہوں گا، اور جو نعمت اللہ تعالیٰ نے دی اس پر بار بار شکر گزاری کریں تاکہ اللہ پاک ہم سب سے راضی ہو جائیں۔ جب بھی آپ زبان سے کوئی بات نکالیں تو اس سے قبل ضرور سوچیں کہ مجھے اس کلام کیا کیا فائدہ ہوگا، اگر آپ اللہ کی اطاعت کرنا چاہتے ہیں اور جہاد فی سبیل اللہ کرنا چاہتے ہیں، تو پھر ان مسائل میں جو آپ پر واضح نہیں ہیں، ان میں صرف تقویٰ اختیار کرنے کی ہی نصیحت ہوتی ہے، اور تقویٰ میں سے ہی ہے کہ آپ ان معاملات کی طرف ایسے کامل علم اور واقفیت احوال کے بغیر مت آئیں۔

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

بشکریہ: نوائے افغان جہاد

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کا

شام کے تنازعہ پر دولتِ اسلامیہ عراق اور جبھۃ النصرہ کے درمیان فیصلہ

الحمدللہ الذی نصرہ عبدہ و اعز جندہ و ھزم الاحزاب وحدہ، والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ، و آلہ و صحبہ حملۃ الاسلام و جندہ،

محترم بھائی/ فضیلۃ الشیخ ابو بکر بغدادی حسینی، اور ان کی شوریٰ دولتِ اسلامیہ عراق کے بھائیو حفظھم اللہ
محترم بھائی/ فضیلۃ الشیخ ابو محمد جولانی، اور جبھۃ النصرہ برائے اہلِ شام کی شوریٰ کے بھائیو حفظھم اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

میں امید رکھتا ہوں کہ آپ اور آپکے ساتھی بھائی بہترین حال میں ہوں گے، اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اس بات پر جمع فرمائیں جو ذاتِ باری تعالیٰ کو محبوب ہو، اور جس سے دنیا کی بھلائی بھی نصیب ہو اور آخرت میں بھی کامیاب ہوں،

بعدازاں،

(۱) تمام اہلِ جہاد کی (اس وقت) حوصلہ شکنی ہوئی جب تنازعہ (شام میں) وقوع پذیر ہوا اور ذرائعِ ابلاغ پر اس کی نشر و اشاعت ہوئی اور جو ہمارے محبوب بھائیوں دولتِ اسلامیہ عراق اور جبھۃ النصرہ برائے اہل شام کے مابین برپا ہوا۔

(۲) ہمیں نہ ہی اس معاملہ پر آگاہی دی گئی اور نہ ہی ہم سے نصیحت (مشورے) کے لیے پوچھا گیا، اور نہ ہی ہمیں دونوں جماعتوں کے درمیان ہونے والے تنازعہ سے آگاہ کیا گیا۔ قابلِ افسوس بات یہ ہے کہ ہم نے اس معاملہ کو ذرائع ابلاغ کے ذریعے سنا۔

(۳) ابتداً، میں تمام مجاہدین اور مسلمانوں کو یاد دلانا چاہوں گا کہ دولتِ اسلامیہ عراق نے صلیبی حملے کی سازش کو ناکام بنانے میں ایک بہت اہم کردار ادا کیا ہے، جو مسلمانوں کی سرزمین کے قلب میں قابض ہو کر عالمِ اسلام کو تقسیم کرنا چاہتے تھے، اور جو اس

معتدی صفوی رافضی منصوبے کو پھیلا کر عراق، شام اور جزیرۂ عرب تک توسیع دینے کا ارادہ رکھتے تھے۔
اسی طرح ہمیں اپنے دولتِ اسلامیہ عراق کے بھائیوں کے فضل کا بھی اعتراف کرتے ہیں، اور ان میں سب سے اوپر ان کے امیر شیخ ابو بکر بغدادی کا فضل کا اعتراف، جنہوں نے اپنے اموال کے ایثار اور بہترین رجال (مجاہدین) کے ذریعے جہادِ شام کی مدد کی، جب وہ شدت سے اس ظلم کو برداشت کر رہے تھے، بلکہ ہم نے اس بات کو سراہا جب ہمارے احباب اور جبھۃ النصرہ کے بھائیوں نے شیخ ابو بکر بغدادی کی تعریف کی، اور (ابو بکر بغدادی) کے ساتھی بھائیوں نے جبھۃ النصرہ اور انکے امیر شیخ ابو محمد جولانی کی تعریف کی۔

(۴) میں تمام مجاہدین اور مسلمانوں کو یہ بھی یاد دلاتا ہوں کہ جبھۃ النصرہ میں ہمارے بھائیوں کا بھی اہل شام پر فضل ہے جنہوں نے رباط و جہاد کی سرزمین شام میں فریضہ جہاد کا احیاء کیا اور امت کی اس امید کو زندہ کیا کہ وہ بیتِ المقدس کو آزاد کروائیں گے اور مستقبل قریب میں، باذن اللہ، خلافتِ راشدہ کا قیام کریں گے۔ ہم ان کی بھی تعریف کرتے ہیں کہ انہوں نے لادینی صفوی باطنی رافضی حملے کا محبوب شام کے اسلامی محاذوں سے دفاع کیا۔ ہم جبھۃ النصرہ کی طرف سے بھی دولتِ اسلامیہ عراق کے بھائیوں کو دی گئی مدد و نصرت و تائید کے بھی معترف ہیں اور اس کا تذکرہ بھی ضروری سمجھتے ہیں۔

(۵) جب ان دو مجاہد، مرابط، فاضل گروہوں میں تنازعہ ظاہر ہوا، تو اس مسئلہ کو حل کروانے کے لیے میں نے جمادی الثانی ۱۴۳۴ھ کی پہلی تاریخ کو دونوں فاضل شیوخ ابو بکر بغدادی حسینی اور ابو محمد جولانی کو پیغام بھیجا کہ وہ اس تنازعہ کو واپس اسی جمود کی طرف لے جائیں، جو دونوں گروہوں کے تنازعہ سے قبل حالت تھی۔

(٦) مجھے دونوں جانب سے خطوط موصول ہوئے اور اس کے علاوہ بھی دوسری اطراف سے بھی پیغامات پہنچے۔ میں نے اس پس منظر میں خراسان میں اپنے بھائیوں اور (خراسان سے (باہر بھائیوں سے مشورہ کیا، اور اپنے رب سبحانہ و تعالیٰ سے بھی استخارہ کیا، تاکہ وہ مجھے اپنے ضعف کے پیش نظر اس فتنہ کی وجہ سے لگی آگ کو بجھانے میں مدد فرمائیں، جو ان شریف محترم گروہوں کی درمیان واقع ہوا، میں اس معاملہ پر اللہ تعالیٰ کی مدد کے بعد اس امر (حکم) تک پہنچا ہوں، جو آگے بیان ہو رہا ہے :

(ا) شیخ ابو بکر بغدادی حسینی نے اعلان دولتِ اسلامیہ عراق وشام کر کے غلطی کی، جس میں انہوں نے نہ ہی ہم سے اجازت لی یا ہم سے مشورہ طلب کیا، بلکہ یہ کام ہمارے علم میں لائے بغیر کیا گیا۔

(ب) شیخ ابو محمد جولانی نے دولتِ اسلامیہ عراق وشام کے اعلان کو مسترد کرتے ہوئے القاعدہ کے ساتھ اپنے تعلق کا اظہار کرتے ہوئے غلطی کی، جس میں نہ ہی ہم سے اجازت لی گئی یا ہم سے مشورہ طلب کیا گیا، بلکہ یہ کام ہمارے علم میں لائے بغیر کیا گیا۔

(ج) دولتِ اسلامیہ عراق وشام کو منسوخ کیا جاتا ہے، اور دولتِ اسلامیہ عراق کے نام سے (جہادی) عمل کو جاری رکھنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

(د) جبهۃالنصرہ برائے اہل شام جماعت القاعدۃالجہاد کی خود مختار فروع (شاخ) ہے جو قیادتِ عامہ کے تابع ہو گی۔

(ھ) دولتِ اسلامیہ عراق کے کام کرنے کا علاقہ (ولایت) عراق ہے۔

(و) جبهۃالنصرہ برائے اہل شام کے کام کرنے کا علاقہ (ولایت) شام ہے۔

(ز) شیخ ابو بکر بغدادی حسینی کو دولتِ اسلامیہ عراق کے امیر کی حیثیت سے اس فیصلے کی تاریخ کے اجراء کے بعد ایک سال کی مدت تک کے لیے منظور کیا جاتا ہے، جس کے بعد دولتِ اسلامیہ عراق کی مجلسِ شوریٰ جماعت قاعدۃالجہاد کی قیادتِ عامہ کو جہادی عمل سے متعلق باضابطہ بیان بھیجے گی، جس کے بعد قیادتِ عامہ فیصلہ کرے گی کہ ابو بکر بغدادی کی امارت بطور امیر بحال رکھی جائے یا نئے امیر کا انتخاب کیا جائے۔

(ح) شیخ ابو محمد جولانی کو جبهۃالنصرہ برائے اہل شام کے امیر کی حیثیت سے اس فیصلے کی تاریخ کے اجراء کے بعد ایک سال کی مدت تک کے لیے منظور کیا جاتا ہے، جس کے بعد جبهۃالنصرہ برائے اہل شام جماعت قاعدۃالجہاد کی قیادتِ عامہ کو جہادی عمل سے متعلق باضابطہ بیان بھیجے گی، جس کے بعد قیادتِ عامہ فیصلہ کرے گی کہ ابو محمد جولانی کی امارت بطور امیر بحال رکھی جائے یا نئے امیر کا انتخاب کیا جائے۔

(ط) دولتِ اسلامیہ عراق جبهۃالنصرہ برائے اہل شام کو اپنی استطاعت کے بقدر وسائل مہیا کرے گی، جو بھی جبهۃالنصرہ برائے اہل شام نفری، اسلحہ، مال، پناہ گاہوں اور حفاظتی امور سے متعلق طلب کرے گی۔

(ی) جبهۃالنصرہ برائے اہل شام دولتِ اسلامیہ عراق کو اپنی استطاعت کے بقدر وسائل مہیا کرے گی، جو بھی دولتِ اسلامیہ عراق نفری، اسلحہ، پناہ گاہوں اور حفاظتی امور سے متعلق طلب کرے گی۔

(ک) دونوں فریق ایک دوسرے پر قول اور فعل کے ذریعے حد سے متجاوز ہونے کو روک دیں گے۔

(ل) دونوں فریقین اور تمام مجاہدین حرمتِ مسلم سے متعلق ان کی جان، عزت اور اموال کا پاس رکھیں گے، اور کوئی بھی فریق کسی بھی دوسرے مسلمان یا مجاہد پر ظلم نہیں کرے گا، سوائے جبکہ شرعی فیصلہ کے ذریعے اس کا حکم صادر ہو، اور اس کی تفصیل کی وضاحت نیچے ہے۔

(م) ایک مسلمان (کا خون) دوسرے مسلمان پر حرام ہے، اسی لیے وہ شخص (اسلام سے (خارج نہیں ہوتا جو ایک جہادی جماعت سے دوسری جہادی جماعت یا دیگر جماعت میں چلا جائے، بلکہ اس کی حرمت بطور مسلمان اور مجاہد بحال رہتی ہے، حتی کہ اگر وہ دوسری جماعت میں جانے پر خطا پر ہی کیوں نہ ہو۔

(ن) جو کوئی بھی دوسرے مسلمان اور مجاہد بھائیوں کے خون کی حرمت کی پامالی کرے گا، جماعت اس سے متعلق امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے تحت سخت موقف اختیار کرے گی۔

(س) فضیلۃ الشیخ ابو خالد السوری وہ بہترین شخص ہیں جن کے بارے میں ہم معرفت اور خبر رکھتے ہیں اور وہ مجاہدین کے درمیان رہے ہیں، اور ہم اللہ تعالیٰ کے آگے کسی کی بڑائی بیان نہیں کرتے، وہ ہمارے شام میں مندرجہ ذیل امور میں نمائندے ہیں :

اول : اس حکم نامہ کی تفسیر (تاویل) میں پیدا ہونے والے کسی بھی خلاف کو وہ حل کریں گے۔

دوم : اگر کوئی فریق دوسرے فریق پر ظلم و زیادتی کرے، تو میں ان کو اس بات کا مکلف کرتا ہوں کہ وہ اُس تنازعے کے حل کے لیے شرعی عدالت کا قیام کریں۔

(ع) جماعت قاعدۃ الجہاد کے بھائیوں پر لازم ہے اور اسی طرح میں تمام مسلمانوں اور مجاہدین سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اس تنازعہ کے اوپر جھگڑے کو روک لیجیے، اور مجاہدین کے درمیان تفرقہ مت ڈالیں، اور محبت و الفت اور تالیفِ قلب کی کوشش کریں اور مسلمانوں اور مجاہدین کی صفوں کے درمیان اتحاد کی کوشش کریں۔

اور ان دونوں محترم مجاہدین گروہوں کے قدر و فضل کو جانیں اور ان دونوں کا ذکر خیر کے علاوہ نہ کریں۔

(ے) اس فیصلے کے نسخہ کو مندرجہ ذیل تک بھیجا جاتا ہے :

دولتِ اسلامیہ عراق

جبھۃالنصرہ برائے اہل شام

فضیلۃالشیخ ابو خالد السوری

إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ (هود: ٨٨ (

] میں تو اصلاح کرنا چاہتا ہوں جہاں تک بھی میرا بس چلے اور یہ جو کچھ میں کرنا چاہتا ہوں اس کا سارا انحصار اللہ کی توفیق پر ہے، اُسی پر میں نے بھروسہ کیا اور ہر معاملہ میں اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں]

آپ کا بھائی،

ایمن الظواہری

۱۳ رجب، ۱۴۳۴ھ

مصدر :

مرکزالفجر للاعلام

عربی متن :

https://s3.amazonaws.com/s3.documentcloud.org/documents/710586/ayman-zawahiri.pdf

ترجمہ (انگریزی):

http://s3.documentcloud.org/documents/710588/translation-of-ayman-al-zawahiris-letter.pdf

شام میں بہتا خون روکنے کی خاطر ایک شہادت

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

بسم اللہ والحمد للہ والصلاۃ والسلام علیکم رسول اللہ وآلہ وصحبہ ومن والاہ

دنیا بھر میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

میں یہ فیصلہ کرچکا تھا کہ شام میں مجاہدین کی صفوں میں پھیلنے والے فتنے سے متعلق جو کچھ میں ابھی تک کہہ چکا ہوں اسی پر اکتفا کروں گا لیکن پھر میں نے دعوت وابلاغ اور نصیحت وخیر خواہی کے محاذ پر صبر کے ساتھ کاربند اپنے قابل قدر اور محبوب مہاجر بھائی، محترم شیخ، ابو کریم ڈاکٹر ہانی السّباعی کی اپیل سنی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہر قسم کے شر سے ان کی حفاظت فرمائے، حق پر انہیں ثابت قدم فرمائے اور مسلمانوں، بالخصوص مجاہدین کی اصلاح کرنے میں ان کی مدد فرمائے۔ چنانچہ میں نے استخارے اور مشورے کے بعد دوبارہ اس موضوع کو کھولنے اور بالخصوص اُن سوالات کے جوابات دینے کا فیصلہ کیا جو انہوں نے مجھ سے جمادی الاولیٰ کی پچیس تاریخ کو مقریزی ریڈیو پر نشر ہونے والے اپنے ایک خطاب میں پوچھے ہیں۔

میں یہ واضح کرتا چلوں کہ اس مسئلے پر دوبارہ بات کرنے کے پیچھے دو بنیادی وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ تو محترم شیخ ہانی السّباعی کی یہ امید ہے کہ ان سوالات کا جواب مجاہدین کے درمیان پھیلے فتنے کی آگ بجھانے میں مددگار ہو سکتا ہے، لہٰذا میں نے سوچا کہ اگر میری چند باتوں سے مسلمانوں کا بہتا خون رک جائے تو اس سے بہتر بات اور کیا ہو سکتی ہے۔
جب کہ دوسری وجہ یہ ہے کہ میں اپنے شفیق اور خیر خواہ بھائی کی اِس طلب پر انکار نہیں کر سکتا اور ان کی باتوں کا جواب دینا ان کا مجھ پر حق ہے۔ میری گفتگو درج ذیل امور پر مبنی ہو گی:

ایک گواہی
ایک عدد حکم
ایک ہمدردانہ اپیل

اور ایک یاد دہانی اور نصیحت

سب سے پہلے، جس بات کی میں گواہی دینا چاہتا ہوں وہ دولۃ عراق الاسلامیہ اور اس کے قابل احترام امیر شیخ ابو بکر الحسینی البغدادی حفظہ اللہ کے جماعت قاعدۃ الجہاد کے ساتھ تعلق سے متعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بعد اور اللہ تعالیٰ کو گواہ ٹھہراتے ہوئے میں یہ شہادت دیتا ہوں کہ دولۃ عراق الاسلامیہ 'جماعت القاعدۃ الجہاد کی تابع ایک ذیلی شاخ تھی۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ یہاں اس سلسلے میں کچھ مزید تفاصیل بھی بیان کردوں:

1۔ جس وقت دولۃ عراق الاسلامیہ کا اعلان ہوا تو جماعت القاعدۃ الجہاد کی قیادت اور ان میں سر فہرست شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ سے نہ تو اس سلسلے میں اجازت لی گئی اور نہ ہی ان سے مشورہ کیا گیا۔ اس کے بعد شیخ ابو حمزہ المہاجر رحمہ اللہ نے جماعت القاعدۃ الجہاد کی قیادتِ عامہ کے نام ایک خط بھیجا جس میں انہوں نے دولہ کے قیام کے اسباب اور وجوہات بیان کیے اور ساتھ ہی تاکید کے طور پر یہ بات بھی واضح کی کہ دولہ الاسلامیہ مرکزی جماعت القاعدۃ الجہاد کے تابع ہی رہے گی۔ انہوں نے مزید یہ بھی کہا کہ دولہ کی شوریٰ نے شیخ ابو عمر البغدادی رحمہ اللہ سے یہ عہد لیا ہے کہ اُن کے امیر شیخ اسامہ بن لادن ہی ہوں گے اور دولہ الاسلامیہ 'جماعت القاعدۃ الجہاد کے تابع ہوگی۔ لیکن اس وقت عراق والے بھائیوں کی رائے یہ تھی کہ عراق کے مخصوص حالات اور بعض سیاسی مصلحتوں کی بناپر اس بات کا اعلان نہ کیا جائے اور اس تفصیل کو صرف اپنے بھائیوں تک ہی محدود رکھا جائے۔

جماعت القاعدہ الجہاد اور دولہ عراق الاسلامیہ کی قیادت اسی قاعدے پر باہمی معاملات چلاتے رہے کہ دولہ عراق الاسلامیہ 'قاعدۃ الجہاد کا ایک جزو ہے۔ اس کی کچھ مثالیں درج ذیل ہیں:

الف: شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے گھر سے ملنے والے وہ خطوط جو امریکیوں نے نشر کیے تھے، ان میں سے خط نمبر: SOCOM-2012-0000011 Orig

جو کہ شیخ عطیہ رحمہ اللہ نے شیخ مصطفیٰ ابوالیزید رحمہ اللہ کے نام لکھا تھا۔ اس خط میں شیخ عطیہ نے شیخ مصطفیٰ ابوالیزید رحمہ اللہ کو شدت سے یہ تاکید کی تھی کہ وہ 'کرّومی' (جس سے ان کی مراد شیخ ابو حمزۃ المہاجر ہیں)، شیخ ابو عمر اور ان کے ساتھیوں

کے نام واضح ہدایات اور نصیحتیں لکھیں کیونکہ اُنہیں عراق میں سیاسی غلطیاں ہونے کا شدید اندیشہ تھا۔

ب۔ جب شیخ ابو بکر الحسینی البغدادی، اللہ انہیں خیر کی توفیق دے، تنظیم قاعدۃ الجہاد کی اجازت کے بغیر دولہ الاسلامیہ کے امیر بنے تو شیخ عطیہ رحمہ اللہ نے دولہ عراق الاسلامیہ کی قیادت کے نام بروز ۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۱ ہجری کو خط لکھا جس میں اُنہیں نے کہا:

"قیادت میں موجود ہمارے بھائیوں کے سامنے ہم یہ تجویز رکھتے ہیں کہ جب تک اس موضوع پر مشاورت جاری ہے، اس وقت تک ایک عارضی قیادت متعین کر دی جائے، ہمارے رائے میں بہتر یہی ہے کہ اس معاملے میں جلد بازی نہ کی جائے ،الّا یہ کہ ایسی شدید نوعیت کی ضرورت ہو جس کی وجہ سے باضابطہ طور پر ایک مستقل قیادت کا اعلان کرنا ناگزیر ہو جائے۔ چنانچہ فی الحال قیادت کے لیے جتنے مجوزہ افراد ہیں ان کے نام اور ان کے مکمل تعارف اور صلاحیتوں پر مبنی ایک رپورٹ بھیج دی جائے۔ ہم یہ رپورٹ شیخ اسامہ کو بھیجیں گے تاکہ وہ اس معاملے میں فیصلہ کریں"۔

ج: شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے شیخ عطیۃ اللہ رحمہ اللہ کے نام ۲۴ رجب ۱۴۳۱ ہجری کو ایک خط لکھا جس میں انہوں نے کہا:

"بہت اچھا ہوا گر آپ ہمارے بھائی ابو بکر البغدادی، جو ہمارے بھائی ابو عمر البغدادی رحمہ اللہ کی جگہ امیر بنے ہیں، ان کا تفصیلی تعارف بھجوادیں۔ اسی طرح ان کے نائبِ اول اور ابو سلیمان الناصر لدین اللہ کا بھی تفصیلی تعارف بھجوادیں۔ بہتر ہوگا کہ عراق میں موجود ہمارے دیگر با اعتماد ساتھیوں سے بھی ان کے متعلق پوچھیں اور ان کی رائے ہم تک پہنچائیں تاکہ معاملات ہمارے سامنے اچھی طرح واضح ہو سکیں"۔

یہ خط امریکیوں کو شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے گھر سے ملا اور اس خط کو درج ذیل نمبر کے تحت امریکیوں نے نشر کیا:-SOCOM 2012-0000019 Orig

د۔ شیخ عطیۃ رحمہ اللہ نے انہیں اپنا جواب مورخہ ۵ شعبان ۱۴۳۱ ہجری کو لکھ بھیجا جس میں آپ نے کہا:

"ہم ان شاء اللہ ابو بکر بغدادی اور ان کے نائب اور ابو سلیمان الناصر لدین اللہ کے متعلق معلومات اور مزید تفصیلات طلب کر رہے ہیں، تاکہ ہمارے سامنے صورت حال مکمل طور پر واضح ہو سکے"۔

ھ۔ شیخ عطیۃ اللہ نے دولہ عراق الاسلامیہ کی وزارتِ اعلام کے نام مورخہ ۲۰ شوال ۱۴۳۱ ہجری کو ایک خط لکھا جس میں انہوں نے کہا:

"مشائخ نے آپ کی جدید قیادت (اللہ تعالیٰ انہیں خیر کی توفیق دے) کے متعلق تعارف پر مبنی ایک مختصر رپورٹ مانگی ہے جن میں دولہ عراق الاسلامیہ کے امیر المومنین شیخ ابو بکر البغدادی، ان کے نائب، وزیر حرب، اور اگر آپ چاہیں تو دیگر مسئولین کا ایک تعارف طلب کیا گیا ہے۔ یہ بات آپ اپنے مشائخ تک پہنچا دیں۔ وہ چاہیں تو خود اپنا ایک تعارف لکھ کے بھیج دیں یا پھر صوتی انداز میں ریکارڈ کر کے ہمیں بھیج دیں"۔

و۔ اس پر دولہ عراق الاسلامیہ کی شوریٰ کے نمائندے نے ذوالقعدۃ ۱۴۳۱ ہجری کی اوّل تاریخ کو ایک جوابی خط بھیجا جس میں انہوں نے کہا:

"محترم بھائی! آپ کا خط ہمیں رجبِ حرام ۱۴۳۱ ہجری میں موصول ہوا جس کے ساتھ ہی آپ کا ایک پچھلا خط بھی تھا جس میں مشائخ کرام (اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرے) کی جانب سے یہاں دولہ کی صورت حال اور نئے امیر کے متعلق حتمی فیصلے میں کچھ عرصہ انتظار کی تاکید تھی۔ لیکن ہمیں یہ خط نئی امارت کے اعلان کے بعد ملا۔ بہر صورت، یہاں پہلے دن سے بھائی یہ طے کر چکے ہیں کہ آپ کے یہاں مشائخ کو یہاں کی صورت حال اور اصل حقائق سے مکمل طور پر آگاہ رکھا جائے۔ ہمارے مشائخ اور محترم امرائے کرام! ہم آپ کو آگاہ کرتے چلیں کہ عراق میں آپ کی دولہ الاسلامیہ خیریت سے ہے اور مضبوطی سے قائم ہے"۔

اس کے بعد وہ کہتے ہیں:

"ہمارے محترم مشائخ! دونوں شیوخ (شیخ ابو عمر البغدادی اور شیخ ابو حمزۃ المہاجر) کی شہادت کے بعد شوریٰ نے کسی نئے امیر

کی تقرری کا اعلان آپ کی جانب سے کسی محفوظ رابطے کے ذریعے امر آنے تک موخر کرنے کی کوشش کی، لیکن مختلف وجوہات کی بنا پر بالخصوص عراق اور عراق سے باہر دشمنوں کی چالوں کے پیش نظر، انتظار کی یہ مدت طویل کرنا ہمارے لیے ممکن نہیں تھا"۔

اس کے بعد وہ مزید کہتے ہیں:

"یہاں موجود تمام بھائی، بالخصوص شیخ ابوبکر حفظہ اللہ اور مجلس شوریٰ اس بات پر متفق ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ یہ امارت عارضی نوعیت کی ہو۔ اور اگر آپ کے یہاں مشائخ کی جانب سے کسی شخص کو یہاں امیر مقرر کرکے بھیجا جائے اور اگر آپ اسی میں مصلحت دیکھتے ہیں تو ہمیں اس بات پر کوئی اعتراض نہ ہوگا اور اگر آپ نے عراق کے محاذ کے لیے کسی کو امیر بنا کر بھیجا تو ہم سب اس کے وفادار سپاہی ہوں گے جن پہ امیر کی سمع وطاعت واجب ہوگی۔ مجلس شوریٰ اور شیخ ابوبکر حفظھم اللہ سب اس بات پر متفق ہیں"۔

ز۔ شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد محترم شیخ ابوبکر الحسینی البغدادی نے ایک بیان جاری کیا جس میں انہوں نے کہا:

"مجھے اس بات کا مکمل یقین ہے کہ شیخ اسامہ کی شہادت ہمارے بھائیوں کے لیے اس راہ میں مزید ثابت قدمی کا باعث بنے گی، میں ساتھ ہی تنظیم القاعدہ میں موجود اپنے بھائیوں، اور بالخصوص مجاہد شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ اور تنظیم کی قیادت میں موجود ان کے بھائیوں کو یہ کہنا چاہوں گا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اجر کو بڑھائے اور مشکل کی اس گھڑی میں آپ کے لیے آسانی فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کی برکت سے اپنے معاملات کو جاری رکھیے۔ ہماری طرف سے آپ کے لیے یہ خوش خبری ہے کہ دولہ عراق الاسلامیہ میں آپ کے ایسے وفادار سپاہیہ موجود ہیں جو حق کے راستے پر رواں دواں ہیں، نہ وہ ہمت ہارتے ہیں اور نہ ہی اس راستے سے پیچھے ہٹتے ہیں۔ اللہ کی قسم خون کا ہم خون سے لیں گے اور تباہی کا بدلہ تباہی سے"۔

ح۔ اس بیان کے فوراً بعد دولہ عراق الاسلامیہ کے رابطہ کار نے شیخ عطیۃ اللہ رحمہ اللہ کے نام مورخہ ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۳۲ ہجری کو ایک خط بھیجا جس میں انہوں نے کہا:

’’شیخ نے یہ پیغام بھیجا ہے کہ ہم یہاں کے حالات سے متعلق آپ کو اطمینان دلائیں۔الحمد للہ یہاں معاملات نہ صرف مضبوط بنیادوں پر چل رہے ہیں بلکہ مزید بہتری کی جانب گامزن ہیں۔ شیخ نے تنظیم کے نئے امیر کے متعلق آپ کا نقطۂ نظر جاننا چاہا ہے۔کیا دولہ الاسلامیہ ’تنظیم کے ساتھ اپنی بیعت کی اعلانیہ تجدید کرے یا یہ معاملہ پہلے کی طرح مخفی ہی چلتا رہے جیسا کہ معلوم ہے اور اس پر عمل جاری ہے؟ یہ بات بھی مد نظر رہے کہ یہاں موجود ہر بھائی بہر حال آپ کے ترکش میں موجود تیروں کی مانند ہیں اور ان کا آپ کے ساتھ تعلق اسی طرح ہے جس طرح شیخ ابو بکر البغدادی نے اپنے بیان ’’الدم الدم والہدم الہدم‘میں بیان کیا‘‘۔

ط۔ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد جب میں نے ان کی جگہ امارت کی زمام کار سنبھالی تو شیخ ابو بکر البغدادی الحسینی مجھے اپنے خطوط میں اپنا ’امیر‘ کہہ کر ہی مخاطب کرتے رہے۔ حتیٰ کہ ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۴ ہجری کو اُن کا جو آخری خط مجھے ملا اس کی ابتدا بھی ان الفاظ سے ہوتی ہے ’ہمارے محترم و مہربان امیر کے نام‘۔

اس خط کا اختتام انہوں نے کچھ یوں کیا:

’’مجھے ابھی یہ خبر ملی ہے کہ جولانی نے ایک صوتی بیان میں آپ کے ساتھ بلاواسطہ بیعت کا اعلان کیا ہے۔یہی وہ بات تھی جس کے لیے وہ پہلے سے تیاری کر رہا تھا، تاکہ اپنے اور اپنے گرد موجود افراد کی اُن غلطیوں کا خمیازہ بھگتنے سے بچ سکے جو اس نے کیں۔شام میں یہاں موجود میرے بھائیوں اور اس بندۂ فقیر کی رائے یہ ہے کہ خراسان میں ہمارے مشائخ پر لازم ہے کہ وہ ایسے واضح موقف کا اعلان کریں جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ ہو، تاکہ اس سازش کو یہیں ختم کیا جاسکے، قبل اس کے کہ خون بہے اور ہم امت کے لیے کسی نئے المیے کا سبب بن جائیں۔ہمارے رائے میں اس خائن کی اس اقدام کی تائید... چاہے وہ اشارے کنایے کی صورت میں ہی کیوں نہ ہو... کسی بہت بڑے فتنے کا پیش خیمہ بن سکتی ہے، جس کے نتیجے میں شام مہ جہاد کے وہ ثمرات ضائع ہو جائیں گے جن کی خاطر اتنا خون بہہ چکا ہے۔لہٰذا اس عاملے میں درست موقف بیان کرنے میں کسی قسم کی تاخیر موجودہ صورت حال کو نا صرف مزید گھمبیر بنا دے گی بلکہ مسلمانوں کی صفوں میں پھوٹ بھی پڑ جائے گی، جماعت کا رعب ختم ہو جائے گا اور مزید خون بہائے بغیر اس معاملے کا تدارک نہ ہو سکے گا‘‘۔

ی: اسی طرح شیخ ابو محمد العدنانی نے بھی مجھے اس معاملے میں اپنی گواہی بھیجی جس کے اختتام پر انہوں نے لکھا:

"یہ گواہی بندۂ فقیر ابو محمد العدنانی نے بروز ۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۴ ہجری کو اللہ تعالیٰ کے حضور، اپنی امت کے سامنے اور اپنے امراء کے سامنے اپنا عذر پیش کرنے کے لیے تحریر کی جن میں سرفہرست شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ اور شیخ ابو بکر البغدادی حفظہ اللہ شامل ہیں"۔ ک۔ شیخ ابو بکر الحسینی البغدادی حفظہ اللہ نے مورخہ ۲۱ رمضان ۱۴۳۴ھ کو جماعت کے ایک مسئول کے نام خط لکھا، جس میں انہوں نے کہا:

"شیخ ظواہری کے آخری خط پر غور و فکر تین مراحل سے گزرا:
۱۔ شام میں موجود دولہ الاسلامیہ کی قیادت کے ساتھ مشاورت۔
۲۔ شام کی مختلف ولایات میں موجود امراء جو کہ وہاں ہماری مجلسِ شوریٰ کے بھی رکن ہیں، ان کے ساتھ مشاورت۔
۳۔ دولہ الاسلامیہ میں موجود لجنہ شرعیہ کی جانب سے اس خط کے مندرجات پر غور و فکر۔

ہم نے شام میں ٹھہرنے کا فیصلہ تب ہی کیا جب ہمیں یہ واضح نظر آیا کہ ہمارے امیر کی اطاعت میں ہمارے رب کی معصیت اور ہمارے ساتھ موجود مجاہدین اور بالخصوص مہاجرین کی ہلاکت ہے۔ لہٰذا ہم نے اپنے رب کی اطاعت کی اور اس کی اطاعت کو اپنے امیر کی مرضی پر ترجیح دی۔ اور جو کوئی اپنے امیر کے کسی ایسے امر کی مخالفت کرے جس میں اسے مجاہدین کی ہلاکت اور رب کی نافرمانی نظر آتی ہو، اس کے بارے میں یہ کہنا مناسب نہیں کہ اس نے بے ادبی کا مظاہرہ کیا"۔

اس مسئلے پر میں انہی مثالوں پہ اکتفا کرتا ہوں۔

2۔ باقی جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ اس مشکل کے حل کے لیے جو فیصلہ جاری کیا گیا اس کی نوعیت کیا ہے؟ کیا وہ ایک امیر کا حکم ہے جو اپنے ماتحت افراد کے مابین فیصلہ کر رہا ہے، یا اس کی نوعیت ایک ایسے مقدمے کی ہے جس میں دو فریقین نے ایک قاضی کی طرف معاملہ لوٹایا ہو؟ اس حوالے سے میں دولہ میں اپنے بھائیوں کے نام مورخہ ۲۸ شوال ۱۴۳۴ ہجری کے اپنے طویل خط میں اس امر کی وضاحت کر چکا ہوں کہ یہ ایک امیر کی جانب سے اپنے ماتحت افراد کے مابین فیصلہ ہے کسی قاضی کا حکم نہیں جو دو فریقین کے مابین کسی خاص مشکل میں فیصلہ کر رہا ہو۔

3۔اسی طرح بعض اوقات یہ سوال بھی اٹھایا جاتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ جماعت اور اس کی قیادت دولہ عراق الاسلامیہ کی تو تعریفیں کرتی رہی اور اس پر راضی بھی رہی جب کہ عراق اور شام میں دولہ پر وہ راضی نہیں؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر دولہ عراق الاسلامیہ کے اعلان سے پہلے جماعت القاعدہ الجہاد کی قیادتِ عامہ اور جماعت کے امیر شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ سے نہ تو اجازت لی گئی تھی نہ ان سے مشورہ کیا گیا تھا اور نہ ہی اس ضمن میں انہیں کوئی اطلاع ہی کی گئی تھی، لیکن پھر بھی قیادت نے دولہ عراق الاسلامیہ کو قبول کرنے کا فیصلہ کیا۔اس کی وجہ وہ بہت سے فروق ہیں جو دولہ عراق الاسلامیہ اور دولہ اسلامیہ عراق وشام کے مابین پائے جاتے ہیں، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں
الف: دولہ عراق الاسلامیہ ایسے کسی فتنے کی بنیاد پر قائم نہ ہوئی تھی جس میں جبہہ کی تائید کی صورت میں خون بہانے کی دھمکیاں دی جا رہی ہوں۔

ب: دولہ عراق الاسلامیہ مجاہدین کی شوریٰ اور اہل سنت کے قبائل کے ساتھ وسیع مشاورت کے بعد قیام پذیر ہوئی تھی، جیسا کہ شیخ ابوحمزہ المہاجر رحمہ اللہ نے ہمیں اس حوالے سے تفاصیل بتائی تھیں اور شیخ ابوحمزہ کے ساتھ طویل تعلق کی بنا پر ہم اُن کی سچائی پر مکمل یقین رکھتے ہیں کہ انہوں نے دولہ کے قیام کے لیے تمام جہادی جماعتوں کے ساتھ رابطے کیے تھے،جب کہ دولہ الاسلامیہ عراق وشام کے اعلان سے پہلے سوائے جماعت کے اندر کے کچھ لوگوں کے کسی سے مشورہ نہیں کیا گیا، یہاں تک کہ خود جبہۃ النصرہ نے یہ اعلان کیا کہ اس ضمن میں ان سے کسی قسم کی مشاورت نہیں کی گئی۔

ج: عراق وشام میں دولہ کا اعلان جماعت قاعدۃ الجہاد کی قیادت کے اس حکم کی صریح نافرمانی میں کیا گیا جس میں قیادت نے یہ ہدایت دے رکھی تھی کہ شام میں القاعدہ کے ساتھ منسوب کسی قسم کے وجود کا اعلان نہ کیا جائے، بلکہ جماعت قاعدۃ الجہاد کی قیادت کا عمومی موقف یہ ہے کہ اس مرحلے میں کسی قسم کی امارت کا اعلان نہ کیا جائے۔اس امر کی وضاحت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ 'شیخ عطیۃ اللہ رحمہ اللہ کے نام اپنے خط میں بھی اچھی طرح کر چکے ہیں جسے بعد ازاں امریکیوں نے درج ذیل نمبر کے تحت نشر کیا: SOCOM-2012-0000019 Orig

اس امر کی تاکید شیخ ابویحییٰ رحمہ اللہ دولہ عراق کے اپنے بھائیوں کے نام اپنے ایک خط میں کر چکے تھے جس کے بعد میں نے

اسی بات کا اعادہ شیخ ابو بکر الحسینی البغدادی کے نام اپنے ۲۵ جمادی الثانی ۱۴۳۴ ہجری کے خط میں بھی کیا تھا، جس میں مَیں نے ان کو لکھا تھا کہ :

"اگر اس دولہ کے اعلان سے پہلے آپ ہماری رائے پوچھتے تو ہم آپ کے ساتھ ہر گز اتفاق نہ کرتے، کیونکہ میں اور میرے بھائی یہ دیکھتے ہیں کہ اس اعلان کے نقصانات اس کے فوائد سے کہیں زیادہ ہیں، کیونکہ شام میں دولہ کے قیام کے بنیادی عناصر ابھی میسر نہیں"۔

د: عراق وشام میں دولہ الاسلامیہ کا اعلان اہلِ شام کے لیے سیاسی طور پر ایک حادثہ ثابت ہوا، چنانچہ ایک ایسے وقت میں جب کہ اہلِ شام جبہۃ النصرہ کی تائید میں اور امریکہ کے خلاف مظاہرے کر رہے تھے کہ اس نے جبہۃ النصرہ کو دہشت گرد تنظیموں کی فہرست میں کیوں شامل کیا؟ وہی لوگ دولہ کے اس اعلان کی مذمت کرنے لگے جسے دولہ نے بشار الاسد کو سونے کی طشتری میں رکھ کر پیش کر دیا اور شام میں موجود دیگر جہادی جماعتیں بھی یہ سمجھنے لگیں کہ دولہ ان پر بغیر مشورے اور بغیر ان کی رضا کے خود کو مسلط کرنا چاہتی ہے۔

ھ: عراق وشام میں دولہ کے اعلان کے سبب ایک ہی جہادی جماعت کے درمیان شدید اختلاف نے جنم لیا، جس کی نوبت بالآخر آپس کے قتال تک جا پہنچی۔ جب کہ شیخ ابو بکر الحسینی البغدادی نے خود یہ دھمکی دی تھی کہ جبہۃ النصرہ کی کسی قسم کی تائید یا جس موقف کو وہ درست سمجھتے ہیں اس کے اعلان میں تاخیر کا نتیجہ بہتے خون کی صورت میں نکلے گا اور جو کہ بعد ازاں بالفعل بہنے لگا۔

و: شام میں ابھی تک خون کی آبشاریں بہہ رہی ہیں جب کہ اگر دولہ اس حکم کو مان لیتی جو اس مشکل کے حل کے لیے جاری کیا گیا تھا اور جس کا مقصد کسی قسم کی خوں ریزی سے بچنا تھا، تو اس متوقع فتنہ سے بچا جاسکتا تھا۔ اگر دولہ کے بھائی عراق کے لیے فارغ ہو جاتے جسے اُن کی مجموعی قوت سے کہیں زیادہ قوت کی اب بھی ضرورت ہے اور اس امر کو قبول کر لیتے اور شوریٰ اور امیر کی سمع وطاعت کی پاس داری کرتے ہوئے اپنی قیادت اور امیر کی صریح خلاف ورزی نہ کرتے، تو وہ مسلمانوں کو اس بہتے خون سے بچا سکتے تھے۔ اس صورت میں وہ رافضی صفوی حکومت کو بھی ناکوں چنے چبواتے اور عراق میں اہل سنت کی نصرت کا حق بھی کہیں بڑھ کر ادا کر پاتے۔ تاہم ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر اور اسی کی تعریف ہے۔

یہ ایک گواہی تھی جس کے بعد میں ایک حکم دینا چاہوں گا اور ایک اپیل کرنا چاہوں گا۔

حکم شیخ فاتح ابو محمد الجولانی حفظہ اللہ اور جبہۃ النصرہ کے تمام محترم سپاہیوں کے لیے ہے جب کہ اپیل ارضِ رباط، شام کے تمام جہادی مجموعات اور جماعتوں کے لیے ہے کہ وہ فوری طور پر ایسے کسی بھی قتال سے رک جائیں جس میں ان کے مجاہد بھائیوں اور دیگر مسلمانوں کی جان اور عزت و ناموس پر ظلم و زیادتی کا اندیشہ ہو اور اپنی تمام تر قوت بعثی نُصَیری اور ان کی حامی رافضی قوتوں کے خلاف قتال پر مرکوز کریں۔

اسی طرح میں اس امر کا بھی اعادہ کرتا ہوں جس کا میں پہلے بھی متعدد دفعہ ذکر کر چکا ہوں کہ سب لوگ اپنے باہمی اختلافات اور جھگڑوں کے فیصلے کے لیے ایک مستقل اور خود مختار شرعی عدالت کی جانب رجوع کریں۔

اسی طرح میری سب سے یہ درخواست ہے کہ وہ ذرائع ابلاغ اور سماجی رابطوں کے وسائل پر کھلے بندوں ایک دوسرے پر الزام تراشی، غیر مناسب القاب اور فتنے کو ہوا دینے والے الفاظ استعمال کرنے سے مکمل اجتناب کریں اور خیر کی کنجیاں اور شر کو روکنے والے بنیں۔

اور آخر میں رہ گئی ایک نصیحت اور یاد دہانی جو کہ شام میں موجود تمام مجاہدین کے لیے ہے کہ امت مسلمہ کے معصوم خون کے ساتھ ہولی کا یہ کھیل اب بہت ہو چکا! جہادی قیادت اور ان کے مشائخ کا قتل بہت ہو چکا! بس اب بہت ہو چکا! کیونکہ آپ کا خون ہم سب کے لیے حد درجہ قیمتی اور گراں قدر ہے، جس کے بارے میں ہم سب کی یہ خواہش تھی کہ یہ اسلام کے دشمنوں کے خلاف دین کی نصرت کی خاطر بہتا۔

اور ایک نصیحت اور یاد دہانی خصوصی طور پر محترم و مکرم شیخ ابو بکر الحسینی البغدادی اور ان کے ساتھیوں کے نام، کہ اپنے امیر کی سمع وطاعت کی جانب لوٹ آیئے! اس مقصد کی جانب لوٹ آیئے جس کے حصول کے لیے آپ کے مشائخ، امرا اور ہجرت وجہاد کے رستے پر آپ سے پہلے چلنے والوں نے اپنی کوششوں کو صرف کیا۔ زخموں سے چُور عراق کے لیے خود کو فارغ کر لیجیے جسے اس سے کہیں بڑھ کر آپ کی کوششوں کی ضرورت ہے۔ اپنی توجہ کو اس جانب مرکوز کر لیجیے تاکہ اس خونی قتل

گاہ کو بند کیا جاسکے اور عراق میں اسلام اور اہل سنت کے دشمنوں کا رخ کیجیے! چاہے آپ یہ سمجھیں کہ آپ پر ظلم ہوا یا آپ کی حق تلفی ہوئی۔ مسلمانوں کے بہتے خون کو روکنے، ان کی صفوں میں اتحاد پیدا کرنے اور دشمن کے خلاف ان کی نصرت کرنے کی خاطر میری اس ندا پر لبیک کہیے! چاہے آپ اسے خود پر ظلم و زیادتی اور ناانصافی ہی کیوں نہ سمجھتے ہوں۔

اور ایک نصیحت میں خصوصی طور پر محترم و مکرم شیخ ابو بکر الحسینی البغدادی کو کرنا چاہوں گا کہ آپ اپنے دادا، سیدنا حسن السبط رضی اللہ عنہ کی پیروی کیجیے! جنہوں نے اپنے حقِ خلافت سے دست بردار ہو کر مسلمانوں کے بہتے خون کو روک لیا، چنانچہ اُن کے اس اقدام سے وہ اپنے نانا، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بشارت کے حق دار ٹھہرے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

اِنَّ ابْنِی هَذَا سَیِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰہَ أَنْ یُصْلِحَ بِهِ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِینَ

"میرا یہ بیٹا سردار ہے اور قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں کے مابین صلح کروا دیں گے"۔

کیا آپ کے لیے یہ بشارت کافی نہیں؟ اور کیا آپ اس عظیم سرداری پر راضی نہیں؟ کیا آپ کو ایک ایسا فیصلہ پسند نہیں جس کے سبب اللہ تعالیٰ اپنے اذن و توفیق سے دنیا و آخرت میں آپ کا مقام و مرتبہ بلند فرما دیں اور آپ عراق میں دشمنانِ اسلام کے مقابلے پر پوری قوت سے کھڑے ہو سکیں جسے اس سے کہیں بڑھ کر کوششوں کی ضرورت ہے۔ اپنے اس اقدام سے آپ مسلمانوں کے مابین فتنے کی آگ بجھا کر ان کے مابین محبت و اخوت کے جذبے کو دوبارہ زندہ کر دیں گے۔ پس آپ اللہ تعالیٰ پر توکل کیجیے! اور یہ فیصلہ کر گزریے! آپ اپنے تمام مجاہد بھائیوں اور تمام انصارِ جہاد کو اپنا حامی و ناصر اور مددگار دیکھیں گے!

اے محترم و مکرم شیخ! آپ اپنے داد کے اسوہ کو اختیار کریں اور اپنے بہترین اسلاف کے بہترین جانشین بن کر خانوادۂ نبوت کے عظیم کارناموں میں ایک اور عظیم کارنامے کا اضافہ کر دیجیے! اللہ کی توفیق سے دنیا و آخرت کی کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

من معشرٍ حبُهم دينٌ وبغضُهم
كفرٌ وقربُهم منجىً ومعتصمُ

یہ وہ خانوادۂ نبوت ہے جس کی محبت جزوِ دین اور جس سے بغض کفر ہے
ان کی قربت باعث نجات اور ان کے چمٹ رہنا ہدایت کا سبب ہے

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین،وصلی اللہ علی سیدنا محمدوآلہ وصحبہ وسلم
والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بشکریہ : نوائے افغان جہاد
اختتام

اگر تمہارا امیر تمہیں مجاہدین پر زیادتی کا حکم دے
تو ہر گز اس کی اطاعت نہ کرو

ادارۂ السحاب کو دیا گیا شیخ ایمن الظواہری دامت برکاتہم العالیہ کا انٹرویو

پوری دنیا میں بسنے والے ہمارے مسلمان بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ادارہ السحاب آپ کی خدمت میں اس وقت شیخ ایمن الظواہری دامت برکاتہم کے ساتھ ساتواں انٹرویو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسے ہم سب کے لیے نفع بخش بنائے۔ آمین

سب سے پہلے ہم شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اھلاً وسھلاً

سوال: صلیبی صہیونی قوتوں اور ان کے آلہ کاروں کے خلاف مجاہدین کی جنگ شروع ہوئے تیرہ سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے۔ جب کہ ابھی تک جنگ پورے زور وشور سے جاری ہے۔ آپ کے خیال میں جیت کا پلڑا کس کے حق میں رہا؟

شیخ دامت برکاتہم: جیت کا پلڑا اسی کے حق میں ہے جو میدانِ جنگ سے بھاگا نہیں! عراق سے کون بھاگا اور کون نہیں؟ اور افغانستان سے کون بھاگنے کی تیاری میں ہے اور کون ثابت قدم ہے؟

سوال: لیکن اوباما نے بارہا یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس نے القاعدہ کو شکست دے دی ہے اور اس نے اس بات کا اعادہ اپنے سٹیٹ آف دی یونین کے حالیہ خطاب میں بھی کیا ہے۔

شیخ دامت برکاتہم: اوباما کے ان دعووں سے مجھے متنبی کا وہ شعر یاد آرہا ہے جس میں وہ کہتا ہے:

زندگی اس شخص کے لیے مشکلات سے پاک ہے

جو ماضی سے بے خبر اور توقعات سے غافل ہو

جو حقائق سے صرف نظر کرتے ہوئے خود کو دھوکے میں رکھے

اور طلبِ محال میں جُتا رہے

دراصل اوباما اپنے سننے والوں کی عقل پر ذرہ بھر رحم نہیں کھاتا، اسی خطاب میں وہ یہ بھی کہتا دکھائی دیتا ہے کہ القاعدہ 'عراق، شام، یمن، صومالیہ، الجزائر اور مالی میں پھیلتی جارہی ہے جب کہ اس کے باوجود کانگریس کے اراکین اس کے لیے تالیں بجاتے رہے، کیونکہ اس وقت ان کا اصل غم افغانستان سے کم از کم خسائر کے ساتھ بھاگنا ہے۔ اوباما کو یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ ہر آنے والا دن مختلف علاقوں میں القاعدہ کے پھیلاؤ میں اضافہ کر رہا ہے۔

پھر اس سے اہم ترین بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے القاعدہ ایک تنظیم یا جماعت ہونے سے پہلے ایک پیغام ہے اور اس معنی میں یہ عالم اسلام اور دنیا کے دیگر ضعیف طبقات میں اور بھی زیادہ پھیل رہی ہے۔

محترم بھائی! یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ امریکہ ایک ایسی استعماری قوت ہے جو مسلسل روبہ زوال ہے، یہ دو بڑی جنگوں میں ہار چکی، مالیاتی بحران نے الگ سے اس کا گلا گھونٹ رکھا ہے اور بے پناہ دفاعی اخراجات مسلسل اسے کھوکھلا کر رہے ہیں۔ پھر جلتی پہ تیل کا کام نیویارک، واشنگٹن اور پنسلوانیا پر گیارہ ستمبر کی مبارک کارروائیوں نے کر دیا۔ یہاں سے امامِ مجدد شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی عبقری سوچ واضح ہوتی ہے جب انہوں نے کہا تھا کہ آج ہم اسلامی دنیا کے نقشے کو بدلنے میں مصروف ہیں جس پر مستقبل میں خلافت کے سائے تلے صرف ایک ہی اسلامی ریاست ہو گی۔

سوال: لیکن شیخ اسامہ کو تو وہ شہید کرنے میں کامیاب ہو گئے اور مجاہدین کے دیگر بہت سے قائدین کو بھی۔ پھر آپ کیسے کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے اہداف حاصل نہیں کیے؟

شیخ دامت برکاتہم: اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے نوجوانی کی عمر سے خود کو دین پر فدا کر رکھا تھا اور بالآخر وہ جہاد کے اعلیٰ ترین مرتبے یعنی مرتبۂ شہادت پر فائز ہوئے۔ اُن کی شہادت نے انہیں روشنی کا ایسا مینار بنا دیا ہے جو امت کو ہمیشہ فداکاری اور قربانی پر ابھارتا رہے گا۔ یہ حقیقت ہے کہ اپنے پیاروں کی جدائی بڑی سخت ہوتی ہے لیکن مجاہد امت ان باتوں سے شکست نہیں کھایا کرتی۔ امریکیوں نے اس سے پہلے ویت نام، صومالیہ، عراق اور افغانستان میں بھی بے حساب خون کی ہولی کھیلی، لیکن ان سب جگہوں پر آخر کار شکست ہی اس کا مقدر بنی۔

سوال: بغیر پائلٹ کے ڈرون طیاروں کے حملے مسلسل جاری ہیں اور اب تو ان کا دائرہ کار صومالیہ، یمن، ایک دفعہ پھر سے عراق

اور شاید آنے والے دنوں میں شام تک پھیلتا جا رہا ہے۔ کیا آپ اسے مجاہدین کے خلاف ایک کامیاب اور فعال حربے کے طور پر نہیں دیکھتے؟

شیخ دامت برکاتہم: ڈرون حملے جاری رہیں گے اور شاید مزید بڑھ جائیں لیکن جہاں تک ان کی فعالیت کا تعلق ہے تو اس کا جواب قطعاً نفی میں ہے۔ امریکہ پاکستان اور افغانستان میں ڈرون حملے کر رہا ہے لیکن پھر بھی مات کھا رہا ہے۔ اس سے قبل عراق میں کیے اور پھر بھی شکست سے دوچار ہوا۔

یہ بھی جان لیں کہ اگر امریکہ ان جاسوسی طیاروں سے بمباری نہ کرتا تو پھر لازماً بڑے جہازوں سے کرتا۔ جب کہ آزادی کی جنگوں میں قابض قوت جتنی چاہے قساوت کا مظاہرہ کر لے بالآخر اسے شکست کا سامنا ہی کرنا پڑتا ہے۔

گزشتہ تیرہ سال میں ہم نے اس غاصب کو اچھی طرح پہچان لیا ہے۔ مجاہدین نے فتح کی قیمت اپنے اور اپنے پیاروں کی جانوں کے نذرانے پیش کر کے اور اپنے اسیروں پر صبر و ثبات سے ادا کی ہے، اسی لیے آج ان بمباریوں کے باوجود فتح ان کے قدم چوم رہی ہے اور ہزیمت امریکیوں کا مقدر بن چکی ہے۔ اور پھر آپ کیسے ان جاسوس طیاروں کو کارگر کہہ سکتے ہیں جب کہ اوباما خود حقیقت کا معترف ہے کہ القاعدہ مزید پھیلتی چلی جا رہی ہے۔

سوال: جاسوسی طیاروں کے اس نظام کے پیچھے خود زمینی جاسوسی اور اس مقصد کے لیے جواسیس کی بھرتی کا بھی ایک پورا نظام ہے۔ آپ اس ناپاک جنگ کا مقابلہ کیسے کرتے ہیں؟

شیخ دامت برکاتہم: آپ نے درست کہا، یہ واقعی ایک ناپاک جنگ ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہی اور اس کا مقابلہ مختلف درجات پر کرتے ہیں جن میں امنیاتی اقدامات، دعوت اور قضاء سب شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إِن تَكُونُواْ تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللّهِ مَا لاَ يَرْجُونَ (النساء:۱۰۴)

"اگر تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو اُنہیں بھی تکلیف پہنچتی ہے جب کہ تمہیں اللہ تعالیٰ سے جو امید ہے وہ اُنہیں نہیں"۔

اس جنگ میں وہ ہمیں نقصان پہنچاتے ہیں اور ہم اُنہیں۔ اللہ کے شیر ابو دجانہ خراسانی رحمہ اللہ نے ان کے ساتھ جو کچھ کیا اسے کون بھلا سکتا ہے! ان شاء اللہ ایک دن آئے گا کہ حقائق سے پردہ اٹھے گا اور اس جنگ میں کفار کی جانب سے شریک ہو کر امت اور مجاہدین کی پیٹھ میں نشتر گھونپنے کی پاکستان نے جو خیانت کی ہے وہ سب کے سامنے منکشف ہو گی۔

چنانچہ جو کوئی بھی اس ناپاک جنگ کا حصہ ہے میں اسے پورے اخلاص کے ساتھ یہ دعوت دیتا ہوں کہ وہ وقت ختم ہونے سے پہلے توبہ کر لے۔ یہ بات اسے اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ ہم مجاہدین اللہ تعالیٰ کی توفیق و نصرت سے اپنے شہداء کا بدلہ نہیں چھوڑیں گے اور آخری سانس تک مجرمین کا پیچھا کریں گے۔ یہ لوگ مجھے اچھی طرح سن سکتے ہیں اور مجاہدین کی سنجیدگی سے وہ خود بھی واقف ہیں۔ یہ کمزور اور دربدر مجاہدین جنھوں نے امریکہ کے تجارتی اور عسکری مراکز کو عین ان کے گھر میں جا کر ضرب لگائی، ان کی اپنے رب سے یہ التجا ہے کہ وہ انہیں ہر اُس جاسوس اور خائن پر قدرت عطا فرمائے جو اعلانیہ توبہ نہیں کرتا اور اپنی توبہ کی سچائی ثابت کرنے کے لیے خود کو اس کام پر لگانے والے اور اس کام میں تعاون کرنے والے کی معلومات نہیں دیتا۔

میری تمام مجاہدین اور ہر غیور مسلمان سے بھی یہ استدعا ہے کہ وہ مجاہدین کے شہدا کا بدلہ ان جواسیس اور خائنین سے لینا ہر گز نہ بھولیں اور اس بدلے کو نسل بعد نسل آنے والے لوگوں تک منتقل کریں۔ کیا ان لوگوں کو واضح پیغام پہنچ گیا؟ اے اللہ میں نے اپنی جانب سے پیغام پہنچا دیا۔ اے اللہ تو بھی گواہ رہنا۔ متنبی کہتا ہے:

میرے ہنسنے نے جاہل کو جہالت میں اور بڑھا دیا
یہاں تک کہ اسے آہنی ہاتھ اور جبڑے نے جکڑ لیا
اگر تم شیر کے دانت نکلے ہوئے دیکھو
تو ہر گز یہ گمان نہ کرو کہ شیر مسکرا رہا ہے

سوال: چلیئے اب شام کا رخ کرتے ہیں۔آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ اس وقت اہم ترین معرکہ ارض شام میں جاری ہے لیکن انہی دنوں میں ہم وہاں مجاہدین کی اپنی صفوں میں آپس کی جنگ کی خبریں سن رہے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ حالات اس نہج تک آپہنچے کہ بات جہادی رفقا کی باہمی قتل و قتال تک جا پہنچی؟

شیخ دامت برکاتہم: خواہشات نفس کے غلبے، جہالت اور ایک دوسرے پر ظلم نے حالات کے دھارے کو اس جانب موڑا ہے۔ایک بات ہم سب کو اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ مجاہد ہر گناہ سے معصوم نہیں ہوتا۔وہ صغیرہ و کبیرہ دونوں طرح کے گناہ کر سکتا ہے۔ بلکہ ایسے اعمال بھی اس سے سرزد ہو سکتے ہیں جو اس کے سارے جہاد ہی کو ضائع کر کے رکھ دیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کو دنیا اور اس کی شہوت کے حصول کی جنگ میں بدل دیں۔ قرآن حکیم نے وضاحت کے ساتھ ان حقائق کو بیان کیا ہے۔اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا:

أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُم مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّىٰ هَٰذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِندِ أَنفُسِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (ال

”کیا جب تمہیں ایک تکلیف پہنچتی ہے حالانکہ تم تو اس سے دوچند تکلیف پہنچا چکے ہو تو کہتے ہو یہ کہاں سے آئی، کہہ دو یہ تکلیف تمہیں تمہاری اپنی طرف سے پہنچی ہے بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے“۔

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُم بِإِذْنِهِ حَتَّىٰ إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُم مِّن بَعْدِ مَا أَرَاكُم مَّا تُحِبُّونَ مِنكُم مَّن يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنكُم مَّن يُرِيدُ الْآخِرَةَ(ال عمران: ۱۵۲)

”اور اللہ تعالیٰ تو اپنا وعدہ تم سے سچا کر چکا تھا جب تم اس کے حکم سے انہیں قتل کرنے لگے یہاں تک کہ جب تم نے نامردی کی اور کام میں جھگڑا ڈالا اور نافرمانی کی بعد اس کے کہ تم کو دکھا دی وہ چیز جسے تم پسند کرتے تھے، بعض تم میں سے دنیا چاہتے تھے اور بعض تم میں سے آخرت کے طالب تھے“۔

ثُمَّ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّن بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا يَغْشَىٰ طَائِفَةً مِّنكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَل لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ مِن شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ(ال عمران: ۱۵۴)

''پھر اللہ تعالیٰ نے اس غم کے بعد تم پر چین یعنی اونگھ بھیجی اس نے بعضوں کو تم میں سے ڈھانک لیا اور بعضوں کو اپنی جان کا فکر لڑ رہا تھا اللہ تعالیٰ پر جھوٹے خیال جاہلوں جیسے کر رہے تھے کہتے تھے ہمارے ہاتھ میں کچھ کام ہے کہہ دو کہ سب کام اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے''۔

اور فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْاْ مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُواْ وَلَقَدْ عَفَا اللّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ (ال عمران: ۱۵۵)

''بے شک وہ لوگ جو تم میں پیٹھ پھیر گئے جس دن دونوں فوجیں ملیں سو شیطان نے ان کے گناہ کے سبب سے انہیں بہکا دیا تھا اور اللہ نے ان کو معاف کر دیا بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا، تحمل والا ہے''۔

اور میں اس امکان کو بعید از قیاس نہیں سمجھتا کہ خود مجاہدین کی اپنی صفوں میں ایسے عناصر موجود ہوں جو جہاد کے لیے نقصان کا باعث ہوں۔ ضروری نہیں کہ یہ گھس بیٹھے جواسیس یا استخبارات کے ایجنٹ ہوں، بلکہ عین ممکن ہے کہ وہ اپنا بن کر دھوکہ دے رہے ہوں، جیسے غلط مشوروں کے ذریعے یا مجاہدین کے مابین اختلاف کو ہوا دینے کے ذریعے یا پھر مالی معاونت کے ذریعے تاکہ جہادی سفر کو غلط خطوط پر چلنے پر مجبور کر دیا جائے۔

سوال: اس باہمی جنگ وجدل کے حوالے سے آپ کا موقف کیا ہے؟ اور اسے روکنے کے لیے آپ نے کیا کیا؟

شیخ دامت برکاتہم: اس حوالے سے ہمارا موقف واضح ہے کہ ہم شدت سے اس سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں اور یہ جہاد شام پر پڑنے والی ایک آفت ہے۔ یہاں یہ بات بھی بعید از قیاس نہیں کہ حکومت کی جانب سے مجاہدین کی صفوں میں افتراق پیدا کیا گیا ہوتا کہ مجاہدین ایک دوسرے کو مار مار کر ہی مر جائیں اور حکومت کے لیے اپنے ہاتھوں ان اہداف کا حصول ممکن کر دیں جو خود اس کے لیے ممکن نہ تھے۔

اس حوالے سے میں نے ایک فوری بیان بھی جاری کیا تھا جس میں میں نے آپس میں جنگ بند کرنے اور شرعی محکمے کی طرف

معاملہ لوٹانے کی اپیل کی تھی۔ ہم تمام مجاہدین سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس اختلاف کو شرعی محکمے کی جانب لوٹائیں اور سب کو اس کے احکامات کی پاس داری کا پابند کریں۔

یہ بھی ضروری ہے کہ یہ ادارہ خود مختار اور غیر جانبدار ہو۔ اور شام اور شام سے باہر کے تمام مجاہدین اور جہاد کی نصرت کرنے والوں سے ہماری درخواست ہے کہ جو کوئی بھی اس شرعی محکمے کو معطل کرنے کی کوشش کرے یا اس دعوت کو قبول نہ کرے یا اس کے احکامات پر عمل نہ کرے، وہ اس کے خلاف امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے تحت سخت موقف اختیار کریں۔ اور جس کے بارے میں یہ ثابت ہو جائے تو کوئی بھی اس کی مادی یا معنوی مدد نہ کرے، نہ اس کے ساتھ الحاق کرے اور نہ ہی اپنے بھائیوں کے مقابلے پر اس کی مدد کرے، بلکہ عالم اسلام میں اس کے خلاف رائے ہموار کرے اور اس کے افعال سے برأت کرے۔

جو کوئی بھی ایسے عناصر کی مادی یا معنوی مدد کر رہا ہے اسے اچھی طرح جان لینا چاہیے کہ وہ اس طریقے سے مجاہدین کے قتل اور جہاد کی بربادی میں تعاون کر رہا ہے اور اسے اپنے رب کی جانب سے دنیا و آخرت میں اس کا خمیازہ بھگتنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

شرعی حیثیت کا ختم ہونا اور اعتماد کا اٹھ جانا ایک انتہائی ہولناک امر ہے۔ الجزائر میں جب مسلح اسلامی جماعت (الجیا) نے اپنی یہ حیثیت کھوئی تو وہ ختم ہو گئی۔ افغانستان میں روسی انخلا کے بعد جب مختلف گروہوں نے آپس میں جنگ سے اپنی حیثیت کھو دی تو وہ ختم ہو گئے، لیکن اس کے مقابلے پر جب امت نے طالبان کو وہ حیثیت دی تو کامیابی نے ان کے قدم چومے۔ میری اس گفتگو کا مخاطب کوئی خاص تنظیم یا جماعت نہیں ہے، بلکہ میرا مخاطب بغیر کسی تقسیم و تفریق کے تمام مسلمان اور مجاہدین ہیں۔

یہاں میں ہر اس مجاہد کو جو اپنے مجاہد بھائیوں کے خلاف قتال میں یا ان کے اموال اور حرمتوں کی پامالی میں شریک ہے یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ جان رکھو کہ محض تمہارے امیر کا حکم تمہاری جان بخشی کے لیے کافی نہیں ہے۔ نہ ظواہری، نہ جولانی، نہ حموی، نہ بغدادی، کوئی تمہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں سزا سے نہیں بچا سکے گا، اگر تم نے اپنے مجاہد بھائیوں پر زیادتی کی۔ یہ سب لوگ قیامت کے دن بالکل عاجز اور اس بات کے محتاج ہوں گے کہ کوئی انہیں اللہ رب العزت کے سامنے جواب دہی سے بچا سکے۔ سو اگر

تمہارا امیر تمہیں مجاہدین پر زیادتی کا حکم دے، تو ہرگز اس کی اطاعت نہ کرو، بلکہ اس سے کہو کہ وہ تمہیں اگلے محاذوں اور مورچوں پر بھیجے جہاں تم بعثی مجرم ٹولے اور اس کے صفوی حلیفوں کے خلاف جنگ کر سکو۔

اور خبردار! ہرگز خود کو اپنے بھائیوں کے درمیان یا ان کے مراکز پر مت اڑانا۔ جان رکھو! تم نے اکیلے مرنا ہے، اکیلے دفن ہونا ہے، اکیلے اٹھایا جانا ہے، اکیلے اپنے رب کے سامنے پیش ہونا ہے اور اکیلے ہی ان سب اعمال کا حساب دینا ہے۔ ان سب مراحل میں تمہارا امیر تمہارے ساتھ نہیں ہوگا۔ سو تمہیں چاہیے کہ اُس عظیم دن کے لیے ابھی سے جواب تیار کر لو۔

اے مجاہد! جان رکھو کہ تم شام کے جہاد کے لیے اس لیے نکلے تاکہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ سربلند ہو جائے اور کافروں کا کلمہ سرنگوں، سو اپنا راستہ گم مت کر بیٹھو اور اپنا رخ مت پھیرو۔ بچو اس چیز سے کہ کچھ قائدین اپنے اقتدار، القاب، مناصب اور ذاتی مقاصد کے حصول کے لیے تمہیں استعمال کر جائیں۔ چنانچہ اگر میں بھی تمہیں اپنے مجاہد بھائیوں پر زیادتی کا کہوں تو ہرگز میری اطاعت نہ کرنا۔ اور اگر میں تمہیں کہوں کہ خود کو اپنے بھائیوں کے مابین اڑا دو تو ہرگز میری اطاعت نہ کرنا بلکہ میری بات کو ٹھکرا دینا، کیونکہ میں قیامت کے دن تمہارے کسی کام نہ آسکوں گا۔

اسی طرح شام میں اپنے بھائیوں سے میری درخواست ہے کہ وہ سیکولر قوتوں کو اس بات کا موقع نہ دیں کہ وہ انصار اور مہاجرین کے درمیان فتنہ پیدا کر سکیں اور نہ ہی کسی کو کسی مہاجر پر اس دلیل کی بنا پر کوئی زیادتی کرنے دیں کہ ہم شامی ہیں اور یہ شامی نہیں ہے۔ یہ اندھا تعصب ہے جس سے اسلام نے سختی سے منع کیا ہے۔ ہم سب مسلمان ہیں اور آپ میں سے کوئی کسی مہاجر کے اہل وعیال، اس کے مال، اس کی عزت اور اس کی حرمت پر حملے کا سبب نہ بنے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو یاد رکھیں، جس میں اُس نے فرمایا:

وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (الحشر:۹)

''اور جنہوں نے ان سے پہلے (مدینہ میں) گھر اور ایمان حاصل کر رکھا ہے جو ان کے پاس وطن چھوڑ کر آتا ہے اس سے محبت کرتے ہیں اور اپنے سینوں میں اس کی نسبت کوئی خلش نہیں پاتے جو مہاجرین کو دیا جائے اور وہ اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں

اگرچہ ان پر فاقہ ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچا یا جائے پس وہی لوگ کامیاب ہیں''۔

سوال: حال ہی میں قیادت عامہ کی جانب سے ایک بیان جاری ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ان کا عراق و شام میں دولت الاسلامیہ نامی جماعت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، اس فیصلے کے پیچھے کیا اسباب کار فرما ہیں؟

شیخ دامت برکاتہم: اس کے پیچھے دو بنیادی اسباب ہیں:

پہلا سبب بنیادی منہج کا اختلاف ہے۔ ہمارا منہج یہ ہے کہ اپنی قوتوں کو عصرِ حاضر کے صنم اکبر امریکہ، اس کے حلیفوں اور ان کے خائن آلہ کاروں پر مرکوز رکھا جائے اور اس مقصد کی خاطر ان کی فوج، سیکورٹی اداروں اور محارب گروہوں کو نشانہ بنایا جائے اور امت کو ان کے خلاف جہاد پر اکٹھا کیا جائے جب کہ جانبی معرکوں سے بچا جائے۔

ہمارا منہج خون مسلم کے معاملے میں احتیاط سے کام لینا اور بازاروں، مساجد، بستیوں اور مجاہدین کی جماعتوں کے مابین دھماکے کرنے سے گریز کرنا ہے جہاں ناحق خون بہنے کا اندیشہ بھی ہو۔ اس حوالے سے شیخ اسامہ، شیخ مصطفیٰ ابوالیزید، شیخ عطیۃ اللہ اور شیخ ابو یحییٰ رحمھم اللہ کے متعدد بیانات جاری ہو چکے ہیں اور خود میں بھی اس موضوع پر بارہا بات کر چکا ہوں۔ اسی مقصد کی خاطر ہم نے تمام بھائیوں سے مشاورت کے بعد ''جہادی عمل کے لیے عمومی ہدایات'' نامی دستاویز بھی جاری کیا۔

اس دستاویز کو جاری کرنے کا مقصد اس ساری صورت حال سے بچنا تھا جو اب پیش آچکی ہے۔ اور اب جب کہ اس فتنے کی آگ بھڑک چکی ہے تو شاید اب سب کو اس بات کا ادراک ہوا ہوگا کہ وہ کیا خطرات تھے جن سے بچنے کے لیے اس دستاویز کے ذریعے کوشش کی گئی تھی۔

اسی طرح ہمارا منہج یہ ہے کہ امتِ توحید کو کلمۂ توحید کی بنیاد پر اکٹھا کرنا اور ایسی خلافت راشدہ کے قیام کی کوشش کرنا جو شوریٰ اور مسلمانوں کی رضا سے قائم ہو۔

اسی مقصد کے لیے ہم نے وثیقۂ نصرت اسلام جاری کیا تاکہ اسلام کے لیے کام کرنے والے سب لوگوں کو ایک بنیاد پر اکٹھا کیا

جا سکے۔ ہم کبھی بھی امت کو اکٹھا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک اُن کے ذہنوں میں ہماری تصویر جبراً مسلط ہو جانے ،ان کے حقوق غصب کرنے والے یا ان پر دھونس جمانے اور زبردستی کرنے والے کی سی ہو۔

جہاں تک دوسرے سبب کا تعلق ہے تو وہ اجتماعیت کے اصولوں کی پاس داری نہ کرنا ہے۔

سوال: مثال کے طور پر؟

شیخ دامت برکاتہم: مثال کے طور پر بغیر اجازت بلکہ بغیر اطلاع کے پوری پوری ریاستوں کا اعلان کر دینا، حالانکہ قیادت عامہ کی ہدایت یہ تھی کہ ہم نے شام میں القاعدہ کے کسی وجود کا اعلان نہیں کرنا اور اس بات پر سب کا اتفاق تھا اور خود عراقی بھائیوں کا بھی، لیکن یک دم ہمیں اس اعلان نے حیران کر دیا جس نے شامی حکومت اور امریکہ وہ وہ موقعہ فراہم کر دیا جس کی اُنہیں تمنا تھی۔

اس کے بعد شامی عوام یہ پوچھنے میں حق بجانب تھے کہ اس القاعدہ کو کیا ہوا کہ کھینچ کھینچ کر ہم پر مصائب لا رہی ہے۔ کیا ہمارے لیے بشار کا ظلم کافی نہ تھا کہ اب یہ امریکہ کو بھی ہم پر مسلط کر رہے ہیں۔ اسی طرح قیادت کی جانب سے صلاحیتوں کی تقسیم اور فتنے کی جنگ کو روکنے جیسے احکامات کی پابندی نہ کرنا۔

شام کے مسئلہ کے حوالے سے اس معروف فیصلے کے پیچھے بھی بنیادی سبب اس خونی فتنے کی آندھی سے بچنا تھا جو اب تک ہزاروں مجاہدین کا خون اپنی لپیٹ میں لے چکی ہے۔ اب سب کو اس بات کا اندازہ ہو چکا ہو گا کہ اگر اس وقت اس فیصلے پر عمل درآمد کر لیا جاتا تو آج ہزاروں جانیں بچ چکی ہوتیں اور تمام قوت اور وسائل مسلمانوں کا خون بہانے کی بجائے مسلمانوں کے دشمنوں پر صرف ہوتے۔

ایک اور انتہائی اہمیت کا حامل امر یہ ہے کہ اللہ کے فضل سے القاعدہ ایک تنظیم ہونے سے پہلے ایک پیغام ہے۔ اور شیخ اسامہ بن

لادن رحمہ اللہ اور جماعۃ القاعدۃ الجہاد میں ان کے ساتھیوں نے اس پیغام کی حفاظت کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ اگر ادارہ السحاب شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کے اپنے بھائیوں کے نام کچھ مراسلات نشر کر سکیں۔

الغرض، القاعدہ ایک تنظیم ہونے سے پہلے ایک پیغام ہے اور اگر ہم نے اس پیغام ہی کو مسخ کر دیا تو ہم ناکام ہو گئے، چاہے تنظیمی اور مادی اعتبار سے ہم کتنے ہی پھیل جائیں، کیونکہ ہم اپنی اساسی ذمہ داری کی ادائیگی میں ہی ناکام ہو گئے جو امت کو شریعت کی حاکمیت اور احیائے خلافت کے لیے اس کے دشمن کے خلاف جہاد پر ابھارنا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم امت کے سامنے قول و فعل کے تضاد سے پاک ایک صالح نمونہ اور صاف ستھرا پیغام پیش کرنے میں کامیاب ہو جائیں چاہے ہم دس لوگ ہی کیوں نہ ہوں، یہ اس سے بہتر ہے کہ ہم دسیوں ہزار ہوں لیکن امت ہم سے اور ہمارے اعمال سے متنفر ہو۔

لٰہذا جب امت یہ دیکھے گی کہ ہم لوگ تمکین اور غلبے سے پہلے ہی غنائم پر ایک دوسرے کی گردیں مارنے لگے ہیں، اس کے اہلِ فضل کو ان کا مقام دینے پر تیار نہیں ہیں، حکومت اور شوریٰ میں امت کا حق تسلیم نہیں کرتے۔ اور جب امت دیکھے گی کہ ہم ایک ایسے فتنے کی جنگ لڑنے میں مگن ہیں جس میں مجاہدین کی جان، مال اور حرمت کو پامال کیا جاتا ہے۔ اور جب امت دیکھے گی کہ ہم جہاد کے ثمر کو پکنے سے پہلے ہی بے سوچے سمجھے اقدامات اور انفرادی سطح پر جلد بازی میں کیے گئے فیصلوں سے ضائع کر رہے ہیں تو ایسے میں امت کس طرح ہم پر اعتماد کرے گی؟ کس طرح ہمارے شانہ بشانہ کھڑی ہو گی؟ بلکہ حقیقت واقعہ یہ ہے کہ اس وقت ہم اپنے دشمن کو امت کے سامنے ہماری حیثیت کو بگاڑ کر پیش کرنے کا سنہری موقع دیتی ہیں اور امت کو خود سے دور کرنے کا بہترین موقع فراہم کیے ہوئے ہیں۔ ایسے حالات میں سیکولر قوتیں اور امریکہ کے دم چھلے عوام سے کہیں گے کہ دیکھو یہ مجاہدین آج ایک دوسرے کے ساتھ یہ کچھ کر رہے ہیں تو کل کو تمہارے ساتھ کیا کریں گے؟

غالباً آپ نے حسن نصر اللہ کا بیان سنا ہو گا جس میں اس نے شام کی مجرم حکومت کے ساتھ مل کر جنگ کو اس بنیاد پر درست قرار دیا ہے کہ وہ حکومت کے ساتھ مل کر اہلِ شام کو تکفیریوں کے جرائم سے نجات دلا رہا ہے۔ حالانکہ یہ وہ حکومت ہے جو چالیس سال

سے مسلمانوں کی حرمتیں پامال کر رہی ہے۔

سوال: لیکن پہلے آپ دولتِ اسلامی عراق کی مدح اور تعریف کیوں کرتے تھے؟

شیخ دامت برکاتہم: میں اور میرے بھائی ان میں موجود خیر کی بنیاد پر ان کی تعریف کرتے تھے۔ جب کہ اس کے ساتھ ساتھ ہم بقدرِ استطاعت نصیحت، رہ نمائی اور احکامات کے ذریعے اصلاح کی کوشش بھی کرتے تھے۔

سوال: پہلے آپ کے بارے میں ایک تاثر یہ پایا جاتا تھا کہ آپ طبیعت کے لحاظ سے متشدد ہیں اور آپ کا شمار القاعدہ کے شہبازوں میں کیا جاتا تھا جب کہ اب آپ پر الزام لگایا جاتا ہے کہ آپ نے اپنا منہج بدل لیا ہے بلکہ بعض تو آپ پر مرجئہ ہونے کا الزام تک لگاتے ہیں۔ تو کیا واقعی آپ کی سوچ اور فکر میں کوئی تبدیلی آئی ہے؟

شیخ دامت برکاتہم: لوگوں کو راضی کرنا ناممکن ہے اور بڑے بڑے فیصلے ہمیشہ مشورے اور اتفاق سے کیے جاتے ہیں اور میں نہیں سمجھتا کہ میں نے اپنی سوچ اور فکر بدلی ہے۔

سوال: آپ ہمیشہ اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ مجاہدین کو چاہیے کہ وہ امت کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کریں اور تب تک کسی قسم کی تبدیلی کی امید رکھنا عبث ہے جب تک امت مجاہدین کی صفوں میں نہ ہو، لیکن عملی طور پر ایسا کیونکر ممکن ہو سکتا ہے جب کہ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ صرف اور صرف ایک نظری کلام ہے حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

شیخ دامت برکاتہم: افغانستان میں طالبان کا اٹھنا اور جنگی کمان دانوں کے خلاف ان کے لیے عوام کی بھرپور تائید اس کی واضح مثال ہے۔ اسی طرح شام میں بھی بیش تر مجاہدین کا عوام کے ساتھ تعلق اس کا بہترین نمونہ ہے۔

سوال: اسی طرح آپ اکثر امت کو مشاورتی عمل اور خاص طور پر اپنے حاکم کے انتخاب میں مشاورت میں شامل کرنے کی دعوت

دیتے ہیں لیکن بعض لوگ اس پر یہ اعتراض اٹھاتے ہیں کہ امت اس ذمہ داری کی ادائیگی کی اہلیت نہیں رکھتی اور یہ مجاہدین میں سے کچھ چنیدہ لوگوں کا کام ہے، آپ اس اعتراض کا کیسے جواب دیتے ہیں؟

شیخ دامت برکاتہم: امت خود پر حکومت اور اپنی نمائندگی کے لیے ایسے افراد کا انتخاب کرتی ہے جو شرعی اہلیت رکھتے ہوں، نا کہ فاسق و فاجر کو جس کے دین میں کلام ہو۔ لہٰذا مسئلہ چاہے نیابت کا ہو یا امارت کا یا امامت کا، امت ایسے لوگوں کا ہی انتخاب کرتی ہے جو اس منصب کے لیے ضروری شروط پر پورا اترتے ہوں۔ صحیح بخاری کی روایت کے مطابق سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب انصار کے ساتھ اس مسئلے پر بات کی تو آپؓ نے اس کی یہ دلیل دی کہ ''خلافت کا یہ معاملہ قریش کے اس گروہ کے سوا کسی اور کے لیے قبول نہیں ہو گا''۔

اسی طرح مصنّف ابن ابی شیبہ میں روایت ہے ''لیکن تم لوگ یہ جانتے ہو کہ عرب میں قریش کی جو منزلت اور مقام ہے اس میں ان کا کوئی اور شریک نہیں اور عرب کسی ایسے شخص پر متفق نہیں ہوں گے جو ان میں سے نہ ہو''۔

پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کے وقت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''امابعد! اے علی میں نے لوگوں کی امارت کے مسئلے پر جب غور کیا تو اس ذمہ داری کے لیے عثمان سے بہتر کسی کو نہیں پایا، سو تم اپنے نفس کو آڑے نہ آنے دو''۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: ''میں آپ کی بیعت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی سنت، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر اور ان کے بعد دونوں خلفا کی سنت پر''... چنانچہ سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے جب بیعت کی تو اس کے بعد مہاجرین و انصار، فوج کے سپہ سالاروں اور عام مسلمانوں نے بھی بیعت کی۔

سوال: شام میں ایران کے عراقی اور لبنانی حلیفوں کے نصیری حکومت کے ساتھ مجاہدین کے خلاف تعاون کے پیچھے کیا راز ہے؟

شیخ دامت برکاتہم: حال کو سمجھنے کے لیے آپ اس قوم کی اور اس کے اسلاف کی تاریخ پڑھ لیں! انہیں کبھی یہ گوارا نہیں ہو سکتا

کہ اہلِ اسلام کے پاس کوئی خطہ اور ریاست ہو۔ خلافت کا دوبارہ قیام اور اس کے لیے کوشش ان کے نزدیک ایک جرم ہے۔ شام میں نصیری حکومت کے سقوط سے ایران اپنے اُن حلیفوں کی نصف قوت سے محروم ہو جائے گا جو افغانستان سے لے کر جنوبی لبنان تک اپنی ریاست کے قیام کے لیے کوشاں ہیں۔ انہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ جہادی تحریکات اسرائیل کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہیں لیکن اس کے باجود یہ پوری ڈھٹائی کے ساتھ بشار الاسد کی حکومت کے دفاع میں مشغول ہیں جو چالیس سال سے زائد عرصے سے اسرائیل کی حدود کی حفاظت کی ذامہ داری ادا کر رہی ہے اور اس کے باوجود حسبِ عادت ایران صاف جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے اس حکومت کو مدافعت اور مزاحمت کار کہنے پر مصر ہے۔ حقائق کو ان کی اصل صورت میں سمجھنا بہت ضروری ہے۔ ایران پوری قوت اور ڈھٹائی کے ساتھ جنوبی لبنان تک صفوی ریاست کے قیام اور جہاد فی سبیل اللہ کے وصف سے مزین اسلامی ریاست کے قیام کی کوششوں کے خلاف جنگ میں مصروف ہے۔

سوال: اہل شام کو ان مظالم اور جرائم سے نجات دلانے کا کیا رستہ ہے؟

شیخ دامت برکاتہم: راستہ اسد کی مجرم حکومت کے خلاف جہاد ہے۔ امت کے لیے لازم ہے کہ وہ اس جہاد کی ہر ممکن طریقے سے نصرت اور مدد کرے اور مجاہدین کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ کلمۂ توحید کی بنیاد پر اپنی صفوں میں اتحاد قائم کریں، کیونکہ ان کے خلاف ہونے والی سازشوں کے خلاف یہی ان کی مضبوط پناہ گاہ ہے۔ یہ کسی طور معقول بات نہیں کہ شیعہ تو متحد ہوں جب کہ اہل سنت آپس میں ہی بر سرِ پیکار ہوں اور ان کی صفیں اتحاد سے خالی ہوں۔ چنانچہ سب کو چاہیے کہ وہ تنظیمی اور گروہی مصلحتوں سے بالا ہو کر امت کی مصلحت کو سامنے رکھیں چاہے اس مقصد کے لیے انہیں اپنے بھائیوں کے حق میں ایسے امور سے دست بردار بھی ہونا پڑے جنہیں وہ درست سمجھتے ہیں۔

اسی طرح ہم امت کے اہل خیر تاجروں اور اصحابِ ثروت سے بھی یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ اہل شام کی امداد کے لیے آگے بڑھیں اور انہیں حکومت کے مسلط کردہ فاقوں اور محاصرے کے بیچ میں نہ چھوڑیں کہ وہ خیموں کی زندگی کی تلخیاں ہی برداشت کرتے رہیں۔ ذرائع ابلاغ میں نشر ہونے والی ان کی تصویریں سب کے سامنے ہیں جنہیں دیکھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے۔

میری ایسے تمام اہلِ خیر سے بھی التماس ہے چاہے وہ میدان میں بھی مہارت رکھتے ہوں کہ وہ اہلِ شام کی امداد اور نصرت کے لیے کھڑے ہوں بالخصوص طب کے میدان میں۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اگر میری استطاعت ہوتی تو میں خود ان کی صفوں میں شامل ہو کر ان کی خدمت کرتا کہ شاید میں اپنے بھائیوں کے مصائب میں کچھ کمی کا سبب بن سکوں۔ اسی طرح ایسے تمام ماہرین جو کسی بھی میدان میں مہارت رکھتے ہوں اور معیشت اور تعلیم جیسے میدانوں میں اہلِ شام کی نصرت کر سکتے ہوں ان کے لیے اللہ کی راہ میں نکلنا واجب ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے فتح آجائے۔

سوال: کیا لبنان میں موجود شیعہ جماعت حزب اللہ کے ساتھ محاذ کھولنا درست ہے؟ اس حوالے سے آپ کی کیا ہدایات ہیں؟

شیخ دامت برکاتہم: واللہ اعلم! اس حوالے سے میری رائے یہ ہے کہ حزب اللہ نامی اس جماعت کی حیثیت اس وقت مسلمانوں کی جان، مال اور عزت پر حملہ آور کی ہے جو کہ سب سے بڑی مجرم حکومت کی حلیف ہے۔ لہٰذا یہ ایک ایسا حملہ آور دشمن ہے جس سے ہر ممکن شرعی ذرائع سے دفاع کرنا واجب ہے۔ شام میں جاری جہاد کی برکت کا مظہر یہ بھی ہے کہ اس نے حزب اللہ اور اس کے سربراہ حسن نصر اللہ کا اصل چہرہ واضح کر دیا ہے۔

سوال: سعودیہ مصر میں اخوان کے خلاف کھڑا ہے جب کہ یمن میں وہ انہی کی حمایت اور مدد میں مشغول ہے جب کہ شام اور عراق میں بھی وہ کسی حد تک ان کی امداد کر رہا ہے۔ اس تضاد کی آپ کیا وجہ سمجھتے ہیں؟

شیخ دامت برکاتہم: سعودیہ کی حیثیت امریکی سیاست کے لیے استعمال ہونے والے ایک آلے سے زیادہ نہیں جسے امریکہ جیسے چاہتا ہے استعمال کرتا ہے۔ مصر میں امریکہ کی سیاست یہ ہے کہ حکومت کی زمام کار فوج یا فوجی پس منظر رکھنے والوں کے پاس ہو جو اسرائیل کی سرحدوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اسلامی تحریکوں کو کچلنے کا کام بھی کر سکیں۔ جب کہ شام اور عراق میں اس کی سیاست ایک جانب ایران کو کمزور کرنا اور ساتھ ساتھ اسلامی تحریکات سے منسوب لوگوں کو حکومت تک پہنچنے سے روکنا ہے۔ اس نظر سے دیکھیں تو سعودیہ کی سیاست میں کوئی تناقض اور تضاد نظر نہیں آتا۔

سوال: سعودیہ ایک جانب شام اور عراق میں اہل سنت کی امداد اور حمایت کا دعویٰ کرتا ہے اور دوسری جانب شاہ عبداللہ کا کچھ عرصہ قبل جاری ہونے والا یہ حکم بھی ہمارے سامنے ہے جس میں اس نے ہر اس شخص پر بیس سال کی سزا کا اعلان کر دیا جو جہاد فی سبیل اللہ کی غرض سے نکلے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

شیخ دامت برکاتہم: جیسا کہ میں نے آپ سے کہا کہ سعودیہ کی سیاست کو سمجھنے کی کنجی یہ ہے کہ وہ امریکہ کی ایک آلہ کار حکومت ہے۔ یہ سیاست ان کے باپ عبدالعزیز نے جاری کی جب اس نے جنگ عظیم دوم سے کچھ عرصہ قبل امریکی صدر روزویلٹ کے ساتھ ملاقات میں اپنی وفاداری برطانیہ سے ہٹا کر امریکہ کے ساتھ کرنے کا فیصلہ کیا۔

سوال: اس فیصلے کے بعد جزیرۃ العرب کے مخلص علما اور داعی حضرات پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟

شیخ دامت برکاتہم: علمائے کرام اور داعی حضرات کی ذمہ داری وہی ہے جو قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ان پر فرض کی ہے اور سنت نبوی میں اس کی وضاحت موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَإِذْ أَخَذَ اللّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلاَ تَكْتُمُونَهُ (ال عمران: ۱۸۷)

"اور جب اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب سے یہ عہد لیا کہ اسے لوگوں سے ضرور بیان کرو گے اور چھپاؤ گے نہیں"۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"شہدا کے سردار حمزہ بن عبدالمطلب ہیں اور وہ شخص جو کسی جابر سلطان کے سامنے کھڑا ہو پھر اسے نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور اس کے نتیجے میں وہ سلطان اسے قتل کر دے"۔

اسی طرح حق کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں جہاد و رباط کے میدانوں کی جانب ہجرت کرنی چاہیے تاکہ وہ اسلام کے داخلی اور خارجی دشمنوں کے خلاف اپنی دعوت کا

سلسلہ جاری رکھ سکیں اور اپنے قول کی تصدیق اپنے عمل سے کریں۔

بشکریہ: نوائے افغان جہاد

مہاجر،مجاہد،مرابط وشہید فی سبیل اللہ …شیخ ابوخالد السوری رحمہ اللہ

شہیدِ فتنہ شیخ ابو خالد السوری رحمہ اللہ کی شہادت پر شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کا تعزیتی بیان

:خونِ مسلم کی حرمت کے بارے میں شیخ عطیۃ اللہ اللیبی رحمہ اللہ کے بیان میں سے ایک اقتباس

ایک مسلمان نفس کی عظمت وضخامت اور خونِ مسلم کی حرمت کو بیان کرنے کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہی کافی ہے: لزوال الدنیا اھون عند اللہ من قتل رجل مسلم ''اللہ سبحانہ تعالیٰ کے نزدیک پوری دنیا کا ختم ہونا ایک مسلمان کے قتل کے مقابلے میں بہت ہلکی بات ہے''…چاہے دنیا کو زوال آجائے، ہماری تنظیمیں اور جماعتیں ختم ہو جائیں اور تمام منصوبے ناکام ہو جائیں لیکن ہمارے ہاتھوں پر کسی بے گناہ مسلمان کا خون نہیں ہونا چاہیے۔ یہ بہت واضح اور طے شدہ مسئلہ ہے۔

بسم اللہ والحمد للہ والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ وآلہ وصاحبہ ومن والاہ۔

ساری دنیا کے مسلمان بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امابعد۔ آج مجھے امتِ مسلمہ کو بیک وقت مبارک باد بھی پیش کرنی ہے اور تعزیت بھی! مبارک باد تو بطلِ عظیم، مہاجر ومجاہد ومرابط اور قید وبند کو صبر کے ساتھ برداشت کرنے والے شیخ ابوخالد سوری (رحمہ اللہ) کی شہادت پر پیش کرنی ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ ان پر اپنی ڈھیروں رحمتیں نازل کرے اور ہمیں ذلت وندامت اور فتنوں سے بچا کر ان سے ملا دے۔

جہاں تک تعزیت کا تعلق ہے تو وہ شام کی مقدس سرزمین پر اٹھنے والے گھمبیر فتنے کے بارے میں کرنی ہے اور اس بے وقوف مجرم کے لیے جو اس فتنے میں پڑ کر دھوکہ کھا گیا۔ جسے کسی اکسانے والے نے 'جہالت، ہوائے نفس، دشمنی اور برتری کے لالچ میں شیوخِ جہاد میں سے ایک عظیم شخصیت کے قتل پر آمادہ کر دیا۔

وہ شیخ جنھوں نے اپنی جوانی کی بہار جہاد میں لگا دی اور ساری عمر مجاہدین کی تربیت اور حق کی نشر واشاعت میں گزار دی۔ اسیری کو صبر واستقامت کے ساتھ برداشت کیا اور راہِ حق کی تکلیفوں اور آزمائشوں کی شدت ذرا بھی ان کے ارادے اور عزم کو ڈگمگا نہ سکی۔ میں ان کو روس کے خلاف جہاد کے دنوں سے جانتا ہوں۔ تب سے لے کر پاکستان میں ان کی گرفتاری تک سارا عرصہ انہوں نے استاد المجاہدین الشیخ ابو مصعب السوری (اللہ

ان کو جلد رہائی عطا کرے) کے قریبی رفیق کے طور پر گزارا۔ دس سال قبل ان کی گرفتاری سے کچھ عرصہ پہلے ان کا آخری پیغام جو مجھے موصول ہوا وہ میرے اس بیان کی تائید میں تھا جس کا عنوان تھا: ''انما النصر صبر ساعۃ'' (بے شک فتح ایک گھڑی صبر کے فاصلے پر ہے۔ پھر جلد ہی وہ گرفتار ہو گئے اور ہمارا رابطہ منقطع ہو گیا۔ یہاں تک کہ شام کی مبارک انقلابی تحریک کھڑی ہوئی اور ایسی اسلامی ریاست کے قیام کے لیے علمِ جہاد بلند ہوا جو شریعت کی حاکمیت قائم کرے، عدل اور شورائیت کو نافذ کرے، مسجدِ اقصیٰ اور تمام مسلم مقبوضات کو آزاد کرائے۔ جو مظلوموں کی دادرسی کرے اور اسلامی ممالک کو غیروں کی غلامی اور داخلی فساد سے نجات دلائے۔ شیخ ابو خالد رحمہ اللہ کو جب اللہ سبحانہ تعالیٰ نے بعثی نصیریوں کی قید سے رہائی عطا فرمائی تو اللہ کی مدد سے ہمارے درمیان دوبارہ رابطہ قائم ہو گیا۔ وہ میرے اور میرے رفقا کے لیے بہترین ناصح اور مشیر تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ رہا ہونے تک سات سال اپنے استاذ اور رفیقِ سفر شیخ ابو مصعب السوری کے ہمراہ رہے۔ ہم اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمارے محبوب بھائی ابو مصعب حفظہ اللہ کو جلد از جلد رہائی عطا فرمائے۔ انہوں نے مجھے آگاہ کیا کہ وہ شام میں اسی فتنے کو اٹھتا ہوا دیکھ رہے ہیں جسے پشاور میں کھڑا کیا گیا تھا۔ جہالت، ہوائے نفس اور ظلم کا فتنہ! ایسا فتنہ جس میں محض افواہوں اور شبہات کی بنا پر اور طمع اور خواہشاتِ نفس کی تسکین کے لیے جانیں ضائع اور عزتیں پامال کر دی جاتی ہیں۔ اس فتنے سے مجھے پشاور کے دور کا ایک کرب انگیز لطیفہ یاد آیا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ میں اپنے محبوب بھائی شیخ ابو محمد المقدسی (اللہ ان کو ہر پریشانی سے محفوظ رکھے اور جلد رہائی عطا کرے) سے ملنے گیا۔ میں نے ان سے کہا کہ ''ایک گروہ اس وجہ سے میری تکفیر کرتا ہے کہ میں افغان مجاہدین کی تکفیر نہیں کرتا''۔ وہ مسکرائے اور کہنے لگے: ''آپ نہیں جانتے کہ وہ میری اس وجہ سے تکفیر کرتے ہیں کہ میں آپ کی تکفیر نہیں کرتا''۔

یہ وہی جہالت، ہوائے نفس اور طمع ہے جس نے امیر المومنین ذوالنورین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی حرمت کا بھی پاس نہیں رکھا۔ جاہل اور خواہشاتِ نفس کے بندوں نے انہیں اس حال میں قتل کیا جب وہ قرآنِ پاک کی تلاوت کر رہے تھے۔ پھر انہی لوگوں نے امیر المومنین اسد اللہ الغالب سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حرمت کا بھی لحاظ نہیں کیا اور ان میں سے ایک نے ان پر اس وقت حملہ کیا جب وہ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ یہ وہ فتنہ ہے جسے شیخ ابو خالد رحمہ اللہ بھانپ گئے تھے اور اس سے خبردار کر رہے تھے، اللہ سبحانہ تعالیٰ کی مشیت تھی کہ وہ اسی فتنے سے شہادت پا گئے۔ آج اس فتنے میں احترام، بزرگی اور سبقت کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اس میں ہجرت و جہاد، اسیری پر صبر اور راہِ حق پر ثبات کوئی معنی نہیں رکھتے۔

آج ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس فتنے کا راستہ روکے اور اس کے خلاف رائے عامہ بنائے اور ہر اس فرد کے خلاف بھی جو اس فتنے میں آزاد، غیر جانب دار شرعی فیصلے پر راضی نہ ہو اور میں ''آزاد، غیر جانب دار'' پر زور دیتا ہوں۔ کیوں کہ ایسی تحکیم کا کوئی اعتبار نہیں جس میں جھگڑنے والے فریقین خود ہی منصف ہوں۔ ہر مسلمان اور مجاہد پر لازم ہے کہ ایسے لوگوں سے برأت کا اظہار کرے جو ایسے غیر جانب دار شرعی فیصلے سے انکار کریں۔

ہر مسلمان مجاہد کا فرض ہے کہ مجاہدین کے خون سے اپنے ہاتھ نہ رنگے اور ان کے مراکز کو تباہ کرنے اور ان کے شیوخ کو قتل کرنے سے انکار کر دے۔ وہ شیوخ جو اکابر مجرمین کا ہدف ہیں، جنہیں شہید کرنے کے لیے کفار ہر طریقے سے کوشش کر رہے ہیں... یہ جاہل نادان اٹھے اور ان کا ناحق خون کر دیا۔ تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسے لوگوں سے ہر گز تعاون نہ کریں جو مجاہدین کے مراکز پر دھاکے کرتے ہیں یا ان کے لیے بارودی گاڑیاں یا بم بار روانہ کرتے ہیں اور اس فتنے کی کسی صورت حمایت نہ کریں۔

جو کوئی اس فتنے میں مبتلا ہو چکا ہے وہ یاد رکھے کہ وہ اپنے ہاتھوں دشمنانِ اسلام کے وہ مقاصد پورے کر رہا ہے جو وہ اپنے سارے وسائل استعمال کر کے بھی حاصل نہیں کر سکے۔

مجاہد و مہاجر، مرابط و مصابر شیخ ابو خالد السوری رحمہ اللہ کے قتل سے مجھے، جماعتِ اسلامیہ المقاتلہ الجزائر کے ہاتھوں دو عظیم شیوخ محمد سعید اور رجّام رحمہم اللہ کے قتل کا واقعہ یاد آ گیا۔ جو اس جماعت کی معنوی اور پھر مادی موت کا سبب بن گیا۔ اس جرم میں کون ملوث ہے یہ معاملہ مخفی نہیں رہے گا اور ابھی نہیں تو کچھ عرصہ بعد پتہ چل جائے گا۔ جیسے پہلے جماعت اسلامیہ مقاتلہ نے بھی شیخین محمد سعید اور رجّام رحمہم اللہ کے قتل سے انکار کیا تھا۔

اے ابو خالد ہم آپ کے رحمان و رحیم رب سے دعا گو ہیں، سوال کرتے ہیں کہ ہجرت و جہاد اور اسیری گزارتے گزارتے آپ پر آنے والے بڑھاپے پر رحم فرمائے۔ آپ کے گناہوں کی مغفرت فرمائے، آپ کے درجات بلند کرے اور آپ کو اجر سے محروم نہ کرے اور آپ کے فراق میں غمگیں اہلِ خانہ، ساتھیوں، چاہنے والوں اور تمام انصارِ جہاد کو صبر دے۔

شيخ الوغى فارحل لربك راقيًا * * درج الشهادة فائزًا مأجورا

شیخِ مردِ میدان شہادت اور اجر عظیم پا کر اپنے رب کے حضور کامیابی کے بلند مرتبے پر فائز ہو گئے۔

ليثٍ يدافع عن عرينٍ غاضبًا * * متقدمًا أشباله منصورا

وہ شیر جس نے دھاڑ کر اپنی کچھار کا دفاع اور اپنے بیٹوں کی نصرت کی

بدرٍ تقاصرت الدياجى دونه * * شمسٍ تغالب بالحقائق زورا

ایسا بدرِ روشن 'راتیں جس کے بغیر اندھیری ہیں۔ ایسا شمس جو حقائق کے اجالوں سے جھوٹ پر غالب آ گیا۔

طودٍ شموخٍ طامحٍ لا ينحنى * * تنبو العواصف دونه مقرورا

عزم و عظمت کا نہ جھکنے والا جبلِ عظیم، طوفان جس سے ٹکرا کر اپنا رخ بدل لیں۔

لم تكتسب منك النوائب ہنةً * * أو تنتزع منك الخطوب فتورا

مصائب آپ سے کچھ چھین نہ سکے نہ ہی شدائد آپ کو کمزور کر سکے

أمضيت عمرك ہجرةً وتزہدًا * * ورحلت عنا بالثنا موفورا

آپ نے ساری عمر ہجرت و زہد میں گزار دی اور ہم سے وافر ثنا کے ساتھ رخصت ہوئے

رافقت أستاذ الجہاد المصطفى * * فى ہجرةٍ ومطاردًا وأسيرا

آپ نے ہجرت، روپوشی اور اسیری میں اپنے استادِ جہاد مصطفٰی (شیخ ابو مصعب) کی رفاقت نبھائی۔

فرقيت فى قمم الثغور مجاہدًا * * وربحت فى قيد السجون أجورا

آپ نے اگلے مورچوں میں جہاد کیا اور تعذیب خانوں کی قید میں اجر عظیم کمایا۔

حتى أتتك من الجہالة غدرةٍ * * لم ترع سبقًا أو تؤد شكورا

حتٰی کہ جہالت کا غدر برپا ہوا جس میں نہ سبقت کی رعایت ہے نہ خدمات کا تشکر

لكنہا نالت عليًا قبلكم * * عثمان أيضًا صابرًا مغدورا

لیکن اسی فتنے نے پہلے بھی علی رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا۔

ہذا الذى قد كنت تحذر شره * * فكتبت منه محذرًا ونذيرا

اسی کے شر سے آپ پریشان تھے اور ہمیں خبردار کر رہے تھے

وخشيت عقباه فقمت مناصحًا * * بنصوع رأيٍ مخلصًا ومشيرا

آپ اس کے انجام پر متفکر تھے اس لیے شفاف اور مخلص رائے سے نصیحت و مشورہ دے رہے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امت کی جانب سے حکیم الامت کے نام پیغام

منجانب : محترم ومکرم علمائے کرام

الحمد للہ ربّ العالمین والصلاۃ والسلام علی نبینا محمد و علی آلہ صحبہ اِجمعین، وبعد:

بلاشبہ جہاد فی سبیل اللہ ان امانتوں میں سے ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو مکلّف کیا کہ وہ اس کو اٹھائیں اور اس کو قائم کریں، اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

[ہم نے اپنی امانت کو آسمانوں پر زمین پر اور پہاڑوں پر پیش کیا لیکن سب نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے (مگر) انسان نے اسے اٹھالیا، وہ بڑا ہی ظالم جاہل ہے] (۳۳: ۷۲)

اس امانت کو دورِ حاضر کے اہل ایمان کی ایک جماعت نے اٹھایا، جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے چنا، پس انہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت اختیار کی، اپنے اہل وعیال اور ہم وطنوں کو چھوڑا یہاں تک کہ انہوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کو قائم کر لیا، بہت سے جماعتیں مختلف ممالک میں سے اٹھیں اور ارضِ شام کی طرف ہجرت کی اور امت کو اس خیر پر خوشخبری دی، جس سے وہ ارضِ شام میں جمع ہوئے، ابنائے اسلام میں سے بھی کثیر تعداد نے ان کی طرف ہجرت کی، ان صادقین گروہوں کے ساتھ اکٹھے ہوئے تاکہ حملہ آور دشمن کو پچھاڑا جائے اور رب العالمین کی حاکمیت کو شریعت کے نفاذ سے قائم کیا جائے۔
اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے نصرت اور فتوحات کے ذریعے اپنے بندوں کے درمیان مدد فرمائی اور اقوام عالم اس ملک میں پائی جانی والی ان فتوحات کو دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے، اور یہ جہاد اور مجاہدین کی قبولیت عام تھی حتی کہ جہادِ شام جہادِ امت بن گیا، اور کسی خاص گروہ یا جماعت تک محدود نہ رہا۔

مجاہدین کی یہ حالت اسطرح باقی رہی یہاں تک کہ میدانِ جہاد میں اختلاف اور تفرقہ پیدا ہوا، مجاہدین کے درمیان قتل و غارت شروع ہو گئی، جس کی وجہ منحرف افکار کا ظہور تھا، جیسا کہ اہل غلو کی فکر جس کا بیان وضاحت سے بہت سے اہل علم

مثلاً شیخ المقدسی اور شیخ ابو قتادہ وغیرھم نے ظاہر کیا۔

یہ اختلاف اور قتل وغارت جس نے جہادِ امت کو خوفزدہ کیا اور درست سمت سے انحراف کی طرف ڈالا جس کے نتائج کے بارے میں تنبیہ کی گئی، یہ جہاد اور مجاہدین کو مزید ضرر پہنچائے گا اگر یہ معاملہ اسی طرح اختلاف اور خونریزی سے چلتا رہا۔

اس مبارک جہاد سے حرص کے پیش نظر اور اس امانت کو اس ذات باری تعالیٰ کے مبارک چہرے کی طرف ایسے لوٹانے کہ وہ ذات اس سے محبت کرے اور اس سے راضی ہو جائے، ہم اپنے شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ سے درخواست کرتے ہیں کہ

وہ حالیہ واقعات پر کلام کریں جس سے جہاد اور مجاہدین کی خیر ہو، اور خاص طور اپنے تعلق کی وضاحت شام میں اعلانِ دولت سے قبل اور بعد جماعت 'الدولۃ الاسلامیہ فی العراق' سے کریں، بیعت کے مسئلہ پر وضاحت دیں، اور اس متنازع مسئلہ تحاکم جو فریقین کے درمیان ہے، اس کو واضح کردیں۔

حالیہ واقعات اس چیز کے متحمل نہیں کہ اس میں تاخیر کی جاسکے، جیسا کہ یہ ہر ارضِ شام پر نظر رکھنے والے ہر شخص پر واضح بھی ہے، ہمیں اس بات کی التماس اپنے سے رب کے اس فرمان پر عمل کی وجہ سے ہے:

[جہاں انہیں کوئی خبر امن کی یا خوف کی ملی انہوں نے اسے مشہور کرنا شروع کر دیا، حالانکہ اگر یہ لوگ اسے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اور اپنے میں سے ایسی باتوں کی تہہ تک پہنچنے والوں کے حوالے کر دیتے، تو اس کی حقیقت وہ لوگ معلوم کر لیتے جو نتیجہ اخذ کرتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو معدودے چند کے علاوہ تم سب شیطان کے پیروکار بن جاتے] (۴: ۸۳)

ہم اپنے شیخ (حفظہ اللہ) سے یہ چاہتے ہیں کہ وہ ہمیں تفصیلی بیان سے آگاہی دیں اور اس امر سے متعلق توجیہات کو جاری کریں اور باتوں کو منکشف کریں تاکہ اس نصیحت کے ذریعہ اصلاح ممکن ہوسکے اور حالیہ واقعات پر رہنمائی لی جاسکے۔

اور اللہ آپ کے اس ارادے کا ساتھ دیں!

اولین نام جن سے رابطہ کرنے کی سعی کی جا سکی اور جو اس مراسلے سے موافقت رکھتے ہیں:

د. طارق عبد الحلیم -حفظہ اللہ-
د. ہانی السباعی -حفظہ اللہ-
د. إیاد قنیبی -حفظہ اللہ-
د. عبد اللہ المحیسنی -حفظہ اللہ-
الشیخ محمد الحصم -حفظہ اللہ-
د. سامی العریدی -حفظہ اللہ-

ہم علماء وطلباء، مہاجرین وانصار، اور مسلمین کو دعوت دیتے ہیں کہ جو اس مراسلے سے موافقت رکھتا ہے وہ اس میں اپنا نام درج کریں اور اس کو اجتماعی طور پر فارمز اور یگر جگہوں پر نشر کریں، ہم اس کی پیروی کریں گے، اور اس میں موجود ناموں کا اندراج اس میں کر دیں گے، باذن اللہ رب العالمین

#رسالۃ من الأمۃ إلی حکیم الأمۃ

اس درخواست کے بعد شیخ ایمن نے علمائے کرام کو یہ جواب عنایت کیا

اختتام

محترم ومکرم علماء کرام کے جواب میں

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اکیلے، اپنے بندے کی مدد کی، اپنے لشکر کو عزت بخشی اور تمام لشکروں کو شکست دی، صلوٰۃ وسلام ہو اس ذاتِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں اور ان کی آل واصحاب اور دینِ اسلام کا دفاع کرنے والے سپاہیوں پر؛

برادران محترم ڈاکٹر طارق عبدالحلیم، ڈاکٹر ھانی السباعی، ڈاکٹر ایاد قنیبی، ڈاکٹر عبداللہ المحیسنی، شیخ محمد الحصم اور ڈاکٹر سامی العریدی حفظھم اللہ ورعاہم !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

میں اللہ تعالیٰ سے آپ کی اور آپ کے ساتھیوں کی خیریت کے لیے دعا گو ہوں اور دعا کرتا ہوں اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں اپنی رضا اور چاہت کے مطابق دنیوی فلاح اور اخروی کامیابی پر اکٹھا کرے۔ وبعد !

۱ - انٹرنیٹ کے کچھ مواد سے مجھے آپ حضرات کے مجھ بندہ ضعیف کے نام پیغام کی اطلاع ہوئی، تو میں نے ضروری جانا کہ آپ کے قابل احترام موقف کی تعظیم، اس توجہ اور چاہت کے احترام میں جواب عرض کروں کیونکہ مجھے آپ کی امتِ مسلمہ اور مجاہدین کی نصرت، ان کے مابین فتنہ کے خاتمے اور ان کے خون اور عصمت کے دفاع کی چاہت کا یقین ہے۔

۲ - جہاں تک جماعت دولۃ اسلامیہ فی العراق والشام کی بابت اس کے توسیع کے اعلان سے پہلے اور بعد کی صورتِ حال اور بیعات کے بارے میں آپ کے سوال کا تعلق ہے تو میں 'شام میں مجاہدین کا خون روکنے کے لیے ایک شہادت' کے عنوان سے اپنے پچھلے بیان میں کافی حد تک اس مسئلے کی وضاحت کر چکا ہوں کہ دولۃ الاسلامیہ فی العراق، جماعت قاعدۃ الجہاد کی ایک تابع شاخ ہے اور اس کے امیر اور سپاہی جماعت قاعدۃ الجہاد اور اس کے امیر شیخ اسامہ بن لادنؒ اور ان کے بعد اس بندہ عاجز کی بیعت میں ہیں اور ان کی طرف سے اس (بیعت) کا تکرار کئی بار ہوا، میں نے اس کی کچھ مثالیں بیان کی تھیں، آپ

کے لیے میں ایک اور مثال بیان کر دیتا ہوں۔ یہ شیخ ابو بکر البغدادی الحسینی حفظہ اللہ کے اس خط کے متعلق ہے جو انہوں نے ۷ ذی الحجۃ ۱۴۳۳ھ کو میرے نام لکھا تھا۔ جس کا آغاز انہوں نے حمد او صلوۃ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے بعد ان الفاظ میں کیا ہے :

"ہمارے امیر شیخ ڈاکٹر ابو محمد ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے نام! السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ،

پھر اس کے ضمن میں انہوں نے کہا :

ہمارے محترم شیخ! ہم چاہتے ہیں کہ آپ پر واضح کریں اور اس بات کا اعلان کریں کہ ہم آپ کا حصہ ہیں اور ہم آپ میں سے ہیں اور آپ ہی کے لیے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتے ہیں کہ آپ ہمارے معاملات میں ولی الامر ہیں اور جب تک ہم باقی ہیں ہم پر آپ کی سمع و اطاعت کا حق ہے۔ اسی طرح ہماری بھی خواہی اور ہمیں نصیحت و تذکیر آپ پر ہمارا حق ہے اور آپ کے امر کی اطاعت ہم پر لازم ہے۔ لیکن اکثر ہمارے محاذ کے کچھ مسائل ایسے ہوتے ہیں جن میں اپنی صورتِ حال کی وضاحت کی ضروری ہوتی ہے۔ لہٰذا ہمیں امید ہے آپ وسعتِ قلبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہمارے نقطۂ نظر کو سنیں گے، اس کے بعد امر کا اختیار آپ کو ہی ہے اور ہم فقط آپ کے ترکش کے تیروں میں سے ایک ہیں"۔

۳ - پھر میں نے بحیثیت امیر، شیخ ابو بکر الحسینی حفظہ اللہ کے نام، یکم جمادی الثانی ۱۴۳۴ھ کو اپنے خط میں مسئلے کے فیصلے تک دولۃ الاسلامیہ فی العراق والشام کا امیر ساقط کرنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد میں نے ۱۳ رجب، ۱۴۳۴ھ کو اپنے خط میں اس امر کی دوبارہ تاکید کی کہ دولۃ الاسلامیہ فی العراق والشام کو ختم کر کے دولۃ العراق الاسلامیہ کے طور پر اپنا کام جاری رکھا جائے۔ اس لیے ان تمام بیعات کو جو شیخ ابو بکر الحسینی البغدادی حفظہ اللہ نے جمادی الثانی ۱۴۳۴ھ میں میرے پہلے خطاب کے بعد دولۃ الاسلامیہ فی العراق والشام کے لیے ہیں، میں باطل سمجھتا ہوں۔ اس لیے کہ موجودہ امیر کی حیثیت سے میرے حکم کی واضح مخالفت پر ان کی بنیاد ہے۔

۴ - جہاں تک اس جھگڑے کے بارے میں آپ کے سوال کا تعلق ہے:

تو میں کئی دفعہ اس بات کی وضاحت کر چکا ہوں کہ شام میں پیدا شدہ بحران کے حل کے لیے سب سے پہلا قدم فوراً مجاہدین کے مابین قتال کو روکنا ہے۔ میں نے پچھلے بیان میں شیخ ابو محمد الجولانی حفظہ اللہ اور جبہۃ النصرہ کے تمام لشکروں کو امر کیا ہے اور شام میں موجود تمام جہادی مجموعات اسے اپیل کی ہے کہ فوراً ایسے ہر قتال سے رک جائیں جس میں ان کے مجاہد بھائیوں یا عامۃ المسلمین کی جانوں اور حرمتوں کا نقصان ہو اور اسلام کے دشمنوں کے خلاف صف آرائی کریں۔

اس طرح کئی دفعہ پہلے میں اس بات پر زور دے چکا ہوں کہ سب ایک متفقہ اور مستقل شرعی ہئیت کو حکم بنائیں جو تمام باہمی اختلافات کا فیصلہ کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ معزز بھائیوں اور ان سب اہل علم و فضل کی ذمہ داری ہے جو جہادِ شام کے حامی اور اس (کی حفاظت) کے لیے حرص رکھتے ہیں کہ وہ اس بات کی دعوت دیں اور پھر امت پر یہ بھی واضح کریں کہ کون شرعی تصفیے کو تسلیم کرتا ہے اور کون پہلو تہی کرتا ہے، یہ ایک امانت ہے جو میں آپ کے سپرد کر رہا ہوں کیونکہ آپ مجھ سے زیادہ (اس کے لیے) استطاعت رکھتے ہیں اور آپ میرے حالات کو جانتے ہیں۔

اس کے ساتھ میرا آپ سے اور جہادِ شام کے حامی تمام اہل علم و فضل سے مطالبہ ہے کہ آپ فریق مخالف پر خیانت، تنزل اور کفر جیسے الزامات لگا کر چڑھائی کرنے کے طوفان کا راستہ روکیں۔۔۔ آپ کی ذمہ داری ہے کہ ہر اہلِ فضل کو اس طوفان کے سامنے کھڑا ہونے کے لیے اٹھائیں۔

۵ - میرے معزز بھائیو! میں آپ کو اطمینان دلاتا ہوں کہ میں اور میرے بھائی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج بھی آپ سے اپنے عہد کے مطابق اسلام کے خارجی اور داخلی دشمنوں کے خلاف جہاد اور شریعت کی کامل حاکمیت کی دعوت دیتے ہیں۔ جو کوئی اس کے علاوہ کسی دعوت کو ہمارے ساتھ منسوب کرے تو میں اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے معافی کا سوال کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ ہمیں اور اسے اپنی رضا پر اکٹھا کرے۔

٦ - اس کے ساتھ مجھے امید ہے کہ شیخ ابو بکر الحسینی البغدادی حفظہ اللہ اور ان کے بھائی سمجھ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے عراق کے محاذ پر لوٹ جائیں گے جو ان کی کئی چگنی محنتوں کا محتاج ہے تاکہ شام میں مسلمانوں کا بے دریغ بہتا خون روکا جا سکے۔

آخر میں مجھے امید ہے کہ آپ میری طرف سے جواب میں تاخیر پر درگزر کا معاملہ فرمائیں گے کیونکہ آپ میری اور میرے بھائیوں کی صورتِ حال سے واقف ہیں، لیکن ہم آپ کو یہ خوشخبری دینا چاہتے ہیں کہ ہم عنقریب اللہ کے اذن سے تاریخِ اسلامی کی ایک عظیم فتح اور نصرِ مجید کا استقبال کرنے والے ہیں۔

استوعکم اللہ الذی لا تضیع ودائعہ

والسلام

آپ کا بھائی ایمن الظواہری

(جمعہ ۳ رجب، ۱۴۳۵ھ)

ادارہ السحاب برائے نشر و اشاعت

مسئلہ تکفیر کے معاملہ میں القاعدہ کے مجاہد عالم دین شیخ عطیۃ اللہ اللیبیؒ کا واضح موقف

سوال : تکفیر کے مسائل کے حوالے سے ایک عام مجاہد کا، جو کہ عالمِ دین نہ ہو، طرزِ عمل کیا ہونا چاہیے؟

جواب : شیخ عطیۃ اللہ اللیبی رحمہ اللہ :

مسئلہ تکفیر ان حساس شرعی مسائل میں سے ہے جن کی خطرناکی سے ہم ہمیشہ اپنے نوجوانوں کو خبردار کرتے رہے ہیں۔ ہم اپنے مجاہد بھائیوں سے یہی کہتے ہیں کہ یہ حساس مسائل اپنے معتمد علماء کے لیے چھوڑ دیں اور ہر ایرے غیرے کو ان مسائل میں کودنے کی اجازت نہ دیں۔ یہ تو علم کو وہ باب ہے جس کی نزاکت اور خطرناکی کے پیشِ نظر اکابر علماء اور ائمہ کرام بھی اس کی بہت سی عملی صورتوں پر گفتگو کرنے اور متعین افراد پر حکم لگانے سے گھبراتے (۱) تھے، اور ہمیشہ محفوظ راستہ اختیار کرتے تھے۔ ہمارے اسلاف تو کہا کرتے تھے کہ: ہمیں اپنا دین محفوظ رکھنے سے کوئی شے محبوب نہیں! پس ایک عامی نوجوان کے لیے اتنا علم بہت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات پر اجمالی ایمان رکھے اور اسی طرح طاغوت سے اجمالاً انکار کرے۔ رہا ان امور کی تفصیلات میں جانا اور یہ جاننے کی کوشش کرنا کہ فلاں شخص کا حکم کیا بنتا ہے اور فلاں جماعت دین سے خارج ہے کہ نہیں؟۔۔۔ یا ایسی ہی دیگر تفصیلات میں اترنا، تو ان میں اپنے علمی مقام کو سامنے رکھ کر ہی بات کرنی چاہیے، اس لیے یہ مسائل، فتوے اور شرعی قضاء سے تعلق رکھتے ہیں۔ پس جسے ان ابواب کا علم نہ ہو وہ خاموش رہے یا کہہ دے کہ 'مجھے نہیں معلوم!'، ایسا کہنے سے اس کے ایمان میں، اس کے دین میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی، بلکہ یہی رویہ اختیار کرنا ایمان کا عین تقاضا ہے۔ کسی جاہل کو یہی حق نہیں پہنچتا کہ وہ ان مسائل میں زبان کھولے یا لوگوں پر احکامات منطبق کرے یا کسی شخص کے کافر ہونے کے معاملہ میں اپنی ایک مستقل رائے رکھے، سوائے اس صورت میں جب وہ کسی عالم کی اتباع و تقلید کرتے ہوئے ان کی رائے دہرا رہا ہو۔ دین کا علم نہ رکھنے والے شخص کا کام تو یہی ہے کہ اگر اس سے ایسے مسائل میں رائے مانگی جائے تو صاف کہہ دے کہ: 'مجھے نہیں معلوم، جاؤ جا کر علماء سے پوچھو!' پھر اگر کوئی ثقہ عالم کسی شخص یا جماعت کے بارے میں نام لے کر ان کی تکفیر کر دے تو ان کی اتباع اور تقلید کرتے ہوئے ان کی رائے دہرا دینا اس عامی کے لیے جائز ہے۔ اور بلا شبہ اللہ تعالیٰ ہی ہر بھلائی کی توفیق دینے والے ہیں۔

(لقاء مع الشيخ عطية الله الليبى رحمه الله، الحسبة (عربی) جہادی فارم)

مصدر: مجلّہ حطین ۸

یہاں یہ نکتہ واضح رہنا ضروری ہے کہ تکفیر کی نظری بحث اور تکفیر کے حکم کی عملی تطبیق دو علیحدہ چیزیں ہیں۔ علماء کی بہت کثیر تعداد تکفیر کی نظری بحث پر بات کرتی رہی ہے اور عوام الناس کو بھی یہ نظری بحث پڑھاتی رہی ہے، لیکن تکفیر کے حکم کو عملاً کسی فرد یا جماعت پر چسپاں کرنا وہ کام ہے جو کلیتاً علماء ہی کے سپرد ہوتا ہے، عامی کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ اس میں دخیل ہو۔ مثلاً اس دور میں اجمالاً یہ بات جاننا تو ایک عامی کے لیے بھی نہایت اہم ہے کہ جمہوریت اسلام سے علیحدہ ایک مستقل دین ہے اور اپنے بنیادی اصولوں کے اعتبار سے صریح کفر ہے۔ لیکن اس نظری حکم کو لے کر جمہوریت میں اترے کسی متعین فرد یا جماعت پر کفر کا فتویٰ چسپاں کر دینا، یہ وہ کام ہے جس سے ایک عامی کو (یعنی ایسے شخص کو جو عالم نہ ہو) کوسوں دور رہنا لازم ہے۔

اختتام

امرائے جہاد کے نام
شیخ عطیۃ اللہ اللیبی رحمۃ اللہ علیہ

الحمد للہ رب العالمین، والعاقبة للمتقین ولا عدوان إلا علی الظالمین، وصلی اللہ وسلم وبارک علی نبینا محمد المبعوث رحمة للعالمین وعلی آله وصحابته أہلِ العزائم الطیبین الطاہرین، ومن تبعھم بإحسانٍ إلی یوم الدین

آپ کے بھائی عطیۃ اللہ عفا اللہ عنہ کی طرف سے میرے معزز بھائیوں، امرائے مجاہدین کے نام !

معزز بھائی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !

میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ آپ خیریت سے ہوں گے اور نیکی اور تقویٰ کی توفیق میں ترقی کے لیے کوشاں ہوں گے۔امابعد۔۔۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں !

وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِی خُسْرٍ إِلَّا الَّذِینَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

''کہ انسان نقصان میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور آپس میں حق بات کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے''۔

اسی طرح فرمانِ الٰہی ہے :

وَتَعَاوَنُوا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوَی وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَی الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِیدُ الْعِقَابِ(المائدۃ:۲)

''اور (دیکھو) نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہے''۔

اور فرمایا :

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُم(المائدة:٦٨)

”کہو کہ اے اہل کتاب ! جب تک تم تورات اور انجیل کو اور جو (اور کتابیں) تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوئی ان کو قائم نہ رکھوگے کچھ بھی راہ پر نہیں ہو سکتے“۔

میں اپنی ذات کو اور آپ بھائیوں کو اللہ سبحانہ تعالیٰ کے اس احسانِ عظیم کی تذکیر کرانا چاہتا ہوں کہ اس دور میں جب دنیا اور اس کے فتنوں نے عوام کو گھیر رکھا ہے اور ھوائے نفس اور زندہ و مردہ طواغید کی عبادت کا غلبہ ہے، اس نے مجھے اور آپ کو اپنی اطاعت نصیب فرمائی اور ہمیں اپنے دین کی نصرت اور اپنے کلمے کی سربلندی کے لیے اپنے راستے کے مجاہدین میں شامل کیا۔ ہم اس عظیم نعمت کے لیے رب سبحانہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس نعمت کا صحیح معنوں میں شکر ادا کرنے ، اپنے ذکر اور حسنِ عبادت کی توفیق عطا فرمائے۔

میں آپ کو مزید توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہ توفیق اور نعمت اللہ سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑی آزمائش اور امانت ہے۔۔۔ جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق خبر دار فرمایا ہے۔ یہ ذمہ داری یومِ قیامت بہت بڑی رسوائی اور ندامت کا باعث بن سکتی ہے الّا یہ کہ ذمہ دار اس کا پورا پورا حق ادا کرے اور اللہ کی قسم انسان اس ذمہ داری کو کماحقہ ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا جب تک کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ اس کی نصرت نہ فرمائے ، اسے توفیق اور رشد و ہدایت عطا کرے ، اسے ظاہر و باطن میں تقویٰ و خشیتِ الٰہی اور یقین و قوت سے نہ نوازے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی رحمت سے ہی ایسا ممکن ہے کہ بندے کے لیے یہ رتبہ اور ذمہ داری حق سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت اور قربت کا ذریعہ بن جائے۔ یہ توفیق اللہ سبحانہ تعالیٰ کے حقِ بندگی کی ادائیگی میں پوری محنت کرنے سے ہی ملتی ہے کہ انسان اپنے آپ کو اس ذاتِ باری کا محتاج سمجھے ، اس کے سامنے انکساری کے ساتھ جھکا رہے اور حسبِ استطاعت ظاہر و باطن میں تواضع اور انکساری اور جواب دہی کے خوف کے ساتھ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی اطاعت پر ڈٹا رہے۔ جو چیزیں اس کے حصول میں مدد و معاون ہو سکتی ہیں ان میں کثرتِ ذکر و دعا، قیام اللیل، نفلی روزوں کا اہتمام ، صلحا کی صحبت و مجلس اور علمائے طیبین کا قرب شامل ہیں۔ مزید یہ کہ انسان اہلِ آخرت کو اپنا ساتھی اور رازداں بنائے اور مغرور، ریاکار، متکبر دنیادار لوگوں کی صحبت سے دور رہے۔

محترم بھائی ! آپ کے لیے یہ سطور تحریر کرنے کا مقصد حق سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے صبر و حق بات کی تلقین، نیکی و تقویٰ میں تعاون، مسلمانوں اور ان کے امرا کو نصیحت ،امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور جہاد فی سبیل اللہ کے احکامات کی تکمیل کی کوشش ہے۔۔۔اور یہ کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے علم و معرفت اور امور کا جو تجربہ عطا کیا ہے اس کا حق ادا ہو جائے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم سب ایک ہی کشتی کے مسافر ہیں جیسا کہ صحیح بخاری اور سنن ترمذی میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنھما سے مروی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے : ''اللہ سبحانہ تعالیٰ کی حدود پر قائم لوگوں کی مثال اس گروہ کی مانند ہے جو ایک کشتی میں سوار ہے، کچھ لوگ اس کے اعلیٰ درجے میں سوار ہیں اور کچھ نچلے درجے میں۔اگر نچلے درجے والے اوپر والوں سے لا تعلق ہو کر نچلے حصے میں پانی بھرتے رہیں کہ ہمارے حصے میں پانی بھرنے سے اوپر والوں کو کچھ نہیں ہو گا اور اوپر والے انھیں اسی حال میں چھوڑ دیں تو سب ڈوب جائیں گے جب کہ اگر اوپر والے نیچے والوں کو سمجھا کر روک لیں تو سب بچ جائیں گے''۔

بلا شبہ ہماری امت کا جہادی قافلہ اپنی اصلاح و درستی کے لیے ہم سے لگاتار کوشش کا متقاضی ہے کیوں کہ انحراف کی راہیں بہت زیادہ ہیں اور کوئی اس سے محفوظ نہیں رہ سکتا، جب تک مضبوطی سے اللہ سبحانہ تعالیٰ کے ساتھ جڑا رہے اور ظاہر و باطن میں اور سری و اعلانی اس کے سہارے کو تھام کر نہ رکھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

وَمَن يعتصم بالله فقد هُدِيَ إلى صراطٍ مستقيم

''اور جس نے اللہ (کی ہدایت کی رسی) کو مضبوط پکڑ لیا وہ سیدھے راستے لگ گیا''۔

چنانچہ اللہ وحدہ لا شریک کے علاوہ کوئی پناہ گاہ نہیں ہے جو انسان کو فتنوں سے محفوظ رکھ سکے۔۔۔

لاَ عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللّهِ إِلاَّ مَن رَّحِمَ

”آج اللہ کے امر سے پناہ دینے والا کوئی نہیں سوائے جس پر اللہ رحم فرمائے“۔

کوئی شخص اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک اللہ سبحانہ تعالیٰ کی پناہ میں نہ آ جائے اور ہمیشہ اس کے احکامات اور حقوقِ عبودیت ادا کرتے ہوئے اس کی اور اس کے اولیا کی صف میں شامل رہے۔ یہ وہ شخص ہے جسے حقیقی نصرت و توفیق نصیب ہوئی ہے، جو اپنے انجام کے بارے میں مطمئن ہے اور جسے اپنی تجارت میں خسارے کا خدشہ نہیں ہے۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا :

وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ(آل عمران:١٢٦)

”اور مدد ہے صرف اللہ ہی کی طرف سے جو کہ زبردست ہے حکمت والا“۔

وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ(الأنفال:١٠)

”اور مدد نہیں مگر اللہ کی طرف سے بے شک اللہ زور آور ہے حکمت والا“۔

اسی طرح ارشادِ باری ہے :

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ(ہود:٨٨)

”مجھے توفیق کا ملنا اللہ ہی (کے فضل) سے ہے میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں“۔

اور فرمایا :

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ تَبُورَ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ(فاطر:٢٩،٣٠)

”جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں وہ اس تجارت (کے فائدے) کے امیدوار ہیں جو کبھی تباہ نہیں ہوگی۔ کیونکہ اللہ ان کو پورا پورا بدلہ دے گا اور

اپنے فضل سے کچھ زیادہ بھی دے گا وہ تو بخشنے والا (اور) قدردان ہے"۔

محترم بھائی ! ہمیں ہر وقت اس بات کے بارے میں متفکر رہنا چاہیے۔۔۔ہمیں اس کا کیا فائدہ ہوگا کہ اگر ہم دشمن کو تباہ کرکے ،اس سے انتقام لے کر،اس پر غلبہ حاصل کرکے ایک اسلامی ریاست قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور اس معرکے اور جنگ میں ہمارا اہم کردار ہو لیکن خدانخواستہ اللہ سبحانہ تعالیٰ ہمارے ظاہری و باطنی گناہوں کی وجہ سے ہمارے سب اعمال ضائع کردیں اور انجامِ کار ہم جہنم میں داخل کردیے جائیں (العیاذ باللہ)۔

کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے :

"بے شک اللہ سبحانہ تعالیٰ فاجر شخص سے بھی اس دین کی نصرت فرمائے گا"۔

الغرض مختصر،اہم اور دائمی نصیحت اور وصیت یہ ہے کہ ہم اپنی ذات کے اندر،ظاہر و باطن میں ،کھلے اور چھپے ہر حال میں اللہ سبحانہ تعالیٰ کے دین ،شریعت اور اس کے احکام پر کاربند رہیں۔اسی طرح اپنے اہل وعیال ،ماتحت اور زیرِ اتباع لوگوں میں بھی اس کا اہتمام کریں۔ہم صرف اللہ ہی کے لیے دیں اور اس کے لیے ہی روکیں۔۔۔ہماری دوستی، محبت والفت صرف اللہ کے لیے ہو اور ہماری دشمنی، غضب وعداوت بھی اسی کی وجہ سے ہو۔

محترم بھائی چند اہم امور جنھیں ہمیں اپنے اوپر واجب کرلینا چاہیے :

ہم سب کو اس کام پر بھرپور توجہ مرکوز کرنی چاہیے کہ ہم اپنے ساتھیوں اور افرادِ جماعت کے اندر فقہ، صحیح علمِ نافع اور ثقافتِ اسلامیہ کی نشرواشاعت کا اہتمام کریں۔اس مقصد کے لیے مدارس قائم کریں،علومِ شرعیہ کے دورہ جات اور حلقہ جاتِ علم کا انعقاد کریں۔طلبہ کو علمِ دین کے حصول کے لیے روانہ کریں تاکہ وہ مستقبل میں علما بن سکیں۔اسی طرح اپنی مساجد اور مراکز میں دروس کا اہتمام کریں،کتابیں نشر کریں اور پڑھائی و تحصیلِ علم کا اہتمام کریں تاکہ ہمیں صالح اور مخلص اہلِ علم کا قرب حاصل ہوسکے۔یہ ایک عمومی کام ہے۔بے شک علمِ نافع اور علما و متعلّمین کی کثرت جماعت اور امت کا حفاظتی حصار

ہوتے ہیں۔

اس کے بعد ہمارے لیے بالخصوص بحیثیت مجاہدین جس علم کا سیکھنا اور اپنے ساتھیوں اور افرادِ جماعت کو سکھانا انتہائی اہم اور فرض ہے وہ احکامِ جہاد (قتل و قتال) کے احکام کہ کس کا قتل ہمارے لیے جائز ہے اور کس کا نہیں، اسی طرح کس کا مال لینا ہمارے لیے جائز ہے اور کس کا نہیں۔۔۔ اسی طرح ہمارے لیے جہاد میں کس قسم کے تصرفات اور تعلقات جائز ہیں۔ ہر مجاہد کو مجملاً ان اصولوں کا علم ہونا چاہیے پھر تفاصیل بعد میں علما سے پوچھ لی جائیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ عامۃ المجاہدین کے لیے تمام امور کی مکمل یا اکثر تفصیل حاصل کرنا ممکن نہیں ہوتا۔

بلاشبہ جہادی تحریک جوں جوں طویل ہوتی ہے اس میں ایسے لوگ آنا شروع ہو جاتے ہیں جو مکمل طور پر جہادی سانچے میں ڈھلے ہوئے نہیں ہوتے۔ چنانچہ اصلاح و تذکیر اور محاسبے و مراقبے کی ضرورت بڑھتی جاتی ہے۔ آج ہم جس مرحلے سے گزر رہے ہیں، ہمیں مجاہدین کی طرف سے خطا اور تجاوزات کی کثرت نظر آتی ہے، اس کا سبب مجاہدین کی صفوں میں ایسے افراد یا گروہوں کی شرکت ہے جن کی صحیح اسلامی بنیادوں پر تربیت نہیں ہوئی ہے یا ان میں جہالت اور اخلاقی فساد پایا جاتا ہے۔ اہلِ علم انھیں فجار سے تعبیر کرتے ہیں لیکن وہ جہاد کر رہے ہیں۔ ہمیں سب سے زیادہ اس بات کا خوف اور فکر ہونی چاہیے کہ تحریکِ جہاد انحراف و فساد یا ہلاکت کا شکار نہ ہو جائے۔ ہم اللہ سبحانہ تعالیٰ سے سلامتی و عافیت کے خواست گار ہیں۔ لیکن ضروری ہے کہ ہم اس معاملے پر خصوصی توجہ دیں اور اس کی تفصیلات پر بات کریں: وہ علم جس کی جزئیات کا سیکھنا اور اسے اپنے مجاہد ساتھیوں میں پھیلانا اور اس کی فقہ، واضح بصیرت اور کامل التزام کو ان کے مابین یقینی بنانا ہمارے اوپر واجب ہے، وہ خونِ مسلم کی حرمت و عظمت کا علم اور اس معاملے کی اہمیت و عظمت کو دلوں میں اجاگر کرنا ہے۔ مسلمان نفس کا قتل 'اکبر الکبائر میں سے ہے اور ادلہ شرعیہ کی روشنی میں غالباً اللہ سبحانہ تعالیٰ کے ساتھ کفر و شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے۔ کتاب و سنت میں اس بارے میں سخت ترین وعید وارد ہوئی ہے۔ جیسے اس میں مبتلا ہونے والا کبھی بھی فلاح نہیں پا سکتا۔۔۔ جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مومن اس وقت تک دین کے دائرے سے نہیں نکل سکتا جب تک حرام خون نہ بہائے"۔ (بخاری)

یہ نہیں کہا جاسکتا کہ تمام مجاہدین اس بات سے اچھی طرح واقف ہیں۔ کیوں کہ افغانستان کے قبائل اور اکثر علاقوں میں اسی طرح پاکستان کے قبائلی علاقہ جات میں قتل وانتقام کی ثقافت کا غلبہ ہے۔۔۔اور دشمنی اور بدلے کے نام پر قتل اور خون بہانے کا رواج عام ہے جب کہ اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلنے والے اہلِ دیانت اور حقیقی سچی توحید پر عمل کرنے والے لوگ کم ہیں۔خلاصہ یہ کہ ہم پر لازم ہے کہ ہم نشرِ علم کے تمام وسائل کو استعمال کرتے ہوئے مجاہدین کی صفوں میں عملی طور پر اس علم (یعنی خونِ مسلم اور مسلمان کے مال وعصمت کے تقدس کا علم) کو نشر کریں۔اسی طرح بطورِ امیر یا مسؤل ہمارے اوپر واجب ہے کہ اپنے زیرِ دست لوگوں کے ہاتھوں کو روک کر رکھیں اور ان کا محاسبہ کریں۔اللہ سبحانہ تعالیٰ کے احکامات کا التزام کرتے ہوئے اس کی اطاعت میں مستقل مزاجی سے اپنے اوپر شریعت کو نافذ کریں اور جو کوئی اس کی مخالفت کرے اسے سزا بھی دیں۔

اگر ہم نے ایسا نہ کیا اور اپنی اجتماعیت میں غفلت یا تساہل سے کام لیا یا ایک دوسرے کی رعائت کی یا امرا نے اپنے مامورین کے محاسبے ،امر بالمعروف نہی عن المنکر اور اپنے متبعین کو اللہ کی شریعت اور اطاعت پر قائم رکھنے میں کمزوری دکھائی تو ہم یقینا بری طرح ناکام ہو جائیں گے اور پھر ہمارا انجام ہلاکت ہی ہے (العیاذ باللہ)۔۔۔

اے اللہ ہم آپ سے آپ کی ناراضی سے پناہ میں آتے ہیں۔میں آپ کو گواہی دیتا ہوں کہ میں ، میری قیادت اور میرے ساتھی ہر شریعت کی مخالفت کرنے والے فرد سے بری ہیں۔ہم ہر اس اللہ کے ولی سے محبت رکھتے ہیں اور اس کے حمایتی اور قریب ہیں جو اللہ سبحانہ تعالیٰ کا مطیع وفرماں بردار ،ذاکر وشاکر اور اسی کی طرف رجوع کرنے والا ہو اور اسی طرح ہر اس شخص سے بغض اور دوری رکھتے ہیں جو اس کے متضاد ہو۔

اس سے ملتا جلتا دوسرا اہم امر جس پر ہمیں توجہ کی ضرورت ہے وہ استشہادی عملیات کی فقہ ' جسے فقہائے کرام ' قاعدہ تترس ' سے موسوم کرتے ہیں ' اس کی حدود وقیود کو واضح کرنا ہے۔ہم اپنے ساتھیوں کے سامنے اس کی تشریح کریں بالخصوص وہ

ذمہ داران جو ان کارروائیوں کی منصوبہ بندی اور تنفیذ کرتے ہیں اور وہ فدائیین جو ُان عملیات میں شریک ہوتے ہیں ان پر ان مسائل کا واضح ہونا بہت ضروری ہے۔ بعض اوقات ہم دیکھتے ہیں کہ فدائی مجاہد اس حوالے سے لاپرواہ اور لاعلم ہوتے ہیں اور عوام کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ بالخصوص ایسے کم سن فدائی جو علم و معرفت سے نابلد ہوتے ہیں اور ان کی کوئی دینی تربیت نہیں ہوتی اور اس سے بھی بڑھ کر وہ خطرناک ہدایات ہوتی ہیں جو انہیں عین موقع پر دی جاتی ہیں جو العیاذ باللہ دین کے مخالف ہوتی ہیں۔ جیسے مجاہدین میں سے بعض لوگ انہیں یہ پڑھا دیتے ہیں کہ "بازاروں میں پھرنے والے عوام چونکہ اہلِ حق اور مجاہدین کی نصرت نہیں کرتے اور طاغوت اور مرتدین کے ساتھ رہنے پر راضی ہیں اس لیے منافق ہیں۔ چنانچہ ان میں سے جتنے بھی مارے جائیں فدائی پر اس کا کوئی وبال نہیں ہوگا اور نہ ہی ان کے خون کے بارے میں اس سے کوئی پوچھ ہوگی"۔ بلاشبہ یہ مطلقاً ایک عظیم خطا، واضح گمراہی ہے اور ایک بڑے فساد کا پیش خیمہ بن سکتی ہے۔

بے شک وہ مسلمان ممالک جہاں مرتد حکومتیں قائم ہیں وہاں کی عام آبادی، رسڑکوں اور بازاروں میں پھرنے والی عوام بالاصل اور مجموعی طور پر مسلمان ہیں۔ پھر ان میں صالحین اور دیگر آپس میں ملے ہوئے ہیں، ان میں کچھ ایسے ہیں جو مرتد کافر ہیں اور ان کا خون حلال ہے۔ لیکن مسلمان ممالک میں بسنے والے عوام مجموعی طور پر مسلمان ہیں جو کتاب وسنت او ر مسلمانوں کے مشہور مذاہبِ اربعہ کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں اور یہ مسئلہ متعدد کتب اور ابحاث سے ثابت ہے ۔جو کوئی اس کے خلاف کہتا ہے تو وہ یقیناً غلو اور گمراہی کا شکار ہے اور اہلِ علم کی متفقہ رائے کا مخالف ہے۔

مسلمان عوام کے فسق وفجور، کمی و تقصیر یا جہاد کی نصرت سے پیچھے بیٹھ جانے کے باوجود اگر کوئی اوپر بیان کردہ وجوہات کی بنیاد پر جان بوجھ کر ان پر قتل کا حکم لگاتا ہے اور اس زعم میں ہے کہ ان کے خون کے بارے میں اس سے کوئی بازپرس نہیں ہوگی تو وہ صریح گمراہی میں مبتلا ہے اور علم و فقہ کی حدود سے خارج ہے۔ ایسا شخص حرام کا مرتکب ہے اور اللہ سبحانہ تعالیٰ کی ناراضی، غضب اور پکڑ کو دعوت دے رہا ہے۔ وہ اس بات کا حق دار ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ اس کو ناکام کرکے دشمن کو اس پر مسلط فرمادے۔

محترم بھائی ! اگر آپ کو اپنے مامور مجاہدین میں ایسے کسی معاملے سے واسطہ پڑے تو مجھے امید ہے آپ شرعی علمی طریقے سے اسے حل کریں گے۔ بلاشبہ یہ ایک ذمہ داری ہے جسے فوراً ادا کرنا چاہیے۔ آپ کو چاہیے کہ فوراً ان کا ہاتھ روکیں، نہیں تو میں آپ کو اس کے برے انجام اور مضر اثرات سے خبردار کرتا ہوں۔ فوراً اس کی اصلاح کا اہتمام کریں اور اس مسئلے کو اولین ترجیح بنائیں۔۔۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ آپ کے حالات کی اصلاح فرمائے اور آپ کی نصرت کرے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ

پھر دینی و دنیوی دونوں اعتبار سے دیکھا جائے تو کسی بھی سیاسی، عوامی انقلابی تحریک کی کامیابی کیوں کر ممکن ہے کہ اس کی قیادت اور افراد، عامۃ الناس (عوام، اکثریت اور اپنی قوم) کی ہمدردی اور حمایت حاصل کرنے اور انہیں اپنے ساتھ ملانے کی محنت نہ کریں۔ وہ کیسے اپنی تحریک کی کامیابی کی امید رکھ سکتے ہیں جب کہ لوگ ان سے متنفر ہو اور ہر آنے والے دن کے ساتھ ان سے دور ہوتے جارہے ہوں اور ان کی زبانِ حال کہہ رہی ہو

وجدناہم اخبُرْ تَقْلُہٗ۔

کسی بھی فرد کا منصوبہ کیسے کامیاب ہو سکتا ہے جب کہ لوگوں کی رائے اس کے بارے میں یہ ہو

إن تريد إلا أن تكون جبّاراً في الأرضِ وما تريد أن تكون من المصلحين

"تم چاہتے ہو کہ زمین میں ظلم وستم کرتے پھرو اور یہ نہیں چاہتے کہ نیکوکاروں میں ہو"۔

روز بروز اس کے بارے میں یہ تاثر عام ہوتا جائے اور وہ خود بھی اپنے افعال سے اس کی تصدیق کرے اور اس کی غلطیوں کی اصلاح ہوتی ہوئی نظر نہ آئے نہ ہی اس کے اندر، شفقت رحمت اور احسان کا کوئی مادہ پایا جائے !

جب کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو کے اکرم الخلق ہیں، انہیں بھی اللہ سبحانہ تعالیٰ فرمارہے ہیں: وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّواْ مِنْ حَوْلِكَ

”اور اگر آپ بدخو اور سخت دل ہوتے تو یہ آپ کے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے“۔

بہت ضروری ہے کہ قائدین جہاد اپنے مامورین کو یہ سکھائیں، ان کی اس نہج پر تربیت کریں اور اس سے پہلے اپنے اندر یہ صفت پیدا کریں کہ انہیں عامۃ الناس کے ساتھ مشفقانہ رویہ اختیار کرنا چاہیے، عوام کے ساتھ رحمت اور آسانی والا معاملہ کرنا چاہیے۔ قائدین اپنے ساتھیوں کی تربیت کریں کہ وہ عوام کو سزا دینے، قتل کرنے یا ان سے انتقام لینے میں جلدی کرنے کی بجائے ان کی خطاؤں، نقائص اور کوتاہیوں پر صبر کریں اور محبت اور رفق کے ساتھ بتدریج ان کی اصلاح کے لیے کوشاں رہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی کوئی مہم روانہ کرتے یا کسی کو کسی سریہ یا جیش کا امیر مقرر کرتے تو ہمیشہ یہ نصیحت کرتے جو متعدد احادیث میں وارد ہوئی ہے :

يسّروا ولا تعسّروا و بشّروا ولا تنفّروا

”آسانیاں پیدا کرو، مشکلیں نہ بناو، خوش خبریاں سناو اور نفرتیں مت پھیلاو “

کیا کبھی ہم نے اس نصیحت میں تدبر کیا ہے اور اس کا صحیح فہم حاصل کرکے اس پر عمل کی کوشش کی ہے؟ اگلا اہم معاملہ جو توجہ طلب ہے : ہم پر واجب ہے کہ ہم مجاہدین کی نگرانی کریں کہ ان کے اندر دین کے معاملے میں ہرگز غلو پیدا نہ ہو۔ بالخصوص لوگوں پر کفر کا حکم لگانے (یعنی مسئلہ تکفیر) کے بارے میں ! بے شک اس مسئلے میں غلو ایک عظیم مصیبت ہے۔ یہ ان خبیث ترین امراض میں سے ہے جن میں مجاہدین کے مبتلا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں کچھ مجرب باتیں عبرت والوں کے لیے ذکر کرتا ہوں۔ غلو بالعموم ہر دین میں ایک مہلک اور خطیر مرض رہا ہے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

إیاکم والغلوّ فی الدین فإنما أہلک من کان قبلکم الغلوُّ فی الدین (رواہ أحمد والنسائی وغیرہما)

”تم دین کے معاملے میں غلو سے بچو، بے شک تم سے پہلے والوں کو دین میں غلو کرنے ہی نے ہلاک کیا“۔

اور فرمایا :

"ہلک المتنطعون" قالہا ثلاثاً.(رواہ مسلم)

"ہلاک ہو گئے غلو (بے جا شدت) کرنے والے اور اس کو تین دفعہ دہرایا"۔

یہ ارشادات مطلق دین میں غلو کے بارے میں ہیں، جب کہ اگر یہ غلو "مسلمانوں کی تکفیر" کے مسئلے میں پیدا ہو جائے اور پھر اسے بہت ہلکا معاملہ سمجھ کر بے خطر اپنا لیا جائے تو یہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ مہلک اور تباہ کن ہو جاتا ہے۔ ہم اللہ سبحانہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں کہ وہ ہمیں، آپ کو یا ہمارے کسی بھائی کو اس میں مبتلا کرے۔

اگر ہمیں پتہ چلے کہ بعض مجاہدین، دیگر مجاہدین یا عوام کی بے دھڑک تکفیر کرنا شروع ہو گئے ہیں تو لازم ہے کہ ہم اس سے مکمل احتراز کریں اور اپنی پوری قوت سے مجاہدین کی اس مسئلے میں صحیح منہج پر تربیت کی کوشش کریں۔ اس سلسلے میں میں نے کئی امور کا تجربہ کیا۔۔۔ ان میں سے ایک آزمودہ طریقہ آپ کے لیے بیان کرتا ہوں جو ان شاء اللہ نفع بخش ہو گا۔ ہم اپنے بھائیوں کی تربیت اس انداز میں کریں کہ ان کی توجہ اپنے عیوب پر مرکوز رہے اور وہ اپنے نفس کی اصلاح اور تزکیہ میں اس قدر مشغول ہوں کہ ان کی نظر لوگوں کے عیوب کی طرف اٹھے ہی نہیں۔ ہم بھائیوں کی یوں تربیت کریں کہ وہ ہر وقت اپنے دین کی سلامتی اور عافیت کے لیے دعا گو رہیں، ان کے دلوں میں بغیر علم دینی معاملے میں حکم لگانے کا خطرہ واضح ہو جائے، اس میں سے اہم ترین یہ کہ بغیر ضروری علم کے کسی مسلمان کی تکفیر کا حکم لگایا جائے، بھائیوں کو یہ بات سکھائی جائے کہ یہ مسئلہ ایسے اہلِ علم فقہا کے سپرد کرنا چاہیے جن کی دیانت اور ورع معلوم ہو۔ غیر عالم عوام کو ان مسائل میں پڑنے سے مطلّقاً روکا جائے۔ امرا کی ذمہ داری ہے کہ اگر وہ عام مجاہدین میں سے کسی کو اپنے اجتہاد سے عوام میں سے فلاں فلاں کی تکفیر پر کلام کرتا ہوا سنیں تو اس کو سختی سے منع کریں۔ اگر ہم ان بنیادوں پر کام کریں تو ان شاء اللہ پھر کامیابی یقینی ہے۔

مجاہدین کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی اس حدیث کے معنی سمجھائیں :

طوبی لمن شغله عیبُهُ عن عیوب الناس

''خوش خبری ہے اس شخص کے لیے جس کے اپنے عیوب کی مشغولیت نے اسے دوسروں کے عیب ٹٹولنے سے باز رکھا''۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان :

المسلمُ من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ(رواہ البخاری و مسلم)

''مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں''۔

اسی طرح یہ حدیثِ نبوی :

المجاہد من جاہد نفسہ فی ذات اللہ

''مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کو اللہ کے لیے فنا کردے ''

والمہاجر من ہجر ما نہی اللہ عنہ

اور مہاجر وہ ہے جو اس چیز کو ترک کردے جس سے اللہ سبحانہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہو''۔

اسی طرح حضرت معاذ بن انس الجہنی رضی اللہ عنہ کی روایت جس میں وہ بیان فرماتے ہیں :

غزوتُ مع نبیّ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃَ کذا وکذا فضیق الناسُ المنازلَ وقطعوا الطریقَ، فبعث نبیُّ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منادیاً ینادی فی الناس أنَّ مَنْ ضیّقَ منزلاً أو قَطَعَ طریقا فلا جہادَ لہ. رواہ أبو داود وأحمد وغیرہما، وورد فی بعض ألفاظ ہذا الحدیث فی بعض المصادر---أو أذی مؤمناً فلا جہادَ لہ

''میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوے میں گیا (پھر غزوے کی روداد بیان کی اور فرمایا) لوگ غزوے کے دوران لوٹ مار کرتے اور دوسروں کو پریشان کرتے رہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی بھیجا جس نے لوگوں میں آکر اعلان کیا کہ جس نے لوٹ مار کی یا منزل کو تنگ کیا اس کا کوئی جہاد نہیں، بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں'' یا مومن کو اذیت

دی تو اس کا کوئی جہاد نہیں"۔

اسی طرح مجاہدین کے قائدین پر واجب ہے کہ وہ اپنی اور اپنے مامورین کے نفوس کی ان تمام روحانی بیماریوں سے حفاظت کے لیے بھرپور اور انتھک محنت کریں جس میں ان کے مبتلا ہونے کا خدشہ ہے۔ان بیماریوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، ان میں سے چند ایک : عُجب، غرور، کِبر، لوگوں سے خود کو اعلیٰ سمجھتے ہوئے ان پر ظلم کرنا ہیں۔ بے شک یہ تمام امراض ایمان کے لیے مفسد اور انسان کے لیے ہلاکت کا موجب ہیں۔ (العیاذ باللہ)

اس کا سبب یہ ہے کہ اگر مجاہد تزکیہ نفس کے علوم اور معارف نافعہ سے مسلح نہ ہو تو اس راستے کی طوالت اور وحشت، فتح ، قوت اور غلبہ اور اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کی طرف سے ملنے والے طعنے جو امت کے بیٹوں کو اس کی معاونت سے پیچھے رکھتے ہیں اور پھر جہاد کے راستے میں پیش آنے والی لگاتار لڑائیاں اور مزاحمتیں۔۔۔ یہ سب عوامل مجاہد کے ان امراض میں مبتلا ہونے کا خدشہ پیدا کر دیتی ہیں اور مجاہد کی غربت اور وسائل کی کمی کی وجہ سے شیطان کے لیے مجاہد کو ان بیماریوں میں مبتلا کرنا آسان ہو جاتا ہے۔یوں مجاہد ایک عظیم شر کا شکار ہو جاتا ہے اور شیطان اس کے جہاد کو فاسد کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبردار فرمایا ہے کہ شیطان، ابنِ آدم کے لیے اللہ کی راہ میں ہر موڑ پر گھات لگا کر بیٹھتا ہے تاکہ اس کے دین، ہجرت اور جہاد کو تباہ کر سکے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ مبارک ہے :

"شیطان ابن آدم کو گمراہ کرنے کے لیے مختلف راستوں میں بیٹھا ہوتا ہے، پہلے اسلام کے راستے میں بیٹھتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ کیا تو اسلام قبول کر کے اپنا اور اپنے آباؤاجداد کا دین ترک کر دے گا وہ اس کی نافرمانی کر کے اسلام قبول کر لیتا ہے۔ تو شیطان ہجرت کے راستے میں آ کر بیٹھ جاتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ تو ہجرت کر کے اپنے زمین اور آسمان کو چھوڑ کر چلا جائے گا مہاجر کی مثال تو لمبائی میں گھوڑے جیسی ہے وہ پھر اس کی نافرمانی کر کے ہجرت کر جاتا ہے۔ پھر شیطان جہاد کے راستے میں بیٹھ جاتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ اس سے جان و مال دونوں کو خطرہ ہے تو لڑائی میں شرکت کرتا ہے اور

مارا جائے گا تیری بیوی سے کوئی اور نکاح کر لے گا اور تیرے مال کا بٹوارہ ہو جائے گا لیکن وہ اس کی نافرمانی کر کے جہاد کے لیے چلا جاتا ہے"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا :
"جو شخص یہ کام کر کے فوت ہو جائے تو اللہ کے ذمہ حق ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے اگر وہ شہید ہو جائے یا سمندر میں ڈوب جائے یا جانور سے گر کر فوت ہو جائے تب بھی اللہ کے ذمہ حق ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے"۔ (احمد، نسائی)

اس کا سبب جیسے میں نے پہلے بیان کیا تفقہ فی الدین کی قلّت ہے، چنانچہ علاج بھی تفقہ الدین، صحیح اسلامی علوم کے حصول اور تربیت اور تزکیہ نفس کا اہتمام ہے، اس کے ساتھ ایسے امین و صالح، اہلِ ورع امرا کا تقرر جو معتدل مزاج و اخلاق کے حامل ہوں، صبر و در گزر اور قربانی کے ایسے پیکر کہ خالصتاً اللہ کی رضا کے لیے سب کچھ قربان کریں اور کسی اور سے کسی جزا یا بدلے کے طلب گار نہ ہوں، اپنے لوگوں کے ساتھ شفقت کا معاملہ رکھنے والے جو مخلوق پر اس لیے رحم کرتے ہیں کہ الرحمٰن ان پر رحم فرمائے گا۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَ جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُوْلَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ O قُلْ أَتُعَلِّمُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ O يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا قُل لَّا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُم بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ O إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (الحجرات:۱۵۔۱۸)

"مومن تو وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک میں نہ پڑے اور اللہ کی راہ میں مال اور جان سے لڑے یہی لوگ (ایمان کے) سچے ہیں۔ ان سے کہو کیا تم اللہ کو اپنی دین داری جتلاتے ہو؟ اور اللہ تو آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں سے واقف ہے اور اللہ ہر شے کو جانتا ہے۔ یہ لوگ تم پر احسان رکھتے ہیں کہ مسلمان ہو گئے ہیں، کہہ دو کہ اپنے مسلمان ہونے کا مجھ پر احسان نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کا راستہ دکھایا بشرطیکہ تم سچے

) مسلمان) ہو۔ بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے دیکھتا ہے"۔

ان آیاتِ کریمہ میں اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کے لیے اس صفت کو مختص فرمایا ہے کہ وہ ایمان لا کر اس کے بارے میں کسی شک میں نہیں پڑتے اور اپنے اموال اور جانوں کی قربانی سے اللہ وحدہ لاشریک کے راستے میں جہاد کرتے ہیں۔ پھر اعراب کے اس گروہ کو مخاطب کرکے تنبیہ وسرزنش فرمائی ہے جو ایمان کے دعوے دار تھے اور ایمان لا کر جتلا رہے تھے جب کہ مندرجہ بالا ایمانی صفات سے متصف بھی نہیں تھے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان جتلانے پر ان کی سرزنش فرمائی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ انہیں کہیں کہ اپنے اسلام کا احسان نہ جتلائیں اور انہیں خبردار کریں کہ ہدایت کامل جانا صرف اللہ وحدہ لاشریک کا فضل واحسان ہے۔ سچے اہلِ ایمان کی صفات بیان کرنے کے بعد ایمان کے دعوے اور اس پر گھمنڈ کے عیب پر سرزنش فرمانا، اہلِ ایمان کو اس بیماری کے خطرے سے خبردار کرنا ہے۔ (واللہ اعلم)۔۔۔اسی طرح مجاہدین کی قیادت کو چاہیے کہ وہ قول وفعل کے تمام دستیاب شرعی وسائل کو استعمال کرتے ہوئے مجاہدین کی صفوں کو مضبوط کرنے اور ان کے مابین محبت وعاطفت کو بڑھانے کے لیے بھرپور محنت کریں۔ مجاہدین کے باہمی تعلق کو ایسا بنادیں جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : مسلمان آپس میں پیار ومحبت، رحم وشفقت اور مہربانی برتنے میں ایک جسم کی مثال رکھتے ہیں کہ جسم کا ایک عضو بیمار پڑ جائے تو سارا جسم اضطراب اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے"۔ (بخاری ومسلم (

اسی طرح اللہ سبحانہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ (الصف:۴)

"اللہ محبت کرتا ہے ان لوگوں کو جو لڑتے ہیں اس کی راہ میں قطار باندھ کر گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں"۔

یہ بات اللہ سبحانہ تعالیٰ کو محبوب اور اس کی رضا کا باعث ہے اور اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اس کا حکم فرمایا ہے اس لیے ہمیں چاہیے کہ اس کے حصول کے لیے بھرپور کوشش کریں۔ اس کی عملی شکل یہ ہے کہ اہلِ ایمان کے درمیان محبت کو بڑھانے والے اسباب کی بھرپور ترویج کی جائے اور اس کے برعکس باہم اختلاف، دوری ورنجش یا بغض وعداوت پیدا کرنے والے امور کا تدارک کیا جائے۔ شریعتِ مطہرہ نے بہت تفصیل کے ساتھ باہم محبت کے اسباب، ان کے فضائل اور آپس میں دوری و

رنجش اور بغض و عداوت کے اسباب کے خطرات کو بیان کیا ہے۔۔۔ یہ پاکیزہ ربانی شریعتِ اسلامیہ کے محاسن میں سے ہے ۔اس کی تفصیل بہت طویل ہے ،اس کے لیے سلوک واخلاق اور فضائل پر اہلِ علم کی کتب ، کتبِ احادیث اور ان کی شروحات کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

”بدگمانی سے اپنے آپ کو بچاؤ کہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہے اور دوسرے کے عیوب کی تلاش میں نہ رہا کرو اور جاسوسی نہ کیا کرو اور نہ دوسروں سے بڑھنے چڑھنے کی ہوس کیا کرو۔ نہ باہم حسد کیا کرو، نہ بغض رکھا کرو، نہ ایک دوسرے سے پیٹھ پھیر کر چلو، بلکہ سب ایک اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بنے رہو جیساکہ اس نے حکم فرمایا ہے، ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے، نہ اس کو بے یارومددگار چھوڑے، نہ اس کو حقیر سمجھے۔ پھر سینہ کی طرف اشارہ کرکے فرماتے تھے : تقویٰ اس جگہ ہے، تقویٰ اس جگہ ہے۔۔۔ برائی کے لیے انسان کو اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے ، مسلمان کا سب کا سب دوسرے مسلمان پر حرام ہے، خون ہو یا آبرو یا مال“۔ (مالک، بخاری، مسلم ابوداود، ترمذی)۔

حاصلِ کلام یہ ہے کہ یہ ان اہم ترین امور میں سے ایک ہے جس کا مجاہدین کی قیادت کو بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہیے ۔ میرے خیال میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اگر میں یہاں اس حوالے سے مجاہدین میں پائی جانے والی چند خطاوں کا تذکرہ کردوں جن کا میں نے خود مشاہدہ کیا، تاکہ تنبیہ کا صحیح حق ادا ہو جائے اور ہمارے عمل میں بہتری آجائے کیوں کہ علم تو عمل کی خاطر ہی حاصل کیا جاتا ہے۔ بعض امرا اپنے ماتحتوں یا ساتھیوں کو دوسرے امرا یا مجاہدین کا مذاق اڑاتے ہوئے دیکھتے ہیں لیکن انہیں منع نہیں کرتے بلکہ کئی دفعہ دوسرے امیر سے کسی رنجش یا اس سے مسابقت کی خاطر اپنے ساتھیوں کو اور تھپکی دے دیتے ہیں۔ یہ انسان کی ایسی بیماری ہے کہ اس کا علاج اس کا اپنا نفس ہی کرسکتا ہے۔ بڑے امرا کو چاہیے کہ اس معاملے میں اپنے نائبین اور ساتھیوں کی نگرانی کریں اور ان کے علاج واصلاح اور تادیب کا انتظام کریں۔ امیر کے لیے واجب ہے کہ جب وہ اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو دوسرے مجاہدین یا امرا کے بارے میں بات کرتے ہوئے سنے تو فوراً اُس کو منع کرے ،ساتھیوں کو غیبت ، چغلی یا کسی مسلمان کی آبرو پر انگلی اٹھانے سمیت زبان کی تمام آفات اور ان کے مضرات سے خبردار کرے اور کوئی امیر اس وقت تک یہ کام نہیں کرسکتا جب تک اسے دین میں تفقہ حاصل نہ ہو اور وہ عارف باللہ، متقی اور

مخلص نہ ہو۔

مجاہدین کے مجموعات اور گروپوں میں یہ مرض بہت کثرت سے پایا جاتا ہے کہ وہ اپنے مجموعے، امرا اور کارروائیوں کی مدح میں مصروف رہتے ہیں اور اس پر فخر کرتے رہتے ہیں اور دوسرے گروپوں پر یوں طعن کرتے ہیں: وہ تو بالکل فارغ ہیں ،ان کے پاس کوئی کام نہیں ہے اور ہم بہت مصروف ہیں اور ہم نے فلاں فلاں بڑی کارروائیاں کی ہیں۔ یہ رویہ بہت سی قلبی بیماریوں کی گواہی دیتا ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ ہمیں سلامتی و عافیت عطا کرے، ذمہ داران کو چاہیے کہ وہ تواضع، اخلاص اور سوئے خاتمہ کے خوف جیسے اخلاق کی تعلیم وتذکیر کے ذریعے اپنے ساتھیوں کی اصلاح کی کوشش کریں۔ حسبنا اللہ و نعم الوکیل۔

بد گمانی، آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ یہ مرض مجاہدین کے مابین کس قدر کثرت سے پایا جاتا ہے۔ ایک دوسرے کے بارے میں غلط فہمیاں پھیلانا اور تہمت لگانا، فلاں یہ کرنا چاہتا ہے، فلاں نے یہ کام دنیاوی شہرت، غلبے یا جاہ کے لیے کیا ہے یا کوئی کسی پر الزام لگاتا ہے کہ وہ ایجنسی کا ایجنٹ ہے وغیرہ وغیرہ۔۔۔ یہ بہت خطرناک روش ہے۔ امرا کو چاہیے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کے بارے میں حسنِ ظن رکھنے کے معاملے میں اپنے ساتھیوں کے لیے نمونہ بنیں اور اپنے ماتحت لوگوں کو اس عالی اسلامی اخلاق کی تعلیم دیں۔ ہم اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں اور آپ کو ایمانِ کامل اور عملِ صالح کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری ہجرت و جہاد کی حفاظت فرمائے اور اپنے فضل و کرم اور احسان سے انہیں تکمیل تک پہنچائے۔ بے شک وہ فضل و کرم کرنے والا ولی ہے جس کے سوا کوئی الٰہ اور رب نہیں ہے۔

والحمد للہ رب العالمین، وصلی اللہ علی محمدٍ وآلہ وصحبہٖ اجمعین .

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ذوالحجۃ ۱۴۳۱ھ

اردو ترجمہ بشکریہ نوائے افغان

شمارہ اگست، ستمبر، اکتوبر ۲۰۱۴

شیخ مصطفیٰ ابوالیزیدؒ کا 'دولۃ العراق الاسلامیہ' کے نام سے متعلق موقف
(القاعدۃ الجہاد کے سابقہ مسوئل)

صحافی: اگر ہم اب عراق کے موضوع کی طرف آئیں کیونکہ شیخ اسامہؒ نے کہا ہے کہ فلسطین اور بیت المقدس کی طرف پیش قدمی عراق سے ہو گی۔ ہم کس طریقہ سے اس حقیقت کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کر سکیں گے کہ یہاں پر دو 'امیر المومنین' ہیں، ایک امیر المومنین عراق ہیں اور ایک امیر المومنین افغانستان ہیں؟ اور آپ کس طرح دولۃ العراق الاسلامیہ کی طرف سے کیے گئے برتاؤ کو دیکھتے ہیں جب کہ کافی اعتراضات دوسرے جہادی جماعتوں کو جو عراق میں ہی موجود ہیں ان کے بارے میں موجود ہیں؟

شیخ: جہاں تک عراق کا تعلق ہے، الحمد للہ، تو وہاں پر جہاد کے بہت سے اہداف حاصل ہوئے ہیں۔ امریکی دشمن ٦ سال بعد عراق سے ہزیمت اٹھانے کے بعد پسپائی اختیار کر گیا۔ جہاں تک معاملہ دو امیر المومنین کا ہے، ایک افغانستان اور ایک عراق میں، تو پہلی بات یہ کہ ان میں سے ہر ایک اپنے علاقہ میں مسلمانوں کے امیر ہیں۔ پس اس طرح کہا جاتا ہے کہ یہ امیر المومنین عراق کے ہیں، اور دوسرے امیر المومنین افغانستان کے ہیں۔ اصل میں مسلمانوں کا ایک ہی امیر (امام) ہوتا ہے، اور یہ بھی تب ہوتا ہے جب خلافت اسلامیہ قائم ہو جائے۔ پس ایسی صورتِ حال میں ایک ہی امیر ہونا چاہیے جو کہ ایک خلیفہ ہو جو تمام مسلمانوں کے لیے ہو لیکن علماء نے اس مسئلہ میں تفصیل بیان کی ہے کہ جب حسبِ دستور حالات نہ ہوں کہ جس میں لوگوں کو ایک امام کے اوپر جمع نہ کیا جا سکتا ہو تو اس معاملہ میں اِن حالات میں اجازت موجود ہے، جو کہ استثنیٰ حالت ہی کہلائے گی، کہ جس میں ایک سے زیادہ امیر مسلمانوں کے لیے مقرر کیے جا سکتے ہیں، لیکن پھر بھی یہ مسلمانوں پر واجب رہے گا کہ وہ مسلسل کاوشوں کے ذریعے ایک امیر (خلیفہ) کو منتخب کرنے کی سعی کریں۔ یہی اس معاملہ کی اصل ہے۔

جہاں تک دولۃ العراق الاسلامیہ کا تعلق ہے تو ہم نے اس کی پہلے بھی حمایت کی تھی اور اب بھی کرتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں

کہ اس کو اس جگہ موجود ہونا چاہیے، لیکن جہاں تک اس کے اصول اور بنیاد کا تعلق ہے، اور جہاں تک اس کے نام (دولۃ الاسلامیہ العراق) کا تعلق ہے، تو اس کو تبدیل کیا جا سکتا ہے اگر یہاں پر کوئی بہت بڑا مفسدہ نہیں ہے۔ ہم ناموں کو بہت زیادہ اہمیت نہیں دیتے ہیں۔ وہ اپنا نام تبدیل کر سکتے ہیں لیکن ہم اس معاملہ کو عراق کے بھائیوں کے طرف لوٹاتے ہیں، جنہوں نے اس پر فیصلہ کرنا ہے۔ جہاں تک بات ہے اعتراضات اور تنقید کی جو کہ دولۃ الاسلامیہ العراق کے خلاف اٹھائے گئے ہیں، ان میں زیادہ تر باتیں ان لوگوں کی طرف سے بیان ہوتی ہیں جو صادق نہیں ہیں۔ وہ ایسی چیزوں کا دعوی دولۃ الاسلامیہ العراق سے متعلق کرتے ہیں جن میں سچائی نہیں پائی جاتی۔ کچھ غلطیاں اس جہادی عمل سے گزرتے وقت ممکنات میں سے ضرور ہو سکتی ہیں، لیکن یہ معاملہ اکثر ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دور میں بھی ہوا۔ کچھ صحابہؓ سے غلطیاں ہوئیں، جیسا کہ حضرت خالد بن ولیدؓ اور اسامہ بن زیدؓ سے، پس غلطیاں ہوتی ہیں، لیکن یہ ان کا عمومی طریقہ کار نہیں ہوتا نہ ہی ان کا منہج ہوتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ دولۃ العراق الاسلامیہ خیر اور درست منہج اور عقائد کی حامل ہیں۔

صحافی: کیا آپ عراق میں موجود دوسری جماعتوں کو متحد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جس میں دولۃ العراق الاسلامیہ اور دیگر شامل ہو جائیں یا آپ کی یہ خواہش ہے کہ تمام قتالی جماعتیں دولۃ العراق الاسلامیہ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں؟

شیخ: ہم پہلے بھی اور ہمارے امراء اور داعیان بھی جن میں شیخ اسامہؒ شامل ہیں اس معاملہ میں بہت واضح ہیں۔ انہوں نے اس چیز کی وضاحت کی ہے کہ یہ ایک اسلامی فریضہ ہے کہ تمام گروہوں کو ایک وحدت کی طرف جمع ہونا چاہیے۔ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ دولۃ العراق الاسلامیہ چونکہ پہلے سے قائم ہو چکی ہے اور بہت سی جہادی جماعتیں اس میں شامل بھی ہو چکی ہیں، تو یہ اولیٰ بات ہے کہ باقی جماعتیں بھی جو اس وقت میدان میں موجود ہیں وہ اس میں داخل ہو جائیں، لیکن اگر اس نام (دولۃ العراق الاسلامیہ) کا استعمال ایک بڑی رکاوٹ بنتا ہے، تو ہم سمجھتے ہیں کہ نام کو تبدیل کیا جا سکتا ہے تاکہ تمام عراقی مجاہدین متحد ہو جائیں۔

یہ ہمارا پیغام ہے !

بیان : شیخ ابو دجانہ الپاشا حفظہ اللہ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على اشرف الانبياء والمرسلين وعلى آله وصحبه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين

بعدازاں:

یہ معاملہ کسی سے بھی مخفی نہیں ہے کہ کس طرح مسلم ممالک پر ملتِ کفر اور مرتدین کے گروہ ہر چہار جانب سے جمع ہو رہے اور ان مسلم آبادیوں پر ظلم و جبر کر رہے اور انہیں سوء عذاب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ زمین میں فساد پھیلا رہے اور اللہ کے بندوں کو دین میں آزمارہے، حرمتوں کو پامال کر رہے اور مردوں، عورتوں اور بچوں کو قتل کر رہے، اور دیارِ مسلمین میں ان کے رہنے والوں کے خلاف وہ جرائم سرزد کر رہے ہیں جن کو بیان نہیں کیا جاسکتا اور قلم بھی ان کو بیان کرنے سے عاجز ہیں، اور ہم اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی امت کے مقدر میں مجاہدین کو لکھ دیا، جو کسی بھی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے، جو کہ امت کی بیماری کا علم بھی رکھتے ہیں اور اس کی دوا کو بھی جانتے ہیں، اور وہ اس چیز کا ادراک بہت اچھی طرح رکھتے ہیں کہ ان تلخ حالات سے جس سے امت دوچار ہے باہر نکلنے کا سبب صرف اور صرف اللہ اور دین کی طرف رجوع ہے، اور اس کی طرف پہنچنے کا راستہ سوائے دعوت اور جہاد کے کوئی دوسرا نہیں ہے۔ پس انہوں نے امت کے دشمنوں کو پچھاڑا اور اس امت کا دفاع کیا اور اپنی طرف سے مزید اس کا دفاع میں لگ گئے اور اس کی نصرت ایسے وقت میں کی جب اس امت کی مدد کرنے والے بھی قلیل تھے اور ایک کثیر تعداد ان کی مخالفت کر رہی تھی، انہیں دھوکہ دے رہی تھی اور انہیں اس رستے سے روکنے کی بھرپور کوشش بھی کر رہی تھی

، اور یہ معاملہ اسی طریقہ پر گامزن تھا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خذلهم حتى يأتي أمر الله وهم كذلك]

"میری امت میں سے ایک گروہ ایسا ہوگا جو کہ اللہ تعالی کے احکام پر عمل کرتا رہے گا جو بھی انہیں چھوڑے گا وہ انہیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچاسکے گا حتی کہ اللہ تعالی کا حکم (قیامت) آجائے گا اور وہ لوگ اس پر قائم ہوں گے "

پس نہ ہی کوئی قوت ہے اور نہ عزت سوائے اس کے کہ یہ امت اللہ کے دین کو مضبوطی سے نہ تھام لے، اور اسلام کی چوٹی

جہاد فی سبیل اللہ تعالیٰ پر اٹھ کھڑی نہ ہو جائے، اور جب بھی امت اپنے دین سے دور رہے گی اور جہاد فی سبیل اللہ کا راستہ اختیار کیے بغیر، امت کی اقامت اور نصرت کی راہ اپنائے گی، تو وہ سوائے ضعف، ذلت اور بے چارگی کے کچھ نہ پائے گی اور یہ ان شرعی احکامات کو چھوڑنے کے بقدر ہی ان پر مسلط کر دی جائے گی۔

اے میری محبوب امت،

اللہ تعالیٰ کے رستے میں دعوت و جہاد ہی وہ عنوان ہے ہمارے پیغام کا جز ہے جس کی طرف ہم لوگوں کو دعوت دیتے ہیں اور جس کے لیے قربانیاں دینے کی تحریض دلاتے ہیں، اور ہم اس رستے پر گزرتے ہوئے ان نقصانات، مصائب و آلام پر صبر کرتے ہیں، ہم لوگوں کو اللہ کی توحید کی طرف بلاتے ہیں، اور اللہ عزوجل کو عبادات، حکم، قانون سازی میں یکتا ماننے کی دعوت دیتے ہیں؛ کفر بالطاغوت، شرک اور اہل شرک سے برات، ناپید شریعتِ اسلامی کی تحکیم، دین کو قائم کرنے کی طرف بلانا ہی ہماری دعوت ہے جو کہ آج بھی ویسا ہی اجنبی ہے جیسا اسلام اپنی ابتداء میں تھا۔ ہم منہج نبوت پر خلافت راشدہ کے قیام کی دعوت دیتے ہیں، نہ کہ ہماری دعوت نہجِ انحراف، جھوٹ، عہد شکنی اور بیعت شکنی پر ہے، ایسی خلافت جو مشاورت) شورٰی)، عدل، الفت، اتحاد، اور اجتماع کے اوپر قائم ہو، نہ کہ ایسی خلافت جس کی بنیاد ظلم، تکفیرا لمسلمین، قتلِ موحدین اور مجاہدین کی صفوں میں تفریق پر رکھی جائے۔ ہم تمام مسلمانوں کو کلمۂ توحید پر اکٹھا کرنے کی طرف بلاتے ہیں، اور ایسے پرچم تلے جمع ہونے کی دعوت دیتے ہیں جو انحراف کے داغوں سے پاک ہو، جو افراط و تفریط سے آزاد ہو۔ ہم تمام مسلمانوں کو دشمنانِ دین کے خلاف جہاد کے فرض کی ادائیگی کی طرف بلاتے ہیں، جن اعداء اللہ میں دیارِ اسلام پر قبضہ جمانے والے صلیبی، یہودی، مشرکین بھی شامل ہیں اور ان کے معاونین بھی ہیں جو مرتد حکمرانوں کی شکل میں ہیں جنہوں نے اللہ کی شریعت کو بدل ڈالا ہے۔ ہم عامۃ الناس کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اہل شام اور اہل عراق کی نصرت کریں، ان حملہ آور دشمنوں کو پچھاڑیں جو کہ ان کے دین اور حرمات پر حملہ آور ہے جن میں نصیری، روافض اور دیگر دشمنانِ ملتِ اسلام و دین شامل ہیں۔ ہم اس بات کو دیکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں جہاد ہر مسلمان پر فرضِ عین کی حیثیت رکھتا ہے، اس لیے یہ کسی خاص گروہ یا جماعت کے لیے مخصوص نہیں ہے بلکہ یہ واجب ہے کہ یہ جہادِ امت ہو، نہ کہ ایسا جہاد جو مخصوص چیدہ اشخاص کا ہو جو امت سے کٹ گئے ہوں۔ ہم انہیں دعوت دیتے ہیں کہ وہ ان منحرف راستوں سے بچنے کی کوشش کریں جو دین میں شامل نہیں، جیسا کہ جمہوریت اور اسی طرح دوسری گمراہیاں جس کی شریعت نے نشاندہی کی ہے اور جن کا حقیقت نے بھی کذب کھول کر رکھ دیا ہے، ہم ابنائے امت کے درمیان الولاء والبراء کے عقیدہ کو راسخ کرنے کی دعوت دیتے ہیں، پس اس لیے اتحاد تو فقط مومنین کے ساتھ ہی ہوگا اگرچہ اس کی قومیت، رنگ اور زبان کچھ بھی ہو، اور اسی طرح

کفار سے دشمنی اور عداوت رکھی جائے گی۔ پس ہمارے دین میں تقویٰ اور عمل صالح کے علاوہ کوئی فوقیت کسی شخص کو دوسرے پر حاصل نہیں ہے۔

ہم مسلمانوں کے ساتھ نرمی رکھنے کی دعوت دیتے ہیں اور انہیں اس دعوت کو بتدریج ترتیب وار طریقہ پر سمجھانے کی سعی کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے دین کو درست کر لیں، اور ان پر حق کو نرمی، بردباری، رحمت اور حکمت سے واضح کرتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ ان پر ہر چہار جانب سے جنگ مسلط ہے اور شدید سازش کے ذریعے ان کو اپنے دین، عقیدے، اخلاق سے دور رکھنے کی کوشش جاری ہے۔ ہم دعوت دیتے ہیں کہ مظلوم لوگوں کی نصرت اور مدد تمام بقعۂ ارض میں کی جائے، ہم ہر اس چیز کی دعوت دیتے ہیں جس کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں کرنے کا حکم دیا ہے جو کتاب اللہ وسنتِ نبوی ﷺ میں موجود ہے، تاکہ سیاستِ شرعیہ کے اصولوں کا تحفظ یقینی بھی بنایا جائے، اور اس معاملہ میں نہ کوئی نقصان ہو، نہ ظلم، نہ افراط اور نہ ہی تفریط!

اے امتِ مسلمہ،

ان دو متشدد گروہوں سے محتاط اور خبردار رہیے جو افراط اور تفریط میں پڑ چکے ہیں، اس سے قبل بھی ہمیں ان چیزوں میں آزمایا جا چکا ہے، جب لوگ امتِ مسلمہ کو اس شرکیہ جمہوریت کی طرف لے گئے اور دین وشریعت کے اصولوں پر سمجھوتا کیا، اور وہ ابھی تک مسلمانوں کے جذبات سے کھیل رہے ہیں اگرچہ اس پر بہت تلخ اور ناکام تجربے بھی ہو چکے ہیں۔ اگر وہ بندگانِ خدا کے معاملہ میں اللہ سے ڈرتے، تو انہیں ضرور ربِ رحمان کی شریعت اور توحیدِ باری تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے، اور وہ اللہ کی حاکمیت میں کسی کو شریک نہ ٹھہراتے، بالکل اسی طرح جس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی عبادات میں کسی کو شریک نہیں کرتے ہیں۔ پس یہ رجحان بعض مسلم ممالک کے لیے تباہی کا سامان لایا اور ایک ایسا ہتھیار بن گیا ہے جس کے ذریعے مخلص ابنائے امت کو دبایا جانے لگا جو کہ شریعت کی حاکمیت قائم کرنے کی سعی کر رہے، جس طرح کہ ہم آج غزہ، تیونس اور دوسرے مسلم ممالک میں دیکھ رہے ہیں۔ اسی طرح اس امت کو اہل غلو اور اہل جہل اور اہل افراط نے بھی آزمائش میں مبتلا کیا، پس انہوں نے اللہ کی بندوں کی تکفیر کی، موحدین کو قتل کیا، جہاد کو فساد میں بدلا، مجاہدین کے پیغام کو مسخ کیا، اپنے سیدھے رستے کو الجھا دیا، اور ہم اللہ تعالیٰ سے ہی مدد طلب کرتے ہیں۔ اے اللہ! آپ گواہ ہو جائیں ہم ان دونوں مناہج سے برات کا اظہار کرتے ہیں اور ان دونوں کے ہی رستوں سے لاتعلق ہوتے ہیں۔ اے اللہ! ان دونوں فریقین کے لیے ہم آپ سے ہدایت کا سوال کرتے ہیں۔

اے ہماری امتِ مسلمہ،
تمہارے بیٹوں کی طرف سے یہی ہمارا پیغام ہے، جس کو مسخ کرنے کی کوشش کی گئ اور لوگوں کی حوصلہ شکنی کی گئ۔ ہم اس پیغام کو آپ کے سامنے صاف اور واضح انداز میں پیش کر رہے ہیں جو ارجاء کے نقص اور غلو کے فساد سے پاک ہو۔ پس اے بہترین امت جو انسانیت کی طرف بھیجی گئ ہو، ہر جگہ اپنے ان مجاہد بیٹوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

اس کے بعد میں اپنا پیغام دیارِ اسلام میں موجود امت کے مجاہد بھائیوں کی طرف بھیجتا ہوں جو کہ ہمیں اس اہم مرحلے میں اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی سازشوں سے گزرتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ اس کے بعد بھی بد قسمتی سے اسے کچھ لوگوں کی غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے سہارا دیا گیا، جنہوں نے اس فتنہ کی چنگاری کو بھڑکایا اور صفوں میں تفریق پیدا کی اور مجاہدین کے درمیان قتال کو سرگرم کیا، اس معاملہ میں اب سب کچھ ہی ظاہر ہو چکا ہے اور کچھ بھی مخفی نہیں رہا ہے، اور ہم اللہ تعالیٰ سے مدد کے طلبگار ہیں۔

اے مجاہد بھائیو !
آپ کو اس قوم کی سب سے عظیم امانت سپرد کی گئ ہے اور آپ اس بہترین امت جو انسانیت کے لیے بھیجی گئ ہے کے دفاع کا حصار ہو۔ آپ ادھر دیکھتے ہیں کہ ہم شام میں کس طرح کے مصائب سے دوچار ہوئے ہیں جس میں اختلاف، قتال اور بعض کی بعض پر تکفیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی ایسے حالات میں سنت رہی ہے کہ اس سے شکست کا خوف پیدا ہوتا ہے اور طاقت بکھر جاتی ہے، اور یہ چیز اس بات کو مزید واجب کرتی ہے کہ آپ اس شگاف کو بھریں جس سے جہاد کو نقصان پہنچا ہے، اور امت کے مستقبل پر چوٹ پڑی ہے، میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ اس خرابی کی اصلاح کی کوشش کریں، اور مجاہدین کو واپس وحدت اور اتحاد کی طرف لانے کی سعی کریں، اور ہر قسم کے بگاڑ اور انحراف کو پسپا کریں، اور ہر قسم کی مکروہ تدبیر کارد کریں جو اختلاف اور فرقہ کو ہوا دے۔

اے میرے بھائیو جو میدانِ کارزار میں موجود ہو !
میں خصوصی طور پر اہل علم، اہل تجربہ اور جو آپ میں موجود اختصاصی علم میں مہارت رکھنے والے ہیں، جنہوں نے دیکھ ہی لیا ہے کہ کس طرح جہاد انحراف کا شکار ہو رہا ہے اور کس طریقہ سے اس جہاد کے ثمرات کو کھویا جارہا ہے، اور کیسے بغیر

کردار والے لوگ مجاہدین کی صفوں میں سرایت کر رہے ہیں جو چاہتے ہیں کہ ان کی رہنمائی ناکامی اور زوال پر کر دی جائے،
ان کو تمام دوسرے احباب سمیت دعوت دیتا ہوں کہ وہ جہاد کے معاملہ میں اللہ کا تقوی اختیار کریں اور اس کے تدارک کی
کوشش کریں اور امتِ مسلمہ اور مجاہدین پر درست رستے کو واضح کر دیں اور تمام متنازعہ مسائل میں حق کو ظاہر کر دیں، اور
یہ ایک ایسی امانت ہے جس کے بارے میں سب سے سوال کیا جائے گا۔ اور یہ بات جان لو میرے بھائیو کہ آپ کے خراسان
میں مجاہدین بھائی، باذن اللہ، کفار اور اعدائے دین کے حلق کا کانٹا بنے رہیں گے، اور وہ اللہ کی مدد و نصرت سے اپنے دین پر
ثابت قدم ہیں۔ وہ نہ ہی تبدیل ہوئے ہیں اور نہ ہی پلٹ گئے ہیں وللہ الحمد؛ وہ صبر کر رہے ہیں اور ہلاکتوں کی تعداد میں
اضافہ، حالات کی تنگی، آزمائشوں کی شدت، افتراء، طعن و تشنیع، غلط بیانی اور جھوٹ پر مبنی ظلم، ان کے حوصلہ کو کمزور نہیں
کر رہا ہے؛ وہ جانتے ہیں کہ یہ تمام چیزیں اس رستے میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ باذن اللہ، وہ یہ بات بھی جانتے
ہیں کہ آزمائشوں کا بڑھنا فتح کی قربت، نجات، تمکین پر ایک دلیل ہے۔

اور اب میں اپنا کلام اور نصیحت ارضِ شام میں موجود بھائیوں کی طرف کرتا ہوں، جنہیں القابات اور عنوانات کے ذریعے
دھوکہ دیا گیا، اور وہ نصیحت یہ ہے کہ وہ اپنے عقل و شعور کو استعمال کریں، بصیرت سے کام لیں، اور تمام امور کا انصاف اور
غیر جانبدار طریقہ سے موازنہ کریں، اور خود کو تعصب اور ہوائے نفس سے بچائیں، کیونکہ یہ کسی بھی شخص کی دنیا اور
آخرت کی بربادی کا سامان ہے۔ بے شک یہ تو ایک ہی نفس ہے، جس کے علاوہ آپ کے پاس دوسرا کوئی نفس موجود نہیں
ہے۔ اس سفینۂ جہاد کو بچاؤ، اور اس چیز کا ادراک اس رستے سے انحراف اور اہل ھواء کے طریقہ پر پہنچنے سے قبل ہی کر لو۔
اس فتنہ کی آگ کو بجھانے کی سعی کرو اور مجاہدین کے آپس کے تعلقات کو بحال کرنے کی کوشش کرو اور میں آپ کو تنبیہ کرتا
ہوں کہ آپ شیطان کو اپنے اور مجاہدین بھائیوں کے درمیان نااتفاقی پیدا کرنے سے دور رکھیں، خونِ مسلم کے بارے میں
احتیاط آپ پر لازم ہے اور مجاہدین کے ساتھ قتال یہ شکست ہے، قوت وطاقت کے دنیا میں ٹوٹنے کا سبب اور آخرت میں
عذاب اور خسارے کا سودا ہے۔ میں آپ کو، خود کو عالم باور کروانے والے جہلاء کی پیروی پر شدید تنبیہ کرتا ہوں۔

یہ لوگ بالکل ایسے ہی ہیں جیسا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا :
"یہ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور کثرت سے گمراہ بھی کرتے ہیں"

پس اہل علم سے ہی سوال کرنا چاہیے۔ اہل تجربہ اور اہل بصیرت کے اقوال سے خود کو روشناس کروائیں، اور نہ ہی کسی بھی

قسم کے عنوانات، القابات اور نام تمہیں گمراہ کر پائیں، یہ تو ایسی خوش فہمیاں ہیں جو گمراہ کرتی ہیں اور یہ ایک ایسا سراب ہے جس کے سبب تم تباہ کر دیے جاؤ گے، یہ امت میں فرقے کا سبب بنے گا جس میں تمہارا حصہ شامل ہو جائے گا اور تم بھی ان لوگوں میں شمار ہونے لگ جاؤ گے جو مجاہدین کی صفوں میں تفریق پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔

اے میرے بھائیو !
میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ شریعت پر عمل پیرا ہوں اور خود کو خواہشاتِ نفس سے دور کر لیں اور آپ پر علمائے صادقین کی پیروی لازم ہے۔ ان کے بلند مرتبہ سے واقف ہو جائیں، اور ان ہی سے ان مسائل کے بارے میں پوچھیں جس کا علم آپ نہیں رکھتے ہیں۔ یہ بات اچھی طرح جان لیں کہ جو علم میں راسخ علماء کی مخالفت کرے اور اعلیٰ درجہ کے جہلاء یا خود کو عالم باور کروانے والوں کی پیروی کرے، تو وہ عظیم خطرے اور واضح گمراہی میں پڑ جائے گا۔

اے میرے بھائیو !
یہ بھی جان لو کہ حق، لوگوں (عام و خواص) میں فرق نہیں کرتا ہے اور اہلِ حق کے درمیان فرق کرنے والی چیز ہوائے نفس ہے اور سوائے فرقہ اور اختلاف کے ان کی گردنیں کوئی بھی چیز نہیں توڑ سکتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جو نہ ہی تبدیل ہوتی ہے اور نہ بدلتی ہے۔

اس کے بعد میں علمائے صادقین کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ ان تصورات کی درستگی کے لیے اپنے فرض کی ادائیگی کریں لیکن اس دفعہ یہ معاملہ عام مسلمانوں کے درمیان بیان کرنے کے لیے فقط نہیں ہے، بلکہ ہمارے مجاہد بھائیوں کے درمیان اس کو بیان کیا جانا چاہیے تاکہ ہوائے نفس کہیں دین اور منہج نہ بن جائے، اور انحراف اور غلو کہیں استقامت اور ثابت قدمی نہ قرار پائیں، دین کے اصولوں میں تفریط کہیں حکمت اور راست بازی نہ بن جائے، اور جہاد کی راہ کہیں شدت پسند جہلاء کی موجودگی اور علم اور اہل علم کی غیر موجودگی کے سبب انحراف کے رستے پر گامزن نہ ہو جائے؛ اور حالیہ ہی جو چیز سب سے زیادہ عام ہوئی ہے وہ مجہول (نامعلوم)، خود کو عالم باور کروانے والے اور جہلاء کی طرف سے کثرتِ فتاویٰ اور توجیہات ہیں، جس کی وجہ سے ایسے لوگوں نے بھی بیانات دینا شروع کر دیے ہیں جن کا علم سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے؛ خصوصی طور پر ایسے موضوعات پر جو کہ تمام دین کے ابواب میں سب سے عظیم ہیں اور وہ ہے 'اسماء اور احکام کا باب'؛ پس انہوں نے مسلمانوں کی تکفیر کی بلکہ بہترین مجاہدین کی تکفیر کی ہے۔ ان کے خون کو بہانا جائز قرار دیا اور یہ امور اگر ہم نے انہیں

نظر انداز کر دیا تو یہ بڑھیں گے اور مزید پھیل جائیں گے۔ انہوں نے ہی جہاد کو نقصان پہنچایا اور جہاد کرنے والوں کی تصویر کو آلودہ کیا، اور تنبیہاً یہ اس امت کے حاضر اور مستقبل کے لیے ایک شدید خطرہ ہے۔ ہمیں اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ جو ہم آج دیکھ رہے ہیں اس کا مقصود جہاد کو مسخ کرنا اور لوگوں کو اس سے دور بھگانا ہے اور یہ معاملہ فقط جہلاء اور مجہول افراد کے سامنے آنے اور کثرتِ فتاوی اور توجیہات دینے تک محدود نہ رہا بلکہ یہ حالات لوگوں کو صادقین اہل علم سے دور ان کی حوصلہ شکنی تک لے گئے ہیں۔ علم کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ نے علماء کو امانت دار ٹھہرایا، پس اس معاملہ میں ان سے عدم رجوع کیا گیا ہے۔ پس یہ تمام حالات تو ان اہل علم پر اس بات کو واجب کرتے ہیں کہ وہ اس معاملہ میں آستین چڑھا کر اپنے بھائیوں کو علم اور توجیہات سے روشناس کروائیں تاکہ احکامِ شریعت مجاہدین کے درمیان اجنبی نہ بن جائیں اور جو ان احکامات کو بیان کرے، انہیں منحرف ہونے اور منہج تبدیل کرنے کے الزامات سے بچایا جاسکے۔ اس معاملہ کو شجاعت سے بیان کیا جانا چاہیے۔ ہم خود کو خطا اور کوتاہی سے مبرا نہیں سمجھتے ہیں بلکہ ہم سے جب غلطیاں سرزد ہوتی ہیں، تو ہم ان کا اعتراف کرتے ہیں اور ان کی درستگی اور اصلاح کی کوشش کرتے ہیں اور ہم اللہ کے رستے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے ہیں۔

اور آخر میں ایک اہم امر کی وضاحت کرنا چاہوں گا۔ بہت سے لوگ جو ہم سے محبت رکھتے ہیں انہوں نے ہم پر یہ گمان رکھ لیا تھا کہ ہم نے اپنے شیخ، امیر، حکیمِ امت، قائد المجاہدین، عالی مرتبت شیخ ایمن الظواہری، اللہ ان کی حفاظت فرمائیں اور انہیں ظالمین کے حلق کا کانٹا بنائے رکھیں) کو چھوڑ دیا ہے اور ہم نے ان کی عزت اور حرمت کی خاطر رد میں جواب نہیں دیا ہے۔ پس میں کہتا ہوں؛ ہم اللہ کی پناہ میں آتے ہیں کہ ہم اس غفلت کا شکار ہو جائیں۔

بے شک رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو کوئی اپنے بھائی کی عزت و حرمت کا دفاع کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم کی آگ سے روزِ قیامت بچالیں گے"

لیکن ہمارے پاس بھی کوئی اختیار نہ تھا۔ شیخ نے اپنے بھائیوں کو حکم دیا تھا کہ وہ خاموش رہیں اور ان کی عزت و حرمت کے دفاع میں جواب نہ دیں اور وہ اس مشکل حالت میں فقط امت کی مصلحت کے حریص ہونے کے پیش نظر رہے اور اس چیز کی امید رکھی کہ اللہ تعالیٰ ہی اس معاملہ کو درست فرمادیں گے اور فتنہ ختم ہو جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے قدر میں ان کی حسنِ نیت کے پیش نظر ہی خود ان کی حفاظت اور مدد فرمائی اور انہیں قوت بخشی۔

پس شیخ کی حالت وہی تھی جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

[وما زاد الله عبدا بعفو إلا عزا]

"بندے کے معاف کر دینے سے اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھا دیتے ہیں"

اے اللہ ! امت کی سمت کو درست فرما دیجیے جس میں تیرے اطاعت گزار بندوں کو عزیمت نصیب ہو اور تیری نافرمانی کرنے والے ہزیمت سے دوچار ہوں۔

اے اللہ ! تمام قیدی بھائیوں کو رہائی عطا فرمائیں اور انہیں حق پر ثابت قدم رکھیں۔ یا اکرم الاکرمین !

اے اللہ ! اپنے مجاہد بندوں کی ہر جگہ نصرت فرمائیں۔

اے اللہ ! ان کی نصرت شام، صومالیہ، یمن، مصر، اسلامی مغرب اور اسی طرح عراق، افغانستان، چیچنیا، برما، کشمیر، ترکستان اور دیگر بلادِ اسلام میں فرما دیجیے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

کھل گیا بابِ عطا اہلِ وفا کے واسطے

شیخ المجاہد ابو محمد الجولانی حفظہ اللہ

امیر جبہۃ النصرہ شام

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ رسولہ الامین وعلیٰ آلہ و صحبہ اجمعین ۔۔۔

امابعد :

شام کے مسلمانوں پر امریکہ کی قیادت میں نئے صلیبی حملے کے تناظر میں ، مسلمانوں کی نصیحت اور کفار کو خبر دار کرنے کے لیے ہم اللہ کی توفیق سے یہ کہنا چاہتے ہیں :

بلا شبہ جس دن شام میں اسدی نظام کے خلاف مظاہرے اور مسلح جہاد کا آغاز ہوا اسی دن سے ہی امریکہ نے پورے شد و مد کے ساتھ جہادی عمل کو تاراج کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ابتدا ہی میں جب کہ جبہۃ النصرۃ نے جماعت قاعدۃ الجہاد کے ساتھ الحاق کا اعلان بھی نہیں کیا تھا اس کا نام دہشت گرد تنظیموں کی فہرست میں ڈال دیا گیا پھر اس کے بعد امریکہ نے امن کوششوں کے نام پر اہلِ شام پر مسلط کرنے کے لیے سیاسی اتحاد بنانے کی کوشش جاری رکھی۔اس دوران میں جب مجاہدین کو فتوحات ملنی شروع ہوئیں تو مغربی فوجیں خاموش بیٹھی رہیں تاکہ یہ تاثر دے سکیں کہ وہ ہمارے مددگار ہیں جب کہ فی الاصل وہ ہمارے لیے مرض الموت کی طرح مہلک ہیں۔یہ سارا ڈھونگ اس لیے رچایا گیا تاکہ شام کو ایرانی تسلط سے نکال کر مغرب کے تسلط میں دے دیا جائے۔لیکن متعدد اسباب سے واضح ہے کہ زمینی صورت حال اس سے مختلف ہے ۔۔۔

اسلام کا پاکیزہ جھنڈا شام میں لہرایا، اس جھنڈے کے لہلہانے سے اہلِ اسلام کا وقار بلند ہوا اور اہلِ شام اس جھنڈے تلے متحد ہو کر مجاہدین کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔انہوں نے جان لیا کہ ظلم و ناانصافی سے نجات کا واحد راستہ اہلِ جہاد کا ساتھ دینے میں ہے۔امریکہ کے لیے عسکری مداخلت کے راستے میں جو واحد رکاوٹ حائل تھی وہ کسی واضح جواز کا فقدان تھا لیکن وہی

جواز اُن کے لیے 'تنظیم الدولۃ' نے مہیا کر دیا۔

اسی طرح افغانستان و عراق سے امریکہ کی عسکری پسپائی 'سیکھنے والوں کے لیے عبرت کے دروس سے بھری پڑی ہے۔ لیکن لگتا یہی ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے اس شکست سے کامل سبق نہیں سیکھا، وگرنہ وہ اس خطے کی طرف آنکھ نہ اٹھاتے جہاں چہار سو جہاد کا غلغلہ ہے۔ ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ان کے لیے یہاں اس درس کے کچھ پہلوؤں کی وضاحت کر دیں جس سے غالباً وہ غافل ہیں شاید کہ اس جنگ میں کودنے سے پہلے ان کی عقل میں یہ بات آجائے کہ وہ ایک آتش فشاں کے دھانے پر کھڑے ہیں اور اگر انہوں نے اس پر ضرب لگائی تو اُس کا لاوہ انہیں بھی اپنے ساتھ بہالے جائے گا۔ یہ خطہ جسے مشرقِ وسطیٰ کہا جاتا ہے اس وقت ایک ابلتے ہوئے آتش فشاں کی مانند ہے اگر کسی نے اس پر ہاتھ ڈالنے یا اس میں قدم رکھنے کی کوشش کی تو یہ سارا خطہ شدید بھونچال کی زد میں آجائے گا چاہے حملہ آور کتنی ہی بڑی بادشاہت یا طاقتور ملک کیوں نہ ہو، اس کی دو وجوہات ہیں: پہلی وجہ یہ ہے کہ مغرب اب بھی ان مسلمان ممالک کی عوام کو ان پر مسلط حکمرانوں کی آنکھ سے دیکھ رہا ہے جب کہ حقیقت میں عوام پر ان حکمرانوں کی گرفت کمزور ہو چکی ہے اور یہ حکومتیں نہ صرف اپنی رعایا کو قابو کرنے کی قدرت کھو چکی ہیں بلکہ عوام سے خوف زدہ بھی ہیں۔ ان کی غلامی اور خیانت ہر چھوٹے بڑے پر عیاں ہو چکی ہے کہ انہوں نے فقط دھوکے اور چال بازی سے اپنی کرسیوں کو بچا رکھا ہے۔ یہ سب حکومتیں اس وقت اسی خدشے کا شکار ہیں کہ کس وقت عوام کے ہاتھوں ان کے اقتدار کی آخری رمق بھی ختم ہو جائے اور خطے میں جدید مغربی یلغار کے آغاز کے بعد ایسا ہی ہونے والا ہے۔ دروغ گو میڈیا کا دور چلا گیا جو جھوٹے پروپیگنڈے کے ذریعے عوام کو ان کے کٹھ پتلی، فاسد و مرتد حکمرانوں کے بارے میں مطمئن کر دیا کرتا تھا۔ نہ ہی سیکورٹی ایجنسیاں اب اس بات پر قادر ہیں کہ لوگوں کو ڈرا دھمکا کر حکمرانوں کے خلاف آواز یا اسلحہ اٹھانے سے روک سکیں۔ یہ افواج جن کی کمزوری کھل کر سامنے آچکی ہے، مجاہدین کی ضربوں کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتیں۔ اسی طرح ان علمائے سلطان کی طرف رجوع اور دلچسپی بھی ختم ہو چکی ہے جو اپنے بادشاہوں کی رضا کے مطابق حلال و حرام کے فتوے دیتے ہیں۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ آج حقیقی اسلام اس خطے کے عوام کی آواز بن چکا ہے، جس کا مقدمہ مجاہدینِ صادقین ہیں۔ محمد عربی

صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اسلام ! جو بہت ضعف کی حالت میں اٹھا اور پھر اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اسے اتنی قوت دی کہ اس نے مشرق و مغرب کی عظیم بادشاہتوں کو زیرِ نگوں کر دیا۔ آج مسلمان عوام شعوری طور پر اس تنازعے اور معرکے کی حقیقت کو سمجھ چکے ہیں۔ یہ وہی قدیم تاریخی کشمکش ہے جو صدیوں سے حق و باطل کے مابین جاری ہے جس میں ایک طرف یہود اور روم و فارس کی سلطنتیں ہیں اور دوسری طرف مسلمان ہیں۔ موجودہ دور میں بھی اور مستقبل میں بھی پیش آنے والے معرکے اسی کشمکش کا تسلسل ہیں، جس میں اللہ سبحانہ تعالیٰ کی نصرت سے اہلِ اسلام کا پلڑا ہی بھاری ہوگا۔ اس خطے پر قابض ان قوتوں کے مابین طاقت کی یہ تقسیم تین ہزار سال پرانی ہے اور تاریخ میں صرف اسلام نے ہی اس کو شکست دی ہے اور آج بھی اہلِ اسلام ہی اس جنگ کا نیا نقشہ کھینچیں گے۔ عراق، شام اور لبنان میں فارس کی قدیم بادشاہت کے اعادے کی تیاری ہے اسی طرح خائن حکمرانوں کے ہاتھوں یمن، خلیجی ریاستیں اور مصر' روم (نصاریٰ) کے تسلط میں ہیں اور اردن و فلسطین پر یہود کا قبضہ ہے۔ ان میں سے ہر کوئی اپنے نفوذ کو بڑھانے اور تسلط کو وسعت دینے کی کوشش میں ہے۔ ان حالات میں صرف اہلِ جہاد ہی ہیں جنہوں نے ان کا راستہ روک رکھا ہے اور ان کے سامنے سینہ سپر ہیں۔ جیسا کہ مجاہدین کی قوت روز بروز بڑھ رہی ہے اور عوام کی بڑی تعداد مجاہدین کے ساتھ شامل ہو رہی ہے۔ اس صورت حال سے یہ واضح ہے کہ اگر خطے میں مسلمانوں کے خلاف کسی جارحیت یا عسکری مداخلت کی کوشش کی گئی تو لبنان، اردن، فلسطین، جزیرۃ العرب، یمن المدد اور ارضِ کنانہ مصر، مغربِ اسلامی اور مشرقی ایشیائی اقوام کی طرف سے اس کے خلاف شدید مزاحمت سامنے آئے گی۔

حالیہ تاریخ میں اس کے واضح دلائل کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ مغربی اقوام کو ان کی قیادت کی مسلمانوں کے خلاف جنگ چھیڑنے کی حماقت سے آگاہ کر دوں۔ بش بھی ایک دہائی پہلے بڑے تکبر سے طالبان کی حکومت گرانے کے لیے نکلا تھا اور دس سال بعد اوباما اپنی عوام کو یہ تسلی دے رہا ہے کہ ہم طالبان سے مذاکرات اور بات چیت کی کوشش کر رہے ہیں۔ جماعت قاعدۃ الجہاد جو امریکی حملے سے پہلے صرف افغانستان تک محدود تھی اب پاکستان، یمن، صومالیہ، مالی، الجزائر، عراق اور پھر شام تک پھیل گئی ہے اور ابھی حال ہی میں برصغیر کے لیے اس کی شاخ کا اعلان ہو گیا ہے اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ جنگ رکی نہیں بلکہ وسیع ہو گئی ہے اور مجاہدین اللہ کے فضل سے مغرب کے حکمرانوں کی

حماقتوں کے ثمرات سمیٹ رہے ہیں۔ اگر افغانستان پر حملے کے نتیجے میں جماعت قاعدۃ الجہاد کو اتنی ترقی نصیب ہوئی ہے تو شام کی حساس جغرافیائی اور تاریخی حیثیت سے یہ بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ شام پر امریکی حملے کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ اگرچہ ہمیں کچھ آلام و مصائب برداشت کرنے پڑیں گے لیکن ان شاء اللہ مغرب' شام میں جو جنگ چھیڑنے جارہا ہے وہ ان کے لیے خسارے اور ہمارے لیے نفع کا باعث ہوگی۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

إِن تَكُونُواْ تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللّهِ مَا لاَ يَرْجُونَ وَكَانَ اللّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا(النساء:۱۰۴)

''اگر تم بے آرام ہوتے ہو تو جس طرح تم بے آرام ہوتے ہو تو اسی طرح وہ بھی بے آرام ہوتے ہیں اور تم اللہ سے ایسی امیدیں رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھ سکتے اور اللہ سب کچھ جانتا (اور) بڑی حکمت والا ہے''۔

اگر مغرب' دور سے یا اپنے غلاموں کے ذریعے ہمارے خلاف لڑائی جاری رکھنا چاہتا ہے تو ہمیں یقین ہے کہ اس جنگ کے اخراجات اس حد تک ناقابلِ برداشت ہو جائیں گے کہ انہیں پلٹ کر آنے میں مزید سو سال لگیں گے۔ اے امریکہ اور یورپ کے عوام! مسلمانوں اور مجاہدین کے خلاف تمہاری یہ جنگ تمہارے ملکوں اور بیٹوں کے لیے مصائب و آلام کے علاوہ کسی چیز میں اضافہ نہیں کرے گی۔ کیا تم مسلمانوں کے معاملات میں مداخلت، ان کے ملکوں پر غاصبانہ تسلط، ان کے وسائل کی لوٹ مار اور خطے میں یہود کی پشتی بانی کے نتائج بھول گئے ہو؟ کیا تمہیں افغانستان و عراق اور صومالیہ میں قتل و زخمی ہونے والے اپنے ہزاروں بیٹے یاد نہیں؟ کیا معرکہ گیارہ ستمبر اور ایس ایس کول کے احوال تمہاری نظروں سے ہٹ گئے ہیں اور خطے میں پھیلے ہوئے تمہارے وہ مفادات جو مجاہدین کے نشانے پر ہیں؟ کیا تمہیں ان خود ساختہ جنگوں پر اٹھنے والے بے پناہ اخراجات کا علم نہیں جو تمہارے ملکوں میں آنے والے اقتصادی بحران کا سبب ہے؟ خدشہ یہ کہ شاید تمہارے حکمران تمہیں اس دھوکے میں رکھیں کہ تمہاری فوجیں زمین پر نہیں اتریں گی اور وہ دور سے ہی بم باریاں کرتے رہیں گے اور تمہارے بیٹے مجاہدین کی ضربوں سے محفوظ رہیں گے۔ نہیں بلکہ عنقریب یہ جنگ تمہارے ملکوں کے قلوب (مرکزی شہروں) تک پہنچے گی۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ مسلمان اپنی سرزمینوں میں اپنے بچوں کو تمہاری بم باریوں میں قتل ہوتا دیکھتے

رہیں اور تم چین سے اپنے گھروں میں بیٹھے رہو! یہ جنگ صرف تمہاری قیادت تک محدود نہیں رہے گی بلکہ اس کا بڑا حصہ تمہیں ہی لڑنا پڑے گا! اس لیے تمہیں چاہیے کہ اپنے آپ کو اس جنگ کی مصیبتوں سے بچانے کے لیے اپنے حکمرانوں کے خلاف کھڑے ہو جاؤ اور انہیں اپنے ملکوں اور گھروں پر جنگ کی تباہی مسلط کرنے سے روکو۔ یاد رکھو! تمہارے یہ حکمران تمہارے سامنے یہی نقشہ کھینچنے کی کوشش کریں گے کہ ان کی یہ جنگ تمہاری حفاظت کے لیے ہے۔ خبردار رہو! اللہ سبحانہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيعًا يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ (الرعد:۴۲)

”جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ بھی (بہتیری) چالیں چلتے رہے ہیں سو چال (تدبیر) (تو سب اللہ ہی کی ہے۔ ہر متنفس جو کچھ کر رہا ہے وہ اسے جانتا ہے۔ اور کافر جلد معلوم کریں گے کہ عاقبت کا گھر (یعنی انجام محمود) کس کے لیے ہے“۔

شیخ اسامہ تقبلہ اللہ کی طرف سے تمہیں یہ تنبیہ کئی دفعہ پہنچ چکی ہے کہ مجاہدین کے ساتھ جنگ سے بچنے کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ تم ہمارے خطوں میں اپنی مداخلت مکمل طور پر ختم کر دو، یہود کی حمایت اور پشت پناہی سے ہاتھ اٹھالو، مسلمانوں کے وسائل کی لوٹ مار بند کر دو اور ہمیں ہمارے حکمرانوں سے حساب برابر کرنے کے لیے چھوڑ دو تو ہمیں تم سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔۔ اگر تم اپنے ملکوں تک محدود رہو تو مجاہدین اور مسلمانوں سے امن میں رہ سکتے ہو۔ لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا اور اپنے حکمرانوں کے ذریعے مسلمانوں کے دلوں میں اپنی نفرت بھرتے رہے تو پھر ہماری امت کی مائیں بھی تمہاری خبر لینے کے لیے ہزاروں کی تعداد میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ اور شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ جیسے قائدین پیدا کرتی رہیں گی۔ بے شک خطے کی جنگوں نے تمہارے مقابلے کے لیے ایسے ہزاروں نوجوان تیار کر دیے ہیں جنہیں جنگ سے کوئی خوف نہیں ہے۔ جو طیاروں کی بم باری سے الفت رکھتے ہیں، ٹینکوں کو للکارتے ہیں، دھماکوں اور توپوں کی گھن گرج کے درمیان لڑتے ہیں۔ ایسی نسلیں جنھیں موت سے عشق ہے اور جن کی زندگی کی سب سے بڑھ خواہش یہ ہے کہ ان کی قیمتی جانیں جہاد فی سبیل اللہ میں قربان ہو جائیں۔ مسلمانوں کے لشکر سے یہ تمہارا پہلا

آمنا سامنا نہیں ہے۔۔۔ تم جانتے ہو کہ اسلام کے سپاہی جب تم سے قتال کر رہے ہوتے ہیں تو اپنے رب سے دعا گو ہوتے ہیں کہ تمہارے ہاتھوں قتل ہو جائیں۔ یہی وہ جذبۂ ایمانی ہے جس سے تم محروم ہو، جس کے سبب ہم نے پہلے بھی تمہاری روم و فارس کی سلطنتوں کو شکست دی اور یہود کو جزیرۃ العرب سے بے دخل کیا۔ جس کی وجہ سے ہمارے قدم یورپ کے دروازے تک پہنچے اور ماسکو اُسی (۸۰) سال تک مسلمانوں کو جزیہ دیتا رہا۔۔۔ اے ہمارے اہلِ شام! آپ کے صبر، باطل کے سامنے مزاحمت اور بشار کے مظالم کے مقابلے میں جفاکشی نے ساری دنیا کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ آپ تین سال سے زائد عرصے سے بم باریوں میں اپنے گھروں کو تباہ اور بچوں کو قتل کروا رہے ہیں اور دشمن کے ساتھ اس قتال میں لہولہان ہیں ۔۔۔ اہلِ سنت پر بربریت کی انتہا کر دی گئی ہے لیکن آپ نے تاریخ کے صفحات پر استقامت و ثابت قدمی کی ایسی مثال رقم کی ہے جسے نسل در نسل یاد رکھا جائے گا۔ آپ نے ایسی جنگ کا بوجھ اٹھایا ہے جو دنیا کی کسی اور قوم پر پڑتا تو وہ نہ اٹھا سکتے اور اس سے آپ کے صبر و یقین میں ہی اضافہ ہوا ہے۔ بے شک یہ صلیبی اتحاد آپ پر اس لیے حملہ آور ہوا ہے تاکہ جابر نظام کے خلاف آپ کی فتوحات کے ثمر کو ضائع کر کے آپ کو دوبارہ بشار کی غلامی میں دے دے۔ آپ سے صرف اس بات کا انتقام لیا جا رہا ہے کہ آپ نے غلامی سے نجات کا حقیقی راستہ پہچان لیا ہے۔ انہوں نے آپ کے ساتھ مصر میں سیسی اور یمن میں آقا کے غلام منصور جیسا ڈرامہ رچانے کی کوشش کی لیکن اللہ سبحانہ تعالیٰ کے فضل، باطل و اہلِ باطل کے مقابلے میں آپ کے صبر و ثبات اور معزز جہاد کی وجہ سے مغرب کی مکروہ خواہشات پوری نہیں ہو سکیں۔ مغرب نے تین سال تک آپ کے جہاد کو ناکام بنانے کے لیے طرح طرح کی کوششیں کیں، کبھی علاقائی حکومتوں سے تعاون کے ذریعے، کبھی آپ کے اور مسلمانوں کے خون کا سودا کرنے والے خائنوں کی حمایت کر کے اور کبھی اندر کے لوگوں کو خرید کر، تاکہ جدید صلیبی منصوبے کی تنفیذ کی جا سکے۔ کبھی خاموشی و مہلت کا ڈھونگ رچا کر، کبھی کیمیائی بم باری کے جرائم پر دوغلی پالیسی اپنا کر! لیکن جب یہ سب حربے اور چالیں کارگر نہ ہو سکے تو یہ نیا صلیبی اتحاد خود اس مہم کو سر کرنے کے لیے آیا ہے اور اس نے آپ کے جبہۃ النصرۃ کے بیٹوں اور بے گناہ عورتوں اور بچوں پر بم باری شروع کی اور ان کے گھروں کو زمین کے ساتھ ہموار کر دیا۔ اے اہلِ شام! اللہ گواہ ہے کہ صلیبی اتحاد جن بم باریوں میں ہمیں ہدف بنا رہا ہے وہ نصیری نظام کے دفاع کے لیے ہمارے خط اور مورچوں کو کمزور کرنے کے لیے ہیں۔ حلب کے میدان ہمارے رباط و قتال کے شاہد ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ ہمارے اس نقصان کا زیادہ اثر جبہۃ النصرۃ کی بجائے مقامی آبادی پر ہوگا۔ اس لیے اے اہلِ شام! آپ کو چاہیے کہ اس معاملے میں

سخت موقف اپنائیں اور مقامی لوگوں میں سے جو کوئی صلیبیوں کا ساتھ دے اس سے شدت سے نمٹیں۔ اللہ کی قسم ! ہمارا سب کچھ آپ پر قربان ہے اور ہم آپ کے دفاع کے لیے اپنا خون پیش کریں گے !۔۔۔ بے شک اہلِ وفا کے لیے عطا کے دروازے کھل گئے ہیں !!!۔۔۔ ولاحول ولا قوة الا باللہ۔۔۔ ہمارا آپ سے وعدہ ہے کہ جبہۃ النصرۃ اللہ کے اذن سے اپنی پوری قوت کو بروئے کار لاتے ہوئے اللہ کے دشمن نصیری نظام اور اس کے حلیفوں کے خلاف لڑے گی۔ ہم اپنا سب کچھ شام اور اہلِ شام اور یہاں موجود مہاجرین کے صلیبی حملے سے دفاع میں لگا دیں گے اور سارے دستیاب وسائل اس غرض کے لیے کھپا دیں گے۔ میں میدان میں موجود تمام مخلص مجاہدین کے مجموعات کو یہ نصیحت اور تنبیہ کرنا چاہوں گا کہ اگرچہ جماعت الدولۃ نے آپ کے قائدین کو قتل کرکے اور آپ کے اموال پر قبضہ کرکے بہت ظلم و زیادتی کی ہے اور ہم شام کو جس شر سے بچانا چاہ رہے تھے 'وہ اس کو شام میں لے آئی ہے اور سارے قضیے کے شرعی محاکمے سے بھی انکار کیا ہے۔۔۔ لیکن یہ سب کچھ آپ کو امریکہ اور مغرب کے بارے میں کسی دھوکے میں نہ ڈالے، کوئی اس معاملے میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا ساتھ نہ دے ! جن کا مقصد حملے کے ابتدائی اہداف حاصل کرنے کے بعد شام میں لادین نظام یا نصیریوں کے ساتھ کوئی سیاسی سمجھوتہ کرنا ہے۔ لہٰذا جو کوئی جماعت الدولۃ کے مسئلے کو یا اس جیسے کسی اور مسئلے کو حل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ اپنی حیثیت میں جو کچھ کر سکتا ہے کرے لیکن صلیبی اتحاد کا حصہ ہرگز نہ بنے۔ اللہ سبحان تعالیٰ کا فرمان ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاء بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (المائدة:٥١)

"اے ایمان والو ! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ بھی انہی میں سے ہوگا۔ بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا"۔

کوئی اس غلط فہمی میں نہ رہے کہ مغرب اور امریکہ، شام میں مسلمانوں کو ظلم سے نجات دلانے کے لیے آئے ہیں۔ یہاں پر ہی بشار گذشتہ تین سال سے بم باریوں اور کیمیائی ہتھیاروں سے اہلِ سنت کو قتل و ذبح کرنے اور اذیتیں پہنچانے میں مصروف ہے اور لاکھوں مسلمان اس کے مظالم کی وجہ سے شہید اور زخمی ہو چکے ہیں لیکن یہ امن کے نام نہاد دعوے دار

تماشا دیکھ رہے ہیں۔ کیا یہ وہی نہیں ہیں جنہوں نے عراق وافغانستان میں ہمارے بھائیوں کا قتلِ عام کیا؟ جو یہودیوں کی مالی اور عسکری امداد کے ذریعے فلسطین میں مسلمانوں کے قتلِ عام میں شریک ہیں۔ وہی جنہوں نے یمن وصومالیہ اور وزیرستان میں بم باریوں میں زمین کے پاکیزہ ترین نفوس کو شہید کیا۔ اے ارضِ شام میں لڑنے والے مجموعات! یاد رکھیں کہ شرعی، فطری اور تاریخی ہر حوالے سے یہ ایک قبیح ترین وصف ہے کہ کوئی اپنے ملک وحرمت پر حملہ آور دشمن کے ساتھ مل جائے۔ یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ کسی کے دل میں آئے کہ اگر وہ اپنے مقاصد کے حصول کے لیے مغرب سے مل جائے گا، ان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَى أَن تُصِيبَنَا دَآئِرَةٌ فَعَسَى اللّهُ أَن يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِندِهِ فَيُصْبِحُواْ عَلَى مَا أَسَرُّواْ فِي أَنْفُسِهِمْ نَادِمِينَ (المائدۃ: ۵۲)

"تو جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے تم ان کو دیکھو گے کہ ان میں دَوڑ دَوڑ کے ملے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں ہم پر زمانے کی گردش نہ آ جائے۔ سو قریب ہے کہ اللہ فرح بھیجے یا اپنے ہاں سے کوئی اور امر (نازل فرمائے) پھر یہ اپنے دل کی باتوں پر جو چھپایا کرتے تھے پشیمان ہو کر رہ جائیں گے"۔

جیسا کہ نام نہاد خائن شریفِ مکہ نے خلافتِ عثمانیہ کے ظلم کو حجت بنا کر اس سے خلاصی کے بہانے برطانیہ اور فرانس کے تعاون سے بغاوت کی۔۔۔ اس کا گمان تھا کہ وہ بڑا اچھا کام کر رہا ہے لیکن تاریخ میں اس کا نام ہمیشہ کے لیے قبیح افراد میں لکھا گیا۔ اس کے آخری دور میں خلافتِ عثمانیہ کے ظلم کی جگہ یہودیوں کے مظالم اور معاہدہ بالفور نے لے لی جس کے بارے میں ہم ہر وقت اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ کب اس سے ہماری جان چھوٹے گی۔ پھر جب برطانویوں نے اسے اس خسیس کام کے لیے استعمال کر لیا اس کے بعد بمشکل ایک دن اس کی طاقت باقی رہ سکی۔۔۔ لیکن ہم پہلے عراق پر برطانویوں اور شام پر فرانسیسیوں کے تسلط کی شکل میں اور پھر آج تک خطے میں امریکی تسلط کی صورت میں ب تک اس کی خیانت کو بھگت رہے ہیں۔۔۔ گزشتہ سو سال سے ہماری نسلیں ذلت و رسوائی کی شکل میں اس کی قیمت چکا رہی ہیں۔

اب جب کہ سنجیدہ بنیادوں پر ان غلامی کے بادلوں کے چھٹنے کے اقدامات شروع ہو چکے ہیں تو کیا ہم پھر اسی قیدِ قفس کی طرف لوٹ جائیں؟ ہر گز نہیں! ہمارے سمیت تمام مخلص اہلِ ایمان قطعاً فلسطین جیسے کسی سانحے کو دہرانے یا اسلام کے منصوبے کو ناکام بنانے کی اجازت نہیں دیں گے جس کے لیے ہم نے اور امتِ مسلمہ کے اور اہلِ سنت کے نمائندہ مجاہدینِ صادقین کی نسلوں نے اپنا سب کچھ قربان کیا ہے۔ بلاشبہ آج اہلِ سنت کی مسلم اقوام اس فیصلہ کن تاریخی لمحے کے انتظار میں ہیں جب مجاہدینِ صادقین ان کو ذلت و رسوائی کی اس دلدل سے نکال لیں گے اور غلامی کی ان زنجیروں سے نجات دلائیں گے جن میں وہ جکڑے ہوئے ہیں، جو مغرب کی مدد کا خواب دیکھنے والوں کے بس کی بات نہیں ہے۔ ہم وہ لوگ ہیں جو کیسی ہی گردشِ ایام کا شکارہ ہو جائیں یا کیسے ہی مشکل حالات میں گرفتار ہو جائیں لیکن اپنی تاریخ، شاندار ماضی اور اپنی بنیاد کو کبھی فراموش نہیں کرتے اسی کے لیے جیتے ہیں اور اسی پر جان دیتے ہیں اور اسی پر ان شاء اللہ قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے۔

قُلْ ہَذِہِ سَبِیلِی أَدْعُو إِلَى اللہِ عَلَى بَصِیرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِی وَ سُبْحَانَ اللہِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِینَ(یوسف:۱۰۸)

"کہہ دو میرا راستہ تو یہ ہے۔ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں (از روئے یقین و برہان) سمجھ بوجھ کر۔ میں بھی (لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا ہوں) اور میرے پیرو بھی۔ اور اللہ پاک ہے۔ اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں"۔

ہم علما، طلبا، داعیان، ادیبوں، شعراء اور ہر باصلاحیت صاحبِ قلم کو دعوت دیتے ہیں کہ اس جدید صلیبی حملے کے خلاف اہلِ شام کی نصرت کریں۔۔۔ اپنے مجاہد بیٹوں کی حرمت کا دفاع کریں اور نوجوانوں کو تحریض دلانے اور ان کی رہنمائی کرنے میں اپنا کلیدی کردار ادا کریں۔

اے لبنان کے اہلِ سنت! وقت آ پہنچا ہے کہ آپ اپنے شامی بھائیوں کا بھرپور ساتھ دیں۔ اپنے دشمن حزب الشیطان سے برأت کا اظہار کریں جو دن رات آپ کو دھوکہ دینے میں مصروف ہیں، جنہوں نے شام میں اہلِ سنت کو یرغمال بنا رکھا ہے

اور بے دریغ ان کے بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کو قتل کر رہے ہیں۔۔۔انہیں موقع ملنے کی دیر ہے جب وہ یہ ہی بربریت لبنان کے اہلِ سنت پر ڈھائیں گے۔۔۔انھوں نے پچھلے عرب انقلاب کے بعد ہی دانت تیز کرنے شروع کر دیے تھے۔یہ وہ لوگ ہیں جو چودہ سو سال سے اہلِ سنت کے ساتھ انتقامی رویہ رکھے ہوئے ہیں اور انہیں اپنا اولین دشمن سمجھتے ہیں۔۔۔وہ حضرت امامِ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا بدلہ لینے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اسی ایک نقطے پر ان کا سارا دین قائم ہے اور اسی جھوٹ کو وہ اہلِ سنت کے قتال کا جواز بناتے ہیں۔۔۔دراصل یہ ایران کا وہ حیلہ ہے جو اس نے اپنی اس سلطنت کو واپس لینے کے لیے اپنایا تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے چھینی تھی۔۔۔

آج لبنان میں حزب اللہ کو شدید داخلی توڑ پھوڑ کا سامنا ہے اور جیسے جیسے یہ صورت حال آگے بڑھ رہی ہے اہلِ عقل اس سے خوف زدہ ہیں۔۔۔لیکن مسکین حسن نصر اللہ نے شام میں نصیری نظام کی درگت اور مجاہدین کے ہاتھوں اپنے سیکڑوں لوگوں کے قتل سے کوئی عبرت حاصل نہیں کی، نہ ہی اپنے ملک کے جنوبی علاقوں میں ہونے والے ریموٹ کنٹرول دھماکوں سے کوئی سبق سیکھا ہے، نہ ہی عراق میں روافض کا حشر اس کو نظر آرہا ہے! اسے ہر اس گروہ کے عبرت ناک انجام سے سبق سیکھ لینا چاہیے تھا جس نے اہلِ سنت کو ایذا دینے کی کوشش کی لیکن وہ اپنے زخموں کو مندمل کرنے کے لیے شام میں اہلِ سنت کے خلاف کارروائی کرنے پر مُصر ہے، عرسال اور اس سے پہلے کے بہت سے واقعات ہر کسی پر واضح کرتے ہیں کہ لبنانی فوج حزب الشیطان کے امر کے تحت اور اسی کے تحفظ کے لیے کام کرتی ہے اور لبنان میں رافضی منصوبے کی تکمیل کے لیے بنائی گئی ہے۔

تو اے اہلِ لبنان! اپنے بیٹوں کو اس فوج سے دور رکھو جو تمہارے دشمن کی خدمت کے لیے بنائی گئی ہے بلکہ انہیں مجاہدین کی صفوں میں شامل کرو جو عقیدے اور دین کے محافظ اور مسلمانوں کو ظلم سے نجات دلانے کے لیے برسرِ پیکار ہیں۔

اے جبہۃ النصرۃ کے مجاہدین! تم نے جو کچھ کیا اللہ عزو جل اس پر تم سے راضی ہو گا اور تمہارا ذکرِ جمیل باقی رہے گا اور جنت کے در تمہارے لیے کھلے ہوئے ہیں۔اے گروہِ مجاہدین اللہ کی مدد کرو وہ تمہاری نصرت کرے گا اور اللہ کے راستے میں قتال

کرو اور اپنی جانوں کا احتساب کرو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اصْبِرُواْ وَصَابِرُواْ وَرَابِطُواْ وَاتَّقُواْ اللّهَ(آل عمران:۲۰۰)

"اے اہل ایمان (کفار کے مقابلوں میں) ثابت قدم رہو اور استقامت رکھو اور (مورچوں پر) جمے رہو اور خدا سے ڈرو تاکہ مراد حاصل کرو"۔

جان رکھو! اس کے بعد تمہیں ایسے کسی دشمن سے واسطہ نہیں پڑے گا۔بے شک ہمارے اور ان کے درمیان اسی معرکے کا فاصلہ ہے۔ پھر ہم اللہ تعالیٰ کے اذن سے ان کو مفلوج کرکے رکھ دیں گے،ان شاء اللہ۔۔۔خبردار! پیٹھ نہ پھیرنا کہ تمہیں اللہ عزوجل کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے۔

یہ صلیبی اتحاد آپ کو قتل کرنے اور آپ کے دین سے ہٹانے کے لیے آپ پر حملہ آور ہوا ہے۔دنیا نصیریوں کے خلاف جنگ میں آپ کی اور اہلِ شام کی بے مثال قربانیوں کو دیکھ چکے ہیں۔۔۔بلاشبہ ہم نے اپنے بہترین نوجوان اور مرد میدانِ جنگ میں اتارے ہیں۔۔۔آپ سے انتقام صرف اس وجہ سے لیا جارہا ہے کہ آپ اہلِ سنت کا دفاع کررہے ہیں اور مجمع خلائق بن چکے ہیں!اب آپ کو ایک نیا معرکہ درپیش ہے جس میں صلیب کے غلام اور ان کے آلہ کار عرب کا کوڑا کرکٹ آپ کے مدِ مقابل ہے۔۔۔اللہ کی قسم! بلاشبہ یہ تمہارے لیے [ترنوالہ] ہیں اور کبھی تمہارے اوپر غالب نہیں آسکتے۔

اے اہلِ اسلام! ان کے طیارے تمہیں خوف زدہ نہ کریں،وہ تمہارے سامنے آنے سے ڈرتے ہیں اور اللہ سبحانہ تعالیٰ کی ذات ان سے بڑھ کر کہیں زیادہ ارفع واعلیٰ ہے۔۔۔اے اہلِ ایمان! اے حاملینِ قرآن! تم میں سے جو کوئی مارا جائے گا،ان شاء اللہ جنت میں جائے گا اور تمہارے دشمنوں میں سے جو کوئی مارا جائے گا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے کیوں کہ باغی ہر حال میں رسوا ہوتا ہے۔میں آپ کو بشارت دینا چاہتا ہوں کہ یہ ان شاء اللہ فتح کی ابتدا ہو چکی ہے۔۔۔

وَمَكَرُواْ وَمَكَرَ اللّهُ وَاللّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ (آل عمران:۵۴)

''اور وہ [کافر] چال چلے اور اللہ تعالیٰ بھی چال چلا اور خدا خوب چال چلنے والا ہے''۔

اے جبہۃ النصرۃ کے سپاہیو! عامۃ الناس سے جڑ جاؤ اور ان پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالو۔۔۔ان کی خدمت میں جُت جاؤ، ان سے انکساری سے پیش آؤ۔۔۔زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا، بچوں سے شفقت اور بڑوں کا احترام کرو، ان کی رائے کا احترام کرو اور مشورے کو قبول کرو۔۔۔جاہلوں کی جہالت سے بچو، بے شک عوام میں حق کی غیبت ہمیشہ سے ہوتی آئی ہے۔۔۔جو لوگ آپ کے ساتھ جڑے ہیں ان پر بے جا سختی نہ کرو اور ان کی جان و مال کے تحفظ میں اور بھی محنت کرو۔۔۔مہاجرین اور ان کے خاندانوں کے بارے میں مَیں تمہیں اللہ سے ڈراتا ہوں! ہر انصاری کا فرض ہے مہاجر کے ساتھ مواخات قائم کرے، اسے اپنے گھر میں پناہ دے اور اپنی جان سے زیادہ اس کی حفاظت کرے۔۔۔اہلِ علم اور علما کے وقار کا خیال رکھو اور حکما کی بزرگی کی حفاظت کرو۔۔۔معروف میں اپنے امرا کی سمع و اطاعت کرو۔۔۔میں تمہیں ظلم سے خبردار کرتا ہوں کہ ظلم تو قیامت کے اندھیروں میں سے ایک اندھیرا ہے۔۔۔لوگوں کی امانتیں ان کو ادا کرو اور جو تم سے خیانت کرے اس سے خیانت نہ کرو۔۔۔حق داروں کو ان کا حق ادا کرو اور انصاف سے کام لو، کسی قوم کی دشمنی تمہیں عدل سے روکنے نہ پائے۔۔۔حق سے جڑے رہو اور اللہ کے راستے میں کسی کی ملامت سے نہ ڈرو۔۔۔اپنے گناہوں پر اللہ سبحانہ تعالیٰ سے استغفار کرو۔۔۔باطل کا جواب باطل سے نہ دو بے شک باطل حق سے ٹکرا کر ختم ہو جائے گا۔۔۔دیگر مخلص مجموعات کے ساتھ ہر خیر میں تعاون کرو اور اسلام اور توحید کی بنیاد پر اپنے مابین رابطے کو مضبوط بناؤ، اسی بنیاد پر دوستی و دشمنی کرو اور اسلام کے حکم پر مجتمع رہو۔۔۔صلیبیوں کے آلہ کار گروہوں سے خبردار رہو، ان سے کسی قسم کا اتحاد نہ کرو۔۔۔اپنے دشمن کے مقابلے میں شدید ہو جاو، کسی جاسوس، مخبر یا صلیبیوں کے ساتھ تعاون کرنے والے سے کوئی نرمی نہ کرو۔۔۔اللہ کی اطاعت کرو اور اپنے باہمی معاملات کی اصلاح کرو۔۔۔یاد رکھو! ہزیمت ہمیشہ دلوں کے آپس میں پھٹنے سے آتی ہے! غیبت کرنے والے اور چغل خور سے خبردار رہو۔۔۔کوئی جادوگر ایک سال میں اتنا فساد نہیں مچاتا جتنا چغل خور ایک لمحے میں مچا دیتا ہے۔۔۔غلو سے بچو اور خوارج و مرجۂ کی فکر سے کوسوں دور رہو۔۔۔لوگوں کے درمیان ہمیشہ عدل سے فیصلہ کرو اور حالاتِ حاضرہ، زمینی حقائق اور عوام کی صورتحال کی رعایت کرو۔۔۔متشابہات کی حدود سے

دور رہو، جس معاملے کا علم نہ ہو اس میں کوئی رائے قائم نہ کرو۔۔۔ مشکل حالات میں بھی خود اپنے لیے فتوے صادر نہ کرو بلکہ جس معاملے میں اشکال ہو اہلِ علم اور علما سے رہ نمائی حاصل کرو۔ فتح ہمیشہ صبر کے بعد ہی ملتی ہے اور تنگی کے بعد آسانی ہے۔ تمہارے رب نے اپنی کتاب میں تم سے یہ وعدہ کیا ہے

إِن تَنصُرُوا اللّٰہَ یَنصُرکُمۡ وَ یُثَبِّتۡ أَقۡدَامَکُمۡ(محمد:٧)

"اے اہل ایمان ! اگر تم خدا کی مدد کروگے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا"۔

اللہ کی قسم ! مجھے اس آزمائش میں تمہارے لیے اللہ سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے عظیم خیر اور بڑے درجات نظر آرہے ہیں۔

اے اللہ ! ہمارے مقتولین کو شہدا کے درجات عطا فرما اور آخرت میں اپنے انعام یافتہ انبیاء، صدیقین، شہدا اور صالحین کے ساتھ اکٹھا فرما، بے شک وہ بہترین ساتھ ہے۔ ان سے پیچھے رہ جانے والے بھائیوں کو ان کے نیک اعمال کی بہترین جزا عطا فرما، ان کے دلوں کو جوڑ دے، قدموں کو ثبات اور کفار پر فتح عطا فرما۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ آمین

وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ

منقول :

مجلّہ نوائے افغان جہاد

ایک مطمئن روح کی کہانی

(Resurgence) ماخوز: مجلّہ انبعاث

میری شیخ منصور الشامی (رحمہ اللہ) سے پہلی ملاقات، جو مجاہد عالم دین ہیں اور تنظیم القاعدۃالجہاد کی مرکزی لجنہ شرعیہ کے رکن بھی ہیں، 2005 میں خراسان میں ہوئی۔ میں ایک تدریبی مرکز میں کورس میں حصہ لے رہا تھا جب وہ حصہ لینے والے ساتھیوں کے ساتھ ایک دن گزارنے کے لیے تشریف لائے۔ اپنی بات کے نکتہ پر آنے سے پہلے میں ایک چیز پہلے بیان کرنا چاہوں گا جو کہ اس ملاقات کے اندر پیش آیا جو میرے اندر یہ تاثر چھوڑ گیا اور مجھے مزید اس بات کی تصدیق ہوئی کہ القاعدہ کا پیغام اور اسکے امراء کا مذہبی فہم کتنا پختہ ہے۔ اس ملاقات میں القاعدہ کے عسکری مسوؤل، شیخ خالد حبیب بھی شیخ منصور الشامی (رحمہ اللہ) کے ہمراہ تھے۔ عصر کی نماز کے بعد شیخ منصورؒ نے ایک چھوٹا سا درس دیا اور بھائیوں کو اس بات کی طرف ابھارا کہ وہ اپنے اعمال کی درستگی کریں۔ اس کے بعد ایک غیر رسمی سوال وجواب کی نشست شروع ہوئی۔ اس مباحثہ میں ایک سوال تکفیر کے اوپر سامنے آیا۔ شیخ خالد حبیب نے تبصرہ کے طور پر کہا 'دو ایسے لفظ ہیں جو مجھے نہایت ہی مشتعل کرتے ہیں: تکفیر اور طلاق'۔ اس بات کو سننے کے بعد، شیخ منصور الشامیؒ نے قطع کلامی کی اور کہا 'جو آپ نے کہا ہے وہ درست نہیں ہے۔ یہ دونوں اصطلاحات ہی ہمیں شریعت نے دی ہیں۔ اگر ان کا استعمال صحیح جگہ صحیح انداز میں کیا جائے، تو اس سے متعلق ناپسندیدگی کا اظہار درست نہیں ہوگا۔ اس لیے آپ کو اس ناپسندیدگی کا اظہار عمومی الفاظ کے طور پر نہیں کرنا چاہیے۔'

اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کرے شیخ خالد حبیب پر، میں دیکھ رہا تھا کہ وہ اسے خاموشی سے سن رہے تھے، اور اپنے سر کو جھکا کر اطاعت گزاری کا مظہر بنے ہوئے تھے۔ ان کے چہرے پر کسی بھی قسم کی ناراضگی کا اظہار نہ تھا، حالانکہ وہ شیخ منصورؒ سے عسکری قیادت، تجربہ، اور جہاد میں وقت لگانے کے اعتبار سے بڑے تھے۔ علماء اور علمِ شریعت کا اسقدر احترام مرکزی عسکری امیر کی جانب سے اور ایک عالم کے سامنے اسقدر انکساری ایک ایسا عملی سبق تھا جو کہ طویل کتب کے مطالعے سے بھی آپ حاصل نہ کر سکتے تھے۔ دوسری طرف شیخ منصور الشامیؒ کا کردار اور ان کا حوصلہ جس کے ذریعے انہوں نے حدود اللہ کی حفاظت کو ممکن بنایا ایک قابلِ ستائش نمونہ تھا۔

شیخ منصور الشامی (رحمہ اللہ) اپنے علم میں گہرائی، اعتدال، تقوی اور عبادت و زہد کی وجہ سے معروف تھے۔ بہت سالوں تک وہ مختلف جہادی جماعتوں کی مذہبی تربیت کرنے میں مشغول رہے۔ انہوں نے ترکی سے آنے والے مجاہدین کی فکری نشو نما کے لیے بہت جہدِ مسلسل کیا۔ انہوں نے ان کے علم اور عمل کو نکھارا، یہاں تک کہ انہیں 'شیخ الترک' (ترکوں کے عالم شیخ) کا لقب حاصل ہو گیا۔ اس کے ساتھ انہوں نے اپنی علمی کاوش جاری رکھی۔ انہوں نے ایک خوبصورت کتاب کی تالیف کی جس میں انہوں نے غزوۂ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے حاصل ہونے والے عملی اسباق پر روشنی ڈالی۔ اس کتاب کو نشر کیا جا چکا ہے۔ آخر میں ایک طویل اور نمایاں جہادی سفر کے بعد وہ وقت آن پہنچا جس نے ان کی شہادت کی خواہش کو پورا کرنے کا سبب بننا تھا۔

شہادت سے کچھ عرصہ قبل انہوں نے ایک خواب دیکھا۔ اُن کی اِس خواب کی تاویل تھی کہ ان کی شہادت کا وقت قریب آن لگا ہے۔ انہوں نے اس چیز کا ارادہ کیا کہ اپنے اہل و عیال کو دور بھیج دیں، اپنی کچھ ذاتی چیزیں اپنے دوستوں میں تقسیم کر دیں اور باقی چیزوں کو بیچ دیا۔ انہوں نے اپنے گھر کو اپنے تمام مال و اسباب سے خالی کر لیا، ایک چٹائی کو زمین پر بچھایا، اور نیند نے ان کو آلیا۔ کچھ منٹ بعد ہی، امریکی ڈرون نے میزائل سے حملہ کیا جس سے ان کے جسم کے ٹکڑے ہو گئے۔ پس ان کی دیرینہ خواہشِ شہادت کی تکمیل ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ اس مطمئن روح کو شرفِ قبولیت سے نوازیں، ان کے مقام کو بلند کریں اور انہیں مجاہد، شہید، عالم کی نیکیوں سے روزِ قیامت نواز دیں، آمین۔

تنظیم دولۃ البغدادی سے متعلق بیان

از: شیخ ابو معاذ نور الدین نفیعۃ

بورکایز بفاس میں مقیم قیدی

(مراکش، شمالی افریقہ)

مقریزی ویب سائٹ کو مراکش میں قید شیخ نور الدین نفیعۃ المعروف ابو معاذ کی جانب سے ای میل میں ایک بیان موصول ہوا ہے۔ شیخ ابو معاذ کا تعلق ان سابقہ مجاہدین میں سے ہے جنہوں نے افغانستان کی طرف سویت یونین کے خلاف جہاد کے اوائل میں ہجرت کی اور بہت سی جنگوں میں حصہ بھی لیا۔ وہ شیخ ڈاکٹر عبداللہ عزامؒ سے بھی ملے، اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائیں، اور اس کے ساتھ ساتھ شیخ ڈاکٹر ایمن، شیخ اسامہؒ، شیخ ابن الشیخ اللیبیؒ اور ابو مصعب الزرقاویؒ کے ساتھ ملاقات کا شرف بھی حاصل رہا۔ امراء جہاد اور ان کی شوری کی جانب سے ان کے وسیع فوجی تجربہ اور علم کی وجہ سے بہت احترام اور عزت ملی۔

سقوطِ امارت افغانستان کے بعد وہ اپنے بھائیوں جو پاکستان میں موجود تھے سے جا ملے، جہاں پر وہ اپنی اہلیہ، مہاجرہ، صابرہ، امِ معاذ کے ساتھ کچھ وقت رہے، جو کہ گوانتانامو کے دو قیدی بھائیوں کی بہن بھی ہیں اور جب معاملات بہت مشکل اور مجبوری کی طرف چلے گئے، تو وہ اپنی اہلیہ کے ہمراہ موریطانیہ چلے گئے، جہاں وہ اور ان کی اہلیہ کو اغواء کر لیا گیا۔ پھر ان کو حوالے کر کے ایک مخصوص پرواز کے ذریعے مغرب (مراکش) کی طرف روانہ کیا گیا، جہاں وہ خفیہ قید خانوں میں ایک سال تک رہے، انہیں تعذیب کا نشانہ بھی بنایا جاتا رہا اور ان کو اس حد تک نظر انداز کر دیا گیا کہ ان کی اہلیہ کے اعصابی نظام اور سر کو شدید تکلیف نے آلیا۔

بھائی کو ایک مشکوک سانحہ جو 'البیضاء (کاسا بلانکا) کے دھماکوں' (۱۶ مئی ۲۰۰۳ء) کے نام سے جانا جاتا ہے کی وجہ سے تحویل میں رکھا گیا، اسی پسِ منظر میں ان کو عدالت میں پیش کیا گیا، بالکل اسی طرح جس طرح 'انکل سیم' (امریکہ) کے ذبح خانہ میں اس سے پہلے بیشتر مسلمان نوجوانوں کو پیش کیا جاتا رہا ہے۔ اس کے بعد ان کو ۲۰ سال کی قید سنائی گئی جن میں سے ۱۲ سال انہوں نے اس دیوارِ ظلمت کے پیچھے کاٹے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے انہیں مضبوط بنایا اور وہ واپس نہ پلٹے اور نہ ہی کسی قسم کا اشتعال اور دباؤ جو ان کو سیکورٹی اہلکاروں کی طرف سے درپیش رہا ان کو تبدیل کر سکا، اور شیخ

نورالدین ابھی بھی بورکا بنز بفاس میں صبر اور امید کے ساتھ قید میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے ساتھیوں کو جلد ان (قید خانوں سے رہائی عطا فرمائیں۔ اے اللہ! اسے قبول فرمالیجیے۔ (المقریزی ویب سائٹ

بیان کا متن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، درود اور سلام ہو ان ہستی پر جنہیں رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث کیا گیا، اور ساتھ ان کے مبارک اصحابؓ پر بھی اور ان سب پر بھی جو احسان کے ساتھ قیامت تک ان کی پیروی کریں۔

بعد ازاں،

مغربِ اسلامی) کی دوسری طرف کے لیے) یہ بیان عمومی طور پر امتِ مسلمہ کے نام ہے اور خصوصی طور پر مغربِ بعید ہے۔ اس بیان کے ذریعے میں العبد الفقیر، ابو معاذ، نورالدین نفیعۃ تنظیم دولۃ الاسلامیہ کے متعلق اپنے موقف کی وضاحت اللہ کی توفیق سے کرتا ہوں، جس کے ذریعے امت کو نصیحت ہے اور خود کو اس ذمہ داری سے آزاد کروانا مقصود ہے؛ میں کبھی بھی مظلوموں کے خلاف جنگ کا حصہ نہیں بن سکتا اور نہ ہی میں ان لوگوں کی تعداد میں اضافہ کا باعث بننا پسند کروں گا جو اہل قبلہ کے اوپر ظلم کے ساتھ حملہ آور ہوں گے، چاہے ان کا تعلق کسی سے بھی ہو۔ میں کبھی بھی خاموشی اختیار نہیں کروں گا جب میں ہمارے امراء اور علماء کے تقدس کو پامال ہوتا دیکھوں گا یا ان کے ایمان کو کسی کو بدنام کرتا پاؤں گا اور ان کے اعتبار کو بغیر کسی علم، رہنمائی یا ہدایت والی کتاب کے ذریعے نشانہ بنتا دیکھوں گا۔

عامۃ الناس میں جس کسی تک بھی میرا پیغام پہنچے ان کو میں یہ بات زور دیر کر کہنا چاہوں گا کہ دین کے اصولوں میں سے جس پر اللہ تعالیٰ ہم پر راضی ہوں گے اس کے لیے ضروری ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ، ان کے اصحابؓ، اہل ہدایت امراء اور رسول کے ورثاء (علماء) کی پیروی کی جائے کیونکہ وہ امت کے بہترین لوگ ہوتے ہیں، جو رہنمائی کرتے ہیں اور امت کے مصلح افراد میں سے ہوتے ہیں اور یہ اصول ہم سے تقاضا کرتے ہیں کہ ہم ہوائے نفس اور ان کے پیروکاروں سے دور رہیں اور تفرقہ پھیلانے اور جو ان میں معاونت کرنے کا سبب بننے والوں میں سے ہیں ان سے بھی

دوری اختیار کریں اور تکبر اور زمین میں فساد پھیلانے سے بچیں۔

اور دین کے اصولوں میں سے ہی ہے کہ ہم لوگوں کے اوپر ظاہر پر فیصلہ کریں اور ان کے مخفی معاملات کو اللہ کے سپرد کر دیں۔ اور جن کی نیکی ایک عرصہ تک معروف ہو اور طول و عرض میں یہ معلوم بھی ہو تو پھر ایسے شخص کے نیکوکار ہونے پر سوال نہیں اٹھایا جاتا ہے، چہ جائیکہ اس پر بہتان باندھے جائیں اور جس کی دیانت کو ثقہ مانا جاتا ہو اور جس کے علم پر سب شہادت بھی دیتے ہوں اس کو کسی کے کہنے پر تلف نہیں کر دیا جاتا ہے۔

ان نابینا آنکھوں سے کہہ دو کہ سورج بھی آنکھیں رکھتا ہے
تمہارے علاوہ کم از کم وہ تو اپنے عروج اور زوال کے وقت کو جانتا ہی ہے
جو اس کے ساتھ محبت کے قابل نہیں ہیں، ان نفوس کو ہم عذر دیتے ہیں
کہ اُس کی لگن اور چاہت ہر سطح پر درست نہ ہے

اور آپ ان اعلی مطلوب چیزوں کو سوائے کشادہ دلی اور قلبِ سلیم اور امت کو نصیحت کیے بغیر حاصل نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ کبھی بھی ان لوگوں کو مضبوط بنیاد فراہم نہیں کریں گے جن کے اعمال کو اہل دانش حکمت کے برخلاف پاتے ہوں جبکہ وہ بہت ہی ناقص اور مخالفت انگریز رویے سے ان عظیم فوائد سے روگردانی کر رہے ہوں جو کہ شریعت کو مطلوب ہیں اور حکمت جس بات کا تقاضا کر رہی ہے۔

اگر بہت سے اہل دانش کو نبوت کی صداقت کی حقیقت شریعتِ اصلی سے ہی مل گئی ہو اور وہ دلائل ان کے کافی ہو جائیں اور وہ اس معاملہ میں معجزات کا مطالبہ نہ کریں کیونکہ رسولوں کی تو دعوت خود ایک حق گوائی کے اوپر بہت بڑی شہادت ہوتی ہے، تو پھر اسی پیش نظر جو راستہ جماعت دولۃالاسلامیہ نے اپنایا ہے وہ بالکل اس کے الٹ ہے، اور اس کے اندر بہت بڑی گواہی موجود ہے کہ یہ لوگ ہدایت والے اور منہج نبوت والے رستے سے بہت دور ہیں۔ ہر شخص جو اس رستہ کو جان چکا ہے

اور اسے کوئی بھی چیز اس رستہ کو چھوڑنے پر مجبور نہیں کر رہی تاکہ وہ حقائق کی طرف واپس آجائے اور پھر بھی وہ ان کی مدد کرے، تو پھر یہ بھی انہیں لوگوں میں شامل ہے اور اس کا حکم بھی وہی ہے جو کہ علماء کرام نے بیان کر دیا ہے۔

اور ہم اہل اسلام سے کہتے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے وہ سچا ہے اور جو ہمارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خوشخبریاں دی ہیں وہ یقیناً ناگزیر ہیں اور یہ کہ دنیا میں باطل کا وجود صرف اور صرف حق کے اندر موجود حسن کی ہی کی تکمیل کے لیے ہے کیونکہ کسی متضاد بات کا حسن اس کی مخالف بات کی موجودگی کے ذریعے سے ہی جانچا جا سکتا ہے۔

اور جو چیز نفس ناپسند کرتا ہے شاید وہ اسی طرف لے جائے
جو اسے محبوب ہو، ایسا راستہ جس کے علاوہ کوئی اور راستہ نہ ہو

میں نے اس بیان کو تب تک نشر نہیں کیا جب تک مجھے یقین نہ ہو گیا کہ اب خاموشی کو موافقت سمجھا جانے لگے گا کیونکہ جو بھی مظالم جماعت الدولۃ کی طرف سے اہل شام کے اوپر ڈھائے گئے وہ عیاں ہو چکے تھے۔ اگر میری خاموشی کی طوالت زیادہ دیر تک قائم رہی تو اس کی وجہ حقیقت کے ساتھ رہتے ہوئے معاملہ کو دیکھنا ضروری تھا اور پھر تمام قسم کے مصادر سے اس کی تحقیق کرنا شامل تھا، اور اسی کی بنیاد پر یہ موقف بھی اختیار کیا گیا، اور جب وہ حصہ مکمل ہو گیا اور حالات واضح ہو گئے تو پھر یہ مجھ پر ضروری ہو گیا کہ اس معاملہ میں نصیحت کروں، اس امید کے ساتھ کہ جو اللہ رب العزت کے پاس ہے وہ بہتر ہے اور اس کے ذریعے مظلوم کی نصرت ہو جائے اور جو ہم پر امت کے ممتاز قابل احترام اکابرین کے فرائض ہیں، اس کی ادائیگی ممکن ہو سکے۔

صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف) اور میں یہاں پر اس حدیث کو بیان کرنا چاہوں گا جو کہ صحیح سند کے ساتھ ہمارے رسول
: سے بیان کی گئی ہے، جب انہوں نے فرمایا

عنقریب لوگوں پر ایسا وقت آئے گا جس میں ہر طرف دھوکا ہی دھوکا ہوگا، جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا، سچے کو جھوٹا سمجھا جائے گا، خائن کو امانتدار اور امانتدار کو خائن سمجھا جائے گا اور 'رویبضہ' خوب گفتگو کریں گے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) رویبضہ کون ہیں؟۔آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: عامۃالناس کے معاملات میں بولنے والے نااہل ترین لوگ]

اور آخری زمانے میں ان فتنوں کے بڑھنے کی وجہ یہ ہے دین کے علاوہ چیزوں میں تفقہ حاصل کرنے کی کوشش کی جانے لگی، علم کو بغیر عمل کے لیے سیکھا گیا، اور دنیا کی حرص میں آخرت والے اعمال اس دنیا کے لیے کیے گئے، امانت دار لوگوں کی قلّت ہو گئی، اور امراء کثرت سے ہونے لگے، فقہاء کی قلّت ہوئی اور قارئین کی تعداد بڑھ گئی۔ان سب سے بچنے کا طریقہ کار یہی ہے کہ جو بھی اس کشتی میں سوار ہیں وہ کتاب و سنت کو مضبوطی سے تھام لیں، اور تنازعہ کی صورت میں اس بات کو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف لوٹا دیں، اور ان کے قول اور فعل سے ایک ہاتھ بھی آگے نہ بڑھیں۔ اس معاملہ میں سب سے مقدم اہل علم والے وہ اشخاص ہیں جن کو ہم حق کے ساتھ جانتے ہیں، اور جن کو ہم نے مخلوق پر رحمدلی والا معاملہ کرتے پایا ہے، اور جن کو اللہ تعالیٰ کی سنت کو جاننے والا سمجھا ہے۔ وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے معاملہ میں بغیر علم کے بات کرتے ہیں وہ نور سے دور کر دیے گئے ہیں، اور انہوں نے ہی دین میں فرقہ بنائے اور گروہوں میں بٹ گئے اور امت پر ان گناہگار لوگوں کی نسبت ان گمراہ ائمہ کا نقصان بہت ہی زیادہ رہا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے جو بھی فتنے ظاہر ہوئے اور جو باطن میں ہیں ان سے سلامتی کا سوال کرتے ہیں اور تمام مسلمانوں کے لیے عافیت اور یقین کے خواستگار ہیں۔

بورکا یزبفاس کی قید میں لکھا گیا

شیخ اِبی معاذ نور الدین نفیعۃ

ویب سائٹ مرکز مقریزی برائے مطالعہ تاریخ، لندن

شوال 1435ھ - 26 اگست 2014 30

ایک پکار
امت مسلمہ اور مجاہدین کے نام

از

شیخ ابو محمد المقدسی
(اللہ تعالیٰ ان کو رہائی عطا فرمائیں)

خراسان، یمن، اسلامی مغرب، سیناء، صومالیہ اور قوقاز کے مجاہد بھائیوں اور قیادت کی طرف، (اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائیں اور ان کو اپنے دین کی نصرت کے لیے استعمال فرمائیں)

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ،
اس کے بعد جو بیان ہوتا ہے؛

میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور درود وسلامتی ہو اس ذاتی گرامی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جن کو قیامت تک تلوار کے ساتھ مبعوث کیا گیا تاکہ صرف اللہ ہی کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔

اے بھائیو! آپ اس معاملے کے بارے میں آگاہی رکھتے ہیں کہ جو کچھ سامنے ہوا ہے اور مسلسل شام کے میدان میں وقوع پذیر ہو رہا ہے؛ اختلافات باقی ہیں اور مجاہدین حالتِ جنگ میں ہیں، جس کی وجہ سے ان لوگوں کو شدید دلی طور پر دکھ پہنچا ہے، جو جہاد اور مجاہدین کے معاملے میں غیرت مند ہیں۔ یہ کیفیت ان کی فکرمندی کی وجہ سے ابھی بھی جاگ رہی ہے، جو جہاد اور مجاہدین کے متعلق معاملات میں تشویش رکھتے ہیں اور اس معاملہ نے دشمنوں کو بہت خوشی بھی دلائی ہے۔

شاید آپ لوگوں کے علم میں ہو کہ ہم نے ثالثی کردار ادا کرنے میں اپنی تمام تر قوتوں کو صَرف کر ڈالا ہے، جیسا کہ ایسا ہی بقایا تمام عزت مآب لوگوں، علماء اور مجاہدین نے کیا ہے۔ آپ کے علم میں یہ بھی ہو گا کہ ہم ان لوگوں سے رابطہ میں رہے ہیں جو اس تنازعہ اور اندرونی جنگ کا حصہ ہیں، اور اس میں البغدادی بھی شامل ہے۔ میں نے اسے خفیہ بھی نصیحت کی اور جماعت الدولۃ کو اعلاناً بھی مشورہ دیتا رہا۔ میں نے جماعت کے مرکزی ترجمان، العدنانی، کے تجاوزات کا جہاں تک مجھ سے جیل میں ممکن ہو سکا جواب کے ذریعے رد کیا، اس کے باوجود کہ اس کے تجاوزات اور غفلت سے بھرپور گفتگو اس چیز کی بھی متقاضی نہ تھی کہ اس کا جواب دیا جاتا۔

میں نے اپنے محبوب بھائی، امیر، مجاہد، شیخ ایمن الظواہری (حفظہ اللہ) کو بھی لکھا، اور میں نے انہیں جماعت الدولۃ اور جبھۃ النصرہ کے درمیان اپنی ثالثی کوششوں سے بھی آگاہ کیا اور ان کے علم میں اس مفاہمتی عمل اور ثالثی کرادر کا نقشہ سامنے لایا۔ میں نے یہ بھی معلومات ان کو فراہم کیں کہ میں نے اپنے سب سے قریبی اور اعتماد والے طالب علموں کو، جو جماعت الدولۃ کی طرف سے لگائی گئی شرائط پر بھی پورا اترتے ہیں، اس میں اجازت سے شریک ہونے کا بھی کہا ہے؛ جب انہوں نے پرانی شرائط پر شدت دکھائی، اور انہوں نے سابقہ مفاہمتی عمل اور تحکیم سے ہی انکار کر ڈالا تھا۔

یہی وہ معاملہ ہے جس سے متعلق البغدادی کو میں نے آگاہی دی، اور اس کی توجہ اس طرف دلائی کہ اس کا ان مفاہمتی عمل کا اب انکار تمام مجاہدین کے سامنے اس کے اپنے کاندھوں پر ہی ہو گا، اور ان اپنے اعمال کے سنجیدہ نتائج کے ذمہ دار وہ خود ہی ہوں گے۔

اس کے ساتھ ساتھ میں جماعت الدولۃ کے اندر موجود بہت سے دینی علمی شخصیات سے بھی رابطہ میں رہا ہوں، اور میں نے ان کے ساتھ خط وکتابت کو محفوظ بھی کیا ہے، جس سے ان کی دھوکہ بازی ظاہر ہوتی ہے، ان کا بات کو بار بار ایک ہی جگہ پھیرنا نمایاں ہوتا ہے اور امراء جہاد سے متعلق معاملات میں جھوٹ کا سہارا لینا بھی عیاں ہوتا ہے؛ اس کے علاوہ بھی بہت سے خصائل ہیں، جو کہ مجاہدین کے اوپر کم از کم صادق نہیں آتے، جو کہ اصولاً سب سے زیادہ اس چیز کے مستحق بننے

والے افراد میں سے ہیں جو عدل کو قائم کریں اور اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہی سچی شہادت دیں، اگرچہ وہ ان کے خلاف ہی جاتی ہو!

آپ کے علم میں ہے کہ جماعت الدولۃ نے ناحق خون کو بہایا ہے، اور یہ تصدیق شدہ ہے۔ انہوں نے اپنے مجاہدین امراء اور مشائخ کا حکم ماننے سے بھی انکار کیا ہے؛ اس کے ساتھ ساتھ کسی بھی مفاہمتی عمل اور نصیحت کو نہ کرنے پر بضد رہے ہیں۔ یہ ان کے بارے میں معروف ہو چکا ہے، اس کو محفوظ بھی کیا جا چکا ہے، اور اس کی تصدیق بھی ہو چکی ہے۔ آپ اس چیز کا بھی علم رکھتے ہیں کہ غلو نے ان کی صفوں میں کچھ لوگوں کو بری طرح متاثر کر دیا ہے، یہاں تک کہ ان کے دینی علوم سے وابستہ افراد بھی اس کا شکار ہیں۔ یہاں تک کہ کچھ نے اس کا برملا اعتراف بھی کیا ہے کہ ان کی صفوف میں خوارج موجود ہیں۔

آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ اس قسم کی مماثلت رکھنے والے افراد شامی مسلمانوں کے اوپر زبردستی قابض ہو رہے ہیں، اپنے خیالات کا اظہار اعلاناً کر رہے ہیں، جہاد اور مجاہدین کی طرف نسبت کرکے باتیں بیان کی جارہی ہیں، جبکہ خود کو انہوں نے 'اسلامی ریاست' کے لبادے میں چھپا رکھا ہے، اور اس سے منسلک اصطلاحات کے استعمال سے جہاد، مجاہدین اور مطلوب اسلامی ریاست کو نقصان پہنچا ہے اور پہنچتا رہے گا۔

ان معاملات کی وجہ سے مختلف دوسری قومی قوتیں مجاہدین کی نصرت کرنے والی عوام کے خلاف آپس میں اتحاد کریں گی، اور پھر اس کے پیش نظر صحوات (حکومتی بیداری ملیشیاء) پیدا کی جائیں گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رہنمائی سے انحرف کے نتیجے میں غلو پیدا ہو جاتا ہے، اور چیزوں کو اس طرح بیان کیا جانے لگتا ہے جو کہ ان کا حق نہیں۔ ظلم اور قتلِ ناحق یقیناً ایسے ثمرات کو سامنے لائے گا جو بالکل ایک شیطانی درخت جیسے ہوں گے۔

آپ کے علم میں ہے کہ جماعت الدولۃ، اس کے مرکزی ترجمان، اور ان کے مذہبی اشخاص ہمارے علماء اور امراء کے خلاف

حفظہ اللہ) کے لیے) اپنی تمام حدود سے تجاوز کر چکے ہیں۔ یہ حقیقت خاص طور پر ہمارے محبوب بھائی شیخ ایمن الظواہری بالکل درست ہے۔

جب انہوں نے ان کے حکم سے انکار کرکے ان کی نافرمانی تک کی، اور مجاہدین نے ان کے خلاف شہادت دی جس میں ان کا دعوی تھا کہ ان کی شیخ ایمن الظواہری (حفظہ اللہ) سے بیعت ہی نہیں ہے، انہوں نے اپنے گناہ پر جواز پیش کرنے کی سعی کی اور مجاہدین کے خلاف اپنے ظلم کی بھی وکالت کرنا شروع کر دی، اور ساتھ انہوں نے اپنے امراء کے خلاف بھی بغاوت کر ڈالی اور ان کی نصیحتوں سے بھی انکار کر دیا؛ اور یہ تمام کام انہوں نے اس لبادہ میں کرنے کی کوشش کی کہ القاعدہ نے منہج جہاد سے انحراف کر لیا ہے۔ انہوں نے اپنے دعوی کو سچ ثابت کرنے کے لیے امراء جہاد کے بیانات سے سیاق و سباق سے ہٹ کر اقتسابات نکالے اور اپنے لیے جواز وضع کیے؛ جبکہ حقیقت میں وہ کلام تو کسی بھی اسلامی خطا سے پاک تھا۔

ان کی قیادت کے بیانات کی روشنی میں جس میں انہوں نے تنقید اور تعصب کا مظاہرا کیا، یہ ان کے جھوٹے اہداف اور نا اہل سمجھ کی طرف ایک واضح اشارہ ہے۔ یہ سب کچھ انہوں نے اپنے گناہوں کے جواز پیش کرنے، باطل ردود کرنے اور مجاہدین کی صفوں کو بانٹنے کے لیے انجام دیا۔ ان کے اس طرح سے جواز فراہم کرنا، ان کے سطحی علم، ناپختہ سوچ اور کم فہم فقہ پر دلالت کرتا ہے؛ اس کے ساتھ ان کا غلو کے معاملے میں تساہل پسند ہونا اور معاملات کو غلو کی طرف لے کر جانا تاکہ اس میں باطل وزن لایا جاسکے جیسی کوتاہی بھی اس میں شامل ہے۔

میں نے العدنانی کا سب سے حالیہ بیان سنا ہے، جو کہ مذکور بالا سطور کی مکمل عکاسی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی اس کے اندر بہت سی اور خصلتیں بھی پائی جاتی ہیں، جن کو آپ ان کی دوسرے بیانات کے ساتھ جمع کرکے دیکھ پاتے ہیں، جس کے اندر یہ واضح طور پر اس حکم کا انکار کرتے ہیں جو کہ ان کو امیر شیخ الظواہری (حفظہ اللہ) نے دیے ہیں۔

اس معاملے کو تحکیم کے ذریعے حل کرنے کی ابتداء کرنا اس مسئلے کا بنیادی حصہ تھا جس کے بارے میں شیخ ایمن الظواہری

(حفظہ اللہ) کو لکھا گیا تھا اور اس کی آگاہی جماعت الدولۃ کو بھی دی گئی تھی۔ ان کا تحکیم سے واضح انکار کرنا جس کو دنیا کے ہر فرد نے سنا ہے، وہ تمام دروازے ہی بند کر دیتا ہے جس کے ذریعے کوئی مفاہمتی عمل پر پہنچا جا سکے اور مسئلہ کو تحکیم کے ذریعے حل کرنے کا حقِ انتخاب بھی ختم ہو گیا؛ جس سے اس معاملہ پر کسی کے بھی بولنے کی حاجت ہی نہ رہی ہے۔

پس اس معاملہ میں کوئی فائدہ ہی نہیں ہے کہ اس کے لیے تاخیر کی جائے یا اس کے لیے انتظار کیا جائے۔ اگر اس میں تاخیر کی گئی تو اس کا مطلب یہی ہو گا کہ ہمیں نہی عن المنکر کے فریضے پر خاموش رہنا پڑے گا اور جھوٹ کو عدم منسوخ کرنا پڑے گا۔ پس اس کے بعد یہ ہم پر اور دنیا بھر میں تمام علماء جہاد اور امراء جہاد پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ حق بات کو بیان کریں، حق بات کہنے والوں کی صفوف میں یگانگت پیدا کریں اور اس گروہ کی نشاندہی کریں جس نے تحکیم کا انکار کیا، وہ گروہ جس نے اپنے امراء اور شیوخ الجہاد کے امر کی بھی نافرمانی کر ڈالی۔

اس بنیاد پر، میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ تنظیم الدولۃ الاسلامیہ فی العراق والشام ایک گمراہ جماعت ہے جو حق سے دور ہے، یہ مجاہدین کے خلاف ظالموں میں سے ہیں۔ یہ غلو کی طرف جھکاؤ رکھتے ہیں۔ یہ ناحق خون بہانے میں خود کو الجھاتے ہیں، ان کے اموال کو غصب کرتے ہیں، ان کو مالِ غنیمت سمجھتے ہیں، اور ان علاقوں پر جو انہوں نے بشاری نظام سے لیے ہیں اس کے اندر قبضہ گیری بھی کرتے ہیں۔ اس گروہ نے جہاد اور عظیم مجاہدین کے نام کو بدنام کیا ہے۔ انہوں نے مرتدین اور محاربین سے لڑنے کی بجائے اپنے ہتھیاروں کا رخ مجاہدین اور مسلمین کی طرف پھیر دیا ہے اور جو ان کی دوسری محفوظ شدہ انحرافات ہیں، وہ اس کے علاوہ ہیں۔

میں تمام مجاہدین کو پکاروں گا کہ وہ بھی میرے اس بیان کو رسمی بیان کے طور پر اختیار کریں، اور اعلانیا اس کا اظہار کریں تا کہ حق اور حق والوں کی نصرت ہو سکے۔ میں جماعت الدولۃ کے تمام افراد سے کہوں گا کہ وہ خود کو جبهۃ النصرہ کی صفوف میں شامل کر لیں، اور ان کے امراء کی بیعت کریں۔ یہ ہمارا ان کے لیے فتویٰ ہے اور اسی چیز کی طرف میں ان کو تحریض دلاتا ہوں اور اسی کا انتخاب ان کے لیے کرتا ہوں۔ میں تمام جہادی اعلامی ویب سائیٹ اور دیگر منسلک افراد سے جو مسلمانوں اور

جہاد کے معاملات کے متعلق تشویش رکھتے ہیں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس بیان کو نشر کریں اور اس کی نصرت کریں اور جماعت الدولۃ کے کسی بھی قسم کے اعلامی مواد کو نشر کرنے سے گریز کریں۔

یہ بیان بالکل اایسا ہے جیسے کہ کسی باغی جماعت کے متعلق اسلامی حکم کو واضح کرکے اس سے اس دینی وابستگی کو لے لیا جائے۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کہ ان کے شدت پسند منہج کا انکار کیا جائے اور اس سے براءت کا بھی اظہار کیا جائے جس کا باطل منہج اس چیز کی طرف دعوت دیتا ہے کہ ناحق خون کو بہایا جائے؛ جبکہ اس کی وجہ سے جہاد اور مجاہدین کے نام بدنام بھی ہونے لگ گئے ہوں۔ پس ایسا اس لیے ہوا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے رستے سے انحراف کرتے ہوئے گمراہی اختیار کی گئی، اور اللہ تعالیٰ کے حکم کا انکار کیا گیا اور اس کے خلاف بغاوت تک کر دی گئی۔

ان کے انحراف کی وجہ چونکہ تحکیم سے کنارہ کشی تھا اور ہر قسم کے مفاہمتی عمل سے انکار تھا، پس میں نے اس موقف کو اس وقت اختیار کیا ہے جب کہ تمام قسم کی نصیحت (البغدادی) کو پہنچادی گئی اور اس کی قیادت کے امراء اور مذہبی علمی شخصیات سے خفیہ اور اعلانیا رابطہ نہ کر لیا گیا تھا۔

یہ موقف بھی تبھی اپنایا گیا جب کہ امراء، علماء جہاد کے تمام قسم کے بیانات کا مکمل طور پر ہی لحاظ نہ رکھا گیا، اور تحکیم کے مسئلہ پر بھی واضح انکار کر دیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں وہ الممتنعۃ عن التحکیم (شریعت کی تحکیم کا انکار کرنے والا) قرار پایا اور اُس نے لوگوں کے حقوق واپس کرنے سے انکار کر دیا، بالکل اسی طرح جس طرح اس نے اپنے امراء جہاد کا حکم ماننے سے انکار کیا۔ پس یہ ہم پر لازم ہو گیا کہ ہم حق کو بیان کر دیں جبکہ تمام قسم کی کاوش اس پر صَرف نہ کر لی گئی اور اسی مرحلے میں ہر قسم کے طریقہ کار کو اپنانے کی بھی سعی کی کہ اُس کو واپس حق کی طرف بلا لیا جائے، لیکن اُس نے انکار کیا اور یہاں تک کے اُس کے قیادت اور مذہبی شخصیتوں نے بھی اس انحراف پر اپنا اصرار جاری رکھا۔

پس یہ بھی اب اہل جہاد پر فرض ہے کہ وہ اس کے خلاف تنبیہ کریں اور مجاہدین کو کہیں کہ وہ ان کے ساتھ براءت کا اظہار کر

دیں اور ان اہل حق اور اہل جہاد کی صفوف میں شامل ہو جائیں، جو متقی اور صادق ہیں۔ یہ جہاد کے متعلق معاملہ کے لیے ایک ضروری امر ہے کہ اکٹھی واپسی کی جائے تاکہ مجاہدین کی صفوف کو اکٹھا کر لیا جائے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتے ہیں جو ان کے راہ میں ایک صف ہو کر لڑیں جیسے کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں چاہتے کہ اہلِ جہاد اپنی صفوف کو منتشر کریں اور بکھر جائیں، جس سے نہ صرف ان کی طاقت ضائع ہو گی بلکہ جہاد کمزور ہو جائے گا اور دشمنانِ اسلام کو یہ موقع فراہم کردے گا کہ وہ یک جان ہو کر مجاہدین پر حملہ کر دیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ مجاہدین کی صفوف میں وحدت، ان میں موجود سب سے متقی شخص کے ذریعے پیدا فرمائیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ توحید کے جھنڈے کو سربلند فرمادیں اور شرک اور باطل کا جھنڈا سرنگوں ہو جائے۔

درود اور سلامتی ہو! اور اللہ تعالیٰ کے مبعوث نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر

رجب، ۱۴۳۵ھ کے درمیانی ایام میں لکھا گیا

بمطابق مئی، ۲۰۱۴ء

ابو محمد المقدسی

اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ
جس نے اپنا سوت مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے رکے توڑ ڈالا

از

شیخ ابو محمد المقدسی

(اللہ تعالیٰ ان کو رہائی عطا فرمائیں)

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود وسلامتی ہو،

اس کے بعد،

اہل اسلام کے نزدیک خلافت اور امامت بہت اہم منصب اور عظیم درجہ کے حامل معاملات ہیں، جن کے لیے مخلص اہلِ اسلام اس عظیم امر کو بحال اور قائم کرنے کے لیے کوشش جاری رکھتے ہیں، اور ان کے قبل از وقت اندازے نے انہیں اکثر متاثر کیا یہاں تک کہ ایک گروہ نے خلافت کو قائم کرنے میں جلدی کی اور خلیفہ منتخب کر لیا۔ انہوں نے ایسے شخص کو اہلِ اسلام کے اوپر منصب پر فائز کیا جس کے پاس نہ سلطہ تھا نہ حکومت، جو لندن میں جا کر پناہ گزین بنا، اور اس نے لوگوں کو اپنی بیعت کی طرف دعوت دی اور جن لوگوں نے اس کی بیعت نہ کی ان کو گناہ گار ٹھہرایا، اور باقی اسی قسم کے افراد نے اس مسئلہ کو اتنا تنگ کر دیا کہ مہدی ہونے کا دعوی بھی کرنے لگے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ تمام امور اس بات کی طرف نشاندہی کر رہے ہیں کہ سب ایک ہدایت یافتہ خلیفہ کی تلاش میں ہیں جس کی امامت کو سب تسلیم کر لیں۔

اسی قسم کی دیگر مختلف کوششیں صرف اور صرف ایک ہی شخص کی خدمت میں صَرف ہوتی ہیں، اور حقیقت میں مسلمانوں کے درمیان ایسے شخص کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی ہے، ایسے شخص کو یہ منصب اور عہدہ اپنے ہی گروہ کے منتخب کرنے سے مل جاتا ہے، اور وہ اصل معنوں میں ان لوگوں کا انتخاب نہیں ہوتا جن کو امت منتخب کرے، جن پر اہل حل و عقد میں سے علماء ربانین جمع ہوں، جو اگر مسلمانوں کو کوئی پریشانی پہنچے تو ہمیشہ مدہم پڑ جائیں یا مسلمانوں کے سینوں میں اس منصب کو

مسخ ہوتا دیکھیں تو پیچھے ہٹ جائیں۔

لیکن ایک گروہ کا ظہور ہوتا ہے جو بنیادی طور پر شدت پسند فنِ خطابت میں مہارت رکھتا ہے، جو مخالفین سے اخراجی اصولوں کے تحت تعامل کرتا ہے، جو کہ علماءِ امت اور کبار علماء پر عدم اعتماد کا سرخیل ہے اور امت پر شریعت کی تحکیم کی خواہشات کا اظہار بھی کرتا ہے جبکہ وہ بذاتِ خود مسلمانوں کے خون اور اموال کے معاملات میں کسی بھی قسم کی تحکیم کا انکاری ہے! پھر یہ مسلمانوں کی سرزمین میں سے کچھ پر غلبہ پاتا ہے، اور اس سے قبل کہ وہ وہاں کے معاملات پر مکمل گرفت کرلے، اور وہاں کے مسلمان اور علماء صادقین اس معاملہ پر راضی ہو جائیں، وہ اپنے خلیفہ کی بیعت کو دنیا میں بسنے والے تمام مسلمانوں پر لازم قرار دے دیتا ہے اور اس خلیفہ کی طرف ہجرت کو لازمی قرار دیتا ہے، اور جو کوئی ایسا نہیں کرتا، اسے گناہ گار سمجھا جاتا ہے، معاملہ یہاں تک پہنچتا ہے کہ ہمیں امام مالکؒ کی طرز پر جبری طلاق اور بیعت پر فتوی دینا پڑ جاتا ہے۔

مجھے خواتین کی طرف سے سوال موصول ہوئے ہیں جن میں ان کے خاوند کی طرف سے طلاق یا بیعت (بغدادی) میں سے ایک کو چننے کا کہا گیا ہے۔ تو میں نے انہیں جواب دیا ہے 'اگر تم طلاق کو ناپسند کرتی ہو تو بیعت کو دے دو'۔ یہ جبری بیعت کہلائے گی جو کہ لازم بیعت نہیں ہے۔ اگر اس کا خاوند اسے طلاق کی دھمکی دے اور طلاق طلب کرے، تو اس ضمن میں امام احمد بن حنبلؒ کے الفاظ جبری طلاق کے حوالے سے معروف و معلوم ہیں۔ میں اس قسم کے سوالات اور فتاوی کو کسی انتہا پسند سخت مزاج کٹر کی طرف سے مسلمانوں کے اوپر متواتر جارحیت کے زمرے میں رکھتا ہوں جو انہیں تلوار کے ذریعے دھمکی دیتے ہیں اور پھر انہیں گناہ گار یا کافر قرار دیتے ہیں، جو اس حد سے اتنا تجاوز کرتے ہیں کہ خواتین کو بھی طلاق کی دھمکیاں دے ڈالتے ہیں۔

اس سے بھی زیادہ سنگین مسئلہ جس نے مجھے ان الفاظ کو لکھنے کی طرف دعوت دی وہ طلاق کے وہ اسباب ہیں جس کو مجاہدین اور ان کی جماعتوں اور امراء میں عام کیا گیا، جس کے ذریعے صفوں میں افراتفری کو پھیلایا گیا اور ساخت کو غیر مستحکم کیا گیا، جب اس کے مرکزی ترجمان نے کہا:

روئے زمین پر موجود تمام گروہوں اور جماعتوں کے لیے جو اسلامی نعروں کو بلند کرنے والے ہیں اور اسی طرح اللہ کے دین]
کو غالب کرنے کے لیے کوشش کرنے والے ان تمام مجاہدین، قائدین اور امراء کے لیے یہ پیغام ہے کہ: اللہ سے اپنے
دولت) کی) بارے میں ڈرو! اللہ سے اپنے جہاد کے بارے میں ڈرو!۔۔۔۔اللہ کی قسم! ہم تمہارے لیے اس ریاست
[مدد سے پیچھے رہنے کے لیے کوئی شرعی عذر نہیں پاتے ہیں

:اور پھر اُس نے یہ بھی کہا
اے گروہوں اور تنظیموں کے سپاہیو، جہاں تک تمہارا تعلق ہے، یہ جان لو کہ زمین پر غلبہ اور قیامِ خلافت کے بعد،]
تمہارے گروہوں اور تنظیموں کی شرعی حیثیت کالعدم ہو چکی ہے، اور تم میں سے کسی بھی فرد کے لیے یہ جائز نہیں، جو کہ
[اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے کہ وہ خلیفہ کو بیعت دیے بغیر سو جائے

پس آپ اس چیز پر غور و فکر کیجیے کہ انہوں نے کس طریقہ سے مجاہدین کے جہاد کو کالعدم قرار دے دیا اور لوگوں کو اپنی پیروی کی تحریض دلائی جبکہ یہ خود پہلے انہی (امراء) کے پیروکار تھے، اور طالب علم کو عالم پر ترجیح دی! یہ کس قسم کی سازش ہے جس کے ذریعے مجاہدین کی صفوں کو توڑ کر تقسیم کیا جا رہا اور ان کی ساخت کو کمزور کرنے کی سعی کی جا رہی ہے؟

ہم دنیا بھر میں اپنے داعیانِ دین اور مجاہدین بھائیوں سے کہتے ہیں: آپ اللہ تعالیٰ کے اس کلام اور نصیحت کو سنیے، اور جو چیز بھی اِس کے خلاف ہو، اسے دیوار پر دے ماریے۔

:اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ
[اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کا کہا مانو اور اپنے اعمال کو غارت نہ کرو۔[۴۷:۳۳

:مزید فرماتے ہیں

وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِن بَعْدِ قُوَّةٍ أَنكَاثًا

[اور اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے اپنا سوت مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر کے توڑ ڈالا۔[۱٦: ۹۲

پس اپنی قیادت، امراء اور کبار قائدین کے گرد خود کو اکٹھا کر لیجیے اور ان لوگوں کی صداؤں سے کمزور مت ہوں جو مسلمانوں کی صفوں کو تقسیم کر رہے ہیں، جو اس طرح دیکھتے ہیں کہ سوائے ان کے کسی کے پاس بھی حق نہیں ہے، اور جو کوئی بھی ان کے ساتھ نہیں ہے، وہ ان کا دشمن ہے۔

پس انہوں نے پہلے بھی استعمال کیا اور اب بھی استعمال کر رہے ہیں؛ مجھے نہیں علم کہ یہ دانستہ ہے یا مغالطہ کی وجہ سے ہے یا لغویات کی وجہ سے، جب کہ یہ ایک نفرت انگیز قسم کی سازش اس بابرکت جماعت کے خلاف کر رہے ہیں اور اسی طرح عمومی طور پر اہلِ اسلام کے خلاف ان کی یہ سازش جاری ہے۔۔۔ جس کو انہوں نے ایک 'حقیقی اسلامی منصوبہ' کا لباس پہنا رکھا ہے! پس اس کے ذریعے انہوں نے امت کے بیٹوں کو گمراہی پر ڈالا، اور میں ان کے زیادہ تر کے اخلاص پر بالکل بھی شک نہیں کر سکتا اور نہ ہی ان کی اسلامی حمیت کے بارے میں شک میں ہوں، لیکن میں ان کی عقلوں کی دانشمندی اور علم و فہم کے درست ہونے پر سوال ضرور اٹھاؤں گا۔۔۔ یہ بات ان کے پیروکاروں اور معتقدین سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ اس تنظیم کے امراء کی متواتر جارحیت، سطحی علم، عجلت پسندی، مختصر اندیشی، اور ان کا علماء کی طرف سے حق بیان کیے جانے کے بعد رو گردانی کا مظاہرہ ہوا۔۔۔ وہ بھی انہی علماء کی تحاریر سے جنہیں پڑھ کر یہ بڑے ہوئے اور آج بھی پڑھ رہے ہیں، شاید ان کی صفوف میں کچھ گمراہ شدت پسند اور دیگر عوامل کے داخل ہونے کی وجہ سے، اس تمام سازش کو عملی جامہ پہنایا گیا، تحریک کے خلاف جاری ہے، جن میں مندرجہ ذیل چیزیں شامل ہیں۔ (جو اب بھی اس بابرکت (جہادی

ان تمام سابقہ تجربہ کار مجاہدین کو اپنے رستے سے ہٹانا جن کے اوپر شام کے لوگ جہاد کے ثمرات کو حاصل کرنے کے لیے -

!اعتماد کرتے ہیں تاکہ جو لوگ صرف میدانِ عمل میں باقی بچیں وہ یا تو جاہل ہوں یا متکبر یا بے وقوف یا پاگل

تمہارے لیے تو مطلع صاف ہے چاہے تو سفید کرو یا پیلا*** اور جو چیز بھی چاہو اسے اپنی مرضی کے مطابق تباہ کر لو

جہادی فکر کے اُن استعار علماء کا سقوط کرنا کیونکہ وہ اس تنظیم کی من پسند باتوں سے راضی نہ ہوئے اور اس تنظیم کی شدت - پسندی، جارحیت اور گمراہی کی حمایت نہ کی۔

جہادی تحریک میں بد عنوانی کو پھیلانا، طواغید کے ساتھ تنازعہ کے دائرے کو منتشر کرنا، اور امت کے دشمنوں سے اسلحہ کو - ہٹا کر اس کا رخ مخلص مجاہدین یا مسلم عوام کے بیٹوں کی طرف کرنا، اور اس کے لیے مختلف حیلے بہانے سے کام لینا اور ایسی عمومی باتوں کا اطلاق اُن پر کرنا جن کو کرنے کی اِن کو قطعاً اجازت نہیں ہے۔

لوگوں کو پریشان کرکے ان کی توجہ اسلامی تحریک سے موڑنا اور کسی بھی قسم کی ممکنہ مقبول عوامی حمایت پر آگ برسانا اور - اپنے برے اعمال کے سبب کسی بھی قسم کی امت کی حمایت جو اُس تحریک کی طرف ہو اس کو روکنے کی سعی کرنا اور اس کا عملی اطلاق میدان میں کرنا، اور لوگوں سے ان کے مختلف طبقاتِ فکر اور مذہبی وابستگی کی بنیاد پر بدسلوکی کے ذریعہ معاملہ کرنا۔

اپنی بداعمالیوں، جارحیت، شدت پسندی اور خونریزی کے ذریعے لوگوں کے سینوں میں خلافتِ اسلامیہ اور امارتِ اسلامیہ - کے منصوبوں کو مسخ کرنا۔ یہ بداعمالیاں لوگوں کو اس منصوبہ پر کام کرنے سے روکنے کا باعث بن سکتی ہیں جب لوگ اس قسم کے ناکام تجربہ سے گزریں گے جو عیوب، جارحیت اور خلاف ورزیوں سے بھرا پڑا ہوگا۔

سے کیے، یہ ان مجاہدینِ امت کے خلاف ان کی صفوں کو توڑنے (انہوں نے یہ تمام تجاوزات مندرجہ بالا اعلانات (خلافت -

کے لیے کام کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے کوشش کر رہے ہیں، اور ساتھ ان مجموعوں کے خلاف بھی تخریب کاری کرتے ہیں، جو دین کی نصرت میں لگے ہوئے اور اپنے معتقدین کو ان امراء کے خلاف بھڑکاتے ہیں، اور طلباء کو اپنے مشائخ سے بد ظن کرتے ہیں۔

کیا تم نے کبھی اس طرح کے منحوس ثمرات کسی بھی جہادی تحریک اور ان کے ابطال کے لیے دیکھے ہیں بہ نسبت اس دعوی قیامِ خلافت کرنے والوں کے؟ کیا خلافت کا کسی حصہ پر قائم کرنا اس چیز کا متقاضی بن گیا ہے کہ جو دعوت و جہاد باقی علاقوں میں جاری ہے، وہاں موجود تمام جہادی جماعتوں کو بکھیرنے اور منتشر کرنے کا کام کیا جائے اور وہاں پر ان کو اپنے ہی مشائخ کے خلاف مختلف میدانِ جنگ میں ابھارا جائے؟

یہ ایک اور سازش ہے جو مبارک جہادی تحریک اور اس کی مخلص جماعتوں کے خلاف کی جا رہی ہے۔ خلاصہ بیان یہ کہ: تم ہمارے ساتھ ہو جاؤ، ورنہ تماری صفوں میں تفریق پیدا کر دیں گے اور اس کو منتشر کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہ وہ انتشاری پسند گروہ) کے پیروکار اپنے ملکوں میں استعمال کرتے ہیں جب وہ دوسروں پر آمر بن) طریقہ کار ہے جو فوضوی جاتے ہیں، اور کھیل کے دوران آپ کو ان سے یہ بات سننے کو ملے گی،' یا تو میں کھیلوں گا یا میں تمہارے کھیل کو برباد کر مطلب، یا تو وہ خود کو دوسروں پر مسلط کریں گے اور مرکزی کھلاڑی کا عہدہ قبول کریں گے یا پھر وہ تمام کھیل میں 'دوں گا شر انگیزی اور انتشار پھیلائیں گے۔ یہ وہ اخلاقیات ہیں جو سڑکوں کے بچے اپناتے ہیں، اور یہ معاملات دعوت اور جہاد کے داعیان کے شایانِ شان نہیں ہے۔۔۔ پھر آپ کے پاس انتخاب کرنے کے لیے بچتا ہی کیا ہے جب یہ لوگ خود کو آپ پر مسلط کر لیں، یا تو وہ کھیل کی صدارت کریں گے اور اسے اپنی خواہشات، جہالت، متواتر جارحیت کے ذریعے چلائیں گے یا اس میں ! فساد اور تخریب کاری کریں گے ! یا پھر دوسرے الفاظ میں: یا وہ یا سیلاب

حقیقت یہ ہے کہ ان کا حالیہ اعلان بہت ہی خطرناک ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا تھا، مجھے اس بات سے کوئی نقصان نہیں ! پہنچتا ہے کہ اگر اپنی خلافت کا اعلان شام میں کریں یا عراق میں یا پھر لندن میں

ہم خلافت کے دشمن نہیں ہیں بلکہ ہم اس منصوبہ کی طرف دعوت دینے والے بہترین انصاران اور داعیان ہیں اور ان لوگوں کی حمایت کرتے ہیں جو ان کو قائم کرلے یا اس کی کوشش کرے۔ تاہم، خلافت کا منصوبہ مسلمانوں کی ذاتی اقدار کا لحاظ رکھنے والا ہوتا ہے اور ان کے تمام حصوں کو جمع کرنے والا ہوتا ہے، نہ کہ ان حصوں میں موجود صفوں کو منقسم کرنے امام) کے پیچھے سے لڑا) کا! اور یہی امام کی خاصیت ہے جیساکہ نبی آخر الزمان (صلی اللہ علیہ وسلم) سے خبر دی گئ: [اس (رواہ مسلم) ['جاتا ہے اور اس کے ذریعہ سے امان دی جاتی ہے

یہ مسلمانوں کے لیے تمام قسم کے شر سے حفاظت کی ڈھال ہے، نہ کہ ایسی چیز ہے جو خود شر کی دعوت دے۔ خلافت کو ہر مسلمان کے لیے محفوظ پناہ گاہ ہونا چاہیے۔۔۔نہ کہ کوئی دھمکی آمیز چیز جو ڈراتا ہو اور لوگوں کے اذہان میں پریشانی کو لے کر آئے۔ انہوں نے ہی اپنی پہلی بیعت کو حذف کیا جو کہ ان کی امراء کے ساتھ موجود تھی اور انہی امراء کے خلاف بغاوت کر دی، اور انہوں نے اپنے کبار امراء کے خلاف تب بھی ظلم کیا جب انہوں نے پہلی بار ریاست کا اعلان کیا (دولتِ عراق)، اور دولتِ شام) تو بھی انہوں نے ناحق خون بہایا اور شریعت کو حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ اس) پھر جب دوسری بار اعلان کیا 'لیے ہمارا یہ حق بنتا ہے کہ ہم پوچھیں: 'اب اس اعلانِ خلافت کے بعد یہ کیا کریں گے؟

ابھی تک سب سے خطرناک کام جو انہوں نے کیا وہ مسلمانوں کی وحدت کو توڑنا، دعوت اور جہادی مجموعات کی صفوں میں شگاف ڈالنے کی کوشش کرنا، اور اس سے بڑھ کر یہ کہ انہوں نے مسلمانوں کی تقسیم ایسے عموم پر کی جس میں یا تو آپ ان کے حمایتی ہو یا ان کے مخالف ہو۔ انہوں نے اپنے سے کمزوروں کو بالکل بھی رحم کے قابل نہ جانا اور اپنے علاوہ دوسرے شامی مجموعات میں جانے کے لیے ان لوگوں کو کوئی عذر نہ دیا؛ بلکہ یہ معاملہ تو یہاں تک پہنچا کہ جس نے بھی ان کی مخالفت ، حمایتیٔ صحوات یا (کی وہ غدار بن گیا۔۔۔ جس نے ان کے بیعت کی تردید کی وہ سلولی، سروری، صحواتی (مرتدین محبِ صحوات کہلایا گیا، یا صحوات کے ساتھ اسے چلتے پھرتے دیکھا جانے لگا اور اسی قسم کی لغویات۔۔۔اور یہ اُن لوگوں کو قتل کرنے لگے جو بیعت نہیں دے رہے تھے اور انہی کے اوپر یہ الزام آنے لگا کہ جو کوئی ان کی مخالفت کرے گا تو اُن کی

بیویوں کو اغوا کرنے کی دھمکی ان کی طرف سے دی جانے لگی! البتہ یہ ہم پر ابھی تک ثابت نہیں کیا گیا ہے لیکن اگر یہ سچ ہے تو پھر ہمارا ان کے ساتھ بہت بڑا مسئلہ سامنے آجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلم خواتین کو ہر جارح اور ظالم کے شر سے محفوظ رکھیں۔ (آمین)

آج ہم یہ بہت اچھی طرح جانتے ہیں کہ جب انہوں نے تمام جہادی جماعتوں کو کالعدم قرار دینے کی دعوت دی تاکہ وہ ان کی بیعت کریں تو ان کے اندر ایسے لوگ موجود ہیں، جو سطحی قسم کا علم رکھنے والے ہیں اور زیادہ تر جو اِن افراد کو سنتے ہیں اُن کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے یا پھر جو ان کو سنتے ہیں ان لوگوں کا تعلق شدت پسند اہل غلو سے ہے۔۔ اور ایسے لوگ جن کے جذبات اور شدت پسند رحجانات اِن کی حکمت، غور و فکر پر حاوی ہو جاتے ہیں اور جن کی جہالت اُن کے علم سے بڑھی ہوئی ہے۔ ایسے افراد اپنی امیدیں بڑھاتے ہیں اور جنگوں کو ایندھن صرف اسی وجہ سے دے رہے ہیں کیونکہ علماء، اہل علم اور اہل دانش ان سے علیحدہ ہو چکے ہیں۔

پھر یہ ایک حقیقت ہے کہ انہوں نے حالیہ جہادی فکری مجموعات کو اپنی حالیہ بیعت کو توڑنے کی دعوت دی ہے تاکہ ان گروہوں کو منتشر کیا جائے، ان کی صفوں کو توڑ پھوڑ کا شکار کیا جائے۔ یہ ہمیں اس چیز کی طرف سوچنے کے دعوت دیتا ہے کہ آخر ان چہروں کے پیچھے کیا چھپا ہے اور ہمیں مجبور کر رہا ہے کہ ہم اس بچگانہ اور عوامی سطحی قسم کے بیانات میں بتلائے گئے راستہ کو اختیار نہ کریں۔۔۔ اگر خلافت کے اعلان سے پہلے ہی یہی صورتِ حال تھی کہ یا تو آپ ہمارے ساتھی ہیں یا دشمن ہیں، تو پھر اس خلافت کے اعلان کا بعد کیا فرق پڑ رہا ہے۔۔۔؟

یہ خلافت ہر مسلمان کا خواب ہے جس کو حاصل کرنے کی وہ سعی کر رہا ہے، پس اس حسین خواب کو اپنی ان گولیوں سے جو ہر مخالف کے سر کو کھول کر اندر موجود اجزاء کو باہر نکال دے جیسے اعمال سے اپاہج مت بناؤ۔ بلکہ، اگر تم اسے حاصل کرنا چاہتے ہو تو اسے مسلمانوں پر مہربانی اور مظلوموں کی مدد کے ذریعے قائم کرو۔ تم فانی ہو بالکل اسی طرح جس طرح باقی فانی ہیں، اس لیے اچھی سوچ رکھو اور اس کو مسخ مت کرو، اس کی تعمیر میں ایسے حصہ ڈالو کہ یہ خلافت علی منہاج النبوہ کے ستون بن

جائیں، نہ کہ انتہا پسندی، ظلم اور ناانصافی پر اس کو قائم کرو۔ اہل اسلام اور ان کی جماعتوں کو آپس میں متحد کرنے کے معاملہ میں حصہ ڈالو نہ کہ ان کو توڑنے میں۔ مظلوموں کی نصرت کرنے اور ان کے اوپر مصائب و آلام کو دور کرنے میں حصہ ڈالو نہ کہ انہیں بڑھانے میں، مسلمانوں کے خون کو محفوظ کرنے میں اپنا حصہ ڈالو نہ کہ اسے بہانے میں!

ابوہریرہؓ سے امام احمد، مسلم اور نسائی روایت نقل کرتے ہیں:

'جو کوئی بھی میری امت پر حملہ آور ہو اور اس کے اچھے اور برے لوگوں کو قتل کرے، اور نہ ہی ان کو چھوڑے جو کہ ایمان پر سختی سے قائم ہوں اور نہ ہی ان لوگوں سے اپنا وعدہ نبھائے جنہیں عہدِ امان حاصل ہو، تو اس کا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں اور نہ ہی میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔'

خلیفہ سلیمان بن عبدالمالک نے اپنے زاہد تابعی سلمۃ بن دینار المدنی سے کہا: اے ابو حازم! تم اس بارے میں کیا کہتے ہو جس میں ہم مبتلا ہیں؟ سلمۃ نے جواب دیا: 'اے امیر المومنین! کیا آپ مجھے اس سوال سے معاف کر سکتے ہیں؟' خلیفہ نے کہا: 'مجھے صرف ایک نصیحت کے طور پر یہ بات بیان کر دو۔' سلمۃ نے جواب دیا: 'آپ کے آباؤاجداد نے لوگوں پر بغیر مشورے اور بغیر ملاقات کے، طاقت کے بل بوتے پر غلبہ حاصل کیا، جس کے ذریعے انہوں نے سنگین خونریزی کی، پھر وہ چلے گئے، تو اگر آپ اس چیز کو محسوس کر سکتے ہیں جو انہوں نے کہا اور جو ان کو کہا گیا'۔ پس ایک شخص جو مجلس میں موجود تھا وہ بولا: 'کیا ہی برا ہے جو تم نے ابھی ابھی بیان کیا ہے۔' ابو حازم نے اسے جوب دیا: 'تم نے جھوٹ کہا، اللہ تعالیٰ نے علماء سے یہ عہد لیا ہے کہ وہ کھول کر بیان کریں گے'۔

ہاں! اللہ کی قسم! وہ واپس چلے گئے، پس اگر تم بھی اسی چیز کو محسوس کرو جو انہوں نے کہا اور اس کے جواب میں جو ان کو کہا گیا!

اشعار

پس اگر اللہ تعالیٰ نے چیونٹیوں کو پر دیے ہوتے، تو وہ ضرور ان پروں کے ذریعے پسپائی اختیار کرتیں
ہر شخص کے لیے کچھ حدود متعین ہیں اور اس کا خاتمہ تب ہو جاتا ہے جب وہ ان حدود کو پامال کر دیتا ہے

:ابو ہریرہؓ سے حدیث روایت کی گئی ہے کہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا
'امام ڈھال ہے، اس کے پیچھے سے لڑا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ سے امان دی جاتی ہے۔'

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ صرف مسلمانوں کے امام ہیں بلکہ دو جہاں کے امام ہیں، اور ان کی امامت کبھی بھی مسلمانوں میں تفریق ڈالنے اور ان کو ٹکڑے کرنے والی نہ تھی، بلکہ ان کو وحدت میں سمونے کے لیے تھی۔ یہ امامت معصوم لوگوں کے سروں کو گولیوں سے چھلنی کرنے والی نہ تھی اور نہ ہی تلوار کے ذریعہ ان کے دماغوں پر ضرب لگا کر سب کچھ باہر نکالنے والی تھی، بلکہ وہ تو ان کے سروں اور جو کچھ اس میں موجود ہے کی حفاظت کے لیے تھی، ان کی نشو نما اور ارتقاء اعلیٰ کی طرف فائز کرنے کے لیے قائم تھی نہ کہ انہیں ان معمولی انتخابات کی طرف لے کر جانے والی تھی۔ یہاں تک کہ وہ قتالی جماعتیں جو کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بیعت نہ دے سکیں اور نہ ہی ان کی سیاسی ولایت کے اندر داخل ہو سکیں جیسا کہ ابو بصیر کا صلح حدیبیہ کے وقت دوسری جگہ اکٹھا ہونا تھا اور اسی طرح جو لوگ الاسود العنسی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلاف بغاوت کو یمن میں کچلنے کی کوشش کر رہے تھے، انہوں نے ان میں سے کسی کے جہاد کو بھی باطل نہیں کہا اور نہ ہی ان کی ہجرت کو واجب قرار دیا کہ وہ میدانِ عمل اور جہاد کو چھوڑ کر آجائیں، نہ ہی انہیں گناہگار قرار دیا، نہ ہی دھمکایا گیا، نہ جلا وطن کیا گیا، نہ ہی ان کی جماعت کو تحلیل کیا گیا؛ اس کے بر عکس ان کو میدانِ عمل میں چھوڑ دیا گیا یہاں تک کہ وہ نصرتِ کامل حاصل کر لیں اور دار الاسلام کی طرف ان سے واپس جا ملیں۔

یہ واقعات اس وقت کے ہیں جب خلافت قائم تھی۔ خلافت کبھی بھی ایسا عہدہ نہیں رہا کہ جس کے ذریعے مجاہدین کے جہاد کو کالعدم قرار دیا گیا ہو یا اس کے ذریعے ان کو ٹکڑے کرنے کی سعی کی جائے یا ان کو دعوت دی جائے کہ وہ اس خلافت سے باہر یا چھوڑ دینے والوں کو اپنے امراء، مشائخ اور علماء کے خلاف عَلَم بغاوت بلند کرنے کا کہیں۔ بلکہ ان علماء کی مثال تو ایسی

ہونی چاہیے تھی کہ وہ اس نہج پر استقامت کی دعوت دیتے اور لوگوں کو اس خلافت کی طرف بلاتے۔ ان علماء کی امداد و نصرت کرتے، نہ کہ انہیں اپنی جماعتوں کو تحلیل کرنے اور جہادی میدانِ عمل کو چھوڑنے کی دعوت دیتے، اور جنہوں سے یہ کام نہ ہو پاتا انہیں گناہگار قرار نہ دیا جاتا۔ تاریخ نے بہت سے ایسے اہل اسلام اور ان کے امراء اور علماء کی تاریخ کو محفوظ کیا ہے اور انہیں عزیمت بھی بخشی جن جماعتوں نے استقامت دکھائی اور خلافت کی بیعت اور علاقہ کی حکمرانی سے باہر نکلے، اور عبیدی، تاتاریوں اور صلیبیوں کی حکمرانی والے علاقوں میں داخل ہو گئے۔

اس وجہ سے ہم عوام الناس کو تنبیہ کرتے ہیں اور خصوصی طور پر ان افراد کو جنہوں نے مجاہدین کی صفوں کو توڑنے، ٹکڑے کرنے اور مجاہدین کو منتشر کرنے کی دعوت پر لبیک کہا ہے کہ وہ اس دعوت پر کسی بھی قسم کی نفسیاتی، معنوی، فکری، اور جسمانی خوف میں مبتلا نہ ہوں اور اسے خود سے دور کر لیں، جن کی دعوت یہ صفوں کو پارہ پارہ کرنے والے وکلاء دے رہے ہیں۔ ان کو چاہیے کہ وہ اپنے امراء کے گرد، حق پر ثبات کے ساتھ اور اپنے عہد پر استقامت کے ساتھ قائم رہیں، اور جو ان کی مخالفت کریں ان سے بالکل کوئی بھی ضرر محسوس نہ کریں اور نہ ہی کسی قسم کی مایوسی کا شکار ہوں یہاں تک کہ اللہ کا امر آ جائے

: میں اس کا اختتام مندرجہ ذیل تنبیہ سے کرتا ہوں

اگر کوئی زمانہ امام کے بغیر ہو، اور کسی بھی عقلمند، ' : امام الحرمین اپنی کتاب 'غیاث الامم فی التیاث الظلم' میں لکھتے ہیں - دانشمند اور طاقتور سلطان سے محروم ہو، تو پھر یہ معاملہ علماء کے ہاتھ پر منتقل ہو جاتا ہے، بجز اس کے کہ مخلوق میں اختلافات پائے جاتے ہیں ان پر لازم ہے کہ وہ علماء کی طرف رجوع کریں اور اپنے تمام معاملات اور خدشات ان کے پاس لے کر جائیں، اگر وہ ایسا کر لیں گے، تو ہدایت پا جائیں گے۔ پھر یہ علماء ان لوگوں کے اوپر نگران بن جائیں گے، اگر وہ کسی خاص شخص پر متفق نہیں ہوتے، تو پھر ہر علاقہ کے لوگوں کو اپنے علماء کی اتباع کرنی چاہیے، اور اگر کسی علاقہ میں علماء کی تعداد کثیر ہے، تو پھر ان میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے شخص کی اتباع کی جائے گی'۔ یہ سب سے ضعیف نکتہ ہے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے خلافت کا اعلان کیا ہے۔ علماء ربانین میں کسی ایک عالم نے بھی ان کی حمایت نہیں کی یا نہ ہی ان پر اعتماد کیا یا ان کے ساتھ ہوا، وہی علماء جو ان کے منہج، فکر اور عقیدہ کے ساتھ بھی منسلک مانے جاتے ہیں۔۔۔ چاہیے کہ لوگ اس پر

سوچیں، اور معقول شخص کو تو اس پر ضرور سوچنا چاہیے کہ کیا وجہ ہے کہ ان لوگوں نے علماء کا اعتماد کھو دیا جبکہ انہی علماء کے رسائل اور کتب یہ پڑھتے اور سیکھتے ہیں، یہاں تک کہ سبھی نے ان کو چھوڑ دیا اور کسی نے بھی ان کی حمایت نہ کی؟ یہ تو وہی علماء ہیں نہ جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور جو کسی بھی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پراہ نہیں کرتے۔۔۔اس کا کوئی جواب تو ضرور ہے۔

خلافت دعوی کرنے اور نام رکھنے سے حاصل نہیں کی جاتی، نہ ہی نیت اور چاہت رکھنے سے حاصل ہو جاتی ہے بلکہ اس کا تعلق تو اس تطبیق سے ہے جو اس زمین پر ممکن ہو پائے۔ جب حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کی تھی تو وہ اسی وقت صرف اس اعلان کی وجہ خلیفہ نہیں بن گئے تھے، وہ اس وقت تک اصل خلیفہ نہ بن پائے تھے جب تک تمام کے تمام صحابہ نے ان کی بیعت نہ کرلی اور ان کے عہدہ پر کسی نے اعتراض نہ کیا اور وہ مضبوط ہو گیا۔۔۔ہر وہ امیر جس کو جماعت المسلمین بیعت نہ دے اور نہ ہی علماء ربانین میں اہل علم کی ایک خاص جماعت، تو وہ فقط اس جماعت کا امیر ہے یا اس امارت کا امیر ہے، نہ کہ وہ امیر المومنین عمومی طور پر تمام مسلمانوں کے لیے کہلایا جائے گا اور اسی طرح نہ ہی اسے تمام مسلمانوں کا خلیفۃ المسلمین کہا جاسکتا ہے، اور یہ بات درست نہیں کہ جو اس جماعت کی بیعت نہ کرے یا ان کی طرف ہجرت نہ کرے انہیں گناہگار ٹھہرایا جائے۔ یہ حقیقت ہے کہ علماء ربانین کی خاص جماعت نے ان کی تائید نہیں کی ہے اور نہ ہی ان کے ہاتھ پر بیعت کی ہے، یہ اس بات کو ظاہر کرنے کے لیے کافی ہے کہ یہ جماعت جس نے خلافت کا اعلان کیا ہے ان علماء کے نزدیک درجۂ ثقہ پر نہیں ہے، جس کے اوپر علماء دین اور دنیا کے معاملہ پر اعتبار کر سکیں۔

اس بات کا تذکرہ کرنا بھی ضروری ہے کہ اگر اس جماعت کے علاوہ کوئی دوسری جماعت جہاد کے عملی میدان میں موجود نہ ہو، پھر ان علماء کا علم لازماً ان لوگوں کو مجبور کرتا ہے کہ وہ اُس جماعت کے امیر کی حمایت کریں کیونکہ اس چیز کی اشد ضرورت ہے کہ بہترین امیر اس محاذ کی رہنمائی کرے۔ پھر اس میں کوئی شک نہیں ہو گا کہ یہ جماعت پھر بھی کم از کم ان طواغید اور مرتد حکمرانوں سے بہتر ہو گی۔ تاہم چونکہ محاذ اس وقت بھی مختلف قتالی جماعتوں اور گروہوں سے بھرا پڑا ہے جو کہ مخالف کے طور پر ایک ہی قسم کی طاقت اور قوت رکھتے ہیں اور قدم جمائے ہوئے ہیں، اور ان (جماعت الخلافۃ) سے نہج اور قیادت میں بھی افضل ہیں، تو پھر یہ درست نہیں کہ مفضول کو فاضل پر ترجیح دی جائے۔

آخر میں یہ ہم اپنے لیے پسند نہیں کرتے کہ ہم ان لوگوں میں سے بن جائیں جو سوائے جماعت الدولۃ کے ساتھ الفاظ کے - تبادلوں کے علاوہ کچھ نہ کریں اور ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ ہمارے دشمن خوش ہوں جب ہم کوئی بات بیان کریں یا دشمن یہ گمان کریں کہ ہم اِن کے ساتھ ہیں اور اس گمان کی وجہ سے وہ (جماعت الدولۃ) یہ سمجھیں کہ ہم جماعت الدولۃ کے خلاف ہیں، بلکہ اس دولتِ اسلامیہ اور خلافت اسلامیہ کے منصوبہ کو خراب کرنے کے خلاف ہم لکھتے ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ جو چیز ہم لکھتے ہیں اس سے یہ دشمن خوش ہوں کیونکہ ہمارا لکھنا ان کو راضی کرنے کے لیے نہیں ہوتا، اور ہم اس چیز سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ ہمارے اور ان دشمنوں کے درمیان کسی بھی قسم کی ہم آہنگی پائی جائے، جو چیز ہم لکھتے اور بیان کرتے ہیں اس کا تعلق اس دعوت اور علم (اسلام) پر بھروسہ سے ہے، جس کے ذریعے ہم حق بات کو بیان کرتے ہیں اور حق اور اہل حق کی حمایت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم کسی چیز کی پراوہ نہیں کرتے ہیں کہ کون اس کو پڑھ کر راضی ہو جائے اور کون اس سے غضب ناک ٹھہرے، کون اس پر خوشی دکھائے اور کس کا گلا دب جائے، ہم اس کو خاطر میں نہیں لاتے ہیں۔ اگر ہم لوگوں کی رضامندی چاہتے اور شہرت وعظمت اپنے لکھنے کے ذریعے تلاش کرتے، تو ہم جماعت الدولۃ کی لہروں کی نذر خود کو کر دیتے اور اس کے ذریعے وہ ہمیں اپنے سر آنکھوں پر بٹھاتے یا پھر آسمان سے بھی اوپر چڑھا دیتے، لیکن ہم نے حق کی لہروں پر سوار ہونے کا تہیہ کیا چاہے اس کے لیے کتنی ہی تکلیف برداشت کرنی پڑے۔ ہم اس سے پیچھے نہیں ہٹیں گے اور نہ ہی اسے چھوڑیں گے، حتی کہ اگر یہ ہمیں زمین میں بھی گاڑ دیں یا پھر ہمارے سروں میں گولیوں کو اتار کر اسے خالی ہی کیوں نہ کر دیں!

المیہ یہ ہے کہ جماعت الدولۃ اور اس کے امراء اور ترجمان روزانہ کی بنیاد پر حملہ آور ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے ہم جواب دینے پر مجبور کر دیے جاتے ہیں، حالانکہ اگر یہ معاملہ نہ ہو، تو ہم فقط اپنے آپ کو بیانات اور اس کی تصدیق تک محدود کر لیں، کیونکہ کم از کم میری طرف سے جماعت الدولۃ پر جنگ مسلط نہیں کی گئی۔ بلکہ حق وہ چیز ہے جس کی میں حمایت کرتا ہوں اور جب ضرورت ہو تو اس کو بیان کرتا ہوں، اور یہ بات جائز نہیں کہ جب کسی بیان کی ضرورت پیش آئے تو اس میں دیر کی جائے۔ جماعت الدولۃ ہی ہمیں اس پر ہر دفعہ مجبور کرتی ہے اور ہم اب اس معاملہ میں خاموش نہیں رہ سکتے۔

اے اللہ، ہم آپ سے ہدایت، پاکبازی، ثبات اور حسنِ خاتمہ کا سوال کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ درود وسلام بھیجیں ہمارے نبی (محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)، ان کی آل اور ان کے تمام اصحابؓ پر۔ (آمین

ابو محمد المقدسی

رمضان، ۱۴۳۵ھ ۱۳

(مصدر : (عربی

http://www.tawhed.ws/r?i=12071401

(حوالہ : (انگریزی

http://www.kavkazcenter.com/eng/content/2014/07/20/19483.shtml

نوٹ:

اس بیان کو انگریزی ترجمہ سے اردو لغت میں لانے کی کاوش کی گئی ہے جبکہ اصل مصدر عربی زبان میں ہے۔ کسی بھی قسم کی کمی بیشی کے پیش نظر اصل مصدر کی طرف رجوع کیجیے۔

شیخ ابو قتادہ فلسطینی فک اللہ اسرہ کا جماعت الدولۃ کے متعلق فتوی !

مجاہدین اور محبان جہاد کے نام ایک پیغام
شیخ ابو قتادہ فلسطینی فک اللہ اسرہ کی جانب سے
یہ خط میں شدید دکھ کیساتھ لکھ رہا ہوں اور اگر یہ اللہ کیساتھ اس عہد کے مطابق نہ ہوتا جوکے اس نے اپنی مخلوق سے لیا تھا تو میں یہ خط کبھی نہ لکھتا۔ اللہ گواہ ہیں کہ میں نے اس خط کو جاری نہ کرنے کے لیے اپنے آپ سے کتنی سخت جدوجہد کی ہے لیکن اس بات کے خوف نے کہ کہیں میں وہ سچ تو نہیں چھپا رہا جوکے میں جانتا ہوں میں اس کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ میں نے خاص حلقہ احباب میں اور عوامی سطح پر ہر ممکن کوشش کی ہے کہ اہل جہاد پر سے کسی بھی نقصان کو ہٹاوں تاہم وہ لوگ جوکے جھوٹ، شیطان اور گمراہی کا شکار ہو چکے۔ انکا عظیم مقصد صرف جہاد کو تباہ کرنا ہے اور اسکی بھلائی انہیں مقصود نہیں ہے۔ ان الفاظ کا مخاطب "الدولۃ الاسلامیہ فی العراق کی قیادت اور شام میں انکی شاخ ہے"۔ مجھ اسپر مکمل شرح صدر حاصل ہو چکی جسمیں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ یہ گروہ (الدولۃ الاسلامیہ) بمعہ اسکی عسکری و اسلامی قیادت کے "جہنم کے کتے" ہیں اور انکے اعمال اسپر گواہی دیتے ہیں، اور وہ رسول اللہ کی اس تعریف پر سب سے زیادہ پورا اترتے ہیں جو کے احادیث میں وارد ہوئی ہے۔ "وہ مسلمانوں کو ماریں گئیں اور کافروں کو چھوڑ دیں گئیں۔ اللہ کی قسم اگر میں انہیں پاوں تو قوم عاد کی طرح قتل کروں"۔ میں انکے بدترین اعمال کیوجہ سے اس فتوی کو دینے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا۔ میں نے انہیں سمجھانے کی ہر ممکن کوشش کی حتی کے انھوں نے نصحیت، سچائی و رہنمائی کو ماننے سے انکار کر دیا۔ میرا یہ خطاب ان لوگوں کیساتھ ہے جوکے اپنے آپ کو ان سے منسوب کرتے ہیں اور جنکے دلوں میں رتی بھر بھی سنت، دین یا اللہ کا خوف ہے، جو مسلمانوں کا خون بہانے سے ڈرتے ہیں کہ یہ ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ کے رسول کا فرمان ہے۔ رسول اللہ کی بیان کردہ تعریف کوئی گنجائش نہیں چھوڑتی کہ ہم ایسے لوگوں کے متعلق (خارجی کے علاوہ) کوئی اور نام تلاش کریں۔

بعض لوگ یہ اعتراض کریں گئیں کہ خوارج کی تعریف ان کے عقیدے پر پورا نہیں اترتی کیونکہ خوارج یہ یقین کرتے تھے کہ جو بھی بندہ کبیرہ گناہ کرتا ہے وہ مرتد ہوتا ہے لیکن رسول اللہ کی حدیث و تعریف ہمیں انکے رویئے کی طرف بھی رہنمائی کرتی ہے بغیر اس بحث میں جائے کہ انکا عقیدہ کیا تھا۔ انکے بڑوں کا رویہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں بھی ایسا ہی تھا جیسا کے آج انکا ہے، اسلیے کسی کو بھی رسول اللہ کے فتوی کے علاوہ بات نہیں کرنی چاہیے۔ ان لوگوں کی مثال ایسی ہے ہے جوکے ایمان والوں کیساتھ لڑائی کرتے ہیں جیسے کے جبہۃ النصرہ۔ (اللہ انکے کمانداروں و علماء کی حفاظت فرمائے

آمین)۔ یہ وہ ہیں جو حکیم الامت شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ جیسے جہاد کے رہنماوں پر پر الزام لگاتے ہیں کہ انہوں نے اپنا منہج بدل لیا ہے، یہ وہ ہیں جو کے الفاظ سے دھوکہ دیتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ جہاد کے راستے کا کوئی تجربہ نہیں رکھتے نہ ہی یہ اہل جہاد کے عقیدے کو سمجھتے ہیں اور نہ ہی انکی حکمت عملی کو۔ انکا یہ دعوی کتنا عجیب ہے کہ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ کا عقیدہ شیخ اسامہ بن لادنؒ کے عقیدے سے ہٹ کر ہے !۔ ماسوا انکے جو کے انکے ہی جیسے ہیں ان کی بات کوئی نہیں سنتا جو ان لوگوں (مجاہدین رہنما) کی تاریخ کو نہیں جانتے اور انکے کارناموں کی انہیں کچھ خبر نہیں ہے۔ یہ دوسروں کو اپنے الفاظ و اصطلاحات سے گمراہ ہونے کا الزام دیتے ہیں حالانکہ یہ خود اس بات کے مستحق ہیں کہ انہیں گمراہ، جھوٹے و متکبر کہہ کر پکارا جائے ! گوکے ان کے الزامات کی اب میرے نزدیک کوئی حثیت نہیں ہے اور یہ مجھے زیادہ متاثر نہیں کرتے لیکن انکے جرائم ہمارے سر پر یہ زمہ داری ڈالتے ہیں کہ ہم ان سے اظہار برآت کریں کیونکہ یہ رسول اللہ کی بتائی گئی خوارج کی تعریف پر پورا اترتے ہیں مجھے اچھی طرح ادراک ہے کہ جاہل بہت ساری باتیں کریں گئیں جن میں سے کم از کم یہ بات ہو گی کہ "یہ بندہ جیل میں ہے اس لیے کچھ نہیں جانتا"۔ میں جوابا کہتا ہوں کہ اللہ گواہ ہیں کہ میں ان سے زیادہ جانتا ہوں۔ مسئلہ ہر گز یہ نہیں ہے کہ مجھے معلومات نہیں مل رہیں بلکہ دراصل یہ ہے کہ میں ان معلومات میں سے بہت کم ہی افشا کر سکتا ہوں ، میں اس مقام پر نہیں ہوں کہ میں ہر روز دوسروں کی طرح ایک نیا بیان جاری کر سکوں اور یہی وجہ ہے کہ میدان ان جیسے جہلاء کے لیے خالی پڑا ہے جو کے الدولۃ کے ساتھ یوں چمٹے ہوئے ہیں جیسے ایک جاہل اپنے قبیلے کیساتھ جہالت کیوجہ سے چمٹا ہوتا ہے۔ میرا یہ خطاب صرف ان لوگوں تک ہی محدود نہیں ہے اگر دین میں کوئی بدعت پھیلتی ہے تو اسکی مثال کتے کی بیماری کی طرح ہے جو کے ہر روز اسے اندر باہر سے کمزور و اندھا بنا رہی ہوتی ہے۔ میں اللہ تعالی کا شکر گزار ہوں کہ معاملات اس حد تک پہنچے اور جہادی صفوف کی صفائی ہوئی اور اہل جہاد و اہل بدعت میں فرق واضح ہو گیا۔ میں مجاہدین شام کے دکھ کو محسوس کر سکتا ہوں جو کے انہیں ان لوگوں کے جرائم کی وجہ سے پہنچا ہے، جو کبھی انکے ساتھ ملکر غداروں سے لڑ رہے تھے لیکن انکے جنون و انتہا پسندی نے انہیں اس مقام پر پہنچا دیا ہے کہ وہ اپنے سابقہ ساتھیوں کا خون بھی حلال کر بیٹھے ہیں !۔

میں ان تمام مجاہدین کو جو ان سے محبت رکھتے ہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رسول اللہ کی حدیث کو غور سے پڑھیں اور سمجھیں "کہ میری امت میں ایک گروہ بقیہ رہے گا"۔ یہ اسلیے کے وہ سمجھیں کہ یہ ایک گروہ (مجاہدین) ہمیشہ رہنے والا ہے جسکو یہ (الدولۃ کے خوارج) جہادی رہنماوں ، انکے کمانداروں اور انکو جنہوں نے جہاد کا پودا اپنے خون سے سینچا ہے اور اپنے خاندانوں و زندگیوں کی اسکے لیے قربانی دی ہے ، مار کر توڑنا چاہتے ہیں ! !۔ اور ایسا کرنے کے بعد یہ خوفناک بیانات جاری کرتے ہیں !۔ میں اس لیے جبھۃ النصرہ میں علم سے محبت رکھنے والوں اور اسکے طالبین ، ڈاکٹر سامی العریدی حفظہ اللہ ، ابوماریہ العراقی حفظہ اللہ اور عبداللہ الشامی حفظہ اللہ اور انکے ساتھ ساتھ ڈاکٹر المحسینی کے صبر اور انکی کوششوں کا شکر گزار ہوں جو انہوں

نے ان جاہلوں کے پھیلائے ہوئے شبہات کا جواب دینے کے لیے کی ہیں۔ میں یہاں الشام کے سارے اہل علم کا تذکرہ نہیں کر سکتا۔ شام کا جہاد جہاں بدترین دشمن کے ہاتھوں مصائب کا شکار ہے وہاں ایسے جہلاء کے ہاتھوں بھی مصائب کا شکار ہے جو کے جہاد سے محبت رکھتے ہیں یہ بھی جہاد کو اسی طرح نقصان پہنچار ہے ہیں جیسے کے دشمن پہنچارہا ہے۔ ایمان دار لوگوں کو انکے جرائم کے مقابلے پر صبر کرنا چاہیے ،اہل علم اور اہل فراست کو اس حدیث پر غور کرنا چاہیے "میں انہیں قوم عاد کی طرح قتل کرتا"۔ یہ حدیث نہ خیبر کے یہود سے متعلقہ ہے اور نہ ہی یہ قریش پر منطبق کی جاسکتی ہے حالانکہ وہ رسول اللہ کے سب سے سخت دشمن تھے ،اسکی وجہ یہ ہے کہ ان خوارج کا کتوں کے پاگل پن کی طرح کوئی علاج نہیں کیا جاسکتا اور ان میں سے اگر کوئی ایک بھی زندہ بچ گیا تو وہ امت محمدیہ کے لیے بہت زیادہ نقصان دہ ہوگا۔ اس گروہ خوارج کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے۔ اگر ان میں سے ایک یا دو بھی زندہ بچ جائیں تو یہ اپنی گمراہی صحراوں میں اور ان جگہوں پر تیزی سے پھیلا دیں گئیں جہاں علم کی کمی ہو جسکا نتیجہ انکے دوبارہ ابھرنے کی میں نکل سکتا ہے ،الدولۃ کا گروہ وہی خوارج کا گروہ ہے جو کے ماضی میں پایا جاتا تھا ،ان دونوں میں رتی بھر بھی فرق نہیں ہے۔ اگر سوال کرنے والا انکے متعلق فتوی پوچھے یا اسکی دلیل طلب کرے تو اسے اہل جہاد کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ یہ بات ورطہ حیرت میں ڈالنے والی ہے کہ یہ ذلت کی اس انتہا پر پہنچ گئے ہیں کہ انہوں نے اہل جہاد کو بھی اپنا دشمن بنالیا ہے ! انہیں مرتدین کہتے ہیں انکے رہنماوں کو قتل کرتے ہیں اور ان کے اموال کو حلال سمجھتے ہیں ! ان امور کے بعد شک و شبہ کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے ؟ یہ میرا انکے متعلق فتوی ہے اور میں اسکے لیے اللہ کے سامنے جوابدہ ہوں اور اگر یہ جہاد کے حق میں نہ ہوتا اور مجھے خاموش رہنے میں حکمت محسوس ہوتی تو میں ضرور ایسا ہی کرتا۔ اللہ گواہ ہے کہ میرا ان الفاظ کا مقصد صرف نصیحت کرنا ہے اور سنت پر عملدارمد کرنا اور جہلاء کے شر کو رفع کرنا و جہاد کو ان سے پاک کرنا ہے۔ یہ الفاظ میں ایسی جگہ (جیل خانہ) سے کہہ رہا ہوں جہاں سے میں اس فتوی پر اٹھنے والے سوالات کا جواب یا ان اعتراضات کا جواب نہیں دے پاوں گا جو کے اس فتوی سے متعلق اٹھائیں جائیں گئیں ۔زندگی کی نعمت تھوڑی ہے اور اسمیں اللہ ہی کو خوش کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جتنی بھی کوئی کر سکے۔ جو کچھ میں نے اوپر کہا ہے وہی دوسرے علماء کا بھی فرمانا ہے جو کے اسی منہج سے تعلق رکھتے ہیں لیکن ہر کوئی اپنے طریقہ اور تاویلات رکھتا ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کی صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کرے اور اس بات کی جانب جو کے اللہ کو خوش کرتی ہے اور اسے پسند ہے۔ اللہ تعالی جہاد کو اور مجاہدین کو فتح عظیم سے نوازے۔ آمین

آپکا بھائی

ابو قتادہ

28 اپریل، 2014

اخبار کا جھوٹ اور تدلیس کے ذریعے شیخ ابو قتادہ کو بدنام کرنے کی بابت ایک تیز دھار جواب

ابو محمد فلسطینی (اسماعیل کلم) کا شیخ ابو قتادہ فلسطینی سے مقالمہ

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی أشرف الانبیاء والمرسلین

بعدازاں،

علی یونس نامی صحافی نے [The Arab Daily] میں ایک کالم نشر کیا ہے جس کے اندر یہ دعوی کیا ہے کہ انہوں نے ایک خصوصی گفتگو شیخ ابو قتادہ کے ساتھ کی ہے۔ کچھ نقات جو اس تحریر میں بیان ہوئے ہیں یقیناً اس سے متعلق جو ہم شیخ ابو قتادہ کو جانتے ہیں یقیناً وہ رائے انہیں کی ہے۔ جو کوئی بھی شیخ کی کتب کا مطالعہ رکھتا ہے وہ یہ بات جان لے گا کہ شیخ کا نقطۂ نظر وہی ہے؛ تاہم اس کے اندر کچھ دوسرے دعوے بھی موجود ہیں، خاص طور پر شیخ اسامہ بن لادنؒ سے متعلق نقطہ جو شیخ کی رائے کے برعکس ہے، جس میں دعوی ہے کہ وہ شیخ اسامہؒ سے متعلق یہ رائے رکھتے ہیں کہ وہ امت کی رہبری کے لیے نااہل اور نامناسب ہیں، جس میں شریعت اور منہج دونوں اعتبار سے اعتراض کا تذکرہ موجود ہے اور اس کے علاوہ اس بات کا تذکرہ بھی ہے کہ شیخ ابو قتادہ شیخ اسامہؒ کی بیعت نہ کرنے کی نصیحت کرتے ہیں۔

اس تحریر کو کو دیکھنے کے بعد اور اسکی احمقانہ اور اوچھی سنسنی خیزی کے باوجود جو موضوع پر بیان ہوئی، میں نے یہ دیکھا ہے کہ اس کے اندر کسی درجہ تک حق بات بھی موجود ہے جو شیخ ابو قتادہ کے منہج سے متعلق ہے۔ یہ تب تک ہے جب تک ہم شیخ اسامہؒ سے متعلق ان کے نظریات اور نقطۂ نظر تک نہیں پہنچ جاتے۔ میں اس بات کو قابل بیان سمجھتا ہوں کہ ایک جوان شخص کی حیثیت سے جب میں نے دین پر عمل کرنا شروع کیا، تو سب سے پہلے جس شخصیت سے میں نے شیخ اسامہؒ کا تذکرہ سنا وہ شیخ ابو قتادہ ہی تھے۔ اس میں انہوں نے شیخ اسامہؒ سے متعلق مدح بیان کی جس سے میری آنکھوں میں آنسو رواں ہو گئے۔

اس چیز کا علم ہونے پر کہ اس تحریر میں تدلیس اور افتراء سے کام لیا گیا ہے، میں نے اس کے جواب میں ایک عاجلانہ تبصرہ تحریر کیا اور اپنے محبوب شیخ ابو قتادہ کے جواب کا انتظار کرنے لگا، جس سے وہ میرے شبہات اور سوالات کا جواب اس نشر کردہ

مضمون کے حوالے سے دے سکیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں میں سے ہے کہ میرے شیخ میری تحاریر کو پڑھتے ہیں، اور میری غلطیوں کی اصلاح کرتے ہیں اور میرے اشکالات کی وضاحت کرتے ہیں۔ پس مجھ پر یہ بات واضح ہو گئ شیخ کے الفاظ سے اس صحافی کو بعض دفعہ فہم کا مسئلہ رہا اور بعض دفعہ جھوٹ اور تدلیس سے کام لیا۔

اور اب جو نیچے بیان ہو گا وہ شیخ کے اپنے الفاظ ہیں جس میں انہوں نے اس جھوٹ اور بدنام کرنے کی سازش کے پسِ منظر میں جواب دیا اور اس بات کی وضاحت کر دی کہ کہ شیخ کا اصل موقف اس معاملہ میں کیا ہے۔

: ہمارے شیخ ابو قتادہ نے کہا

میرے محبوب بھائی میں آپ کی اس (اخباری) تحریر میں موجود الفاظ کو سمجھنے اور اس پر جواب دینے پر آپ کا مشکور ہوں۔ وہ واحد چیز جس پر ہمارے اوپر اس صحافی کی طرف سے جھوٹ بولا گیا، وہ ابو عبداللہ (شیخ اسامہ بن لادنؒ) سے متعلق کلام ہے۔

وہ چیز جو میں نے فقط اس معاملہ پر بیان کی وہ یہ تھی کہ ستمبر (۹۱۱) سے قبل ہم نے بیعت میں داخل نہ ہونے کی نصیحت کی سے قبل بہت سے مجموعات مثلاً شیخ (تھی۔ جب وہ ستمبر (۹۱۱) کا واقعہ ہوا، تب معاملات تبدیل ہو گئے۔ ستمبر (۹۱۱ الزرقاوی، شیخ ابو عیاض التونسی، جماعت المقاتلہ (الجزائر) نے بھی بیعت اس وقت تک نہ دی تھی جب تک ستمبر (۹۱۱) کے واقعات رونما نہ ہو گئے۔ میں نے یہ بات بھی اس صحافی سے بیان کی تھی کہ یہ الفاظ نشر کرنے کے لیے نہیں ہیں۔

میں نے اسے بیان کیا کہ یہ وہ خیر کا معاملہ ہے جو ہمارے دشمنوں کے ہاتھوں ہم پر آن پڑا، جس سے امت میں اتحاد پیدا ہوا۔ امریکہ کے خلاف امت یکجا ہو کر متحد ہو گئی، یہ ایک ایسا امر ہے جسے کوئی بھی جھٹلا نہیں سکتا۔ یہ بات اس ضمن کے دلایل کے طور پر بیان ہوئی کہ کیوں بہت سے افراد داعش کے اندر گئے ہیں۔ میں نے اس سے بیان کیا کہ کس طرح فلسطین کے مہاجرین کیمپوں میں لوگوں نے ۹۱۱ کے دن مٹھائیاں بانٹیں حالانکہ اس وقت وہ یہ بات نہ جانتے تھے کہ یہ عمل کس نے کیا ہے۔

: میں نے اپنے شیخ سے کہا

میرے شیخ آپ نے مجھ سے الجزیرۃ چینل پر ایک انٹرویو کے حوالے سے کہا تھا جب کہ وہ آپ کو بہت زیادہ اصرار کر رہے تھے کہ آپ یہ انٹرویو ضرور دیں، آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ یہ دانشمندی کا تقاضا نہیں ہے کہ اس وقت کسی بھی میڈیا کو کسی بھی قسم کا بیان دیا جائے۔ میری بہت خواہش تھی کہ آپ کا پہلا انٹرویو الجزیرہ چینل پر دیا جاتا اور وہ براہ راست نشر ہوتا تاکہ کسی بھی قسم کی قیاس آرائی اور تدوین سے بچا جا سکنا ممکن ہو جاتا۔

:(انہوں نے جواب دیا (اللہ ان کی حفاظت فرمائیں

میری بات کو سنو، میں نے ایسا کوئی بھی انٹرویو نہیں دیا، اس نے اس معاملہ پر جھوٹ بولا کہ یہ انٹرویو تھا بلکہ شیخ ابو محمد المقدسی اسے ایک مجلس میں ساتھ لائے۔ میرا اس سے تبادلۂ خیال ہوا اور دوسری دفعہ ملاقات ایک شادی پر ہوئی، اس وقت میں نے سب کے سامنے بیان دیا، اور اس نے وہ الفاظ ورق پر محفوظ کیے، اس وقت مجھ سے بہت سے سوالات لوگوں کی جانب سے اور اس صحافی کی جانب سے ہوئے۔ جیسا کہ آپ اس تحریر کی بناوٹ سے معلوم ہو جائے گا کہ اس میں کسی بھی قسم کا سوال وجواب والا مقالمہ نہ تھا۔ وہ ایک مضمون کی طرز پر ہے جو اس نے میرے الفاظ سے سمجھا۔

یہ شخص بھی باقی صحافیوں سے بالکل بھی مختلف نہ تھا جن سے میری ملاقات رہی۔ میں جو بھی ان کے سامنے سلف اور جہاد (سلفی جہادی) کے مفہوم میں سے بیان کرتا ہوں یہ اسے سمجھ نہیں پاتے۔ میں نے سلفیہ کو جہاد کے اس رخ کے طور پر اس انداز میں مسترد کیا تھا کہ آج کا جہاد امت کا جہاد ہے، کسی خاص مخصوص جماعت (سلفی جہادی) کے ساتھ متصف کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ میں نے یہ بات بیان نہیں کی تھی کہ اہل جہاد خطا اور غلطی پر ہیں بلکہ میں نے اس نظریہ کی نفی کی تھی جو جہاد کو کسی خواص جماعت سے جوڑنا چاہتے ہیں۔ آج اللہ کے فضل سے ہم خواص کے جہاد سے آگے نکل چکے ہیں، آج جہاد ایک امت کا جہاد بن چکا ہے۔

اس تحریر میں الفاظ بہت واضح ہیں۔ اس شخص نے میرے شیخ اسامہؒ سے متعلق موقف پر جھوٹ باندھا اور اس چیز کا دعوی کیا کہ میں نے یہ بیان کیا کہ جہاد فقط اسلحہ کے استعمال کا نام نہیں۔ پس میں کسی بھی جہاد کو جو قرآن وسنت میں بیان ہوا ہے اسے قتال کے علاوہ نہیں جانتا ہوں۔ تاہم جو چیز میں دیکھتا ہوں وہ یہ ہے کہ جہادی جماعتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے ارد گرد کے فہم میں وسعت لے کر آئیں اور سابقہ فہم پر اس کو مت سمجھیں، کیونکہ اب جن حالات اور حقیقتوں کا وہ سامنا کر رہے ہیں وہ بالکل تبدیل ہو چکی ہیں۔ یہ بالکل بھی جہاد کو شرعی طور پر تبدیل کرنے کی دعوت ہرگز نہیں ہے، بلکہ اس کا تعلق جہاد اور

عملیات کی عملی تطبیق سے ہے۔

لیکن میرے محبوب شیخ آپ اس چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ مجھ سے نفرت کرنے والے پھر بھی موجود ہی رہیں گے اگر چہ میں فقط لا الہ الا اللہ ہی کہوں۔ جہاں تک ان جاہل کم عمر افراد کا تعلق ہے جو سوائے طعن و تشنیع کے کچھ نہیں جانتے ہیں، میں ان کی کوئی پرواہ نہیں کرتا ہوں، نہ ہی ان کی طرف کوئی دھیان دیتا ہوں، کیونکہ وہ اتنے اصاغر (چھوٹے) ہیں کہ وہ میری بات کو نہیں سمجھ سکتے ہیں، میں ان سے متعلق یہ امید کھو چکا ہوں کہ وہ اپنے حواس پر واپس آئیں گے یا میرے سے متعلق انصاف سے کام لیں گے۔

جو بات مجھے عجیب لگتی ہے وہ یہ ہے کہ خالد الحایک اس عنوان کے ساتھ سامنے آتا ہے کہ میں نہ ہی سلفی ہوں اور نہ ہی جہادی، اس چیز کو سمجھے بغیر کہ میں نے اس معاملہ کی وضاحت کس رخ سے کی ہے۔

میں اسے اپنے جسم کے گوشت پر لذت اٹھانے کی مبارکباد دیتا ہوں۔

:میں (شاگرد) اس کے جواب میں کہتا ہوں
خالد الحایک اپنی ساخ اور اپنے بیانات کی صحت سے متعلق مزید سوالات کو اپنے اوپر لائے ہیں۔ جو اس نے بیان کیا وہ شیخ کی ذات پر براہ راست حملہ تھا اور انکے عمل کو نقصان پہنچانے کی کاوش تھی۔ اس سے شیخ کے الفاظ کو بالکل بھی نہ سمجھا تھا۔ میں اس معاملہ کو ان پر چھوڑتا ہوں جو اس معاملے کو دیکھ رہے ہیں کہ وہ اس کی نیت کے اندر موجود نا قابل فہم معانی کو خود ہی اخذ کرنے کی سعی کر لیں، اور اس بات کو بھی دھیان میں رکھیں کہ جب معاملہ روایت بیان کرنے کا ہو، تو صرف اسی معاملہ میں یہ (خالد الحایک) کسی فہم کے متقاضی بنتے ہیں۔

:شیخ ابو قتادہ اپنی بات کو جاری رکھتے ہیں
اگر مجھے آپ سے محبت نہ ہوتی تو میں اس معاملہ پر کوئی بھی لفظ کو بیان نہ کرتا۔ میں آپ کے بارے میں بہت گہرہ احساس رکھتا ہوں اور آپ کی پسند کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں، شاید کہ آپ کے دن ہمارے سے بہتر ہوں۔ ہم اس معاملہ پر کچھ بھی نہیں کر سکتے، یہ ہماری قدر ہے جو لوگوں کے ساتھ منسوب ہو چکی ہے۔ ہمارا جرم صرف اتنا ہے ہم سمجھ بوجھ رکھتے ہیں اور

لوگوں سے متعلق بھی یہ خواہش رکھتے ہیں کہ وہ بھی اس بات کو سمجھ لیں۔ بجائے اس کے وہ ہمارے مشکور ہوں، وہ ہم پر طعن و تشنیع لے کر آتے ہیں۔ ان میں سے تو کچھ اس چیز کی خواہش بھی رکھتے ہیں کہ ہم پھر سے کفر وارتدار کا ارتکاب کر لیں، صرف اس وجہ سے کہ یہ لوگ اس بات کو بیان کر سکیں کہ دیکھا! ہم لوگ سچے تھے۔ اللہ کی قسم! میں اس چیز کو محسوس کرتا ہوں کہ یہ اس چیز کے خواہشمند ہیں کہ ہم کفر کا ارتکاب کر لیں۔ اللہ المستعان۔

اگر وہ اس تحریر کو کامل پڑھ لیں، ان کے پاس میرے الفاظ کے سمجھنے کے حوالے سے اور کوئی صورت کا سامنا نہ کرنے پڑے گا سوائے اسکے جس کا سامنا آپ نے کیا۔ اس معاملہ میں فقط یہ بیان کیا جاسکتا ہے کہ یہ اچھا تھا سوائے اُن الفاظ کے جو شیخ اسامہؒ سے متعلق بیان ہوئے۔ یہی بات حقیقت ہو گی۔

میرے محبوب بھائی، میں اس سچ کو بیان کروں گا جس کو سننا لوگ ناپسند کرتے ہیں، چاہے معاملہ کسی سے متعلق بھی ہو۔ چاہے وہ حکومتیں ہوں، تنظیمیں ہوں، اہل غلو ہوں، میرے دوست ہوں، میرے گھر والے ہوں یا میرے بھائی ہوں۔

میں نے ابو بکر صدیقؓ سے متعلق سب سے بڑی آزمائش سے متعلق تدبر کیا، تو میں اس معاملہ میں ابو بکر صدیقؓ کے سیدنا فاطمہؓ سے متعلق اختلاف کو سب سے بڑھ کر پاتا ہوں کیونکہ ان کو سیدنا فاطمہؓ سے بھی محبت تھی، ان کے والد گرامی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بھی محبت تھی، ان کی یہ آزمائش تھی کہ انہوں نے سیدنا فاطمہؓ کو غضب میں صرف اس وجہ سے مبتلا کیا کیونکہ وہ حق کو جانتے تھے۔

یہ وہ بات ہے جو میرے پاس بیان کرنے کے حوالے سے موجود تھی۔ میں نے یہ اس لیے بیان کیا کیونکہ میں آپ کے بارے میں یہی رائے رکھتا ہوں کہ آپ حق بات کی اتباع کرنے کی خواہش رکھتے ہیں، آپ کی خواہش حق کی اتباع میں میری محبت سے بڑھ کر ہے۔ آپ میرے لیے صرف یہی پسند کرتے ہو کہ میں سچ بات بیان کر دوں اور مجھ سے غلطی سرزد نہ ہو۔ اگر مجھ سے غلطی ہو تو میں اس بات کو محبوب رکھتا ہوں کہ حق بات سے رجوع کر لوں۔

والحمد للہ رب العالمین.

انتھی

عاصی مخطی خطیبِ غالی (داعش) کے قول سے متعلق ابہام کا شکار ہونے والوں کے لیے دوٹوک رد

شیخ ابو قتادہ فلسطینی حفظہ اللہ

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله ومن والاه،

بعدازاں :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :
وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ (الأنعام: ٢١)
]اور اُس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹا بہتان لگائے، یا اللہ کی نشانیوں کو جھٹلائے؟ یقیناً ایسے ظالم کبھی فلاح نہیں پا سکتے [

مزید فرمایا :
فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ (يونس:١٧)
]پھر اُس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو ایک جھوٹی بات گھڑ کر اللہ کی طرف منسُوب کرے یا اللہ کی واقعی آیات کو جھُوٹا قرار دے یقیناً مجرم کبھی فلاح نہیں پا سکتے [

یہ بات خلقِ خدا پر ظاہر ہوئی ہے جو کہ جماعت دولتِ بغدادی کے خطیب نے بیان کی ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج حیات ہوتے اور (لوگوں کے درمیان) داخل ہوتے، تو وہ ان کی دولتِ باطل کی اتباع کرتے، اور یہ قول ان جہلاء اور ان کے اقوال کے فجور پر تکبر کی ایک بین دلیل ہے۔

اس قول پر صحیح بات یہ ہے کہ اس پر صرف حکمِ شرعی فقط یہ نہیں ہے کہ یہ قول ایک صریح کفری قول ہے، جس کے لیے ضروری ہے کہ اس قول کو بیان کرنے والا تائب ہو۔ اگر ہم ان متشدد غالیوں (داعش) کے طریقہ کار کو لوگوں پر حکم لگانے کے معاملہ میں اپنائیں، تو ہم تمام جماعتِ بغدادی پر یہی حکم لگائیں کہ یہ طائفہ کفر اور ارتداد ہے، بالکل انہی کے اس تکفیر کے

طریقہ کار پر جیسا کہ ان (داعش) کے بارے میں معلوم ہے کہ یہ جبھۃالنصرہ کی تکفیر اسی قسم کے لوازمات اور باطل تاویلات کی بنیاد پر کرتے ہیں لیکن ہمارا دین ہمیں حق کی طرف رہنمائی کا حکم دیتا ہے، ضروری ہے کہ یہ شخص اپنے خبیث قول سے تائب ہو، یہی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کے لیے حق پر مبنی بات ہو گی، مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ میں اس باطل کا رد کریں، اور ادھر اس معاملہ میں بیان کیا جانے والا باطل ایسا امر ہے جس پر سب جمع ہیں نہ کہ یہ ظن پر مبنی ہے، اور وہ یہ تصور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور کے تابع ہو ں گے، اور یہ ایک واضح کفر ہے جو کوئی بھی عاقل مسلمان بیان نہیں کر سکتا۔ پس اس لیے ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ ایک بہت عظیم بات ہے اور اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے، اور اپنی دولتِ (باطل) سے متعلق جیسی مرضی بڑائی بیان کرے، لیکن یہ تمام کام ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کر کے نہ ہو اور نہ ہی اس قسم کی باطل مثالوں کے طریقہ پر کار فرما ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :
فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (النحل: ٧٤)
] پس اللہ کے لیے مثالیں نہ گھڑو، اللہ جانتا ہے، تم نہیں جانتے [

اور یہ الفاظ کے معانی ہمارے رسول اللہ علیہ وسلم کی تحقیر کے مترادف ہیں، کوئی بھی الفاظ جو اس قسم کی باطل مثالوں پر مبنی ہو وہ ہمارے دین میں ایک بہت بڑی بات ہے، اور یہ تصور کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جملۂ امور کے معاملات میں کسی اور کے تابع ہوں گے یا کسی اور قیادت کے امر کے تابع ہوں گے، یہ سوائے گمراہ قسم کے کفری قول کے کچھ بھی نہیں ہے، پھر یہ بات تو معلوم ہے جو کوئی بھی اب عمل کرتا ہے وہ ثواب اور خطا کا مرکب ہوتا ہے، اور یہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سے ایسا ہی معاملہ ہے، اور علماء اجتہاد کرتے ہیں اور وہ یہ نہیں کہتے کہ ان کی اختیار کی گئی اجتہادی رائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اختیار کردہ ہے، سوائے تب جب کہ نصوص کسی مسئلہ پر واضح اور صراحت کے ساتھ پائی جائیں، اور ان کی دولتِ باطل سے متعلق کسی بھی قسم کی واضح نصوص موجود نہیں ہیں جیسا کہ اس شخص نے اپنے بیان میں کہا، اور ان (دولۃ) کا یہ عمل بھی اجتہادی نوعیت کا ہی ہے اور کثیر اہل علم نے یہ بیان کر دیا ہے کہ یہ باطل (مردود) ہے، تو پھر اس (کو سامنے رکھتے ہوئے) کیسے یہ سوء پر مبنی بیان دیا جا سکتا ہے؟ اگر تمام لوگوں کو اس قسم کے قول کو اختیار کرنے اجازت دے دی جائے، جیسا کہ اس شخص نے بیان کی، تو پھر اس سے ہمارے رسول صلی اللہ علی وسلم کی بہت عظیم اہانت ہو جائے گی، اگر ہر کوئی ایسا تصور (خود سے یا جماعت سے متعلق) ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق بیان

کرنے لگے اور ایسے اقوال کہے اور ان کی تنقیص کرے، تو یہ ضلالت اور کفر ہے، جس پر سب ہی جمع ہیں۔

اس جاہل خطیب کی جانب سے اس قسم کا مقالہ اور وہ بھی اُن کی دولت کے کبار میں سے ایک بڑے کی طرف سے بیان ہون، ان کی جہالت پر ہونے کی دلالت کرتا ہے، اور اگر ہم اس معاملہ کو صحیح نکتہ نظر سے دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ انہوں نے خود کو ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام پر کھڑا کر دیا ہے، جس کسی نے ان سے دشمنی کی اس نے گویا ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کی اور جس کسی نے ان سے موافقت کی گویا اس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت کی (والعیاذ باللہ)، اگرچہ وہ اس کو اپنی زبان سے ادا نہیں کرتے لیکن ان کی حقیقتِ حال اسی پر گواہ ہے۔

اس لیے اس کاتب (یعنی شیخ ابو قتادۃ) کے نزدیک ان کی گمراہی انہی اسباب کی وجہ سے معلوم ہوئی، انہیں کلمات کی وجہ سے جو ان کی طرف سے پائے گئے، ان کی خصوصیات دوسرے لوگوں کے ذریعے نقل ہوئیں جس میں لوگوں نے ان کے امارت سے متعلق احکامات کو نقل کیا، جس میں انہوں نے بابِ اعتقاد و تکفیر کے متعلق خود کو اس پر حق بجناب جانا، اور یہ ابواب تو کسی بھی طالب علم کے لیے بہت بڑا باب ہے، جس کے ذریعے یہ جانا گیا کہ یہ غالی ہیں، اور اس پر میں یہ استطاعت بھی نہیں رکھ پا رہا کہ ان کے بارے میں کہوں کہ یہ خوارج ہیں، کیونکہ خوارج اہل صدق اور اہل شرافت تھے جبکہ یہ (دولتِ بغدادی) اہل خبث، اہل مکروفریب اور اہل کذب ہیں، اس لیے جب میں نے ان کے جہلاء میں سے ایک جاہل کو سنا جب اس نے کہا :

یہی وہ خلیفہ (ابراہیم عواد) ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
]آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی فرمانبرداری کرنے والوں کے ساتھ ان لوگوں کے خلاف قتال کیجیے جو آپ کی نافرمانی کرتے ہیں [

اور یہ جو بیان ہوا وہ ایک عمومی طریقہ پر بیان ہوا جو اس پر دلالت کرتا ہے کہ وہ اس کبیر کلام کا اطلاق خود پر کرتے ہیں، اور یہ جاہل یہ نہیں جانتا کہ یہ الفاظ حدیثِ قدسی میں بیان ہوئے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا، وہ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے مقصود اسلام کے اندر داخل ہونا تھا اور اُن کی مخالفت کرنا کفر پر باقی رہنے والی بات تھی، لیکن انہوں نے اس مطلب کو اپنے خلیفہ پر اتار لیا، اور یہی معاملہ اس جھوٹے خطیب نے

اپنے قول کے ذریعے کیا، اور یہی ان کے غلو کا سبب ہے اور اسی سبب مجاہدین کے خون کو خصوصی طور پر اپنے لیے حلال جانا ہے، پھر ان لوگوں کے ساتھ کیا معاملہ رکھیں گے جو مجاہدین نہیں ہیں جو اہل قبلہ (مسلمان) ہیں، جنھوں نے اِن کے گمراہ کذاب خلیفہ کی بیعت میں داخل ہونے سے انکار کر رکھا ہے؟

یہ معاملہ کوئی ایسا نہیں ہے جس کے ذریعے اس جاہل کلمہ کہنے والے کی وجہ سے کوئی چھوٹی سی منفعت حاصل کی جائے بلکہ یہ تو ہر عاقل کے لیے اب فرصت ہے جو یہ گمان رکھتا ہے کہ یہ دولتِ خلافت ہے جس کے لیے مسلمان کوشش کر رہے ہیں اور جس کے اندر اللہ تعالیٰ کی شریعت کو قائم کیا جا رہا ہے بلکہ یہ تو حقیقت میں مسلمانوں کے لیے شر کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے، اور یہی معاملہ اس شخص کا ہو گا جو عقل کے ذریعے اس بات کا ادراک کر لے گا اور وہ شخص یہ جان لے گا کہ اِس دولۃ کی نصرت کرنے والوں کی کیفیت بھی کچھ ایسی ہی ہے، اور امت اپنے ضعف کے سبب دشمنوں کی جانب سے بھی برداشت کر رہی ہے اور پھر اُس کے بارے میں خیال کیسا ہو گا جو ان دشمنوں کو مزید شر اور ظلم پھیلانے کا وجوب بھی فراہم کرنے لگے !

یہی دولت (بغدادی) اپنی اصلیت کے اعتبار سے خود کو مقامِ شریعت کی منزل پر فائز کرتی ہے اور خود کی حالت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کے مصادق قرار دیتی ہے جبکہ یہ تو ایسی دولت ہے جو توفیق اور ہدایت سے دور ہو چکی ہے، ہم ان کے چناؤ اور ان کی موافقت کرنے میں اس کے علاوہ کچھ نہیں دیکھتے جیسا کہ کتبِ توحید میں ان کی کیفیت سے متعلق اہانت کا تذکرہ کیا جاتا ہے، ان سے کس قسم کے احترام کی توقع کی جائے جبکہ کرامت تو اس صالح شخص کے ہاتھ میں ہوتی ہے جو کسی مریض کے سر پر اپنا ہاتھ رکھے اور مریض شفاء یاب ہو جائے، جہاں تک تو اس اہانت کا تعلق ہے جیسا کہ یہ مجرم اپنے سطحی طالب علم کے سامنے لا رہا ہے، اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کہ سر کے بال (اس بھاری بات کی وجہ سے) گر جائیں، اور یہی حالت اس مبتدی مجرم گمراہ دولت کی ہے، یہ اپنا ہاتھ جس جگہ بھی رکھتے ہیں، سوائے فساد کے کچھ نہیں ہوتا۔

اور جو ان کا رستہ اختیار کرے وہ اپنے مقصد سے پلٹ جاتا ہے اور تباہی اور باطل کی طرف بڑھتا ہے، اور یہ ایک سقوط سے دوسرے سقوط کے طرف جاتے ہیں، ایک بے ادبی سے دوسری بے ادبی کی طرف قدم رکھتے ہیں، اور اگر کسی شخص پر ان غالیوں کی کیفیت اور ان کے چناؤ کا طریقہ کار معلوم ہو جائے، اور وہ اسے لوگوں کے درمیان اس حقیقت کو منکشف کرنے لگے، تو وہ پہلے مرحلے میں سننے والوں کی آنکھوں میں فتور ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ آج کا

مرض اب ہر کسی پر واضح ہے سوائے اس کے جو انہی کی مثل مصائب میں مبتلا ہے، اور وہ مرض ہے، باولے کتے کاٹنے کی بیماری جب وہ مریض کے جسم میں داخل ہوتی ہے تو ہر رگ کے اندر گھوم جاتی ہے، اور انہی کی مثل سے متعلق ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ اِن کے شر سے ہمارے لیے کافی ہو جائیں۔ آمین۔

ہمارے دین کا طالب علم یہ اچھی طرح جانتا ہے کہ دین میں سب سے بڑا جرم اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف جھوٹ منسوب کرنا ہے، اور اس خطیب نے ایسا کہا ہے، اور ان کا اس نوعیت کا فعل جو انہوں نے دین سے منسوب کیا وہ دین کے معاملہ میں بہت بڑا قضیہ ہے، جو کہ ایمان اور کفر (کے فیصلہ کے متعلق) ہے، جیسا کہ انہوں نے اس زمانہ میں خیارِ امت کی تکفیر کی ہے اور وہ (خیارِ امت) مجاہدین ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ (الأنعام: ٢١)

]اور اُس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹا بہتان لگائے، یا اللہ کی نشانیوں کو جھٹلائے؟ یقیناً ایسے ظالم کبھی فلاح نہیں پا سکتے [

اللہ تعالیٰ نے اللہ پر جھوٹا بہتان باندھنے کے جرم کو اللہ کے قول کی تکذیب کرنے سے پہلے بیان کیا ہے، اسی طرح شر والے کاموں میں سورۃ الاعراف میں اس میں ذکر بھی ہوا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَالْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَن تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَن تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ(الأعراف: ٣٣)

]اے محمدؐ، اِن سے کہو کہ میرے رب نے جو چیزیں حرام کی ہیں وہ تو یہ ہیں: بے شرمی کے کام خواہ کھلے ہوں یا چھپے اور گناہ اور حق کے خلاف زیادتی اور یہ کہ اللہ کے ساتھ تم کسی کو شریک کرو جس کے لیے اُس نے کوئی سند نازل نہیں کی اور یہ کہ اللہ کے نام پر کوئی ایسی بات کہو جس کے متعلق تمہیں علم نہ ہو کہ وہ حقیقت میں اسی نے فرمائی ہے [

میں وہی بات کہتا ہوں جو ہمارے سلف نے بیان کی جب انہوں نے شر والے کاموں کے بارے میں ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف اس کو بیان فرمایا، اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے انکار کے بعد جس کو عظیم شر جانا وہ اللہ تعالیٰ پر ایسی بات کہنا ہے جس کا اُن کے پاس علم نہیں، پھر یہ خطیب بھی اسی جرم کو اپنے اوپر لے کر آیا، اور یہی وہ کام ہے جو اس دولتِ مزعومہ اپنے عمل سے اپنے مخالفین پر اپنے اختیار اور اپنے احکامات کے نفاذ کے ذریعے کرتی ہے، اور اس قسم کے جرم کے ارتکاب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو سزا دینے میں جلدی کرتے ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ عذر اور درگزر کرنے کو پسند فرماتے ہیں جیسا کہ بخاری اور مسلم کی صحیح احادیث میں ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہوتا ہے، جو کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

]اللہ تعالیٰ سے زیادہ اور کوئی غیرت مند نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے بے حیا کاموں کو حرام قرار دیا ہے، خواہ وہ ظاہر ہوں

خواہ پوشیدہ اور اللہ کو اپنی تعریف سے زیادہ اور کوئی چیز پسند نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنی خود مدح بیان فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ سے زیادہ عذر کو پسند کرنے والا کوئی نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے نبیوں کو مبعوث فرمایا جو بشارت دینے والے اور ڈرانے والے ہیں]

اور یہ عذر کو متعطل کر دینے اور اس کے لیے مفسدہ بنا دینے والا معاملہ ہے، اور یہی وہ بات ہے جو میرے سابقہ قول کی وضاحت کرتا ہے کہ یہ 'غبارے' کی مانند ہیں، اپنے علم اور اپنے اس یقین پر کہ یہ اس مکروہ جرم (اہانتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم) کو اٹھانے کے متحمل نہیں ہو سکتے۔

اس خطیب نے اپنے لیے ایک بہت عظیم عنوان سامنے رکھا ہے، اور اپنے قول کے ذریعے عامۃ الناس کی آنکھیں اِن (داعش) کی گمراہی اور ان کے منہج کی گمراہی پر کھول دی ہیں، جو صرف ایک شخص کے اسقاط سے نہیں جڑی ہوئی، بلکہ حقیقت میں اس کلام کا تعلق ان کے منہج کے ساتھ ہے، جس میں یہ خود کو اور ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو اختیار اور افعال کے ذریعے تصور میں رکھتے ہیں، جو کوئی ان کی موافقت کرے گا وہ مسلمان ہو گا اور جو کوئی ان کی مخالفت کرے گا وہ کافر ہو گا، ہم اللہ تعالیٰ کی طرف اس افتراء کو منسوب کرنے والوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

اے اللہ ! آپ کے لیے ہی تمام تعریفیں ہیں کہ آپ ہی اپنی مخلوق پر، ایسے لوگوں کے ذریعے جو آپ پر، آپ کے دین پر، آپ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر جھوٹ گھڑتے ہیں حجت قائم کرتے ہیں۔

اس فتنہ نے ان لوگوں (داعش) کے علم کو منکشف کیا، ان کے دعوے اور جھوٹ بے نقاب ہوئے، اور مسلمانوں کی صفوف ان کے کثیر امراض اور مفسدے سے صاف ہو گئیں، اور اب یہ زوال اور نشیب کی طرف گامزن ہیں، اور یہ خوف کہ ان کے جانے کے بعد اہل اسلام پر مصیبتیں آئیں گی کا حال تو ہر مصیبت کی طرح ہی ہے جو کہ ہر دورِ انتشار میں ایسی ہی ہوتی ہیں جس میں علم اور معرفت پھیل جاتا ہے۔

اے اللہ، اہلِ اسلام اور فی سبیل اللہ مجاہدین کے لیے کافی ہو جائیں اور ان کو ہر خیر و بھلائی عطا فرما دیجیے، والحمد للہ رب العالمین۔

اس (بیان) پر توجہ اور نشر کرنے کے ذمہ دار: ابو عبداللہ قتادۃ

مصدر (عربی):

http://justpaste.it/jh65

حوالہ (انگریزی):

http://justpaste.it/jhbb

جماعتِ بغدادی کے ساتھ ہمدردی اور
مجاہدینِ شام کے لیے نصیحتِ عامہ اور مجاہدینِ غوطہ کے لیے نصیحتِ خاصہ
شیخ ابو قتادہ فلسطینی حفظہ اللہ

سوال : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اے ہمارے محبوب شیخ، اللہ تعالیٰ آپ کو زندگی دے، ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ آپ کو خیر و برکت عطا فرمائیں، اے ہمارے شیخ، اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائیں اور آپ میں اور آپ کے علم میں برکت عطا فرمائیں، ہم غوطہ شرقیہ (شام کے علاقہ کے نام) میں جبهۃ النصرہ کے لشکر کا حصہ ہیں، جن کو اپنے کچھ بھائیوں سے جو جماعتِ بغدادی کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں کے ساتھ تحمل کا معاملہ کرنا پڑتا ہے، ہمیں آپ اِس ہمدردی کرنے کے معاملہ سے متعلق کسی حل سے آگاہی دیجیے۔

اے ہمارے محبوب شیخ، اللہ تعالیٰ آپ میں اور آپ کے علم میں برکت عطا فرمائیں، ہم آپ سے یہ بھی التماس کریں گے کہ آپ اپنے غوطہ شرقیہ کے بیٹوں کو نصیحت کریں تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کو یاد رکھیں اور اس کو مضبوط کریں، اور آپ پر یہ بات چھپی ہوئی بھی نہیں ہے کہ غوطہ کے مجاہدین تقریباً ڈیڑھ سال سے زائد عرصہ سے یہاں پر محاذ پر موجود ہیں۔ اے ہمارے محبوب شیخ، اللہ تعالیٰ آپ میں اور آپ کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائیں۔ (آمین)

جواب : وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ،

خوش آمدید اے محبوب بھائیو اور دورِ حاضر کے بہترین لوگو، اور یہ مجاہدین فی سبیل اللہ ہیں، میں کتنا ہی خوش ہوں جب آپ کے پیغام کو اپنی طرف آتا دیکھتا ہوں، جس سے آپ مجھ سے مخاطب ہوتے ہو، اور اللہ کی قسم ! آپ کا یہ جہاد تب تک جاری رہے گا جب تک آپ کے سپاہی بیت المقدس میں داخل نہیں ہو جاتے، باذن اللہ، اور آپ کو یہی کہوں گا کہ آپ کو کوئی فتنہ اس معاملہ سے دور رکھنے سے باز نہ رکھے جبکہ آپ اپنے اندر اس خیر کو بھی دیکھتے ہیں، اور فتنے تو نیک بندوں کی درجہ بندی

کے لیے ہوتے ہیں، حتیٰ کہ یہ معاملہ تو نماز کے اندر بھی ہوتا ہے جیسا کہ آپ جانتے ہیں، اور یہ فتنہ تو لوگوں کے اندر درجہ بندی کی معرفت حاصل کرنے کے لیے ہیں اور اِن کے مرتبہ کو دیکھنے کے لیے ہیں اور جو کچھ اِن کے دلوں میں ہے اس کو واضح کرنے کے لیے ہے، جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ بازارِ خیر تو ہمیشہ کھلے ہیں جیسا کہ افغانستان، شیشان و یمن میں ہیں، اور ان سے وہی فیض پا کر نکلے ہیں جنہوں نے خود کو طاعت و جہاد میں مشغول رکھا، اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے شہادت یا امامت میں سے ایک چیز کو چن لیا ہے، اور یہ بات ذہن نشین رہے کہ آپ کا آج جہادِ غوطہ، بیت المقدس سے پتھر پھینکے جتنی مسافت کے قریب ہے، بلاشبہ کیا ہی خیر ہے جس پر آپ اِس وقت موجود ہیں، اور اللہ کی قسم، ہر عاقل شخص آپ کے اس مرتبے کی وجہ سے آپ سے ضرور حسد رکھے گا، اور آپ کے مقام کو پانے کی تمنا کرے گا، لیکن ہمیں زندگی نے یہ سکھایا ہے کہ جو شخص جس نعمت میں زندگی گزارتا ہے اور اس میں بہت اتر جاتا ہے وہ اس کی عزمت کو خود جاننے سے قاصر رہتا ہے، جیسا کہ اُس شخص کی حالت ہوتی ہے جو خوشبو لگاتا ہے، وہ خود اس کے اِحساس سے محروم رہتا ہے جب کہ اس کے ارد گرد لوگ اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں، اسی لیے جہاد و اذکار اور مسلمانوں کے لیے دعا کے علاوہ اپنے آپ کو کسی بھی چیز سے مشغول نہ رکھیں۔

آپ پر واجب ہے کہ آپ مسلمانوں سے رحمت کا معاملہ رکھیں اور ان کے ساتھ بردباری سے پیش آئیں کیونکہ ہماری امت کو طواغید کے ہاتھوں بہت کچھ برداشت کرنا پڑا ہے، اور اِن کے درمیان جہالت اور غلطیاں کو پھیلایا گیا ہے، اِن کے معاملے میں صبر سے کام لیں حتیٰ کہ یہ دین کی طرف آجائیں، اور ان کے ساتھ شدت سے پیش نہ آئیں کہ یہ آپ سے دور ہو جائیں اور آپ اِس چیز کا علم رکھتے ہیں کہ یہ جہاد امت کا جہاد ہے، نہ کہ کسی خاص گروہ یا جماعت کا جہاد ہے، اور مقاصدِ جہاد اِن امور پر عمل کیے بغیر ممکن نہیں ہو پائیں گے، یعنی کہ تمام امت اِس میں اپنا حصہ ڈالے، اور آپ پر یہ بھی لازم ہے کہ آپ آپس میں محبت والفت اور رواداری سے کام لیں، اور شیطان کی پیروی نہ کریں کہ وہ اپنے بھائیوں اور احباب میں تفریق پیدا کردے، بلکہ صبر اور حلم اور آپس میں میں ایک دوسرے کے لیے نماز میں اور خفیہ بھی دعا گو رہیں، اے محبوب بھائیو، آپ ایک واجب الوقت کو ادا کرنے کے لیے نکلے ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس پر ثابت قدم کیا ہے جبکہ باقی کثیر لوگ اِس سے محروم رہے، اور آپ اس مقام پر آگئے جس کی باقی تمنا کرنے لگے لیکن وہ یہ نہ بن پائے، پس خود کو اللہ تعالیٰ کی نظروں

کے سامنے رسوامت کریں، جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو خیر عطا کی، پس اُس خیر کو خود سے دور مت کریں، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہادت کی منزل پر لا کھڑا کیا ہے اور یہ ایک عظیم عبادت ہے، پس اپنی پیٹھ پھیر کر پیچھے مت ہٹنا، اور اللہ کی قسم، ہم نے جس منزل پر آپ ہیں، وہاں سے لوگوں کو واپس ہوتے دیکھا ہے اور ہمیں اُن کے چہرے پر سوائے ہزیمت اور چھوٹے پن کے کچھ نہیں دکھا اور ذلت ان پر چھا گئی جیسے ہی انہوں نے جہاد کو چھوڑا، جو اسلام کی چوٹی ہے، اور وہ دنیا کے مردار کے طرف آ گئے، اور ممالک کے خبث کو دیکھ لیا اور اپنے نفس کی حقارت اور لوگوں کی طرف سے اہانت کو برداشت کرنے لگے، اور یہ بات بھی بہت ہی عجیب ہے کہ جس نے بھی جہاد کو چھوڑا اور واپس ہوا، لوگوں نے اُن کے جھوٹ اور تضاد اور کلام میں تناقص کو دیکھ لیا، اور تمام لوگوں نے یہ بات بھی بیان کر دی کہ یہ جہاد سے واپس ہونے والے بزدل ہیں، اور جہاد فی سبیل اللہ تعالیٰ کے انجام سے ڈرتے ہیں۔

جہاں تک ان شدت پسند غالیوں کا تعلق ہے، جو گمراہ (ابو بکر (بغدادی کی اتباع کرتے ہیں، تو اللہ کی قسم، یہ ایک فتنہ ہے جس سے سوائے جاہل یا ادنیٰ ہی مرعوب ہوئے ہیں، اور بھائیوں نے دیکھا کہ اِن لوگوں کو جو اس جماعتِ بغدادی میں گئے، تو اُن میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں جو اپنے دین کی حمیت، یا اپنے اخلاق یا اپنے علم میں معروف ہو، بلکہ ان کے اندر وہی گمراہ گئے جو اپنی بداخلاقی اور خطابِ غلو اور مخلوق اور بھائیوں پر تکبر جیسا معاملہ کرنے والے لوگ تھے، پھر اس کے بعد آپ نے اے محبوب بھائیو، یہ بھی دیکھ لیا کہ کوئی بھی شریعت کا معروف طالب علم اِن (جماعتِ بغدادی) کی طرف نہیں گیا ہے، ان کے درمیان سوائے جہالت کے اور کوئی چیز نہیں ہے، پھر انہوں نے شر کو بڑھایا اور اِن کے فتنۂ تکفیر کی زد میں مسلمان اور مجاہدین سامنے آئے، پھر اُن کو قتل کیا اور اُن کے خلاف قتال بھی کیا، تو پھر کیا یہ اہل سنت کا اخلاق ہے؟ یا کسی ہدایت یافتہ شخص کی خصوصیت ہے؟ اور اللہ کی قسم اور پھر اللہ کی قسم، میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے اِن (غالیوں (سے متعلق استخارے (مدد) کا طالب رہتا ہوں، پھر اس کے بعد اِن سے متعلق سوائے اس بصیرت کے کسی بات میں اضافہ نہ ہوا کہ یہ جہنم کے کتے (خوارج) ہیں، اور میں آپ سے اِن (غالیوں) کے معاملے میں ایمانداری سے یہ بات بیان کروں گا، اور اللہ تعالیٰ ہمارا بھی آپ کا بھی محاسبہ کرنے والے ہیں، کہ یہ (گروہ (زوال کی طرف گامزن ہیں، اور یہ فتنہ صفِ جہاد کو ان (شدت پسند غالیوں) سے علیحدہ کرنے کا باعث ہے، اور ہم ان سے نہیں ہیں اور یہ ہم سے نہیں ہیں۔

البتہ یہ ممکن ضرور ہے کہ بعض سادہ ذہن لوگ اِن کے خلافت کے دعوی اور اقامتِ حدود کی وجہ سے دھوکہ میں مبتلا ہوئے ہیں، لیکن یہ کسی عاقل شخص کو یہ بات نہیں بھلائے گی کہ اِن کا اصل مذہب اور عمل کیا ہے، اور آپ لوگ اِن کو دیکھتے ہیں کہ یہ مسلمانوں اور مجاہدین کے خلاف قتل وقتال کر رہے ہیں اور خصوصی طور پر اُن جگہ پر حملہ آور ہوتے ہیں جہاں پر مجاہدین (نصیریوں کے خلاف) پیش قدمی کرتے ہیں، اور یہ گمراہ جہلاء اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ مسلمانوں کی نصرت ہو، اور آپ نے صلاح الدین شیشانی کی گواہی بھی اِن) غالیوں) کی طرف سے سنی ہے کہ یہ آپ کی تکفیر کرتے ہیں اور آپ کو ارتداد پر دیکھتے ہیں، اور اس مطلب جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ آپ کے خون بہانے کو جائز سمجھتے ہیں، اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ سے ارتداد کی بنیاد پر قتال کرنا اس وقت ہر چیز پر فوقیت رکھتا ہے، اِس جرم سے بڑا بھلا کیا جرم ہوگا؟ لوگوں کے دلوں میں موجود خبث میں سے اس سے بڑا کیا خبث ہوگا؟ یہ لوگ آپ پر کسی بھی غفلت کے لمحے میں کسی بھی قسم کا شر لے آئیں گے اور اِن کے اُن اعمال کا آپ نے گمان بھی نہ کیا ہوگا، اس لیے ان کو خود سے دور کر لیجیے، اور آپ پر لازم ہے کہ اِن کو اپنے امور اور جہاد سے متعلق کسی بھی قسم کی آگاہی نہ دیں، بلکہ اگر آپ یہ استطاعت رکھتے ہیں تو ان کو اپنی صفوں سے نکال دیجیے، بے شک اس میں خیر ہے۔

اور کبھی بھی ان سے متعلق کسی بھی قسم کے جھوٹ میں گرفتار مت ہوں، ان لوگوں میں پاگل کتوں کے کاٹنے والے جنونی جراثیم ہیں، آپ کو اس چیز کا علم نہیں ہے کہ کب یہ جنونی جراثیم اپنا کام شروع کر دیں، پھر اُس وقت آپ کو ندامت کا کوئی بھی فائدہ نہیں ہوگا۔ سب سے پہلے اِن افراد کے لیے علم اور نصیحت کے ذریعے مباحثہ کیجیے، اگر پھر بھی وہ اس نصیحت کو قبول نہ کریں، پھر اِن کو خود سے دور کر دیجیے، اور اِن سے متعلق ایسے ہی خطرہ محسوس کریں جس طرح آپ اپنے دشمنوں سے خطرہ محسوس کرتے ہیں اور بے شک یہ دشمن ہی ہیں، انہوں نے لوگوں کی تکفیر کر کے اُن کو قتل کیا ہے، اور اُن کے خون بہانے اور اموال لوٹنے کو حلال کیا ہے، اِس کے باوجود بعض اصحاب جو اِن کے متعلق ٹھنڈا رہنے کی تلقین کرتے ہیں، اب بھی اِن (جماعتِ بغدادی) سے متعلق یہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارے بھائی ہیں، نہیں، اللہ کی قسم، ایسا نہیں ہے اور آپ لوگ اِن سے متعلق پہلے سے واقعہ شدہ امور سے بھی زیادہ معاملات کو ہوتا دیکھنے والے ہیں۔

اللہ کی قسم، میں حیرت زدہ ہوتا ہے کہ کوئی شخص جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو اور خونِ مسلم کی حرمت کا علم بھی رکھتا ہو، اور

مجاہدین کی تکفیر اور اُن کی خواتین کو حلال جاننے کے خطرے سے بھی آگاہی رکھتا ہو، وہ کس طرح اِن (جماعتِ بغدادی) کے ساتھ ہمدردی دکھا سکتا ہے، اللہ کی قسم، یہ معاملہ میرے لیے ایک ابدی تعجب ہے، اور میں یہ گمان رکھتا ہوں کہ آپ نے ان خبثاء کی طرف سے نشر کیے گئے مقالات کی جہالت کو سن رکھا ہے، اس میں یہ بات یقین کے ساتھ ثابت شدہ ہے، جس میں کسی بھی قسم کا کوئی شک باقی نہیں رہتا کہ یہ آپ کے جان و مال کو حلال سمجھتے ہیں، بلکہ اللہ کی قسم، ان میں سے بعض نے تمہاری عزتوں کو جائز سمجھتے ہوئے دھمکیاں بھی دی ہیں، اور میں یہ بات یقین کے ساتھ بیان کر رہا ہوں اور اس میں کوئی شک نہیں ہے، بلکہ ان میں سے بعض صغار نے اپنے ایک دوست سے کہا، اور وہ ایک نوجوان شخص ہے، کہ اگر اگر مجھے فلاں شخص (اور اُس نے بڑی عمر کے ایک شخص کا تذکرہ کیا) پر قدرت حاصل ہو گئی، تو میں اسے اس کے ارتداد کی وجہ سے اپنے ہاتھوں سے ذبح کر ڈالوں گا۔

اللہ اللہ یہ ہمارا جہاد! پس اس جہاد کو اپنی غفلت کی وجہ سے ضائع مت کرو، اور نہ ہی اس جہاد کو برے اور گمراہ لوگوں کے لیے چھوڑ دو، اور یہ جان لو کہ اگر آپ نے ایسا کیا تو آپ خود ان کا پہلا شکار بن جائیں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد نہیں کریں گے اور نہ ہی آپ کے دشمن آپ کو چھوڑیں گے، حق کی نصرت کریں، اللہ تعالیٰ تمہاری نصرت فرمائیں گے، اس جہاد کی حفاظت کریں کہ اسے خبیث قسم کے لوگ جیسا کہ گمراہ کذاب بغدادی کی اتباع کرنے والے چرا کر نہ لے جائیں، اگر آپ نے ایسا کر لیا، تو بے شک نصرت آپ کی ہی ہو گی، اور اللہ تعالیٰ تو معاملے کو واضح کرنے اور اقامتِ حجت کو پسند فرماتے ہیں، اور آپ پھر اُس حق کے حقدار اور اِس (جہاد) کی حفاظت کرنے والے گردانے جائیں گے۔

میں آپ سے اس مختصر کلام پر معذرت چاہوں گا، بلاشبہ آپ خیر کے معاملہ میں سبقت لینے والے لوگوں میں سے ہیں اور آپ کے لیے ہی محبت اور نصیحت کیے جانے کا اصل حق ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ کاوش ایک ضعیف (شخص) کی ہے۔

والسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

شیخ عمر محمود ابو قتادہ فلسطینی

لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ

کہ تم اسے سب لوگوں سے ضرور بیان کروگے اور اسے چھپاؤ گے نہیں (۱۸۷:۳)

ابراہیم بن عواد کی قیادت میں تنظیم الدولۃ کی حقیقت

تنظیم کی خصوصیات اور عقائد کی اصلیت

شیخ ڈاکٹر طارق عبدالحلیم / شیخ ڈاکٹر ھانی السباعی

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ وعلی آلہ واصحابہ، وبعد :

جس تنظیم کو 'دولتِ اسلامیہ عراق وشام' کہا جاتا ہے کا تنازعہ جنگل کی آگ کی طرح پھیل گیا ہے اور یہ ایک تلخ حقیقت کے اندر مختلف عوامل اور وجوہات کی وجہ سے داخل ہو گیا ہے جن عوامل کا احاطہ کرنا ہمارے اس بیان کا مرکزی نکتہ نہیں ہے۔ بہت سی جانیں لاپرواہی کی بنا پر ضائع ہوئیں، بہت سے خاندان اور گھر تباہ ہوئے، بہت سے مخلص مجاہدین کو قتل کیا گیا، اسلام کے تصور کو مسخ اور تباہ کیا گیا، اور بہت سے عامی مسلمانوں کو تنظیم الدولۃ کے غلغے نے متذبذب چھوڑ دیا۔ تنظیم الدولۃ نے جہاد کے تصور کو بدترین انداز میں دنیا کے سامنے پیش کیا اور اسلام کا عالمی سطح پر مذاق اڑایا گیا جبکہ اسلام اور جہاد تنظیم الدولۃ کے اُن تمام اعمال سے بری ہیں جو یہ پیش کرتے ہیں یا جس کی یہ حمایت کرتے ہیں، اسلام اور جہاد اُس سے بری ہیں۔ اس گروہ کی اصل کامیابی یہی رہی ہے کہ اس نے حقیقی دولتِ اسلامیہ اور اسلام کے تصور کو مسخ کیا ہے! حقیقت یہ کہ اس جماعت "دولتِ اسلامیہ جس کی قیادت ابراہیم عوادی کے سپرد ہے اور جس کو خلیفہ کے منصب پر فائز کیا گیا" نے مغرب کے اُن اہداف کو پورا کیا جن کو حاصل کرنے سے وہ خود عاجز آ چکا تھا اور اس حوالہ سے اُن کی خدمت کی ہے، جو کہ اصل میں اسلام کے تصور کو مسخ کرنا ہے اور لوگوں کے سامنے اسلام کا مسخ شدہ اور بھیانک چہرہ سامنے لانا ہے، ایسی چیز جو مغرب اپنی تمام تر طاقت، ذرائع ابلاغ اور غداری کے باوجود بھی اپنے طور پر اُس کو حاصل کرنے میں ناکام رہا تھا۔

ہم نے متعدد مقالات، ویڈیوز اور صوتی پیغامات کے ذریعے اس تنظیم کی حقیقت کو پیش کرنے کی کوشش کی اور یہ تنظیم

الدولۃ تاریخ میں سابقہ مشہور فرقہ خوارج یا حروریہ کی نئ شکل ہے، یا یہ انہی سابقہ شر پسند غالی خوارج کی نئ قسم ہے جو اپنی وحشت اور شدت پسندانہ نظریے کی بناپر مسلمانوں کو قتل کرتے ہیں اور اہل شرک کو چھوڑ دیتے ہیں۔ ہم نے اس چیز کو محسوس کیا کہ بہت سے امتِ مسلمہ کے حالات پر مباحثہ کرنے والے اِن کے منہج کی نوعیت سے متعلق گفتگو کر رہے ہیں، اور ہم نے بغیر ہچکچاہٹ کے یہ طے کیا کہ اس سے متعلق بالکل واضح موقف دیا جائے، جس میں کسی بھی قسم کا شائبہ نہ ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم یہ اس بات کی وضاحت کریں کہ اہل سنت کے عقیدے کے مقابلہ میں یہ تنظیم کہاں کھڑی ہے اور اِن کے ساتھ تعامل سے متعلق احکاماتِ شریعہ کو واضح کیا جائے اور اِن کے اعمال سے متعلق آگاہی دی جائے اور خود کو گمراہ کن تحمل کے تناظر میں خاموش نہ رکھا جائے جبکہ بہت سے نوجوانانِ شام اور نوجوانانِ عالم اِن سے متعلق حکم کے بارے میں افراتفری کا شکار ہیں۔ اس قسم کا گمراہی پر مبنی تحمل جبکہ خاص طور پر اِن کا شر پھیل چکا ہو اور بہت سے مخلص مسلمان اور مجاہدین قتل کیے جا چکے ہیں کو سامنے رکھتے ہوئے کسی بھی صورت اِن علمی حضرات کو پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے اور نہ ہی خود کو روکنا چاہیے، اہل علم کے لیے ضروری ہے، جن کو علم کی امانت دی گئی ہے تاکہ وہ کھول کر (عامۃ الناس کے سامنے) بیان کر دیں کہ وہ اس تنظیم 'دولتِ اسلامیہ عراق وشام' سے متعلق حق بات کی وضاحت کریں اور اِن سے متعلق صحیح حکم کو بیان کریں جنھوں نے اپنی تلواروں، خنجروں اور اسلحے کا رخ مجموعی اور عمومی طور پر مسلمانوں کی طرف کر رکھا ہے اور خصوصی طور مجاہدین کی طرف اِن کا رخ ہے

اس لیے ہم نے فیصلہ کیا کہ اس بیان کو نشر کریں تاکہ اپنے موقف کو واضح کریں اور بغیر کسی شک وشبہ کے اپنے موقف کی وضاحت کر دیں تاکہ ہم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہو سکیں، جب ہم سے پوچھا جائے کہ کیا ہم نے اپنے علم میں سے دنیاوی مفادات کے لیے کہیں کتمانِ حق تو نہ کیا تھا؟ کیا ہم نے واضح طور پر لوگوں کے سامنے حق کو بیان کر دیا تھا؟ اور کیا تمام قسم کی جماعت الدولۃ اور انصارانِ الدولۃ کی طرف سے دھمکیوں کے باوجود اِس علم کو بیان کرنے کے لیے تمام اسباب کے ذریعے کوشش کی تھی یا نہیں؟

مزید براں، اِس بیان کو ہم تمام قسم کے فقہی اور مدلل حوالہ جات کو بیان کرنے کے لیے استعمال نہیں کر رہے، بلکہ اس کا واضح مقصد اصولوں کو بیان کرنا ہے اور اُن اصولوں کو دلائل کے ذریعے اور فقہ اور واقعات کو کلی طور پر استعمال کرتے

ہوئے سامنے لانا ہے تاکہ ہمارے پچھلے دیے گئے بیانات کے ذریعے حتمی نتیجے پر پہنچا جاسکے۔ [تاکہ جسے ہلاک ہونا ہے وہ دلیلِ روشن کے ساتھ ہلاک ہو اور جسے زندہ رہنا ہے وہ دلیل روشن کے ساتھ زندہ رہے] (سورۃ الانفال: ۴۲)

ضروری ابتدائیہ:

اپنے دلائل کو مستحکم کرنے کے لیے ہم اس سے متعلق کچھ ضروری ابتدائیہ دینا چاہیں گے جس کے ذریعے عقلی، شرعی اور تاریخی حقائق کو قائم کیا جاسکے:

(۱) سب سے اہم اُصول اور لازمی بنیاد تمام ایمان کے معاملات میں کتاب اللہ اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے۔ یہی منہج سنتِ نبوی ﷺ ہے جو کہ صحابہؓ کے فہم پر کھڑا ہے جیسا کہ محترم علمائے امت نے اس کی وضاحت کی ہے، جن سے علم لینے پر سب متفق ہیں اور وہی اصل صاحبِ علم ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: [اہل ذکر (علم) سے پوچھ لو اگر تم لوگ خود علم نہیں رکھتے] (۴۳:۱۶)؛ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اُن علماء سے پوچھا جائے جو حق کو جانتے ہیں تاکہ اس مسئلہ کو سمجھا جاسکے؛ پس چاہیے کہ معاملہ کو اہل حق کی معرفت کے ذریعے جاننے کے لیے رجوع کیا جائے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: [کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں کبھی یکساں ہو سکتے ہیں؟] (۹:۳۹)؛ مزید ارشاد ہوتا ہے: [اللہ نے خود شہادت دی ہے کہ اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے، اور (یہی شہادت) فرشتوں اور سب اہلِ علم نے بھی دی ہے] (۱۸:۳)، پس اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو پابند کیا ہے کہ وہ اہل علم اور اہل ذکر کی اتباع کریں، نہ کہ اہلِ باطل اور اہل ہوائے نفس کی پیروی کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے بہت سے صحیح احادیث میں خوارج کی صفات سے آگاہ کیا کیونکہ یہ وہ پہلا فرقہ تھا جو عہدِ نبوی ﷺ میں ظاہر ہوا۔ صحیح بخاری میں ابو سعید الخدریؓ کی طرف سے روایت میں ذی الخویصرۃ التمیمی کا تذکرہ ہے، کہ جب رسول اللہ ﷺ مالِ غنیمت کی تقسیم فرمارہے تھے، تو ذی الخویصرہ، جس کا تعلق بنو تمیم قبیلے سے تھا، رسول ﷺ کے پاس آیا اور کہا: 'اے اللہ کے رسول ﷺ، عدل کیجیے'۔ رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا: 'تمہاری بربادی ہو، اگر میں عدل نہیں کروں گا تو کون عدل کرے گا؟ تم یقیناً تباہ اور گمراہ ہو جاؤ گے اگر میں عدل سے کام نہ لوں'۔ سیدنا عمرؓ نے کہا:

'اے اللہ کے رسول ﷺ، مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کا سر قلم کر دوں'۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمرؓ کو جواب دیا: "اس کو چھوڑ دو کیونکہ اِس کے ساتھی ہیں جن کے مقابلے میں تم اپنی نمازوں کو کمتر جانوگے، جن کے روزوں کو تم اپنے روزوں کے مقابلہ میں کمتر جانوگے، یہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ اِن کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا، یہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔"

ان کی ایک صفت جو کہ تقریباً ہر کسی میں ہی پائی جاتی ہے، وہ امام بخاری نے حضرت علی بن طالبؓ کی طرف روایت کی ہے، جو انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنی جب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: [آخری زمانے میں ایک قوم ظاہر ہو گی جو کم عمر ناپختہ ذہن ہوں گے، جو انسانیت میں بہترین لوگوں کی بات کو بیان کریں گے، یہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے، اِن کا ایمان اِن کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا، پس تم انہیں جہاں بھی پاؤ، انہیں قتل کر دو، کیونکہ قیامت کے دن اِن کو قتل کرنے والوں کو اجر سے نوازا جائے گا]
جیسا کہ سنن نسائی میں ابو سعید الخدریؓ سے بھی ان کی ایک صفت کو روایت کیا گیا ہے کہ جو اِن (خوارج) سے متعلق مشہور ہے [یہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور اہل شرک کو چھوڑ دیں گے، اگر (میں اس وقت تک زندہ رہوں) اور ان کا تدارک کر لوں (کہ یہ خوارج ہیں)، تو میں انہیں اسی طرح قتل کروں گا جس طرح قومِ عاد کو قتل کیا گیا تھا]

اِن احادیث سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ یہ ناپختہ، بے عقل اور بے پرواہ کم سن لوگ ہیں، جن کے اندر حق بات کے سامنے جرات دکھانے کا مادہ آ چکا ہو گا کہ جیسا کہ ان کے جدِ امجد ذوالخویصرہ نے حدود سے تجاوز کیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ کو انصاف کرنے کا کہا، اور اسی طرح انہوں نے تب بھی اپنی حدود سے تجاوز کیا، جب انہوں نے کبار صحابہؓ کے سامنے جرات دکھائی اور اِن (خوارج) کے نامراد لوگوں نے امیر المومنین سیدنا علی بن طالبؓ کے ساتھ مباحثہ کیا اور اُن کی بھی تکفیر کی اور خیارِ امت اور ائمہ امت کی بھی تکفیر کی! اسی طرح اِن کی یہ صفت بھی ہے کہ 'یہ انسانیت میں بہترین کے کلمات کو بیان کریں گے'، جیسا کہ یہ قرآن کو پڑھیں گے اور بعض احادیثِ نبوی پر حجت بیان کریں گے لیکن یہ تمام معاملہ اِن کی طرف سے فقط ظاہری نصوص پر ہی ہو گا! اِن کی عبادت میں بہت ریاضت ہو گی، یہاں تک کہ ایک سنی مسلمان اِن

سے خوف کھائے گا، اور اپنی نماز کو اِن کے مقابلے میں حقیر جانے گا، اس خارجی کے روزوں کو اپنے روزوں کے مقابلہ میں حقیر سمجھے گا! اور یہی بہت سے نوجوانوں کو اِن (خوارج) سے متعلق دھوکہ دینے کا باعث ہوگا! اور ان تمام صفات پر علماء نے صراحت کے ساتھ وضاحت کی ہے، جو اُن کی طرف سے کی گئی شرح میں دلائل کے ساتھ موجود ہے۔

امت پر ان حروریہ (خوارج) عقیدے کے خطرے کو دیکھتے ہوئے، علماء نے اس مذہبِ خارجی کی اتباع کرنے والوں کی سختی سے نکیر کی ہے، جن میں کچھ کو مثال کے طور پر بیان کیا جارہا ہے :

علامہ الآجری (متوفی : ۳۶۰ھ) کہتے ہیں :

[علمائے متقدمین و متاخرین نے اس بات پر بالکل اختلاف نہیں کیا ہے کہ خوارج (اصل میں) قومِ سوء ہے، جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمان ہے، اگرچہ وہ نماز پڑھیں، روزے رکھیں یا اپنی عبادت میں ریاضت سے کام لیں، اِن کے یہ اعمال ان کے لیے فائدہ مند نہیں ہیں، اور اگر وہ امر بالمعروف والنہی عن المنکر کو بھی ظاہر کریں تب بھی اِن کے لیے اس میں نفع نہیں، اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان سے متعلق خبردار کیا ہے، اور نبی ﷺ نے بھی اِن سے ہمیں خبردار کیا ہے، اور اِن کے بعد خلفائے راشدین نے بھی اِن سے خبردار کیا ہے، اور اسی طرح صحابہؓ نے بھی تنبیہ کی ہے اور اس کے بعد آنے والوں نے بھی جنھوں نے احسان کے ساتھ اِن صحابہؓ کی پیروی کی، اِن (خوارج) سے متعلق آگاہ کیا ہے، اور خوارج قدیم وجدید شریر اور سفاک ہیں، اور وہ تمام بھی جو خوارج کے مذہب کی پیروی کریں، اور یہ ائمہ اور امراء کے خلاف خروج کرتے ہیں، اور مسلمانوں کو قتل کرنے کو حلال قرار دیتے ہیں]

ابن تیمیہؒ (متوفی : ۷۲۸ھ) کہتے ہیں :

[یہ (خوارج) مسلمانوں پر شر کے معاملہ میں سب سے بڑھ کر ہیں، مسلمانوں پر خوارج سے زیادہ ضرر پہنچانے والا کوئی گروہ نہیں ہے؛ یہود و نصاریٰ بھی نہیں ہیں، کیونکہ یہ (خوارج) ہر اس مسلمان کو قتل کرنے کی سعی کرتے ہیں جو ان کی موافقت نہیں کرتا، وہ مسلمانوں کے خون بہانے اور (ناحق) لوٹنے اور اُن کی اولاد کے قتل کو حلال قرار دیتے ہیں اور اُن سب کی تکفیر کرتے ہیں، اور یہ اپنی کثیر جہالت اور گمراہ کن بدعت کے پیشِ نظر اِس (تکفیر کرنے اور ناحق خون بہانے) کو نیک اعمال

میں گردانتے ہیں]

علمائے حدیث تو خوارج کے معاملہ میں بہت سخت موقف رکھتے تھے جیسا کہ امام بخاری، ابن عربی، قرطبیؒ (المفہیم کے مؤلف)، سبکی، امام مالک اور دیگر علماء کی طرف سے بھی ایسا ہی (سخت موقف) بیان کیا گیا ہے۔

علامہ ابن قدامہ المقدسی (متوفی: ٦٢٠ھ) کہتے ہیں:
ہمارے اصحابِ متاخرین فقہاء کا قول اِن (خوارج) سے متعلق قول یہ ہے کہ یہ جابر ظالم ہیں، ان کا حکم بھی ظالم کے حکم جیسا ہی ہے، اور یہ قول ابو حنیفہ، شافعی اور جمہور فقہاء کا بھی ہے اور کثیر علمائے حدیث کا بھی ہے۔ امام مالکؒ کی رائے یہ ہے کہ اِن کو توبہ کی دعوت دی جائے، اگر وہ اسے قبول نہ کریں، تو پھر انہیں قتل کر دیا جانا چاہیے، اور اِس قتل کی وجہ اُن کا فساد ہے نہ کہ اُن کا ارتداد۔ علمائے اہل حدیث کے ایک دوسرے گروہ کی رائے یہ ہے کہ خوارج کفار مرتدین ہیں، اور ان کا حکم مرتدین کے حکم جیسا ہے یعنی کہ ان کا خون بہانا اور اموال لوٹنا حرام نہیں ہے۔ مزید براں، اگر یہ کسی جگہ پر جمع ہو کر خود کو مضبوط کر رہے ہوں اور ان کے پاس قوت و شوکت بھی ہو، تو پھر یہ اہل حرب (حربی) گردانے جائیں گے بالکل ویسے ہی جیسے محارب کفار سے جنگ کی جاتی ہے]

ایک اور جگہ علامہ ابن قدامۃ ایک مزید سخت موقف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:
[اس معاملہ میں صحیح رائے یہ ہے کہ خوارج کے خلاف قتال کی ابتداء کی جا سکتی ہے اور ان کے زخمیوں کو بھی قتل کیا جا سکتا ہے جیسا کہ نبی ﷺ کا اِن سے متعلق قتل کرنے کا حکم موجود ہے اور اُس شخص سے ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے جو اِن خوارج کو قتل کرے گا، جیسا کہ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہوتا ہے جب انہوں نے کہا: اگر آپ لوگ کے جذبات کی لہروں میں جوش پیدا نہ ہو، تو میں آپ کو اس چیز کا بیان کروں گا جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی زبانِ مبارک سے اِن خوارج کو قتل کرنے والوں کے لیے بیان فرمایا ہے، کیونکہ ان کی بدعت اور بداعمالیاں اِس چیز کا تقاضا کرتی ہیں کہ ان کے خون بہانے کو جائز قرار دیا جائے؛ جس کی دلیل نبی ﷺ کا اِن کے گناہِ عظیم کی خبر دینا ہے، اور یہ خوارج مخلوق میں سب سے

بدترین ہیں، اور یہ دین سے نکل جائیں گے، اور یہ جہنم کے کتے ہیں، اور رسول ﷺ نے اِن کے خلاف قتال کرنے تحریض دلائی اور اس چیز کی خبر دی کہ اگر وہ اُس وقت تک زندہ رہیں اور اِن خوارج کا تدارک کر لیں، تو وہ انہیں قومِ عاد کی طرح قتل کریں گے، اس لیے یہ بات جائز نہیں کہ ان خوارج کو ان لوگوں میں سمجھا جائے جن کو (قتال کرنے کے معاملہ میں) معاف کر دیا جائے گا، اور اصحابِ رسول ﷺ سے کثیر تعداد نے اِن کے خلاف قتال سے اجتناب کیا ہے، اور اس میں کوئی بدعت نہیں ہے]

ہم یہ بات واضح کر دیں کہ ہم یہ اپنی آراء بیان نہیں کر رہے ہیں اور نہ ہی کسی ایک رائے کی طرف جھکاؤ رکھ رہے ہیں بلکہ آپ کے سامنے فقط وہ تمام آراء جو علمائے اہل سنت کی طرف سے نقل ہوئی ہیں، اُس کو بیان کر رہے ہیں تاکہ یہ واضح کیا جا سکے کہ امت پر خوارج کا فرقہ کتنا خطرناک ہے! ہم اس بات کی بھی وضاحت کرنا چاہیں گے کہ خوارج کے خلاف قتال کے وقت اُن کو قتل کرنا جب کہ وہ خود کو مضبوط و منظّم کر رہے ہوں یا کسی حملے کی تیاری کر رہے ہوں کا معاملہ اُن کے کسی قیدی پر قدرت پانے کے بعد قتل کرنے سے مختلف ہے کیونکہ اِن کے قیدیوں سے متعلق علماء میں دو رائے پائی جاتی ہے کہ اِن (خوارج) کے قیدیوں پر قدرت پا لینے کے بعد قتل کیا جانا چاہیے یا نہیں!

(۲) تمام بدعتی فرقے شروع میں ایک محدود فکر سے شروع ہوتے ہیں، یا پھر جیسا کہ اصحاب اصول اسے بیان کرتے ہوئے 'کلّی اصل' کا نام دیتے ہیں، پھر وہ پھلتی پھولتی ہے، اور اس سے مزید فروع اور شاخیں مختلف طریقے سے سامنے آتی ہیں، حتی کہ بعض یہ گمان کرنے لگتے ہیں کہ اس فرقہ کا اصل فرقے سے کوئی تعلق نہیں ہے یا اس کے برعکس بھی گمان کیا جا سکتا ہے۔ حقیقت میں، یہ ذیلی فرقے آپس میں بھی بحث و مباحثہ کچھ امور پر کرتے ہیں، بلکہ خوارج کے فرقے کا معاملہ یہاں تک گیا کہ بعض خوارج کے فرقوں نے دوسرے خوارج کے فرقوں کی تکفیر کی، اور بعض فرقوں نے ایک دوسرے سے بھی قتال کیا۔ یہاں خوارج کی ایسے بھی فرقے ہیں جو اِس بات کا اعتراف نہیں کرتے کہ وہ خارجی ہیں! جیسا کہ فرقہ اباضیہ کا معاملہ ہے جو کہ خود فرقہ خوارج میں سے نہیں سمجھتے! جبکہ اس بات سے اُن کی مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ فرقہ ازارقہ میں سے نہیں ہیں، یہ وہ لفظ ہے جو خوارج کی اصطلاح کے طور پر پہلی صدی ہجری کے نصف تک مستعمل رہا، پس جب اُن کو

خوارج کہا جاتا ہے تو وہ اِس سے فرقہ ازارقہ، نجدات اور محکمِ اولیٰ میں مستعمل اصطلاحات کو مراد لیتے ہیں، اس لیے فرقہ اباضیہ کا یہ قول صحیح ہے کہ وہ اپنی اساس لے لحاظ سے عملی طور پر فرقہ ازارقہ نہیں ہیں! لیکن وہ خوارج کے فرقہ میں ضرور داخل ہیں! پھر اس کے بعد یہ فرقہ بھی مزید تقسیم ہوا اور مزید ذیلی فرقے اِن سے سامنے آئے۔

(۳) فرقہ حروریہ (خوارج) سے متعلق جامع متفق بنیادی اصول یہ ہے، جو کہ ان خوارج فرقے کی اصل ہے، اس سے قبل کہ ہم ان کے مزید فرقوں کے اعتقاد کی طرف جائیں، وہ بنیادی اصول یہ ہے [مسلمانوں کی تکفیر ایسے اصولوں کی بنیاد پر کرنا جو اہلسنت والجماعت کے نزدیک کفر نہیں ہے، پھر اُس کے بعد اُن کے خون بہانے کو حلال جاننا اور اُن کے خلاف قتال کرنے کی غرض سے خروج کرنا] یہی وہ اصول ہے جس کی بنیاد اُن کے اصل فرقہ خوارج نے رکھی، جب انہوں نے سیدنا علی بن طالب رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج کیا، اور سیدنا علیؓ اور سیدنا معاویہؓ کی تکفیر کی، اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہروان اور حروراء کے مقام پر لڑے (اسی وجہ سے حروریہ کہلائے)۔ یہ بنیادی اصول کو پھر مزید وسعت دی گئی اور اُس میں مختلف صدیوں کے درمیان ترمیم ہوتی رہیں اور یہی وہ بنیادی اصول ہے جس کی بنیاد پر تنظیم الدولۃ نے بھی جہالت کی بنیاد پر عذر دینے والوں کی تکفیر کی ہے۔

(۴) نافرمانی اور کبائر گناہوں کی بنیاد پر تکفیر کرنا، جیسا کہ چوری، قتل، زنا وغیرہ، یہ خوارج کے خروج کرنے سے متعلق جامع صفت نہیں ہے، بلکہ یہ فروعی اختلافات تو اولین حروریہ (خوارج) کے ظاہر ہونے کے بعد کے زمانہ کے ہیں، جن کو حروریہ کے نام سے صحابہؓ نے متصف کیا، جیسا کہ صحیح بخاری کی حدیث میں ام المومنین سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے روایت ہوتا ہے] : ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا کہ کیا خواتین کو (حیض سے) طہارت حاصل کرنے کے بعد اپنی چھوڑی گئی نمازوں کی قضاء دینی چاہیے؟ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا: کیا تم حروریہ ہو؟ ہم رسول اللہ ﷺ کے وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھیں، انہوں نے کبھی ہمیں ایسا حکم نہیں دیا یا انہوں نے ایسا کہا کہ ہم ایسا نہیں کیا کرتی تھیں]۔ خوارج کے بیس (۲۰) سے زائد فرقہ ہیں، اُن خوارج کے فرقوں نے سیدنا علیؓ کی بھی تکفیر کی کیونکہ انہوں نے ایک شخص کی تحکیم کو قبول کیا اور ان پر یہ تہمت لگائی کہ انہوں نے اللہ کی شریعت کے مطابق فیصلہ نہیں کیا۔

اور اسی طرز پر فرقہ تنظیم الدولۃ سرزمینِ شام میں موجود اسلامی جماعتوں پر یہ تہمت لگاتی ہے کہ یہ حدود کی تطبیق نہیں کرتے ہیں اور نہ ہی اللہ کی شریعت کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں یا یہ صحوات ہیں، اس لیے یہ مرتدین ہیں! بجزاس کے یہ فرقہ اس بات کا علم رکھتا ہے کہ علمائے سنت کے درمیان دار الحرب کے اندر تطبیقِ حدود کے درمیان بھی اختلاف ہے!! نجدات (فرقہ خوارج) نے ازارقہ (فرقہ خوارج) کی تکفیر اس بنیاد پر کی کیونکہ ازارقہ نے قعدہ فرقہ (جو لوگ ازارقہ کے ساتھ جہاد نہیں کرتے) کی تکفیر کی تھی! اسی طرح نجدات فرقہ کی تکفیر عطویہ (فرقہ خوارج) نے اس بنیاد پر کی نجدات احکامات کی تطبیق میں جہالت کا عذر دیتے تھے!

جو کوئی بھی فرقہ قعدۃ کی رائے کو دیکھے گا تو یہ گمان کرے گا کہ یہ خوارج کے فرقہ میں سے نہیں ہیں کیونکہ وہ ایسا گروہ تھا جو (خوارج) کی نصرت کرنے سے دور رہا، اور انہوں نے امیر المومنین سیدنا علیؓ کے خلاف بھی قتال نہیں کیا، اور وہ تحکیم کے معاملہ کو بھی حق بجانب سمجھتے تھے سوائے یہ کہ انہوں نے لوگوں کے خلاف خروج نہیں کیا۔ نجدات (فرقہ خوارج) نے فرقہ قعدۃ کی تکفیر نہیں کی لیکن نافع بن الازرق (فرقہ ازارقہ کا بانی) نے اُن کی تکفیر کی؛ حالانکہ وہ خود بھی خوارج کے گروہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے جتنے بھی ذیلی فرقے تھے وہ ایک دوسرے سے کسی نہ کسی رائے سے ممتاز ہوتے رہے، لیکن اِس کے باوجود وہ تمام کے تمام کو ایک ہی عنوان خوارج یا حروریہ یا شراۃ یا غالیہ) غالی) کے تحت رکھا گیا! ان خوارج کی کسی بھی شکل میں خوارج سے متعلق اصل بنیادی قول یہ ہے جو کہ علامہ ابوالحسن عشری (متوفی: ۳۲۴ھ) نے بیان کیا:
]خوارج کے عقائد کی اصل بنیاد وہ ازارقہ، اباضیہ، صفریہ، نجدیہ کے اقوال ہیں، اور باقی قسمیں سوائے ازارقہ اور اباضیہ کے، وہ فرقہ صفریہ کی فروع میں سے ہیں [

اس کو بیان کرنے کے بعد ہم اِس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ یہ بات لازم نہیں ہے کہ اہل علم کے فہم کو جمود کی طرف لے جایا جائے اور حروریہ کی صفت کو صرف گناہِ کبیرہ کی بنیاد پر تکفیر کرنے والوں یا نہ کرنے تک محدود کر دیا جائے! یہ بہت بڑی منہج میں غلطی ہو گی! بلکہ اِس فرقہ خوارج کی اصل بنیاد یہ ہے کہ یہ ایسے اعمال کو ارتداد سمجھتے ہیں جو اصل میں گناہ نہیں

ہوتے، چاہے وہ معصیت میں سے ہوں یا نہ ہوں، پھر اس کے بعد یہ اپنے فاسد قواعد کی بنیاد پر اس فاعل کی تکفیر کرتے ہیں، اور ناحق خون بہانے کا حلال قرار دیتے ہیں، اپنی تلواروں کو بلند کرتے ہیں اور اس کے ساتھ اہل اسلام کو قتل کرتے ہیں۔

(۵) خوارج کی صفات میں سے ایک اصل یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کے خلاف خروج قتال کی غرض سے کرتے ہیں، جیسا کہ عہدِ علیؓ میں واقع ہوا تھا، اور ایسا ہی خوارج سے متعلق حدیثِ رسول ﷺ میں بیان ہوا ہے کہ (یہ اہل اسلام کو قتل کریں گے)، پس جو کوئی بھی خوارج کی طرف نسبت کرے لیکن قتال نہ کرے، اس کے باوجود بھی خوارج کی اصلی صفت سے علیحدہ نہیں ہوگا، اور وہ ہے کہ ایسی چیز کی بنیاد پر تکفیر کرنا جو اصلاً کفر نہیں ہے، پھر اس کے بعد اُس بنیاد پر قتال کرنا، جیسا کہ حدیثِ صحیحہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اِن کی صفات بیان ہوئی ہیں۔

(۶) اختلاف اور انحراف کا ہونا بدعت کی وجہ سے ایک قدرتی عمل ہے، کیونکہ بدعت ہمیشہ ہوائے نفس کے تابع ہوتی ہے، جو شخصیت کی پیروی کرتی ہے نہ کہ اس کی بنیاد راسخ العقدۃ منہج پر ہوتی ہے۔

(۷) یہ بدعت ارتقاء کے منزال طے کرتی ہے حتیٰ کہ عہدِ حاضر میں بھی یہ عمل جاری ہے، غفلت میں سے ایک بات یہ ہوگی کہ ہم یہ خیال کریں کہ جو فرقے کتبِ تاریخ میں ذکر کیے گئے ہیں صرف وہی اصل بدعتی فرقے ہیں اور کسی دوسرے فرقہ کو اُن کے منہج کے ساتھ منسوب نہیں کیا جاسکتا، اور یہ کہ جو نام ان فرقوں سے متعلق موجود ہیں جیسا کہ طربانی، ابن حزم، شہرستانی، بغدادی اور دیگر کتب میں بیان ہوئے ہیں کے علاوہ کسی دوسرے فرقے کا ظہور نہیں ہوگا۔ مثلاً فرقہ معتزلہ، اس کی بنیاد اس بات پر رکھی گئی کہ عقل شریعت پر فوقیت رکھتی ہے، پھر اس فکر نے دوسری صدی میں ارتقاء کرتے ہوئے اپنے نئے پانچ اصول وضع کر لیے، چونکہ منہج و فکر کی موت اُن کے بانیوں کی موت سے واقع نہیں ہوتی، پس عہدِ حاضر میں یہی فکر مختلف 'فارم' اور 'افراد' کے اندر پھر سے واقع ہوئی ہے، جو اپنے اصل بنیادی فرقہ کی بنیاد پر ہی کھڑی ہے، جس کا پہلا بنیادی کلیہ یہ ہے کہ عقل شریعت پر فوقیت رکھتی ہے، اگرچہ کہ وہ اصل فرقے سے اختلاف رکھیں یا اس میں موجود بعض تفصیلات اور تقسیم سے متفق نہ بھی ہوں، مثال کے طور پر، بعض معاصر مصنفین جنھوں نے مدرسہ معتزلہ کو

اپنایا کا معاملہ ایسا ہی ہے، بلکہ یہاں کچھ با قاعدہ مراکز ہیں جو اسی معتزلہ فکر کے ساتھ متفق ہیں جیسا کہ 'عالمی مرکز برائے فکرِ اسلامی' جو واشنگٹن میں موجود ہے۔

(۸) رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اِس فرقہ کی خصوصیات اِن کے اصلی بنیادی امور سے متعلق تھیں، اور اس سے متعلقہ دیگر شکلیں دوسرے فرقوں کی نشاندہی کے لیے ہیں۔ اس فرقہ خوارج کی اصل بنیاد یہ ہے کہ 'یہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور اہل شرک کو چھوڑ دیں گے'؛ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے، اور یہ قرآن کو اس کے سطحی فہم پر ہی دیکھیں گے اور 'یہ قرآن اِن کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا'؛ اسے مسلم نے روایت کیا ہے (جس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کا مفہوم اِن کے دلوں میں داخل نہیں ہو گا)۔

جہاں تک دوسری صورتوں کا تعلق ہے، جس میں وہ سر کے بال منڈواتے ہیں اور عبادت میں ریاضت کرتے ہیں! تو یہ خصوصیات خوارج سے متعلق اہل سنت نے اضافی طور پر بیان کی ہیں، جو اِن کی اصل خصوصیت کے علاوہ ہیں، جیسا کہ سچائی اور امانت داری، لیکن جو اِن کا اصل بنیادی اصول ہے وہ کسی بھی خارجی (فرقہ) میں موجود ہونا چاہیے۔

جہاں تک دیگر خصوصیات کا تعلق ہے تو وہ وقت اور جگہ کے ساتھ تبدیل ہوتی ہیں۔ مثلاً ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہر کوئی جو اپنے بالوں کو نہیں منڈواتا وہ حروریہ (خوارج) نہیں ہو سکتا، یہ واضح جہالت ہو گی! رسول اللہ ﷺ نے یہ خصوصیت اُن سے متعلق بیان کی جو ان کے عہد میں پہلے ظاہر ہوئے، اور یہی اِس کی غالب تفسیر سب (علماء) نے بیان کی ہے، مزید یہ کہ دولتِ خوارج اور اِن خوارج کا ظہور فقط مشرق کی طرف سے نہیں ہوا بلکہ مغرب سے بھی اِن کا ظہور ہوا، اس لیے رسول اللہ ﷺ کا تمام خوارج کے لیے قیامت تک کے لیے سر منڈوانے کی صفت کو خاص کرنا، ان فرقوں سے متعلق صحیح تشریح نہیں ہو گی۔

(۹) جب ہم کسی گروہ کو کسی فرقہ سے منسوب کرتے ہیں، تو اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں ہوتا ہے یہ فرقہ اُن تمام صفات کا

حامل ہوگا جو ان کے اول فرقہ میں پائی جاتی تھیں، بلکہ اس نام کی تطبیق ہر اس فرقہ کے ساتھ کی جاسکتی ہے جو اس کی کچھ صفات رکھتے ہوں یا کلی طور پر تمام صفات رکھتے ہوں، اور بعض دفعہ اس نام کا استعمال دوسرے فرقہ پر مجازی طور پر بھی کیا جاتا ہے، جس سے تنبیہ کرنا مقصود ہوتا ہے یا اصل نص کی طرف منسوب کرنا بھی مقصودِ نظر ہو سکتا ہے، اور اس کے لیے دلیل سیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے بیان کی گئ بات ہے جو بخاری اور مسلم میں معاذۃ العدویہ کی طرف سے روایت ہوئی ہے۔[ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا کہ کیا خواتین کو (حیض سے) طہارت حاصل کرنے کے بعد اپنی چھوڑی گئ نمازوں کی قضاء دینی چاہیے؟ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا: کیا تم حروریہ ہو؟ ہم رسول اللہ ﷺ کے وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھیں، انہوں نے کبھی ہمیں ایسا حکم نہیں دیا یا انہوں نے ایسا کہا کہ ہم ایسا نہیں کیا کرتی تھیں]۔ سیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے یہ سوالیہ خطابت کا انداز جب وہ حروریہ (خوارج) کے دور میں زندہ تھیں، اور جبکہ وہ اس بات کا علم رکھتی تھیں کہ اس نام کا کون حقدار ہے، ہمارے سابقہ نکتہ کی وضاحت کرتا ہے، جبکہ اُس عورت کا سوال تو حائضہ عورت کی نماز دہرانے سے متعلق تھا، پھر اُس شخص کا معاملہ کیا ہوگا جو کہ مسلمانوں کے خون کو حلال قرار دے اور انہیں مرتد ہونے کے شبہ پر قتل کرے؟

(۱۰) غلبہ، پھیلاؤ، اختیار، تمکین، حکومت کسی کے منہج کے درست ہونے کے لیے لازمی دلیل نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کے اعتقاد کے سالم ہونے پر دلالت کرتی ہے، بعض اہل بدعت نے مسلمانوں کے مختلف علاقوں میں مختلف تاریخی عہد میں حکومت کی ہے، جیسا کہ عہدِ خلافتِ عثمانی کے وقت میں خلیفہ مامون سے لے کر خلیفہ متوکل تک معتزلہ کی حکومت تھی! اسی طرح عبیدیہ اسماعیلیہ کی حکومت ڈھائی صدی تک محیط رہی۔ اسی طرح خوارج نے مشرق کے علاقوں پر حکومت کی اور عبداللہ بن وہب الراسبی کو اپنا امام بنالیا اور اُس کی بیعت ازارقہ قطری بن الفجاء نے کی اور اسے امیر المومنین کا خطاب دیا!! اسی طرح خوارج کی کچھ ریاستیں مغربِ اسلامی میں اہل سنت کے کھنڈرات پر قائم کی گئیں، جب خوارج نے کچھ بربر قبائل کو قائل کرلیا، جو کہ حال ہی میں مسلمان ہوئے تھے اور انہوں نے پھر اہل سنت کی قائم ولایتِ خلافت کے خلاف خروج کیا، اس طرح بربر قبائل کو مذہب خوارج صفریہ اور اباضیہ سے معرفت حاصل ہو گئ، اور پھر اِس منہج (خوارج) کو قبائل زناتہ، ہوارۃ، مکناسہ، مغراوہ وغیرہ نے قبول کیا، حتی کہ انہوں نے اپنی سلطنت کو مغربی صحراء اور کچھ پہاڑی علاقوں تک

وسعت دے دی۔

الجزائر اور وسطی افریقہ میں، خوارج اباضیہ نے دولتِ رستیہ (۱۴۴ھ سے ۲۹۶ھ) کی بنیاد ڈالی جو کہ ڈھائی سال کی مدت تک حکومت کرتی رہی۔ اسی طرح دولتِ بنی مدرار (۱۴۰ھ سے ۲۹۷ھ) جو صفریہ خوارج میں سے تھے نے حکومت کی، اور خوارج صفریہ خوارج اباضیہ کی نسبت بہت زیادہ شدت پسند تھے، اور انہوں نے مراکش کے شہر سجلماسۃ کو اپنا دارالحکومت بنایا۔

اس طرح خوارج صفریہ کی دولتِ برغواطۃ نے دو صدیوں تک حکومت کی! پھر یہ تمام ریاستیں ناپید ہوئیں، جب اُن کے مخالفین نے ان پر ضربیں لگائیں اور جب ان کے اعتقادات میں تبدیلی پیدا ہوئی اور یہ بہت سے خوارج کے عقائد سے دستبردار ہو گئے!

اس طرح اِن تمام دولتِ خوارج کا ظہور ہوا اور وہ پھر زوال کا شکار ہوئیں اور اُن کا اثر کچھ وقت بعد زائل ہو گیا! اور مذہبِ اہل سنت قائم و دائم رہا اور آج بھی اس فکری انحراف کے خلاف مزاحمت کر رہا ہے۔ کسی نے بھی یہ رائے پیش نہیں کی کہ خوارج اباضیہ کو جن کے پاس سلطنتِ عمان)کے احاطہ) میں دولت حاصل تھی یا جو زنجبار، الجزائر وغیرہ میں خوارج رہتے تھے! ان کو خوارج کی اصطلاح سے متصف نہ کیا جائے! حقیقت یہ ہے کہ سلطان قابوس بن سعید جو حاکمِ عمان ہے اس کا تعلق مذہبِ اباضیہ خوارج سے ہے، لیکن اپنے ہی منہج سے مخالفت کرتے ہوئے وہ خود سیکولر لادین ہے اور شریعت کے مطابق حکمرانی نہیں کرتا! پس وہ بھی باقی حکام کی طرح خود کو اہل سنت سے منسوب کرتا ہے، لیکن وہ سب سیکولر لادین ہیں جو اسلام کے خلاف جنگ کرتے ہیں اور شریعت کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے!

خوارج سے متعلق تاریخی حقیقت یہ ہے کہ ان کی تمام ریاستیں جن کی بنیاد ڈالی گئ وہ اہل سنت کے خون اور لاشوں کے اوپر قائم کی گئ! جس کی مثال بالکل اسماعیلیہ فرقے جیسی ہے جس نے رعب، دھمکیوں، قتل و غارت کے ذریعے عالم اسلام

میں موجود بہت سے مسلمانوں کی قیادت کو نشانہ بنایا! آج وہ کہاں ہیں! وہ ایک قسم کا ناپید فرقہ بن چکا ہے جس کے امراء اب مغرب کے تابع ہیں اور اُن کے بعض امراء اقوامِ متحدہ کے ادارے میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں! تو پھر کیا اس حقیقت کو سامنے رکھتے ہوئے ہم انہیں قرامطہ فرقہ کہنا چھوڑ دیں جن کا مذہب اسماعیلی شیعہ مسلک کی بنیاد پر ہے؟

اب جب کہ ہم اس مسئلہ سے متعلق ضروری ابتدائیہ بیان کر چکے ہیں، تو اب آئیں ایک نظر اِس تنظیم کی طرف ڈالتے ہیں جس کی قیادت ابراہیم بن عواد عراقی کر رہا ہے، ہم اس پر یہ بیان کرتے ہیں :

(ا) تنظیم الدولۃ نے مسلمانوں کی تکفیر اس بنیاد پر کی ہے جو اصلاً کفر نہیں ہے، جس میں انہوں نے عمومی آیات کی تاویلات کی ہیں اور اُن سے متعلق عملی شبہات کا شکار ہوئے ہیں، پھر اُس کے بعد انہوں نے اہل اسلام کے خلاف قتال کیا اور اُن کو بدترین انداز سے قتل کیا! اِن سے متعلق تواتر کے ساتھ بیان ہوا کہ انہوں نے لاتعداد مجاہدین کو مذہب اور (مخالف) رائے کی بنیاد پر قتل کیا، مثلاً انہوں نے ابو سعد الحضرمی، ابو خالد السوری، ابو محمد فاتح اور دیگر سینکڑوں مجاہدین کو قتل کیا، خصوصی طور پر شام میں اور لوگوں نے ان کے جرائم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

(ب) تنظیم الدولۃ نے نصیریوں اور روافض کے خلاف قتال ترک کیا اور اعلان کیا کہ 'مرتدین' سے قتال اِن نصیریوں اور روافض سے قتال پر فوقیت رکھتا ہے۔ انہوں نے پہلے دیر الزور کے گاؤں میں دہشت پھیلائی، اور قبیلہ شعیطات کو دربدر کیا، اور اُن کی لاشوں کا مثلہ کیا، جیسا کہ انہوں نے کبھی اہل شرک کے ساتھ وہ معاملہ نہ کیا، اور اہلِ شام پر مصائب و آلام کو دیگر (علاقوں) کے مقابلہ میں مخصوص کیا، یہاں تک کہ یہ مقولہ بھی نقل ہونے لگا کہ ان کی بعض قیادت کے اندر بعثی عراقی خفیہ طور پر داخل ہو گئے ہیں۔

(ج) ہمیں اس چیز کا یقین ہے کہ ان کے اپنے اعمال کی بنیاد پر اِن کے اندر اولین خوارج کے اصول و ضوابط کی اصل بنیاد موجود ہے، جیسا کہ عہدِ علیؓ کے خوارج میں موجود تھیں۔

(د) ان کی طرف سے تواتر جھوٹ، بہتان، تقیہ، اخلاقِ رزیلہ سامنے آئے ہیں، جیسا کہ ان کے بڑے عدنانی نے شیخ ڈاکٹر

ایمن الظواہری پر جھوٹ اور بہتان باندھا اور خود کو شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی طور منسوب کیا، حتیٰ کہ ہم پر یہ بھی واضح ہو گیا اور باقی افراد پر یہ بات عیاں ہو گئی کہ انہوں (شیخ اسامہؒ) نے اِن (تنظیم الدولۃ) کی مخالفت کی تھی اور ان سے متعلق تنبیہ کی تھی اور انہوں (شیخ اسامہؒ) نے عرب انقلابات کی پزیرائی کی تھی جس کو یہ تنظیم ارتداد سمجھتی ہے! اِن صفات کی وجہ سے یہ اپنے اسلاف خوارج سے بھی مخالفت پر ہیں، لیکن اس کا قطعاً یہ مطلب نہیں ہو گا کہ انہیں اس صفتِ حروریہ (خوارج) سے متصف نہ کیا جائے، بلکہ یہ تو سابقہ خوارج کی نسبت ذلالت اور سفلہ پن میں اُن سے بھی بڑھ کر ہیں۔

(ہ) ان کی طرف سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ انہوں نے ان علماء پر خروج کیا ہے جن کے بارے میں ہم یہ گمان رکھتے ہیں کہ نہ وہ تبدیل ہوئے اور نہ ہی بدلے ہیں، اور ہم اُن کو اسی طرح علمائے ربانین میں گردانتے ہیں، جس پر تنظیم الدولۃ نے دلیل یہ پیش کی [ہم بھی انسان ہیں، جس طرح یہ (علماء) انسان ہیں] اور اصل بات 'اتباعِ دلیل' ہے، یہ بات بھی اُن کی طرف سے بیان ہوئی جنہوں نے ایک کتاب بھی کھول کر نہیں دیکھی، بجز یہ کہ اُس کو پڑھ کر دیکھا ہو، یا اس کو سمجھا ہو، یا اس سے مستفید ہوئے ہوں! یہی باتیں اُن کی طرف سے انحراف کا باعث بنی ہیں، جس میں سب سے اوپر اِن کا سربراہ ابراہیم بن دعواد ہے، جس کو کوئی بھی دینی علم، مقالات یا کتب کے ذریعے نہیں جانتا، بلکہ یہ نام تو شیخ ابو عمر بغدادی کے ایام میں بھی نہ سنا گیا تھا حتی کہ (بعد میں) یہ اس جماعت کے ساتھ منسلک ہو گیا! پھر اس کے بعد اِن کا ترجمان عدنانی ہے! جو کہ اپنے نام اور کام کی وجہ سے مجہول ہے، خصوصی طور پر اس عجیب و غریب ترجمہ کے بعد جو الدولۃ کے متبعین میں سے کسی نے (اس سے متعلق) لکھا؛ مرجیہ خوارج!

الغرض،

اول: ہم پر یہ بات ثبوت، دلائل، تحقیق اور انصاف پسند شہادت دینے والوں سے پچھلے سال سے اب تک یقین کے ساتھ ثابت ہو چکی ہے کہ تنظیم دولتِ اسلامیہ عراق و شام نے، جس نے حالیہ ہی خلافت کا دعوی کیا ہے، نے بہت ہی منظّم انداز سے جرائم کا ارتکاب کیا ہے، نہ کہ یہ کسی ایک فرد کی طرف سے کیا جانے والا جرم ہے جیسا کہ بعض لوگوں نے شروع میں ایسا گمان رکھا تھا! جیسا کہ انہوں نے شام میں مجاہدین کی قیادت کے ناحق خون کو بہانے کو حلال کیا اور جنہوں نے بھی اِن

کی مخالفت کی، اس کے ساتھ بھی یہی معاملہ کیا، مثلاً

○ ہسپتال میں داخل ہوئے جہاں پر محمد فارس کا علاج ہو رہا تھا، جو کہ احرار الشام کے ایک مجاہد تھے، اور ان کا سر چھری سے کاٹ دیا۔

○ شیخ ابو سلیمان الحموی کو قتل کیا جو جند الشام کے امیر تھے

○ ڈاکٹر ابو ریان کو تعذیب کا نشانہ بنایا اور اُن کا قتل کیا جو کہ احرار الشام سے تعلق رکھتے تھے

○ رقہ شہر کے جبھۃالنصرہ کے امیر ابو سعد الحضرمی کو قتل کیا

○ جبھۃالنصرہ کے قائد ابو حذیفہ المشھدانی کو گھات لگا کر قتل کیا

○ اہل سنت مجاہدین کی قیادت میں سے شیخ ابو خالد السوری جو قیادتِ احرار الشام میں سے بھی تھے کو قتل کیا

○ والی ادلیب ابو محمد، ان کی زوجہ اور بچوں اور دیگر افراد جو گھر میں موجود تھے، اُن کو قتل کیا

○ علاقہ مرکدۃ اور دیگر علاقوں میں قتلِ عام کیا

○ مسلمانوں کو تعذیب کا نشانہ بنایا، جس میں خصوصی طور پر مجاہدین کی قیادت شامل ہے، اور بعض شرعی رہنماؤں کے ساتھ بھی یہ سلوک کیا، اور پھر انہیں ذبح کیا اور ان کے سروں کو کاٹ دیا !

○ اور اس کے علاوہ بھی بہت جرائم ہیں جن کا انہوں نے ارتکاب کیا، جس میں سے کچھ کو ہم نے اِس بیان کے ضمیمہ کا حصہ بنایا ہے، اور جن اعمال کی بنیاد پر مسلمانوں کی صفوف میں تفریق پیدا ہوئی، جس سے انہوں نے جہاد کو داغدار کیا اور اسلام کو مسخ کیا ! ولا حول ولا قوۃ الا باللہ !

دوم : ہم پر یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جماعت الدولۃ مسلمانوں کو قتل شک و شبہ اور منحرف تاویلات کی بنیاد پر کرتی ہے، اور ایسے بے بنیاد قواعد و ضوابط کی بنیاد پر تکفیر کرتی ہے جو اِن کے مخالفین نے آج تک کبھی قبول بھی نہیں کیے ہیں، ہم پر یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہ جب اپنے مخالفین کے گاؤں میں داخل ہوتے ہیں تو سوائے ناحق خون بہانے کے اور کوئی کام نہیں کرتے ! اور جماعت الدولۃ نے ذبح کرنے اور سروں کو کاٹنے میں شہرت حاصل کر لی ہے بلکہ اِن کٹے ہوئے سروں کو

عام چوراہوں پر لٹکاتے بھی ہیں جیسا کہ دیر الزور اور رقہ شہروں میں واقعہ ہوا اور جیسا کہ انہوں نے شعیطات قبیلہ کے ساتھ کیا اور ریف حلب شمال اور دیگر جگہوں پر بھی یہی کام کیا گیا۔

سوم : ہم پر یہ بھی واضح ہے کہ تنظیم الدولۃ کے کارکنان ناپختہ کم عمر نوجوان ہیں جو کہ خونِ مسلم کی حرمت کے معاملہ میں تخفیف سے کام لیتے ہیں اور اسے بڑا معاملہ نہیں جانتے۔ یہ کسی بھی عالم کا احترام نہیں کرتے، نہ ہی اُس قائد کا احترام کرتے ہیں، چاہے وہ شخص تاریخی تجربۂ جہاد کی کاوش میں بہت آگے ہی کیوں نہ ہو، چاہے اس کا علم کے معاملہ میں یا جہاد میں حصہ لینے میں کیسی ہی قدر و منزلت کیوں نہ ہو، یہاں تک کہ 'دولت' (جماعت الدولۃ) ان کے نزدیک ایک صنم (بت) کی حیثیت اختیار کر گئی ہے، جس کا یہ احترام اور تعظیم کرتے ہیں! ان کی تمام ولاء (دوستی) تنظیم الدولۃ کے ساتھ ہے جو کہ اپنے آپ کو خلافت گمان کرتی ہے اور اِن کی تمام براء (دشمنی) اُن کے ساتھ ہے جو اِن کے خلیفہ کو بیعت نہیں دیتے، اِس سے قطع نظر کہ کسی شخص کی علمی حیثیت، تقوی اور جہاد کا مقام کیسا ہے!!

چہارم : ہم پر یہ بات ثابت ہے کہ تنظیم الدولۃ کی قیادت جھوٹ اور افتراء سے کام لیتی ہے، اور جو بھی اِن کی مخالفت کرتا ہے اس کی بالواسطہ اور بلاواسطہ تکفیر کرتی ہے، جیسا کہ ان کے رسمی ترجمان نے اپنے بیان میں واضح کیا جس کا عنوان ہے [یہ ہمارا منہج نہیں تھا] (تاریخ: ۱۸ جمادی الثانی ۱۴۳۵ھ بمطابق ۱۸ اپریل ۲۰۱۴ء)؛ اس بیان کے رد میں میں ہم نے بیان نشر کیا جس کا عنوان تھا [اظہارِ برات اور دست برداری کا اقرار] (تاریخ: ۱۹ جمادی الثانی، ۱۴۳۵ھ بمطابق ۱۹ اپریل، ۲۰۱۴ء)، اور پھر اس کے بعد جب تنظیم الدولۃ نے ایک اور بیان نشر کیا جس کا عنوان تھا [معذرت، اے امیر القاعدہ]، اس سے متعلق رد بھی ہم نے اپنے ریڈیو اسٹیشن، المقریزی پر نشر کیا، اور اس سے متعلق کچھ عدد مقالات بھی لکھے۔

پنجم : ہم پر یہ بات واضح ہے کہ ان کی خلافت جس کا اعلان انہوں نے پہلی رمضان، ۱۴۳۵ھ میں کیا، ایک باطل خلافت ہے، اس سے متعلق بھی ہم نے رد میں بیان نشر کیا، جو مقریزی ریڈیو نے ۳ رمضان، ۱۴۳۵ھ کو نشر کیا اور اس سے متعلق متعدد مقالات اور مضامین بھی دیگر فاضل مشائخ نے تحریر کیے، جس میں انہوں نے اِس خلافت کے دعوی کا جواب دیا، ہم

نہیں سمجھتے کہ یہ خلافت مسلمانوں کے لیے رحمت اور سلامتی ہے! بلکہ ہم اس کو مسلمانوں کے اوپر دہشت گرد خلافت کے طور پر دیکھتے ہیں، اور اِن کے بیعت یافتہ افراد کی جانب سے مسلمانوں کے دلوں میں اِن کا رعب بھی موجود ہے، اور جو کوئی اِن کی صف سے خروج کرے گا، اس کے سر میں صرف گولی ماری جائے گی! جیسا کہ اِن کے رسمی ترجمان نے پہلی رمضان کی تاریخ میں بیان کیا! اس بیان میں دھمکیاں اور وعید بھی سنائیں جو اس) نام نہاد خلافت (کی بیعت نہ کرے، جو پورے عالم میں موجود جماعتوں اور تنظیموں کو کی گئیں، اگرچہ وہ جماعتیں حملہ آور دشمن کو ہی اپنے علاقہ میں کیوں نہ پچھاڑ رہی ہوں! منہجِ خلافتِ بغدادی کے لحاظ سے ان کے پاس انتخاب کے لیے کوئی گنجائش نہیں، سوائے اِن کے خلیفہ کی بیعت میں داخل ہونے کے !

ششم : ہم اس بیان کے ساتھ ضمیمہ بھی نشر کر رہے ہیں جو تنظیم الدولۃ کے اُن جرائم کو واضح کرتا ہے جو انہوں نے مسلمانوں اور مجاہدین کے خلاف سرانجام دیے، جس سے اِن کے مسلمانوں کو ذبح کرنے کے منہج کے ثبوت ملتے ہیں، جو کہ رسول اللہ ﷺ کے اِس فرمان کی خوارج سے متعلق تصدیق کرتا ہے [یہ اہل اسلام کو قتل کریں گے] الغرض، غالب اکثریت جن کو یہ قتل کرتے ہیں وہ اہل اسلام ہیں، اگرچہ یہ کبھی کبھار کفار کے ساتھ بھی محاذوں پر قتال کرتے ہیں۔

ہفتم : اس جماعت کی سیاست وہ سیاستِ حروریہ جیسی ہے، اور یہ قرامطہ کے نہج کی پیروی بھی کرتے ہیں، اور جماعت قلعہ 'موت' کے ساتھ بھی مطابقت رکھتے ہیں، جن کو تاریخی طور پر حشاشین کے لقب سے پکارا جاتا تھا، جو فدائیوں کے دستے رکھتے تھے! یا 'انغماسیین' (فدائی) کی اصطلاح بھی اب تنظیم الدولۃ کے دستے استعمال کر رہے جو انتقامی کارائیوں کے ذریعے مومنین کے دلوں میں رعب ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں! ان انغماسی (فدائی) دستوں کو یہ مسلمانوں کی صفوف اور قیادتِ مجاہدین کو گھات لگا کر قتل کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں، جس میں یہ خودکش بمبار کا کام کرتے ہیں، اور معصوم لوگوں کو قتل کرتے ہیں جن کا خون بہانا اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے، اور نہ ہی کوئی بچے، عورت، بوڑھے اِن کے دھماکوں اور خاموش اسلحے کی زد سے محفوظ ہیں، یہ تمام کام یہ اس دعوی پر کرتے ہیں کہ یہ (مجاہدین) صحوات مرتدین ہیں۔

ہشتم : ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں، ایسی گواہی جس سے متعلق ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے خود کو جوابدہ سمجھتے ہیں، کہ جو بھی اس تنظیم جو دولتِ اسلامیہ کے نام سے معروف ہے، کے ساتھ الحاق اور منسوب ہوتا ہے، اُن کا منہج مذہب خوارج جیسا ہے، خصوصی طور پر مسئلہ تکفیر اور ناحق خون بہانے کے معاملہ میں۔

نہم : ہم اس بات کی تاکید کرتے ہیں کہ چیزوں کو ان کی اصل صفت کے ساتھ ہی متصف کیا جائے، اور اس کی نسبت سے ہی ان کو نام دیے جائیں اور اسی سے پکارا جائے، جبکہ معاملہ حق کو ظاہر اور واضح کرنے کا بھی درپیش ہو، اور باطل کی نفی کی جائے اور اُسے ترک کیا جائے، جو کوئی ایسا نہیں کرے گا، اس نے لوگوں کے سامنے حق کو نظرانداز کیا اور لوگوں کی گمراہی کا سبب بنا !

دہم : ہم امت کو بھی تنبیہ کرتے ہیں، خاص طور پر علماء اور داعی حضرات کو کہ وہ اس منحرف فکر کو نشر کرنے سے گریز کریں، نہ صرف تنظیم الدولۃ کے انصاران کے درمیان، بلکہ دیگر جماعتوں کے درمیان بھی، جو کہ اہل سنت کے صافی عقیدے کو ڈھانے کا سبب بنے گا اور حرکتِ جہاد کی کمزوری کا باعث ہوگا اور اُن کے اہداف کو منحرف کر دے گا۔ اس لیے سب پر واجب ہے کہ وہ اس تنظیم کو ہر دعوتی منبر اور ذرائع ابلاغ کو بقدر استطاعت استعمال کرتے ہوئے اِن کے باطل کو رد کریں۔

یازدہم : ہم تنظیم الدولۃ کی قیادت کو کہتے ہیں کہ فکرِ غلو اور منہج خوارج سے توبہ کریں جن کو انہوں نے اختیار کر رکھا ہے اور اُن کو اس بات کا کوئی فائدہ نہیں ہے کہ وہ خوارج ہونے سے انکار کریں کیونکہ اباضیہ خوارج اور دیگر بعض خوارج کے فرقوں نے بھی اس بات سے انکار کیا کہ وہ خوارج ہیں ! ہم انہیں اللہ کی طرف رجوع کرنے کی طرف بلاتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے ناحق خون بہانے سے توبہ کریں، اور لوگوں پر کیے گئے ظلم سے متعلق صاحبِ حق کے حقوق کو واپس لوٹا دیں، ہمیں انہیں اِس بات کی طرف بھی دعوت دیتے ہیں کہ وہ ناحق خونِ مسلم سے متعلق شریعت کے تحاکم کی طرف آئیں، جس کو انہوں نے اور اُن کے انصاران نے بغیر حق کے بہایا ہے۔ اور ہم جو بات بیان کر رہے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ گواہ

ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے توفیق، رشد وہدایت کا سوال کرتے ہیں۔

کیا ہم نے پہنچا نہیں دیا! اے اللہ، آپ گواہ رہیے گا !

۲۹ شوال ۱۴۳۵ھ بمطابق ۲۵ اگست ۲۰۱۴ء

ضمیمہ :

یہ ایک جامع لنک ہے جو خلافتِ بغدادی کے خوفناک جرائم کی نشاندہی کرتا ہے :

http://justpaste.it/gtdq

شر انگیز فکرِ حروریہ (خوارج) کی دس خطرناک قسم کی خامیاں

ڈاکٹر طارق عبدالحلیم

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم، وبعد

قارئین کے لیے یہ بہت فائدہ مند ہوتا ہے کہ اُن کو فکرِ بدعت کے انحراف اور نقائص سے متعلق آگاہی دی جاتی رہے، تاکہ اس بدعت کی اصلیت ہمیشہ اہل سنت کے سامنے واضح طور پر موجود رہے، خاص طور پر اُن لوگوں کے سامنے ضرور اس کا بیان ہو جو اہل تخصص (جو دینی علم میں مہارت رکھتے ہیں) نہیں ہیں۔ یہی ہم نے تقریباً ۳۵ سال سے زائد عرصہ پر محیط فکرِ ارجاء کے ساتھ عملی طور پر کیا ہے، مثلاً جیسا کہ جماعت اخوان المسلمین کی فکر، جو خاص طور پر پچھلے ۳ سال کے عرصے میں میں سامنے آئی جب سے ۲۵ جنوری، ۲۰۱۱ء کا انقلابِ مصر میں شروع ہوا، جس میں ہم روزانہ کی بنیاد پر ایک یا دو مقالے منظر عام پر لاتے رہے، تاکہ اُن کی سیاسی مصلحت اندیشی کے نقائص کو واضح کیا جائے، جو کہ عقیدۂ ارجاء کے خلل کی وجہ سے نسل در نسل وراثت میں ملے ہیں۔
ہم نے اس سے قبل بھی فکرِ حروریہ کی خطرناکی سے متعلق متعدد مختلف فارم پر آگاہی دی، تاہم [نصیحت کرتے رہیں یقیناً یہ نصیحت ایمان والوں کو نفع دے گی)] الذاریات: ۵۵)

(۱) مسلمانوں کی تکفیر کرنا اور احکاماتِ ارتداد کا اطلاق بغیر شرعی وجوہات کی بنیاد پر کرنا، جس کی معرفت تحقیق اور اِن مسائل کی گہرائی میں جا کر ہی کی جاسکتی ہے جو اہل علم اور اہل عدل ہی صحیح طور پر انجام دے سکتے ہیں، نہ کہ اہل جہل اور اہل ظلم !
(۲) قتل اور ذبح کی اشاعت ایسے احکامات کی بنیاد پر کرنا جو غیر شرعی ہیں، اُن بناوٹی جعلی طلباء، قاضیوں کی جانب سے جو احکامات کی صحیح تنفیذ نہیں کرتے، اگر یہ واقعی جانتے اُس عذاب کے بارے میں جو یہ اپنے اعمال کی وجہ سے کمارہے ہیں، تو یہ خون کے آنسو روتے اور خوشی محسوس نہ کرتے، حتیٰ کہ اب اہل سنت کے منہج پر قائم مجاہدین اِن کی دغا بازیوں کے سبب ویسے ہی یا اس سے بھی زیادہ خوف محسوس کرتے ہیں، جو کہ یہ مجاہدین حکومتی نظام (اسد) کی غداریوں کے سبب کرتے ہیں یا یوں کہہ لیں کہ کم از کم اتنا خوف ضرور محسوس کرتے ہیں۔
(۳) اس ہستی کی تقدیس کرنا جس کی انہوں نے منادی کی ہے، اور اسے 'الدولۃ' (ریاست) کا نام دیا ہے، اور اس کو ایک صنم (بت) بنالیا ہے، اور اس کی عبادت بھی وہ بت کے ہر مفہوم کو سامنے رکھتے ہوئے کرتے ہیں، بلکہ وہ اِس بت (دولۃ) کی عبادت کرنے میں، اہل جمہوریت کی پارلیمنٹ کی عبادت کرنے سے بھی زیادہ آگے نکل گئے ہیں یا پھر اُن کے برابر تو کم

از کم ضرور یہ عبادت پہنچ چکی۔

(۴) علم اور علماء کی تحقیر کرنا، اور جہلاء کو احکاماتِ شریعہ کا اطلاق کرنے کے لیے چھوڑ دینا جو کہ حلال و حرام اور خون کے احکامات کے متعلق فیصلہ کرتے ہیں، تاکہ اُس کے ذریعے وہ دیگر عامی لوگوں کے سامنے مقبولیت حاصل کر سکیں، اور اُن کی قیادت کے اہل ہونے کو مقبولیت دے سکیں۔ بلاشبہ آپ (مجاہدین) ہی میدانِ جہاد میں اُن کے سامنے اکیلے کھڑے ہوئے ہیں، جس میں آپ کا کوئی ثانی نہیں، اور بلا شبہ آپ اس معاملہ میں ابطالِ حق ہیں!

(۵) اہل رویبضات (نااہل گھٹیا لوگ جو لوگوں کے اہم معاملات میں گفتگو کرتے ہیں (کو علماء کا قائم مقام ٹھہرانا، جب اُن کو علماء کی طرف سے کسی کی بھی تائید حاصل نہ ہوئی، تو سوائے رویبضہ کے کسی نے اُن کی نصرت نہ کی، جو نہ ہی کوئی علمی، جہادی یا تدوینِ کتب کے حوالے سے کوئی تاریخ رکھتے ہیں، اِن تمام نے فقط اِس لیے انحراف اختیار کیا کیونکہ یہ اُن کی نصرت وحمایت کرتے ہیں اور ان کے (باطل) طریقوں سے متفق ہیں۔

(۶) انہوں نے غلاظت، مرعوب کُن اخلاقِ رزیلہ، اوچھے پن کی تائید کے لیے دلائل پیش کیے، جس کو شیطان نے حق کے مقابلہ میں اِن کی آنکھوں پر تکبیر کے سبب مزین کر دیا، یہ تکبر فقط اِن کی بے وقوفی کے علاوہ کچھ نہ تھا، اور یہ) بے وقوفی) 'ران' (زنگ چڑھ جانے) کی مثل ہے۔

(۷) جھوٹ، خیانت اور غداری سے کام اس وجہ سے لینا کہ کہ یہ مسلمان مرتدین ہیں، اور یہ حرور یہ اُن مجاہدین کے ساتھ جنگ میں ہیں، اور اُن سے جنگ کے سبب جھوٹ اور غداری حلال ہے۔

(۸) سابقہ بعثی نظام کے کارکنان کے ساتھ تعامل اور تعاون اس حجت کے ساتھ کرنا کہ انہوں نے توبہ کر لی ہے، بلکہ اُن ارکان کو مرکزی قیادت میں اہم مناصب دیے تاکہ وہ اپنی مرضی سے تمام گروہ پر اپنی عملی اجارہ داری قائم کر سکیں۔ بعثی گروہ کے لیے یہ چیز اہم نہیں ہے کہ کون سے جھنڈے تلے لڑا جائے جب تک کہ وہ اس گروہ پر عملی اجارہ داری کا مکمل اختیار رکھتے ہوں۔

(۹) عالمی قوتوں کو موقع فراہم کرنا جن کے پاس کسی بھی اسلامی جماعت کی نسبت اِس وقت حقیقی سلطہ اور قوت موجود ہے۔ یہ حقیقت ہم سے اِس چیز کا تقاضا کرتی ہے کہ ہم اِس (جارحیت) کا جواب ایک واضح حکمتِ عملی کے ذریعے دیں، نہ کہ اس کی بنیاد عاقبت نااندیش طریقے پر ہو، خاص طور پر تب جبکہ اس کی بنیاد شرعی تصرفات پر ہو، جس کے لیے کوئی نص بھی موجود نہیں اور نہ ہی کوئی قاعدہ اِس سلسلے میں اِس عمل کی توثیق کرتا ہو، مثلاً صحافیوں کو ذبح کرنا، بلکہ اس کے برعکس یہ ایک بے وقوفی پر مبنی تصرف ہے، جو کہ عالمی طاقتوں کو حملے کرنے کے لیے حق بجانب ثابت کرنے کے لیے ایک منصوبہ بندی ہو گی، اور اللہ تعالیٰ اُن کے اس منصوبہ بندیوں پر اُن پر کافی ہو جائیں۔ (آمین)

(۱۰) اور آخر میں، جو کہ اِن کے فکری انحراف پر حرفِ آخر نہیں ہے، یہ تمام (باطل) عقائد عامۃ الناس میں پھیلائے جا رہے ہیں، جبکہ اِن لوگوں کے پاس جن تک یہ بات پہنچ رہی ہے (دینی) علم نہیں ہے، جو کہ اُن کے انحراف کو دیکھ سکیں، اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں، اور یہ معاملہ حقیقت میں سب سے خطرناک ہے، اور باقی چیزوں کی نسبت فتنہ میں شدید تر ہے۔ امت کے پہلے سے بیمار جسم میں اِس قسم کے خبیث مرض کو داخل کرنا، جس میں مسلمانوں کی (ناحق (تکفیر کرنے کی بیماری ہو، ناحق خون بہانے کی روش ہو، وہ امت کے لیے بہت ہی ضرر کا باعث ہے، جو کہ عصرِ حاضر اور آنے والی نسلوں کے لیے تباہ کن اثرات سامنے لائے گا۔ ہماری امت اپنے جسد پر پہلے سے ہی بہت سی بیماریاں عملی طور پر برداشت کر رہی ہے، جس میں طواغیدِ عرب اور عجمی کفار کی سازشیں شامل ہیں، جو امت کی سانس روکنے کی کوشش میں ہیں، جبکہ یہ لعنت شدہ سرطان (کینسر) اِس کو اس جگہ پر زخم لگا رہا ہے، جس سے متعلق اِس سے قبل کسی نے بھی متنبہ اِس انداز سے نہ کیا تھا، جہاں پر ہمارے علماء اُس کے سامنے حقیقی طور پر بَر وقت کھڑے ہونے سے عاجز ہوئے، جو کہ حقیقت میں اصل معالجین میں سے تھے، اور صرف وہی اِس سرطان سے نجات دلا سکتے ہیں۔ جب اس کینسر کو چھوڑا گیا اور علماء کی طرف سے مزاحمت اُس انداز سے نہ دکھائی گئی، تو یہ بدن میں بغیر روک ٹوک کے داخل ہو گیا، جیسا کہ ہم اس قضیہ کو اپنے دوسرے مقالہ میں ظاہر کریں گے۔ ان شاء اللہ !

جو کچھ ہوا، اور جو آج بھی شام میں جاری ہے، یہ فقط اس آفت کا آغاز ہے، جیسا کہ اِس سے قبل بھی امت مصائب سے کافی دفعہ گزاری گئی ہے، یہ عمل آنے والی نسلوں کے لیے بھیانک انجام لے کر آئے گا، جبکہ ہماری امیدیں اسلام کی واپسی سے جڑی ہوئی ہیں، الا یہ کہ اگر ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اِس کا تدارک نہ کروایا۔

ڈاکٹر طارق عبدالحلیم

16 ذوالحجۃ 1435ھ بمطابق 10 اکتوبر، 2014ء

مصدر:

شیخ عبدالعزیز الطریفی کے خوارج سے متعلق اقوال

شیخ عبدالعزیز الطریفی

شیخ_عبدالعزیز_الطریفی، # خوارج

○ خوارج اپنے فساد میں امت پر کفار کی نسبت زیادہ خطرناک ہیں، نہ کہ اپنی ضلالت پر، جب بھی یہ کسی عہد میں ظاہر ہوتے ہیں، تو مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں اور اُن سے قتال کرتے ہیں کیونکہ مرتدین سے قتال کفارِ اصلی کی نسبت اولیٰ ہے۔

○ جو شام میں مجاہدین کو قتل کرتے ہیں اور اُن کی تکفیر کرتے ہیں، وہ باقی مسلمانوں کی حرمت کی تعظیم بھی نہیں کریں گے۔ آج جہاد اُس دشمن کے خلاف بھی ہو رہا، جو اسلام کو ہی نہیں چاہتا، اور اُن سے بھی کیا جا رہا، جو اسلام چاہتا تو ہے، لیکن اُس کی تطبیق میں ناکامی کا شکار ہے۔

○ درست صفتِ خوارج جس پر دلائل جمع ہیں، وہ مسلمانوں کی تکفیر ایسی چیز کی بنیاد پر ہے جس سے کفر لازم نہیں آتا اور پھر وہ اُن کے خون بہانے کو حلال سمجھتے ہیں، اور یہ (خوارج) ابن عباسؓ کے عہد میں کفار کے ساتھ قتال کرتے تھے، اور شرعی حدود کا نفاذ بھی کرتے تھے، اِن سب کو کرنے کے باوجود بھی انہیں خوارج کہا جاتا۔

○ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوارج کا ربط دجال کے ساتھ کیا کیونکہ اِن کی طرف سے دیے گئے بیانات کی وجہ سے ہمدردی پیدا ہوتی ہے، حدیث میں روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: [ان (خوارج) کی طرف سے جو بھی (شر کا) سینگ نکلے گا، وہ کاٹ دیا جائے گا، یہاں تک کہ اِن کے باقی ماندہ گروہ میں دجال ظاہر ہو گا]

○ اللہ پر جھوٹ بولنے کا ایک سبب غلو ہے، کیونکہ غالی جب دلیل اور تاویل سے عاجز ہو جاتا ہے تو وہ اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے تاکہ اپنی ہوائے نفس کی مطابقت ہو جائے [اپنے دین کے بارے میں حد سے نہ گزر جاؤ اور اللہ پر بجز حق کے اور کچھ نہ کہو]

○خوارج کے اکثر گروہ اپنی ضلالت میں بھی اخلاص پر تھے، اور یہاں پر ایسے ہیں جو گمراہی اور ضلالت میں تو بہت آگے ہیں لیکن اُن میں ایک بھی اِس گمراہی میں اخلاص پر نہیں ہے۔

○میں سوائے روافض اور خوارج کے کوئی ایسے گروہ کے بارے میں نہیں جانتا ہوں، جو بچوں کے قتل کو عبادت کا ذریعہ سمجھتا ہو، کیونکہ وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اِن بچوں پر بھی اِن کے والدین کا حکم ہے، اور ایک دشمن سے سوائے دشمن کے اور کوئی چیز پرورش نہیں پاتی۔

○ایک دولتِ مرجئہ قائم ہو سکتی ہے، لیکن دولتِ خوارج (ابدی) قائم نہیں ہو سکتی، کیونکہ اللہ تعالی ریاست کو عدل کی بنیاد پر قائم فرماتے ہیں، نہ کہ ظلم کی بنیاد پر اور مرجئہ کا اکثر ظلم دین کے معاملہ میں ہے، اور خوارج کا ظلم دین و دنیا دونوں میں ہے۔

مصدر :

https://justpaste.it/khawarij3

شام کی طرف ہجرت کرنے والے مہاجرین کے نام ضروری پیغام

ابو بصیر الطرطوسی

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده، وبعد،

شام میں حالیہ ہی ہجرت کرنے والے ایک بھائی نے شام سے محبت کا اظہار مجھ سے ان الفاظ کے ساتھ کیا:
[مجھے شام سے بہت قریبی محبت ہو چکی ہے اور میں اس چیز کو پسند کرتا ہوں کہ اپنی بقیہ زندگی بھی ادھر ہی گزار دوں]

میں نے اس سے کہا :
[تم مجھے ایک چیز کی ضمانت دے دو، میں تمہیں باذن اللہ اس چیز کی ضمانت دے دوں گا جو تمہیں محبوب ہے]

اس نے جواب دیا :
[میں دس چیزوں کی ضمانت دینے کے لیے بھی تیار ہوں] !

میں نے پھر اُس سے کہا :
[نہیں، بلکہ صرف ایک ہی چیز کی ضمانت کافی ہے؛ اور وہ یہ ہے کہ تم جو اپنے ہتھیاروں کا رخ اہلِ شام کے چہروں کی جانب نہیں کروگے۔۔۔اہلِ شام سے نہیں لڑوگے۔۔۔، ان کے اہل وعیال، مسلمانوں اور جن لوگوں کا تم دفاع کرنے کی غرض سے شام آئے ہو، انکے خلاف نہیں لڑوگے]

اس نے جواب دیا :
[کیا ایسا ممکن ہو سکتا ہے؟ یہ تو ناممکن بات ہے]

میں نے اُس سے کہا :
[ہاں، بالکل ایسا ممکن ہے؛ ہم نے یہ پہلے بھی بقیہ علاقوں میں ہوتے دیکھا ہے، کوئی وجہ نہیں ہے کہ شام کو اس معاملہ میں

استثنا حاصل ہو۔اب اِن گزرتے ایام نے ہمارے اس خدشے کو واضح کر دیا ہے جس سے متعلق ہم ڈر رہے تھے، اور مسلسل تنبیہ کر رہے تھے، اس امید کے ساتھ کہ اس سے بچا جاسکے گا، تاہم بد قسمتی سے اس کی توقع ضرور تھی۔اب یہ معاملات مسلسل اور بڑے پیمانے پر ہونے لگے ہیں، یہاں تک کہ ان پر قابو پانا بھی اب مشکل ہوتا جا رہا ہے، اندرونِ خانہ مختلف وجوہات اور اسباب کی بناپر لوگ قتل ہو رہے ہیں، جن میں اکثریت کا قتل ہونا بے بنیاد ہے، اور جن کا معاملہ درست ہے وہ بھی غلط اہداف کو پورا کرنے کے لیے استعمال میں لائے جا رہے ہیں]

میرے پیارے مہاجرین بھائیو، جو شام اور اہل شام کے دفاع کے لیے یہاں پر آئے ہو، اس بات کو ذہن نشین کرلو کہ جب تک تمہارے اسلحے کا رخ طاغوت بشار الاسد اور اس کے مجرم حمایتیوں کی جانب ہے، تو پھر اہل شام تم سے اور تمہارے جہاد سے سب سے زیادہ خوشی محسوس کرنے والے ہیں، وہ آپ کو سراہیں گے اور آپ کی قربانیوں کو بہت تحسین کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ تاہم اگر تمہارے اسلحے کا رخ اہل شام کے سینوں کی جانب ہو گیا، چاہے وہ دعوی کسی بھی قسم کا ہو، اور تم نے طاغوت اور اسکے شریر رافضہ اتحادیوں کی تلواروں کے ساتھ ساتھ اپنی تلواروں کا رخ بھی اہل شام کے سینوں کی جانب کر لیا؛ اور اہل شام پر تمہارا ظلم اور طاغوت کا ظلم جمع ہو گیا، تو بلا شبہ اہل شام تمہارے یہاں آنے پر بہت ہی بد نصیب سمجھے جائیں گے۔ ہم اس چیز کو سخت ناپسند کرتے ہیں کہ آپ اپنے اعمالِ خیر کو اعمالِ بد میں بدڈالیں یا پھر آپ اپنے اچھے اعمال کے اوپر بد اعمال کی مہر ثبت کرلیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

[اور جو کوئی کسی مسلمان کو جان کر قتل کرے اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لیے بڑا عذاب تیار کیا ہے] (النساء : ۹۳)

مزید براں، صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ سے ثابت روایت میں بیان ہوتا ہے :

[ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر سب کچھ حرام ہے، اس کا مال، عزت اور جان، اس شخص کے اندر وافر شر موجود ہے جو اپنے مسلمان بھائی کو رسوا کرے] (صحیح مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا :

[میرے بعد دوبارہ کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو] (متفق علیہ)

رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا :
[مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، مہاجر وہ ہے جو اللہ کی طرف سے حرام کی ہوئی چیزوں سے اجتناب برتے] (صحیح بخاری)

رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا :
[مسلمان کو گالی دینا فسوق (نافرمانی) ہے اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے] (متفق علیہ)

رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا :
[مومن اس وقت تک دین کی دی ہوئی آزاد فضاؤں سے محظوظ ہوتا رہتا ہے جب تک کسی ناحق خون سے اپنے ہاتھ رنگین نہیں کرلیتا] (صحیح بخاری)

رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا :
[جو کوئی کسی مومن کو نقصان پہنچائے گا، اس کا کوئی جہاد قبول نہیں کیا جائے گا] (صحیح الجامع : ۶۳۷۸)

یہ تو اس شخص کی حالت کا بیان ہے جو کسی مومن کو 'نقصان' پہنچائے گا، پھر اس شخص کا معاملہ کیا ہوگا جو اپنا اسلحہ بھی اپنے مومن بھائی کی طرف کرے اور اسے قتل بھی کردے۔۔۔؟

رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا :
[جو شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرتا ہے فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت کرتے ہیں جب تک وہ اس اشارہ کو ترک نہیں کرتا] (السلسلۃ الصحیحۃ : ۳۹۷۳)

بنابریں، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کعبہ کی طرف ایک مرتبہ دیکھا اور یہ ارشاد فرمایا :

[اے کعبہ! تجھ پر سلامتی ہو، تو کتنا عمدہ ہے، تو کتنا عظیم المرتبت ہے اور تیری حرمت کتنی زیادہ ہے، بلاشبہ مومن کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری حرمت سے زیادہ ہے، اللہ تعالیٰ نے تیری ایک چیز کی حرمت کو بیان فرمایا ہے اور ایک مومن کی حرمت سے متعلق تین چیزوں کا لحاظ رکھا ہے، اس کی جان، مال اور اس کی عزت سے متعلق سوئے ظن سے کام لینا]
(السلسلة الصحيحة: ٣٤٢٠)

میرے پیارے مہاجر بھائیو، تمہیں ایک فتنہ کی لڑائی کی دعوت دی جائے گی جو کہ مجاہدین اور انقلابیوں کے مابین ہو گی۔ اس جنگ کا حصہ نہ بننا۔ اس چیز کا انکار کر دینا جس سے تم اور تمہارا دین داغ دار ہو۔ اپنے سفید پاکیزہ ہاتھوں کو اس سے مت رنگنا، بلکہ اس سے فرار اختیار کرنا بلکل اسی طرح جس طرح ایک صحت مند شخص ایک کھجلی والے بیمار شخص سے دور بھاگ جاتا ہے۔ تم اس لیے یہاں نہیں آئے ہو، نہ ہی یہ وہ چیز ہے جس کے لیے تم جدو جہد اور قتال کر رہے ہو۔ اگرچہ تمہیں اپنے ہتھیاروں کو توڑنا ہی پڑے، اپنے گھروں میں پسپائی اختیار کرنی پڑے اور تمہیں اپنے ہاتھ میں لکڑی کی تلواریں ہی کیوں نہ لینی پڑیں، پس اگر کر سکو تو ضرور کر لینا۔ مزید براں، اگر تم سمجھو کہ اس فتنہ سے بچنا بغیر اپنے ملکوں کی طرف واپس ہجرت کیے بغیر ممکن نہیں، تو پھر ضرور یہ کام کر لو، یہ تمہارے اور تمہارے دین کے لیے زیادہ بہتر اور قابلِ عزت ہے چہ جائیکہ کہ تم مسلمانون کے مابین فتنہ کی لڑائی کا حصہ بن جاؤ، اور اپنے پاکیزہ ہاتھوں کو جو وضو سے پاک ہوتے ہیں کو بے گناہ لوگوں اور ناحق خون سے رنگ لو۔ اگر تمہیں اس کے برعکس امر کیا جائے، جو کہ تمہیں ضرور کیا جائے گا، تو اپنے امیر کی اطاعت مت کرنا، چاہے وہ کوئی بھی ہو اور اس کا کوئی بھی مقدس دعوی ہو اور اس بات کو اچھی طرح جان لو کہ اللہ کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت جائز امر نہیں ہے۔

یہی وہ موقف ہے جو رسول اللہ ﷺ نے ہر مسلمان کو اپنانے کی ترغیب دلائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:
[اگر مسلمانوں کے مابین فتنہ کھڑا ہو جائے، تو اپنے ہاتھوں میں لکڑی کی تلواریں تھام لو] (صحیح الجامع: ٧٦٠)

رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:
[بلاشہ فرقہ واریت اور اختلاف ہو گا، اگر ایسا ہو جائے تو اپنی تلواروں کو توڑ دینا، ایک لکڑی کی تلوار لینا اور اپنے گھروں میں بیٹھ رہنا حتیٰ کہ تم کسی حادثہ میں جاں بحق ہو جاؤ یا تمہیں موت اس حالت میں آ لے] (صحیح الجامع: ٢٣٩٢)

عدیسۃبنت اِہبان الغفاری سے روایت ہے،

جب حضرت علیؓ بن طالب بصرہ میں تشریف لائے، تو وہ میرے والد صاحب کے ہاں تشریف لائے اور کہا: 'ابو مسلم، کیا تم میری حمایت ان لوگوں کے خلاف نہ کروگے (اس سے ان کا قصد اہل شام، معاویہؓ اور ان کے اصحاب سے جنگ تھی)؟' انہوں نے جواب دیا: 'جی کیوں نہیں! اور اپنی باندی کو آواز دی اور کہا' :اے باندی، مجھے میری تلوار دے دو'، غلام عورت نے وہ تلوار ان کے حوالے کر دی، اور پھر انہوں نے اس تلوار کو نیام سے اتنا نکال لیا کہ یہ واضح ہو گیا کہ تلوار لکڑی کی ہے۔ پھر انہوں نے کہا: 'میرے محبوب اور آپ کے چچازاد) صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے یہ نصیحت فرمائی تھی: 'اگر مسلمانوں کے مابین فتنہ ظاہر ہو جائے تو لکڑی کی تلوار تھام لینا'، اگر آپ مجھ سے مدد لینے کا ارادہ رکھتے ہیں، تو میں اس (لکڑی کی تلوار) کے ساتھ ہی آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہوں'، سیدنا علیؓ نے جواب دیا: 'مجھے تمہاری اور تمہاری تلوار کی کوئی حاجت نہیں ہے'۔ (صحیح سنن ابن ماجہ: ۳۲۱۴)

آپ سے محبت اور مخلصی کے سبب تمام دیانتداری کے ساتھ یہ بات میں آپ سے بیان کرتا ہوں، مجھے یہ بات کہنا پڑے گی کہ میں آپ کے معاملہ میں تکفیر میں غلو کو دیکھ رہا ہوں، جس کے اندر دوسرے افراد کی تکفیر کی سعی ہوئی ہے اور دوسرے اللہ کے بندوں سے متعلق سوئے ظن رکھنے کی عجلت بھی شامل ہے۔ یہ بہت بڑے شر کا معاملہ ہے جس سے متعلق میں آپ کو تنبیہ کرتا ہوں کیونکہ اس کے نتائج بہت ہی بھیانک ہیں؛ چونکہ دوسروں کی تکفیر میں شدت پسند رجحانات دکھانے کا پیش خیمہ عام طور پر دھماکے، قتل و غارت اور بغیر حق کے حقوق کا غصب ہونا ہی بنتے ہیں، روزِ حساب میں ملنے والی سزا اس کے علاوہ ہے، یہ بات رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ثابت ہے جب انہوں نے فرمایا[:جس کسی نے اپنے مسلمان بھائی کو کہا: اے کافر، پس یہ اسے قتل کرنے کے مترادف ہے، اور مومن پر لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کی مانند ہے] (صحیح بخاری)

رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

[جس کسی نے دوسرے مسلمان کو اے کافر یا 'اللہ کے دشمن' کہا، اور وہ شخص ایسا نہ تھا، تو یہ بات اس شخص پر جس نے بیان کی ہے واپس لوٹ جائے گی] (صحیح مسلم)

یہی وہ بات ہے جس کو بیان کرنے کا میں ارادہ رکھتا تھا اور اسی سے متعلق نصیحت بھی مطلوب تھی۔] میں یہ نہیں چاہتا کہ

جس کام سے تجھے منع کروں میں اس کے خلاف کروں میں تو اپنی طاقت کے مطابق اصلاح ہی چاہتا ہوں اور مجھے تو صرف اللہ ہی سے توفیق حاصل ہوتی ہے میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں] (ھود: ۸۸)

عبدالمنعم مصطفیٰ حلیمہ

ابو بصیر الطرطوسی

13.07.2013

www.abubaseer.bizland.com

http://www.altartosi.net

مجاہدین شام اور جماعت الدولۃ کے درمیان لڑائی کی بابت اعلان

از

شیخ ابو بصیر الطرطوسی

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہیں اور درود و سلام ہو آخری پیغمبر محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر

جب سے عراق میں نام نہاد 'اسلامی ریاست' کا ظہور ہوا، جو کہ بعد میں شام میں دولۃ الاسلامیہ فی العراق والشام کے نام سے منسوب ہوئی، میں نے اپنی طرف سے اس کے خلاف تنبیہ دینا شروع کی اور اس کی شدت کو واضح کیا کہ یہ ایک خونی گروہ ہے جس کا مقصد مسلمانوں اور شام کے مجاہدین کے درمیان لڑائی ہے اور یہ فتنوں کو ایجاد کرنے اور مسلمانوں کے مابین تنازعات کو کھڑا کرنے میں بہت مہارت رکھتی ہے۔ میں نے تنبیہ دی تھی، الحمد للہ، کہ وہ یہ تمام کام 'اسلامی ریاست' کا لبادہ اوڑھ کر کرتی ہے، ایسا نعرہ جو اچھا ہے لیکن اس کے پیچھے نیت جھوٹ پر مبنی ہے، بالکل اسی طرح جس طرح ان کے سابقین اجدادِ خوارج نے شروع کی، جب انہوں نے حضرت علیؓ سے کہا [ان الحکم الا اللہ) 55 :6] حکم تو صرف اللہ کا ہی ہے)، جس کا مقصد یہی تھا کہ حضرت علیؓ نے فیصلہ اس چیز سے نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ نے شریعت اتاری، جس کے جواب میں حضرت علیؓ نے فرمایا: 'یہ بات حق ہے لیکن اس کا مقصود باطل ہے۔'

ہمیں اس تنبیہ کرنے پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا، لیکن آنے والے ایام نے ہماری امیدیں اور اعتقاد کو جو 'داعش' (الدولۃ الاسلامیہ فی العراق والشام بمعنیٰ جماعت الدولۃ) کے متعلق تھے، ان کو یقینا درست ثابت کر دیا۔ ان کے افعال ہو بہو نصیریوں کے افعال جیسے ہیں، انہوں نے نااہل وجوہات کی بنا پر مسلمانوں اور مجاہدین شام پر کفر کا فتویٰ لگا دیا، انہوں نے ان کو مرتدین، صحوات (حکومت کے حامی) کہا اور انہوں نے غداریاں کی، لوگ اغواء کیے، لوگوں کو جیلوں میں ڈالا، قتل و غارت کی یہاں تک کہ مسلمان قیدیوں کو قتل کیا، بارودی مواد کو پھیلایا اور دھماکہ خیز مواد سے بھری اشیاء کا استعمال عام سڑکوں پر کیا جس سے معصوم جانیں اور مجاہدین کے مراکز ہدف بن گئے۔ کوئی بھی شخص ان مجرمین سے محفوظ نہیں ہے۔ یہ

مسلمین کے مفاد کا کوئی لحاظ نہیں رکھتے ہیں اور نہ ہی انہیں اپنے کاموں پر کوئی پچھتاوا ہے، یہاں تک کہ اس پر بھی نہیں کہ ان کی عملیات سے بشار الاسد اور اس کی شیطانی ریاست کو تقویت مل رہی ہے۔ اب حالات یہاں تک پہنچے ہیں کہ لوگ بشار الاسد کے نظام کے تحت کیے جانے والی مجرمانہ عملیات اور ان کی عملیات کے درمیان بھی کوئی فرق نہیں کر پا رہے ہیں اور یہ نہیں بتایا جاسکتا کہ بشار الاسد کی عملیات عام معصوم مسلمانوں کے لیے زیادہ خطرناک ہیں یا ان مجرمین کی؛ اور یہ بھی بتانا ناممکن ہو گیا ہے کہ کس کا عمل کس کو تقویت دے رہا۔ وہ یہ تمام کام اس دعوے کے اوپر کر رہے ہیں کہ وہ 'اسلامی ریاست' کا قیام کر رہے ہیں، حالانکہ یہ صرف ان کے بیمار اذہان میں ہی موجود ہے۔

جب بات ہوتی ہے طاغوتی نظام اور اس کی فوج سے لڑنے کی، آپ کو ان کی طرف سے کچھ بھی سننے کو نہیں ملتا ہے اور نہ ہی آپ ان کو ان کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے، لیکن جب ان کا معاملہ مسلمانوں اور مجاہدین سے لڑنے کا ہو تو یہ اپنے تمام اسلحہ سے بھرے گودام لے کر آتے ہیں، یہ وحشیانہ جنونی جنگ کرتے ہیں اور ایسی شدت دکھاتے ہیں جو یہ کسی اور جگہ بالکل (کفار کے مقابلے میں) نہیں دکھاتے۔

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان کے بارے میں سچ فرمایا:

] یہ اہل اسلام کو قتل کرتے ہیں اور مشرکین کو چھوڑ دیتے ہیں، اگر میں ان کے وقت تک زندہ رہا، تو میں انہیں قوم عاد کی طرح قتل کروں گا] (بخاری و مسلم)

میں نے چھ ماہ پہلے اپنے مجاہدین بھائیوں کو پیغام لکھا تھا جس کا عنوان تھا 'مہاجرینِ شام اور جو ان کے ساتھ شامل ہونا چاہتے ہیں کے نام پیغام' جن کے اندر ان کو تنبیہ کی تھی کہ وہ اپنے نشتر اور بندوقیں ان مرکزی اہداف کی طرف رکھیں، جس کے لیے وہ ہجرت کرکے شام آئیں ہیں؛ جس کا مقصد شام کے مسلمانوں اور مجاہدین کی نصرت ہے جو اصل میں مجرم نصیری بشار اور اس کے ظلم کے خلاف ہے اور ان مہاجرین کو منع کیا کہ وہ مسلمانوں، مجاہدین اور باغیوں کے سینوں کی طرف ان ہتھیاروں کو مت کریں۔ ہمیں اس وقت بھی تنقید کا نشانہ بنایا گیا اور ہمارے پیغام کو مہاجرین اور شام کی طرف ہجرت کر

کے آنے والوں کے خلاف ایک بدگمان سوچ کے طور پر پیش کیا گیا۔؛ لیکن ایام آگے بڑھے، اور جن خطروں سے ہم نے آگاہ کیا تھا وہ وقوع پذیر ہو گئے۔ جماعت الدولۃ بہت کامیابی سے بہت سے مہاجرین کو بھرتی کر رہی تھی تاکہ ان کے ذریعے اپنے اہداف اور مقاصد کو پورا کرے اور انہوں نے ان کا استعمال شامی عوام اور مجاہدین شام کے خلاف کرنا شروع کیا اور انہوں نے مہاجرین کو ان جنگوں میں دھکیلا جس کے لیے وہ شام میں نہیں آئے تھے، اور اس کا ان کو کوئی فائدہ نہ تھا سوائے اس کے کہ وہ ایک حرام کام کے اندر شرکت کرتے جس کے اندر معصوم لوگوں کا خون بہایا جانا تھا۔ اس عمل کے نتیجے میں جماعت الدولۃ ان کو مار رہی ہے یا ان کو مرنے کی طرف دھکیل رہی ہے۔

جس چیز نے جماعت الدولۃ کے ظلم، شدت پسندی اور گمراہی کو بڑھایا ہے وہ یہ ہے کہ کچھ داعیان اور عزت مآب لوگوں نے یہ راستہ اختیار کیا کہ ان کو ملامت کا نشانہ نہ بنایا جائے اور انہوں سے لکڑی کو بیچ سے پکڑ لیا ہے، اس شعور کے ساتھ کہ وہ حق کی حمایت بھی نہیں کریں گے اور نہ ہی باطل کا رد کریں گے۔ یہی وہ چیز ہے جس نے مجھے مجبور کیا ہے کہ میں اس کا اعلان کروں اور اپنے ضمیر کو اس معاملے سے صاف کر دوں، امت کو نصیحت کروں اور اللہ تعالیٰ سے ہی مدد کے ذریعے ثبات اور سچ کو انجام دوں۔

میں اس چیز کا اعلان کرتا ہوں کہ جماعت الدولۃ شدت پسند خوارج ہیں، بلکہ انہوں نے تو اپنے قدیم خوارج کو بھی اپنے اخلاق اور عمل میں پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ انہیں نے شدت پسندی، ظلم، بربریت اور معصوم خون کے بہانے کو جمع کر لیا ہے۔ تمام مستند احادیثِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جن کے اندر خوارج کا ذکر ہے، وہ ان پر لاگو ہوتی ہیں اور ان لوگوں پر بھی جو ان کے ساتھ مماثلت رکھتے ہیں۔

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا:

]خوارج جہنم کے کتے ہیں[(صحیح سنن ابن ماجہ: ۱۴۳)

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا :

[آخری زمانے میں ایک گروہ ظہور پذیر ہوگا، جو کم عمر اور بے وقوف ہوں گے، وہ مخلوق میں سب سے بہترین کا کلام استعمال کریں گے، ان کا ایمان ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، جہاں بھی انہیں پاؤ، انہیں قتل کر دو، یقیناً ان کو قتل کرنے میں روزِ قیامت اجر ملے گا] (بخاری و مسلم)

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا :

[میری امت میں تنازعہ اور نااتفاقی ہو گی، ایسے لوگ ہوں گے جو بہترین بات کریں گے لیکن عمل برا کریں گے، وہ قرآن پڑھیں گے، لیکن وہ ان کے حلق کے نیچے نہیں جائے گا، وہ دین سے ایسے خارج ہوں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے، وہ دین کی طرف واپس نہیں آئیں گے جب تک کہ وہ تیر کمان میں واپس نہ آجائے۔ یہ بدترین مخلوق ہیں، ان لوگوں کے لیے بشارت ہے جو انہیں قتل کریں اور جو ان کے ہاتھوں قتل ہوں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی طرف بلائیں گے، لیکن ہم ان سے بری ہیں، جو ان سے لڑے گا، اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا درجہ ان سے بڑا ہوگا۔ پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کی نشانی کیا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: سر منڈوائیں گے] (ابو داؤد، مشکوۃ المسابی ۳۵۴۳)

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ بھی فرمایا :

[وہ امت کے بدترین لوگ ہیں جنہیں امت کے بہترین لوگ قتل کریں گے] (ابن حجر، فتح الباری، ۱۲:۲۹۸)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں :

[میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے سنا' میری امت میں ایک گروہ ہوگا جو قرآن پڑھیں گے، تمہاری تلاوت ان کے مقابلے میں نہ ہو گی، تمہاری نمازیں ان کے مقابلے میں نہ ہوں گی، تمہارے روزے ان کے مقابلے میں نہ ہوں گے، وہ قرآن پڑھیں گے اور گمان کریں گے کہ یہ ان کے حق میں گواہی ہے، جبکہ وہ ان کے خلاف ہوگا، ان کی نمازیں ان کے حلق کے نیچے نہیں اتریں گی، وہ اسلام سے ایسے خارج ہوں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے] (صحیح مسلم)

یسیر بن عمروؓ فرماتے ہیں 'میں سہل بن حنیفؓ سے پوچھا: 'کیا تم نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے خوارج کے متعلق کچھ سنا ہے؟' کہتے ہیں 'میں نے سنا جبکہ وہ اپنا اشارہ عراق (نجد) کی طرف کر رہے تھے ' یہاں پر ایک ایسا گروہ ہو گا جو کہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا، اور وہ اسلام سے ایسے خارج ہو جائیں گے جیسے تیر کمان سے خارج ہوتا ہے۔) 'بخاری و مسلم)

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ بھی فرمایا:

[یہ دین میں بہت گہرائی تک جاتے ہیں یہاں تک کہ اس سے اس طرح باہر آجاتے ہیں جیسے تیر کمان سے باہر آجاتا ہے]

(احمد اور دوسرے افراد نے اسے صحیح کہا ہے، شیخ ناصر کی کتاب 'سنہ' میں بھی ذکر ہے)

ابن عمرؓ فرماتے ہیں :

[یہ لوگ ان آیات کی طرف گئے جو کفار کے اوپر تھیں اور ان کا اطلاق مسلمانوں پر کر دیا] (صحیح بخاری)

اور اس طرح انہوں نے کفار پر لگنے والے اصولوں کا اطلاق کیا اور ان مسلمانوں کو بھی کفار سمجھنا شروع کر دیا، جس طرح کے اوپر مذکور ہے، اگر جماعت الدولۃ نے اپنا ظلم، بربریت اور شدت پسندی کو نہ روکا اور اور شام، شام کے مسلمانوں اور مجاہدین کو ضرر پہنچانے سے باز نہ آئے اور حکمت پر فائز معزز لوگوں کی نصیحت کو قبول نہ کیا، تو یہ تمام مجاہدینِ شام پر شرعی حوالے سے فرض ہو جاتا ہے کہ وہ ان کے خلاف قتال کریں اور ان کی جارحیت کی سرکوبی کریں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے رستے میں جہاد ہو گا۔ اور ہم اس پر یقین کے ساتھ عام شہادت دیتے ہیں کہ مجاہدین کی طرف سے ہونے والا تمام جانی نقصان ان شاء اللہ شہادت کے زمرے میں ہے، اور ان کو اجر دیا جائے گا اور جماعت الدولۃ کے مقتول گناہ گار ہیں اور وہ جہنم میں ہوں گے اور ان کا شمار 'جہنم کے کتوں' میں ہو گا کیونکہ انہوں نے اس جنگ میں اپنے ہتھیاروں کا رخ شام کے مسلمانوں اور مجاہدین پر کر کے بشار الاسد کے ظالمانہ نظام کی طرفداری کی ہے اور شام کے مسلمانوں کے خلاف ہوئے ہیں۔

ہم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فرمان کو دہراتے ہیں

[ان لوگوں کے لیے بشارت ہے جو انہیں قتل کریں اور جو ان کے ہاتھوں قتل ہوں]

ہم تمام مخلص اور ان افراد کو جن کو گمراہی کی طرف لگایا گیا کو دعوت دیتے ہیں جو کہ اس گمراہ گروہ کا حصہ ہیں کہ وہ اپنے تعلقات کو اس گروہ سے ختم کر دیں اور ان سے اور ان کے اعمال سے برات کا اظہار کریں، اور پھر کسی بھی اور جہادی جماعت میں شامل ہو جائیں۔ ان کے لیے اس چیز کی اجازت نہیں ہے کہ وہ اس گروہ میں موجود رہیں، ان کے ساتھ شریک ہو کر لڑنے کی ممانعت ہے یا کسی بھی صورت میں ان کی تعداد بڑھانے کی اجازت بھی موجود نہیں ہے۔

جہاں تک ان افراد کا تعلق ہے جو شام کی طرف ہجرت کر کے گئے تو ہم ان سے ہیں اور وہ ہم سے ہیں، ہمارے حقوق اور فرائض ایک دوسرے کے لیے یکساں ہیں۔ لیکن اگر کوئی بضد رہے کہ وہ جماعت الدولۃ کے متشدد، گمراہ اور ظالم گروہ کی طرف داری کرتے ہوئے ان کی تعداد میں اضافہ کرے گا، تو پھر وہی حکم جو جماعت الدولۃ کا ہے، وہ اس کے اوپر بھی ہوگا اور ان کو بھی اسی طرح سمجھا جائے گا جیسے جماعت الدولۃ کو سمجھا جاتا ہے، اور وہ صرف خود کو ہی ملامت کر سکتے ہیں، جیسا کہ حدیث میں ہے' جو کوئی کسی قوم کی تعداد بڑھائے، وہ انہیں میں سے ہے'۔ شیطان ابلیس ان میں کسی کو بھی اس افرا تفری کا شکار نہ کر پائے کہ ان کی جماعت الدولۃ کے ساتھ مل کر لڑنا فی سبیل اللہ ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنا تبھی درست ہوتا ہے اگر اس میں اللہ تعالیٰ، جو سب سے عظیم ہے، کے لیے مخلصی ہو، اور اس قتال کی اجازت (شریعت میں) ہو، اور وہ سنتِ رسول کی اتباع میں ہو۔ لیکن جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو بدعت اور مخصوص خواہشات کے لیے لڑتے ہیں، جیسا کہ خوارج اور دوسرے نفس کے بندے لڑتے ہیں، تو وہ جہنم میں ہوں گے اور ان کے اس دعویٰ کو نہ دیکھا جائے گا کہ وہ تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑ رہے تھے اور وہ تو اپنی کاوش میں اللہ تعالیٰ کے لیے مخلص تھے۔

آخر میں شام کی عوام اور علماء اور مجاہدین کی شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ سے درخواست ہے کہ وہ ان شدت پسند بے وقوفوں

کے خلاف بیان دیں، جنہوں نے خود کو بہت عرصے سے آپ کے نام اور آپ کی تنظیم کی آڑ میں چھپا رکھا تھا تاکہ اہل شام اور اس انقلاب کو پیش آنے والے خطرات کو جہاں تک ممکن ہو دور کیا جائے، اور مجاہدین شام میں موجود کسی بھی رابطہ کو ان کے خلاف ختم کر دیا جائے، اور ان ناموں کے استعمال کو روکا جائے جس سے شام کو خطرات لاحق ہو رہے ہیں اور جس سے اہل شام اور شامی مجاہدین کے دشمنوں میں اضافہ ہو رہا ہے، جبکہ شامی طاغوت کے خلاف معرکہ بھی ایسا ہے کہ نظام سے منسلک شیعہ اور ان کے اتحادی اور سپاہیوں پر فیصلہ کن برتری حاصل نہیں ہوئی ہے۔ اگر شیخ ایسا کر لیتے ہیں تو اہل شام، علماء اور مجاہدین اس معاملہ کو بہت تحسین کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ ہم صرف شیخ کی حکمت پر اچھا گمان ہی غالب رکھتے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے التجا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں حق کو حق دکھائیں اور ہمیں اس کی اتباع کی توفیق دے اور باطل کو باطل دکھائیں اور اس سے اجتناب کی توفیق دیں۔ اے اللہ قبول فرمائیں !

ہماری آخری دعا یہی ہے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر نئے اعلان کے بعد مزید ناحق خون بہتا ہے !

جماعت الدولۃ کے اعلانِ خلافت پر شیخ ابو بصیر الطرطوسی کا بیان

جب جماعت الدولۃ خود کو جماعت اور تنظیم سے متعارف کرواتی تھی، اس وقت بھی ناحق خون اس بات پر بہایا جاتا تھا کہ یہ تو بانی جماعت ہے، جو بڑی) افضل) ہے اور تمام (جماعتوں) پر مقدم ہے، پھر جب اس کو یہ (مقدس) حیثیت نہ ملی، تب بھی خود کو ان (القاب) سے لبریز کیے رکھا، اور جو کہ اِن کی اصلی حیثیت نہ تھی، پھر انہوں نے یہ زعم رکھا کہ یہ عراق میں دولت (ریاست) ہیں، پھر مزید اس زعم میں ناحق خون کو بہایا گیا، پھر اس کے بعد انہوں نے زعم رکھا کہ یہ عراق وشام میں دولت (ریاست) بن گئے ہیں، پھر ناحق خون بہنا دگنا ہو گیا، اسی اعتبار کے ساتھ کہ یہ ایک ریاست (عراق وشام) ہیں، اور جو کوئی بھی اس دولت (ریاست) سے خارج ہے، اور جو اس دولت کی طرف اطاعت وفرمانبرداری کا ہاتھ نہیں بڑھاتا ہے، اس (مسلمان) کا خون بہانا جائز ہے۔

اور آج بھی حالت ایسی ہی ہے، ان کی یہ پیاس ابھی تک نہیں بجھی ہے، ناحق خون کے لیے اسی طرح پیاسے ہیں، انہیں مزعومہ القابات وعنوانات کی بدولت، انہیں نے اب یہ زعم رکھ لیا ہے کہ یہ 'خلافت' ہیں، اور ان کا امیر 'خلیفہ' ہے، انہی کے پاس کامل خلیفہ کے حقوق ہیں، جو اس کی مخالفت کرے یا اس کی بیعت میں داخل نہ ہو، اُن کو قتل کر دیتا ہے۔

اے دشمنانِ اسلام کے لیے فرحت کا باعث بننے والو۔ یہ سب ان سفہاء، کم سن، خوارج العصر کے سبب ہے جنہوں نے مسلمانوں کی گردنوں پر اپنی تلواریں کھینچ لیں ہیں، یہ انہیں القابات وعنواناتِ مزعومہ کے زعم اور وہم کے ذریعے نصرت دیے گئے ہیں، جو انہی کے کچھ عدد مریضوں کو لاحق ہوا، جو شدت پسند، ناعاقبت اندیش ہیں اور جن کو اب سب جانتے ہیں !

ان خوارج العصر شدت پسند غالیوں کے ہر نئے اعلان کے سبب، مسلمانوں کے غم والم میں اضافہ ہوتا ہے؛ اِن کے علم میں ہے کہ یہ وہمی القابات اور اسماء اپنے لیے مخصوص کر لینا ان کے معاملات کا حصہ ہے، تاکہ یہ اس کی بنیاد پر قتل وخونریزی کر سکیں، اور تفرقہ کو مزید بڑھائیں، اور اپنے دشمنوں۔۔۔ جن کو یہ خوارج شدت پسند اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔۔۔ کی شوکت

کو کمزور کریں، اور ان کا خون بہا سکیں۔ ان کے ہر نئے اعلان کے بعد، چیخ و پکار اور دھمکیوں میں اضافہ ہوتا ہے، اور دشمن اس حقیقت کو جانتے ہیں، پس وہ انہیں چھوڑ دیتے ہیں تاکہ یہ اُن علاقوں میں ایک حد تک پھیلاؤ کریں، اور اِن کو برداشت کیا جاتا ہے، اور حسبِ موقع ان کو قوت کی رسی تھما کر بعض پر حاوی بھی کر دیتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا جب انہوں نے اِن (خوارج) کی یہ وصف بیان کی :
[یہ اہل اسلام کو قتل کرتے ہیں، اور مشرکین کو چھوڑ دیتے ہیں]

آپ کیوں جماعت الدولۃ کو داعش اور دولتِ دواعش

کے نام سے پکارتے ہیں؟

شیخ ابو بصیر الطرطوسی

سوال :آپ کیوں جماعت الدولۃ کو داعش، اور ان کی دولت کو دولتِ دواعش کے نام سے پکارتے ہیں۔۔۔اس بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ دولتِ اسلامیہ کا رقبہ تو بعض دیگر مملکتوں سے بھی بڑا ہو چکا ہے؟

جواب :الحمد للہ رب العالمین

ہم جماعت الدولۃ کو خوارج [داعش]، اور ان کی دولتِ خوارج کو [دواعش] تین اسباب کی وجہ سے کہتے ہیں :

اول : کیونکہ یہ نام ان کی حقیقت سے مطابقت رکھتا ہے،جس کے یہ شرعی طور پر مستحق ہیں۔

دوم : کیونکہ کلمہ [داعش] ایک طویل اِسم کا اختصار بھی ہے،اور اس کلمہ کے ساتھ نہ ہی کوئی حمد نہ ہی ہتک منسوب ہے !

سوم : یہ ضروری ہے، کیونکہ امریکہ اور مغرب، اور منافق عرب ذرائع ابلاغ اِن کو 'دولتِ اسلامیہ عراق وشام' سے پکارتا ہے،اور بعض اوقات انہیں دولتِ خلافت کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے،اور یہ ان ذرائع ابلاغ کی جانب سے انصاف اور ان کی توصیف پر مبنی بر حق بات نہیں ہے، نہیں بالکل نہیں، یہ ان کی جانب سے اسلام اور مسلمانوں کے لیے اس کو مخصوص کر کے معمول بنا لینا ان کی طرف سے انصاف نہیں ہے، اس معمول کے استعمال کے پیچھے یہ اپنی عوام اور دیگر اقوامِ عالم میں بسنے والوں کو یہ بتانا چاہتے ہیں، کہ دیکھو یہ ہے وہ [دولتِ اسلامیہ] یا [خلافۃ الاسلامیہ] جس (خلافت) کی دعوت یہ مسلمان ۱۰۰ سال سے دے رہے ہیں، اور اسی کے لیے کوشش کر رہے ہیں، اور اسی کے لیے جہاد کر رہے ہیں، یہ ہے ان کی صفات و خصائل، اخلاقیات و اصول، اب محاسبہ کرو اِن مسلمانوں کی اس دولت کا جس کی یہ پکار لگا رہے تھے، پھر ان سلوک، اخلاقیات، غلو، غدر، جرائم اور دولتِ بغدادی کی حقیقت دیکھ لو، چنانچہ جو کوئی بھی دولتِ اسلامیہ کے قیام کی بات کر رہا ہے، وہ تو اس دولت کا قیام دولتِ بغدادی کے طریقہ پر ہی کرنا چاہے گا !

یہ (ذرائع ابلاغ) ان ناموں کے استعمال سے چاہتے ہیں کہ وہ اسلام کی ایک سیاہ مسخ شدہ صورت سامنے لے کر آئیں، اور لوگوں کو دکھائیں کہ یہ وہ دولت ہے جس کے لیے اسلام سعی کرنے کا کہتا ہے، لہٰذہ ان اسماء کی مخالفت کرنا واجب ہے، اور اس بات کو بیان کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ دولت ' اسلام کی مثال نہیں ہے، نہ ہی یہ (دولتِ بغدادی) اس لقب اور صفت کی مستحق ہے کہ اسے دولتِ اسلامیہ کہا جائے، علاوہ ازیں کہ اسے خلافتِ اسلامیہ کے نام سے پکارا جائے، بلاشبہ اس کا نام دولتِ داعش یا دولتِ خوارج دواعش ہے، اس کے علاوہ کچھ نہیں !

اور یہ قول کہ "دولتِ اسلامیہ عراق وشام" یا" دولتِ خلافتِ اسلامیہ " کے نام کے استعمال سے اللہ کے دشمن صلیبی اور مرتدین غضب ناک ہوتے ہیں، تو یہ مرکزی حقائق اور اس کے برعکس بات ہے، نہ ہی اس بات پر فہم راضی ہے اور نہ ہی حقیقت کے علم سے متعلق اس کا معاملہ ہے، بلکہ اس نام کے استعمال اور اس کی غلط توصیف سے بہت سے اصول، قدر اور اخلاقِ اسلام کو عظیم ضرر پہنچتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ اس عادل راشد دولتِ اسلامیہ کو بھی نقصان پہنچے گا، جس کے لیے سب مسلمان کوشش کر رہے ہیں۔

اس بات پر غور وفکر کرو کہ کتنا نقصان اسلام اور مسلمانوں کو پہنچے گا، جب آپ ڈاکو، راہزن، قاتل، غدار، مجرم کو جو نہ ہی عہد کا پاس رکھتا ہے نہ ہی اسے نبھاتا ہے، اور غداری اور رہزنی کے ذریعے حقوق اور حرمات کو جائز قرار دیتا ہے، یہ مسلمانوں کا امام اور یہی خلیفہ (بغدادی (مطلوب ہے اور یہی گروہ جو اِس کے ہمراہ ہے، یہی دولتِ اسلامیہ ہے، اور یہی وہ خلافتِ اسلامیہ ہے جس کے لیے تمام مسلمان ۱۰۰ سال سے زائد عرصے سے کوشش کر رہے ہیں ! ؟

امید کرتا ہوں کہ جو صورت (اسلام) سامنے آئے گی وہ بہت متعصب ہی ہو گی، جس سے بند پتھر نما عقلیں مرجھا جائیں گی، اور ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ جواب سائل تک پہنچ جائے گا، اور ان تک بھی جو اس سے ملتا جلتا سوال ذہن میں رکھتے ہیں !

عبد المنعم مصطفیٰ حلیمۃ

ابو بصیر الطرطوسی

27/9/2014

کیا پہلے سے آزاد شدہ علاقوں (مثلاً الرقہ اور دیر الزور) کو دوبارہ آزاد کروانے کو جہاد کا نام دیا جا سکتا ہے؟

شیخ ابو بصیر الطرطوسی

سوال: کیا پہلے سے آزاد شدہ علاقوں (مثلاً الرقہ اور دیر الزور [شام کے شہروں کے نام]) کو دوبارہ آزاد کروانے کو جہاد کا نام دیا جا سکتا ہے، اس بات کا علم رکھتے ہوئے کہ جن مجموعات نے انہیں آزاد کروایا، وہ بعد میں دیگر صفِ اول اور ساحلی معرکوں میں نصیریوں، حزب اللات اور جماعت ابو الفضل وغیرہ کے خلاف قتال میں مصروف ہیں، جہاں تک جماعت الدولۃ کا تعلق ہے، تو انہوں نے خود کو ان آزاد شدہ علاقوں پر چڑھائی کے لیے مشغول رکھا ہوا ہے، کیا یہ جہاد ہے؟

جواب: الحمد للہ رب العالمین

پہلے سے آزاد شدہ کرہ زمین کو آزاد کروانا، جبکہ مجاہد، محبوب شامی عوام اور بیش قیمت لوگوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ طاغوت نصیری سلطے اور اس کے نظام سے آزادی کے لیے پیش کیے ہوں، تو یہ معاملات نقصان، ضرر اور غداری سے تعلق رکھتے ہیں، وہ بھی بغدادی اور اس کی دولتِ مذمومہ کے لیے!

مجاہدین صفِ اول میں طاغوت کے خلاف مشغول ہیں، جبکہ بغدادی اور حزبِ بغدادی اپنے مذموم ارادوں کے ساتھ مجاہدین کے علاقوں اور مراکز پر شر اور نقصان لے کر پہنچ رہے ہیں، یہ وہ قابلِ حقارت عمل ہے جو سب سے پہلا فتنہ ہے، جس کا تجربہ اہل شام ان غالیوں کے ساتھ کر رہے ہیں۔

جہاد اس وقت تک مقبول جہاد قرار نہیں پاتا جب تک اس میں یہ دو شروط نہ پائی جائیں:

۱) نیت کا درست ہونا

۲) عمل کا درست ہونا

جہاں تک پہلی شرط کا تعلق ہے تو وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سپرد ہے، اگر ہمیں اِس (نیت) کا علم نہیں ہوتا،
جہاں تک دوسری شرط کا تعلق ہے جو کہ عمل کے درست ہونے سے متعلق ہے، تو اُن) جماعت الدولۃ) کے درمیان اور اِن
(مجاہدینِ شام) کے درمیان (اعمال کے اعتبار سے) زمین اور آسمان جیسا فاصلہ ہے۔

حدیث میں بیان ہوتا ہے :
[جس نے کسی مومن کو اذیت دی، اس کا کوئی جہاد (قبول) نہیں]

پھر ان لوگوں کا معاملہ کیسا ہوگا جو اہل شام کے مسلمانوں اور مجاہدین کو اذیت دیتے ہیں، اور طاغوت نصیری اور اس کی سپاہ کی
تلواروں کے ساتھ ساتھ اپنی تلواروں کو بھی (ان پر حملے کے لیے) جمع کر لیتے ہیں ؟ !

عبدالمنعم مصطفیٰ حلیمہ
ابو بصیر الطرطوسی
21.09.2014

کیاآپ کے نزدیک شہر حلب اور ریف حلب (حلب کے گردونواح کے علاقہ) میں چوری کی حد کا نفاذ درست ہے؟

شیخ ابو بصیر الطرطوسی

سوال: ہمارے محترم شیخ، السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، ہم حلب اور ریف حلب (حلب کے گردونواح کے علاقے) میں محکمہ شریعہ رکھتے ہیں، ہم آپ سے یہ سوال کرنے کی خواہش رکھتے ہیں کہ فالوقت ان ایام میں چوری کی حد کی تطبیق کرنا (حلب میں) آپ کی نظر میں کیسا ہے؟ اگر اس چوری کی حد کا نفاذ کیا جائے تو اس پر آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: الحمد للہ رب العالمین، وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، وبعد،

ہم حلب اور اس کے گردونواح (ریف حلب کے علاقے) میں رہنے والوں کے حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے چوری کی حد کی تطبیق کو (اس وقت) درست نہیں جانتے ہیں اور اس کی دو وجوہات ہیں:

۱) اس کی پہلی وجہ اِس کا 'دارالحرب' ہونا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے 'دارالحرب' میں اقامتِ حدود سے منع فرمایا ہے۔

۲) عمومی طور پر اہل شام پر غربت اور قحط سالی کی آفت کا شبہ ہونا اور حدود کے نفاذ کو شبہات کی بنیاد پر روک دیا جاتا ہے۔

تاہم اگر چوری کرنے والا پیشہ ور مجرم ہے اور مالدار بھی ہے، اور اس چرانے کے عمل کے ساتھ ساتھ اس نے خود کو صفتِ محاربہ (راہزنی) کے عمل پر بھی جمع کیا ہوا ہے اور راستے بھی منقطع کرنے کا سبب بن رہا ہے، اور لوگوں کو ڈراتا دھمکاتا بھی ہے، تو اس قسم کی مثل کے افراد کے لیے جی ہاں! میں ان کے اوپر چوری کی حد کی تطبیق کو درست سمجھتا ہوں، اور اِس کے ساتھ ساتھ اِن پر دوسری سزائیں اور حدود کے نفاذ کو بھی جمع کیا جاسکتا ہے جس کے وہ مستحق ہوں، جیسا کہ آیتِ حرابہ میں

مذکور ہے۔

واللہ اعلم۔

آیتِ حرابہ :

”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں اس لیے تگ و دو کرتے پھرتے ہیں کہ فساد برپا کریں اُن کی سزا یہ ہے کہ قتل کیے جائیں، یا سولی پر چڑھائے جائیں، یا اُن کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالے جائیں، یا وہ جلاوطن کر دیے جائیں، یہ ذلت و رسوائی تو اُن کے لیے دنیا میں ہے اور آخرت میں اُن کے لیے اس سے بڑی سزا ہے۔“

(المائدہ: ۳۳)

عبدالمنعم مصطفٰی حلیمہ

ابو بصیر الطرطوسی

15.01.2015

جدید خوارج کی قدیم صفت

شیخ ابو بصیر الطرطوسی

جدید خوارج کی قدیم صفت؛ اور وہ یہ ہے کہ وہ تب تک قتال کرتے ہیں جب تک قتل نہیں کر دیے جاتے، وہ تب تک نہیں پلٹتے جب تک قتل نہ کر دیے جائیں۔۔۔ان کا شر تب تک باقی رہتا جب تک شدت کے ساتھ کچلا نہ جائے اور اُن کو واضح شکست نہ دے دی جائے۔

امام غزالی اپنی کتاب " منھاج العابدین" میں کہتے ہیں :

] ہوائے نفس ایک خارجی کی مثل ہے، جو قتال کو دین سمجھ کر کرتا ہے، جو مشکل سے ہی لوٹتا ہے حتیٰ کہ قتل نہ ہو جائے۔۔۔ [

اللہ المستعان۔

ابو بصیر الطرطوسی

31.07.2015

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیعتِ بغدادی کی صحت سے متعلق شرعی رائے

شیخ ڈاکٹر عبداللہ بن محمد محیسنی

(جماعت) الدولۃ سے کچھ بھائیوں نے مجھے سوال بھیجا اور اس میں پوچھا ہے کہ کیا ان کے اوپر کوئی گناہ ہے اگر وہ (جماعت) الدولۃ کو چھوڑ دیں اور ان کے گردنوں پر بیعت بھی موجود ہو، اس پر میں کہتا ہوں:

اے سوال کرنے والی بھائی، میری رائے اس معاملہ پر وہی ہے جو ہمارے شیخ علامہ سلیمان العلوان (فک اللہ اسرہ) کی ہے، جب ان سے بیعتِ بغدادی سے متعلق سوال کیا گیا:
[جس بیعت کا انعقاد اصلاً ہوا ہی نہ ہو وہ (بیعت) باطل ہے اور اسے منسوخ کرنے کی ضرورت نہیں ہے]

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: [اور ان کا کام باہمی مشورے سے ہوتا ہے] مزید ارشاد فرمایا: [اور کام میں ان سے مشورہ لیا کریں]، اللہ تعالیٰ نے مشاورت کا حکم دیا، جبکہ اُس وقت وحی کا نزول بھی جاری تھا، یہ امر معلوم ہوا کہ لوگوں کے آپس کے معاملات بغیر باہمی مشورے کے صلح کے طریقے پر طے نہیں ہوتے، مسلمان اس بات پر جمع ہیں کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد امت کے بہترین شخص ابوبکر صدیقؓ ہیں، اس امر کے باجود صحابہؓ نے اس امر میں مشاورت کی حتیٰ کے تمام اس پر جمع ہو گئے اور لوگ بھی ان کی امامت پر راضی ہو گئے۔

ابن تیمیہؒ ابوبکر صدیقؓ کی بیعت سے متعلق فرماتے ہیں:
[اگر صرف سیدنا عمرؓ اور انکے اصحاب سیدنا ابوبکرؓ کی بیعت کرتے اور باقی صحابہؓ سیدنا ابوبکرؓ کی بیعت نہ کرتے، تو پھر امامت قائم نہ ہوتی، بلاشبہ سیدنا ابوبکرؓ کی امامت تبھی قائم ہوئی جب جمہور صحابہؓ، جو اہل قدرت اور اہل شوکت تھے، نے اُن کی بیعت کر لی]

ابن تیمیہؒ خلافتِ عمرؓ سے متعلق بیان کرتے ہیں جن کو ابو بکر صدیقؓ (مشاورت کے بعد) منتخب کر گئے تھے:
[اسی طرح سیدنا عمرؓ کا انتخاب جو سیدنا ابو بکرؓ نے کیا تھا، صرف اس انتخاب کی وجہ سے امامت قائم نہ ہوئی، بلکہ وہ امامت اصحابِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیعت اور اطاعت کے بعد ہی قائم ہوئی، اگر فرض کریں کہ اصحابِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سیدنا ابو بکرؓ کے انتخابِ سیدنا عمرؓ کا عملی نفاذ نہ کرتے اور نہ ہی سیدنا عمرؓ کی بیعت کرتے، تو پھر امامت قائم نہ ہوتی]

اے بھائی،
اس وقت شام میں ۲۳ ملین لوگ آباد ہیں، ان میں جنگجوؤں کی تعداد ۱۵۰ ہزار سے تجاوز کرتی ہے، ان میں ایسے مجاہدین موجود ہیں، جو تعداد اور شوکت میں اِن (جماعت الدولۃ) سے زیادہ ہیں، بلاشبہ جب کوئی بیعت وامامت (بغدادی) ان اہل شوکت (مجاہدینِ شام) سے ہی تجاوز کرکے قائم ہو گی، تو ایسی بیعت درست نہیں ہے۔

اسی بنیاد پر سیدنا عمرؓ نے کہا تھا:
[پس اب جس کسی نے مسلمانوں سے مشورے کے بغیر کسی کی بیعت کی، تو بیعت کرنے والا اور جس کی بیعت کی گئی ہو دونوں اپنی جانیں گنوا بیٹھیں گے]

اے بھائیو! آپ لوگ شام اس لیے نہیں آئے تھے کہ آپ اہلِ شام کے مشورے کے بغیر ہی ان پر حاکم بن جائیں، ہم ان کے پاس اس لیے آئے تاکہ اپنے قتل کے بدلے اِن کو قتل عام سے بچانے کے لیے اپنے نفس کو کھپا دیں، ان کے خون کی جگہ اپنا خون پیش کر دیں، ان کی عزتوں کی حفاظت کے لیے خود کو شام لائے، تاکہ شام میں شریعت کی حاکمیت قائم ہو جائے اور ہم شام میں اہل شوکت کو یہ اختیار دیں کہ جب تک اللہ کی شریعت کے قوانین کی حاکمیت قائم رہتی ہے، وہ جس شخص سے متعلق بھی شروطِ امامت کو پورا ہوتے دیکھیں، اس کا انتخاب کر لیں۔

اس سے پہلے جو کچھ بیان کیا گیا ہے، اس کے سیاق میں اپنے بھائیوں سے یہ بات کہتا ہوں:

مسئلہ بیعت:

یہ بیعت (بغدادی) باطل ہے، جس کا انعقاد نہیں ہوا، اور جو بھی چیز باطل پر کھڑی ہے، وہ خود بھی باطل ہوتی ہے، اس لیے اس میں کوئی گناہ نہیں کہ آپ (جماعت) الدولۃ کو چھوڑ دیں، اور یہی فتوی دورِ حاضر کے کبار علمائے اسلام نے بھی دیا ہے۔

جہاں تک اس معاملہ کا تعلق ہے:

الفاظ حدیث:
[جو شخص اس حالت میں مر جائے کہ اس کی گردن پر بیعت نہ ہو، تو اس کی موت جاہلیت پر ہوئی]

یہ حدیث کسی شخص کو یہ جواز فراہم نہیں کرتی کہ وہ اس باطل بیعت کے لیے اور خود کو جاہلیت کی موت سے بچانے کے زعم میں اس کا استعمال کرے اور خود ایک جاہلیت سے دوسری جاہلیت کی طرف چلا جائے، اس حدیث کے ان الفاظ (کہ جس کی گردن پر بیعت نہیں) سے مراد وہ بیعت ہے جس کا انعقاد صحیح طریقہ پر ہوا ہو، بلا شبہ صحابہؓ نے بغیر بیعت کے حبشہ میں زندگی گزاری اور اسی طرز پر ابو بصیرؓ اور ابو جندلؓ کا معاملہ رہا جو ارضِ بیعت سے دور رہے، اور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان سے بیعت نہ لی کیونکہ وہ ان کی زمین (سلطہ) میں نہ تھے، بلکہ وہ ان دوسری زمینوں پر اپنے دین کی وجہ سے داخل ہوئے، اور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انہیں اپنی بیعت کرنے کا امر نہ دیا، بیعتِ ولایت اور بیعت سلطان نہ رہی کیونکہ وہ اُن کی زمین پر موجود نہ تھے۔

شیخ ڈاکٹر عبداللہ بن محمد المحیسنی

بیعتِ بغدادی کی صحت سے متعلق شرعی رائے

شیخ ڈاکٹر عبداللہ بن محمد محیسنی

(جماعت) الدولۃ سے کچھ بھائیوں نے مجھے سوال بھیجا اور اس میں پوچھا ہے کہ کیا ان کے اوپر کوئی گناہ ہے اگر وہ (جماعت) الدولۃ کو چھوڑ دیں اور ان کے گردنوں پر بیعت بھی موجود ہو، اس پر میں کہتا ہوں:

اے سوال کرنے والی بھائی، میری رائے اس معاملہ پر وہی ہے جو ہمارے شیخ علامہ سلیمان العلوان (فک اللہ اسرہ) کی ہے، جب ان سے بیعتِ بغدادی سے متعلق سوال کیا گیا:

[جس بیعت کا انعقاد اصلاً ہوا ہی نہ ہو وہ (بیعت) باطل ہے اور اسے منسوخ کرنے کی ضرورت نہیں ہے]

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: [اور ان کا کام باہمی مشورے سے ہوتا ہے] مزید ارشاد فرمایا: [اور کام میں ان سے مشورہ لیا کریں]، اللہ تعالیٰ نے مشاورت کا حکم دیا، جبکہ اُس وقت وحی کا نزول بھی جاری تھا، یہ امر معلوم ہوا کہ لوگوں کے آپس کے معاملات بغیر باہمی مشورے کے صلح کے طریقے پر طے نہیں ہوتے، مسلمان اس بات پر جمع ہیں کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد امت کے بہترین شخص ابو بکر صدیقؓ ہیں، اس امر کے باجود صحابہؓ نے اس امر میں مشاورت کی حتیٰ کے تمام اس پر جمع ہو گئے اور لوگ بھی ان کی امامت پر راضی ہو گئے۔

ابن تیمیہؒ ابو بکر صدیقؓ کی بیعت سے متعلق فرماتے ہیں:

[اگر صرف سیدنا عمرؓ اور انکے اصحاب سیدنا ابو بکرؓ کی بیعت کرتے اور باقی صحابہؓ سیدنا ابو بکرؓ کی بیعت نہ کرتے، تو پھر امامت قائم نہ ہوتی، بلاشبہ سیدنا ابو بکرؓ کی امامت تبھی قائم ہوئی جب جمہور صحابہؓ، جو اہل قدرت اور اہل شوکت تھے، نے اُن کی بیعت کر لی]

ابن تیمیہؒ خلافتِ عمرؓ سے متعلق بیان کرتے ہیں جن کو ابو بکر صدیقؓ (مشاورت کے بعد) منتخب کر گئے تھے:

[اسی طرح سیدنا عمرؓ کا انتخاب جو سیدنا ابو بکرؓ نے کیا تھا، صرف اس انتخاب کی وجہ سے امامت قائم نہ ہوئی، بلکہ وہ امامت اصحابِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیعت اور اطاعت کے بعد ہی قائم ہوئی، اگر فرض کریں کہ اصحابِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سیدنا ابو بکرؓ کے انتخابِ سیدنا عمرؓ کا عملی نفاذ نہ کرتے اور نہ ہی سیدنا عمرؓ کی بیعت کرتے، تو پھر امامت قائم نہ ہوتی]

اے بھائی،
اس وقت شام میں ۲۳ ملین لوگ آباد ہیں، ان میں جنگجوؤں کی تعداد ۱۵۰ ہزار سے تجاوز کرتی ہے، ان میں ایسے مجاہدین موجود ہیں، جو تعداد اور شوکت میں اِن (جماعت الدولۃ) سے زیادہ ہیں، بلاشبہ جب کوئی بیعت وامامت (بغدادی) ان اہل شوکت (مجاہدینِ شام) سے ہی تجاوز کرکے قائم ہو گی، تو ایسی بیعت درست نہیں ہے۔

اسی بنیاد پر سیدنا عمرؓ نے کہا تھا:
[پس اب جس کسی نے مسلمانوں سے مشورے کے بغیر کسی کی بیعت کی، تو بیعت کرنے والا اور جس کی بیعت کی گئی ہو دونوں اپنی جانیں گنوا بیٹھیں گے]

اے بھائیو! آپ لوگ شام اس لیے نہیں آئے تھے کہ آپ اہلِ شام کے مشورے کے بغیر ہی ان پر حاکم بن جائیں، ہم ان کے پاس اس لیے آئے تاکہ اپنے قتل کے بدلے اِن کو قتل عام سے بچانے کے لیے اپنے نفس کو کھپا دیں، ان کے خون کی جگہ اپنا خون پیش کر دیں، ان کی عزتوں کی حفاظت کے لیے خود کو شام لائے، تاکہ شام میں شریعت کی حاکمیت قائم ہو جائے اور ہم شام میں اہل شوکت کو یہ اختیار دیں کہ جب تک اللہ کی شریعت کے قوانین کی حاکمیت قائم رہتی ہے، وہ جس شخص سے متعلق بھی شروطِ امامت کو پورا ہوتے دیکھیں، اس کا انتخاب کر لیں۔

اس سے پہلے جو کچھ بیان کیا گیا ہے، اس کے سیاق میں اپنے بھائیوں سے یہ بات کہتا ہوں:

مسئلہ بیعت:

یہ بیعت (بغدادی) باطل ہے، جس کا انعقاد نہیں ہوا، اور جو بھی چیز باطل پر کھڑی ہے، وہ خود بھی باطل ہوتی ہے، اس

لیے اس میں کوئی گناہ نہیں کہ آپ (جماعت) الدولۃ کو چھوڑ دیں، اور یہی فتوی دورِ حاضر کے کبار علمائے اسلام نے بھی دیا ہے۔

جہاں تک اس معاملہ کا تعلق ہے:

الفاظ حدیث:

[جو شخص اس حالت میں مر جائے کہ اس کی گردن پر بیعت نہ ہو، تو اس کی موت جاہلیت پر ہوئی]

یہ حدیث کسی شخص کو یہ جواز فراہم نہیں کرتی کہ وہ اس باطل بیعت کے لیے اور خود کو جاہلیت کی موت سے بچانے کے زعم میں اس کا استعمال کرے اور خود ایک جاہلیت سے دوسری جاہلیت کی طرف چلا جائے، اس حدیث کے ان الفاظ (کہ جس کی گردن پر بیعت نہیں) سے مراد وہ بیعت ہے جس کا انعقاد صحیح طریقہ پر ہوا ہو، بلاشبہ صحابہؓ نے بغیر بیعت کے حبشہ میں زندگی گزاری اور اسی طرز پر ابو بصیرؓ اور ابو جندلؓ کا معاملہ رہا جو ارضِ بیعت سے دور رہے، اور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان سے بیعت نہ لی کیونکہ وہ ان کی زمین (سلطہ) میں نہ تھے، بلکہ وہ ان دوسری زمینوں پر اپنے دین کی وجہ سے داخل ہوئے، اور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انہیں اپنی بیعت کرنے کا امر نہ دیا، بیعتِ ولایت اور بیعت سلطان نہ رہی کیونکہ وہ اُن کی زمین پر موجود نہ تھے۔

شیخ ڈاکٹر عبداللہ بن محمد المحیسنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

'انقلابی جھنڈے' سے متعلق کیا حکم ہے؟

شیخ ڈاکٹر عبداللہ محیسنی

#حکم_علم_الثورة

وہ سوال جو کثرت سے بہت سے لوگوں کی طرف سے پوچھا جاتا ہے!

سوال :آپ کی 'انقلابی جھنڈے' کے بارے میں کیا رائے ہے؟

جواب : کسی کے لیے شرعی طور پر یہ جائز نہیں کہ وہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہے، وہ اسے حلال کرے یا وہ چیز جو اللہ تعالیٰ نے حلال کی ہے اسے بغیر کسی دلیل یا برہان کے حرام قرار دے، یہ "انقلابی جھنڈے کا حکم #["حکم_علم_الثورة] اُس سے لی گئی مراد پر مبنی ہے، اگر وہ جھنڈے کو بلند کرتے ہوئے یہ مراد لیتے ہیں کہ یہ سقوطِ نظام کا ایک شعار ہے اور یہ اس مبارک انقلاب کی علامت ہے جس کی وجہ سے طاغوت کے کل پرزے غیر مستحکم ہوں گے، تو پھر ایسا کرنے میں کوئی شرعی رکاوٹ نہیں ہے، اور جو اس جھنڈے کو بلند کرتے ہیں اُن کے بارے میں یہ بات علم میں ہے کہ اس سے کوئی لادینی سیکولر ریاست مراد نہیں لیتے بلکہ وہ اس جھنڈے کو نظام کے سقوط کے شعار اور علامت کے طور پر استعمال کرتے ہیں، اور یہ اس طریقے پر ایک مشروع معاملہ ہے اور اللہ کے دین سے متعلق جہالت کی وجہ ہے یہ بیان ہوتا ہے کہ (جھنڈے کا کپڑا)

چاہے کالا ہو یا سبز یا سفید اس پر معتقدین اس کی بنیاد پر 'الولاء والبراء' (دوستی اور دشمنی) کو قائم کرتے ہیں،
اس میں بھائیوں کے لیے عبرت ہے کہ قتال کے مقصد کو دیکھا جاتا ہے نہ کہ جھنڈے کا رنگ اس میں اہمیت رکھتا ہے۔

جو کوئی بھی نظام کے سقوط کے لیے قتال کر رہا، تو وہ ظلم کے خلاف بدلہ لے رہا اور اگر وہ اسی حالت پر فوت ہو جاتا ہے، تو باذن اللہ، وہ شہید ہے، جبکہ جو کوئی اس لیے قتال کر رہا کہ اس کے ذریعے لادینی (بشار) اسدی مشروع کو بدل کر کوئی دوسرا لادینی مشروع لے آئے، تو وہ شہید نہیں ہے، اور جو کوئی بھی اس لیے قتال کر رہا کہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کے بغیر کوئی حاکمیت قائم ہو، تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس معاملہ سے متعلق فیصلہ دے دیا ہے :

ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الكافرون
[جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلے نہ کریں، وہ (پورے اور پختہ) کافر ہیں]

بلکہ مزید اس پر یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ یہ بات جہالت پر مبنی ہے کہ جھنڈوں کو دیکھا جائے، اور اگر وہاں پر لکھا ہوا ہے،
]لاالہ الااللہ [، تو اُس کو اٹھانے والا مسلمان ہے !
وگرنہ لادینی سیکولر !

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈوں پر کوئی مہر نہ ہوتی تھی اور نہ کچھ لکھا ہوتا تھا البتہ کچھ کلمہ ہوتا تھا جو کچھ رنگوں سے رنگا ہوتا تھا۔۔۔عادات پر اتنا عمل نہ کرو کہ اسے عقیدہ سمجھنے لگو !

شاید اس باب میں غلطی اس بنیاد پر ہوئی ہے کہ 'اسلامی جھنڈے' کے معنی میں لوگ جہالت کا شکار ہوئے ہیں،
اور انھوں نے گمان کیا کہ اس سے مراد کوئی 'کپڑا' ہے !
جبکہ اس سے مراد قتال کا مقصد اور اُس قتال کا ہدف ہے

شیخ ڈاکٹر عبداللہ المحیسنی
#حكم_علم_الثورة

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کفار کی اعانت کرنے اور اُن سے استعانت لینے میں فرق

#حتی_کہ_تمہارے_قدم_مسئلہ_تکفیر_پر_نہ_لڑکھڑائیں

شیخ ڈاکٹر عبداللہ محیسنی

جو مسئلہ میں آپ کے سامنے آج رات کو بیان کرنے جارہا ہوں،
وہ مسئلہ بہت اہمیت کا حامل ہے، پس اپنے کانوں کو میری طرف متوجہ کیجیے، اس مسئلہ میں خصوصی طور پر مجاہدین بھائیوں کی توجہ چاہوں گا،

#حتی_کہ_تمہارے_قدم_نہ_لڑکھڑائیں
یہ ایسا مسئلہ ہے جس پر کثرت سے قیل و قال (یہ کہا جاتا ہے، وہ کہتے ہیں) کا معاملہ اختیار کیا جاتا ہے،
اگر ہم قرآنِ مجید سے ہدایت لیں تو ہم اللہ کے اس فرمان کی پیروی کریں] : حالانکہ اگر یہ لوگ اسے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اور اپنے میں سے ایسی باتوں کی تہہ تک پہنچنے والوں کے حوالے کر دیتے، تو اس کی حقیقت وہ لوگ معلوم کر لیتے جو نتیجہ اخذ کرتے ہیں [

اے بھائیو !
اس مسئلہ میں بہت سے بھائیوں کی جہالت ہی اُن کے قدم لڑکھڑانے کا سبب ہے، ہم اللہ تعالیٰ سے استقامت کا سوال کرتے ہیں،
پس ہم اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے بیان کرتے ہیں،

اے فیض یاب، #حتی_کہ_تمہارے_قدم_نہ_لڑکھڑائیں، اُس تکفیر پر جو ناحق ہو اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں داخل ہو جاؤ، [جس کسی نے بھی اپنے بھائی کو کہا: اے کافر! تو وہ تکفیر اُن میں سے ایک کی طرف ضرور

لوٹتی ہے]

حتی_کہ_تمہارے_قدم_نہ_لڑکھڑائیں،اُس تکفیر پر جو کسی مسلمان پر ناحق کی جائے، میں عجلت میں آپ سے کسی مسلمان کے خلاف کفار کی اعانت (مدد) کرنے کے مسئلہ پر اہل علم کی طرف سے مختصراً بیان کرتا ہوں،

اس سے قبل کہ ہم مسئلہ اعانت پر بیان کریں،
یہ ضروری ہے کہ ہم آج میدانِ جہاد کے حالات کی وضاحت بھی کریں کہ یہ مسئلہ کیوں اتنا سنجیدہ ہے،
ایک بھائی میرے پاس آئے اور کہا :
اے شیخ فلاں جماعت نے اللہ کے دین سے ارتداد اختیار کر لیا ہے؟
میں نے سوال کیا :
کیوں؟
اُس نے جواب دیا :
انہوں نے کفار سے بغاۃ (شدت پسند باغیوں) کے خلاف اعانت لی ہے۔اس کا اشارہ جماعتِ بغدادی کی طرف تھا، میں نے اس سے کہا :
کیا یہ نواقض اسلام (وہ اعمال جو مسلمان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتے ہیں) کے کسی نواقض میں سے ہے؟ تو اس نے حیرت سے جواب دیا :
کیا اس مسئلہ میں اختلاف ہے؟
پھر میں نے اس کو علماء کے اقوال سے آگاہی دی اور اس سے متعلق دلائل پیش کیے، تو وہ حیرت زدہ رہ گیا، اور مجھ سے گزارش کی میں اس مسئلہ کو اپنے بیانات کے سلسلے کا حصہ بناؤں۔

پس اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے میں بیان کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ میری ہدایت کی طرف رہنمائی

فرمائیں،

یہ وہ مقام نہیں ہے کہ جہاں پر ہم اس مسئلہ سے متعلق درست ترین موقف کے بارے میں فیصلہ کریں، بلکہ اس کو بیان کرنے کا مقصود یہ ہے کہ اہل علم) علماء وفقہاء) کے ہاں پائے جانے والے موقف کی وضاحت ہوسکے،
حتی_کہ_تمہارے_قدم_نہ_لڑکھڑائیں، اور تم مجاہدین کی تکفیر ناحق نہ کردو اور اپنے جہاد کو تباہ کر بیٹھو،

پس اے فیض یاب، یہ جان لو: # حتی_کہ_تمہارے_قدم_نہ_لڑکھڑائیں
اہل علم کے اجماع کے مطابق مشرکین کی اعانت اور اُن کی جنگ میں نصرت مسلمانوں یا مسلمانوں کی جماعت کے خلاف کرنا حرام ہے۔

یہ جان لو کہ مشرکین کی اعانت مسلمانوں کے خلاف کرنا نواقض اسلام (وہ اعمال جو مسلمان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتے ہیں) میں سے ہے، اور اللہ کے دین سے کھلا ارتداد ہے، جیسا کہ نیٹو(NATO) کی اعانت مجاہدین کے مقابلے میں کرنا۔

شیخ ابن بازؒ نے اپنے فتاوی میں کہا ہے: علمائے اسلام کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو کوئی بھی مسلمانوں کے مقابلے میں کفار کی مدد کرے، چاہے وہ اعانت کسی بھی نوعیت کی ہو، وہ انہی کی مثل کافر ہے۔

شیخ احمد شاکرؒ کہتے ہیں: انگریزوں کے ساتھ کسی بھی قسم کی معاونت مسلمانوں کے خلاف قتال میں کرنا، چاہے اس معاونت کا تعلق کسی بھی قسم سے ہو، چاہے تھوڑی ہو یا زیادہ، یہ شدید ترین ارتداد ہے۔ اور # حتی_کہ_تمہارے_قدم_نہ_لڑکھڑائیں یہ جان لو کہ
کفار کی اعانت (کفار کی مدد کرنا) کرنے کا حکم استعانت (کفار سے مدد لینے) جیسا نہیں ہے،
ان حالات میں کفار کی اعانت کرنا جبکہ وہی اِس جنگ کے لیے تیاری کا حکم دیں، اور وہی کفار اُن لوگوں کو دعوت دیں، جو

اسلام کے دعویدار ہیں کہ وہ اِس (کفار کی) جنگ میں اُن کے ساتھ مل جائیں، تو یہ کفر ہے

اور #حتی_کہ_تمہارے_قدم_نہ_لڑکھڑائیں ضروری ہے کہ علماء کے اس متفقہ مسئلہ کو بھی بیان کیا جائے: مسلمانوں کا کفار کے مقابلے میں کفار سے مدد لینا سرے سے علماء کے نزدیک تکفیر کی بحث میں شامل ہی نہیں ہے اور نہ ہی سلف میں سے کسی نے ایسے فاعل کی تکفیر کی ہے۔

اور جس چیز پر فقہاء متفق ہیں وہ یہ کہ وہ کسی اُس مسلمان کی تکفیر نہیں کرتے، جو کسی ظالم باغی مسلمان کے خلاف کسی کافر سے مدد لے، بشرطیکہ مدد طلب کرنے والے مسلمان کا حکم)اقتدار) کفار پر غالب رہے اور مسلمانوں کا جھنڈا ہی بلند رہے۔

اور مسلمانوں کی مصلحت دوسروں کے مقابلہ میں (مدد طلب کرتے ہوئے) غالب رہے، ہماری اس عدم تکفیر کا مطلب ہرگز اس (کفار سے استعانت لینے کے) فعل کو جائز قرار دینا نہیں ہے بلکہ اس کا مقصود اس فاعل کی تکفیر کرنے کی نفی ہے۔

اور اپنے اس مسئلہ کی تفصیل یوں ہے، یعنی:
کفار سے استعانت کسی مسلمان باغی کے خلاف لینا جبکہ قوت و غلبہ مسلمانوں کا ہی باقی رہے *
اس مسئلہ میں سب سے صحیح بات وہی ہے جو جمہور فقہاء نے اختیار کی ہے: اس کو ناجائز (حرام) قرار دینا اور ہر حالت میں اِس کو جرم سمجھنا، اور یہ قول مالکی، حنبلی اور شافعی میں مشترک ہے جبکہ حنفی اختلافِ رائے رکھتے ہیں۔

اور #حتی_کہ_تمہارے_قدم_نہ_لڑکھڑائیں اس بات پر توجہ دو کہ جنہوں نے اس کو حرام قرار دیا اور اس کی مذمت کی، جبکہ وہ کثرتِ رائے رکھتے ہیں، اُن میں سے کسی نے بھی استعانت لینے کو جائز سمجھنے والے کی تکفیر نہیں کی، اس لیے تکفیر (کسی پر کفر کا فتویٰ لگانا) اور تحریم (کسی چیز کو حرام قرار دینا (میں یہاں فرق ہے، اور اِس کو بیان کرنے کا مقصد یہ نہیں کہ اس مسئلہ کو ہلکا سمجھا جائے۔

اور اگر وہ باغی ظالم ہیں اور کفار کا حکم)اقتدار) غالب آتا ہے، تو پھر ایسی صورت میں کفر کا جھنڈا سر بلند ہو جائے گا، اس لیے ضروری ہے کہ اس بہت خطرناک نازک مسئلے میں تساہل سے کام نہ لیا جائے۔

اور #حتی_کہ_تمہارے_قدم_نہ_لڑکھڑائیں ہوشیار اور خبردار رہو، اللہ آپ پر رحم فرمائیں کہ کہیں اجتہادی مسائل جس میں علماء کا بھی اختلاف ہے، وہ کفر اور ارتداد کا مسئلہ نہ بن جائیں۔

اور یہاں پر ہم جہادی جماعتوں کی قیادت کو متعدد بار تنبیہ کرتے ہیں کہ وہ تابع کفار سے استعانت کسی باغی مسلمان کے خلاف لینے (جبکہ غلبہ مسلمانوں کا رہے) اور کفار سے استعانت لینے جبکہ کفار کا غلبہ ہو کے مسئلہ میں عظیم فرق کو سمجھیں۔
اور #حتی_کہ_تمہارے_قدم_نہ_لڑکھڑائیں آپ کو خبردار کرتے ہیں: اگر کوئی شخص کسی کافر سے استعانت لیتا ہے، جس کو آپ کافر سمجھتے ہیں، جبکہ وہ اسے کافر نہیں سمجھتا، تو اس میں اجتہادی رائے ایک قابلِ قبول معاملہ ہے، پس اس لیے یہ اختلافِ رائے جائز ہے، اور اس پر جو ہم نے اوپر بیان کیا، اُس کا اطلاق نہیں کیا جائے گا۔

اور #حتی_کہ_تمہارے_قدم_نہ_لڑکھڑائیں خبردار رہو، اللہ آپ پر رحم فرمائیں، کہ اگر باغی جماعت کے خلاف کافر اور مسلمان بیک وقت قتال بغیر کسی متفقہ سمجھوتے کے شروع کر دیں، تو اس کو استعانت میں شمار نہیں کیا جاتا، اور یہ معاملہ سمجھنا بہت اہمیت کا حامل ہے۔

میں ان بیانات کو بہت ضروری اہمیت کا حامل سمجھتا ہوں، پس اِس پر غور و فکر کریں اور اسے نشر کیجیے، اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرمائیں، اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو ثابت قدم رکھیں اور ہمیں غلطیوں سے محفوظ رکھیں۔

از :

ڈاکٹر عبداللہ بن محمد المحیسنی

عربی متن :

http://justpaste.it/Takfeer

انگریزی ترجمہ :

http://tinyurl.com/pd78qye

اے متردد !

خوارج العصر (جماعت الدولۃ) کے خلاف جنگ و قتال میں متردد ہونے والوں کے نام !

جبهۃ النصرہ کے شرعی مسوئل

ابو ماریہ القحطانی

-حفظہ اللہ-

الحمد لله رب العالمين، والعاقبة للمتقين، ولا عدوان إلا على الظالمين، والصلاة والسلام على المبعوث رحمة للعالمين، نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين، وبعد :

جو بھی آج اہلِ شام کے حالات پر نظر رکھے ہوئے ہے وہ دیکھے گا کہ اللہ عزوجل کی جانب سے اُن پر مشکلات اور آزمائشیں آ رہی ہیں، اور یہ سب کچھ ایک عظیم مصلحت اور حکمتِ بالغہ کے سبب ہی ہو رہا ہے، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو فیصلہ فرماتے ہیں اور اُس کو مقدر کر دیتے ہیں۔ نصیری اور روافض اس بات کی شدت سے کوشش کر رہے ہیں کہ لوگوں کو قتل کریں اور اُن کے ملکوں کو تباہ و برباد کر دیں، اور اِس کے لیے یہ تمام تر وسائل کا استعمال کر رہے ہیں جبکہ اقوامِ عالم اِس کو دیکھ اور سن رہے ہیں، اور گویا یہ بیان کر رہے ہیں کہ مسلمانوں کے خون بہانے اور انہیں نقصان پہنچانے میں جیسے کوئی حرج نہیں۔

پھر اس کے بعد ایک ماہ قبل، اہل شام پر ایک ایسے بھیانک چہرے کا ظہور ہوا اور ایک نئے زہریلے خنجر کو آزاد کیا گیا، جس کا خبث اور ضرر بہت جلدی سے آگے پھیل گیا ہے؛ اور وہ چہرہ خوارج العصر تنظیم 'جماعت الدولۃ' کا ہے، جنھوں نے جھوٹ اور دھوکے کا سہارا لیتے ہوئے خود کو تنظیم قاعدۃ الجہاد کی پوشاک کے نیچے چھپائے رکھا، انہوں نے مجاہدین کی تکفیر کی، اُن کے خون، مال اور مراکز کو حلال قرار دیا، اور انہوں نے مجاہدین اور اُن کی قیادت کو قتل کیا، جن کو قتل کرنے کی استطاعت نصیری اور روافض بھی نہ رکھتے تھے۔ انہوں نے مجاہدین کے حمص اور دیگر علاقوں میں امدادی اور رسد کے رستے منقطع کیے، اور مسلمانوں کے پوشیدہ معاملات کو ظاہر کرتے ہوئے علاقوں کو نصیری نظام کے سپرد کرنا شروع کر دیا اور یوں اُن کی حلب کے محاصرہ کرنے میں مدد کی، اسی طرح اِن سے متعلق اور دیگر چیزیں بھی ظاہر اور واضح ہوتی گئیں اور مجرم نصیری نظام اِن سے اور اِن کے اعمال کے سبب خوب استفادہ کرنے لگا۔

بہت سی تجاویز ان کو پیش کی گئیں اور ان کے لیے بہت سے ابتدائی ثالثی اقدامات کی طرف بڑھنے کی کوششیں کی گئی، اور ان میں سب سے آخری کاوش ہمارے امیر شیخ الجہاد شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کی تھی، تاکہ اِن کو دوسروں سے دور رکھا جائے اور اِن کی اپنی گمراہی سے بیدار کیا جائے، اور ہم نے اُن کے احکامات کی پیروی کی اور اُن کی کاوشوں کی حمایت کی، اس امید کے ساتھ کہ شاید یہ واپس ہدایت کی طرف پلٹ آئیں اور اپنے گناہوں سے تائب ہو جائیں، لیکن انہوں نے اس سب کو نظر انداز کیا، اور ہمارے قتال سے رکنے کے باوجود ہم پر ضربیں لگائیں اور دھوکے سے کام لیا۔

پس اس لیے کہ ہم جہادِ شام کی اس پیش قدمی کی تکمیل کر سکیں، ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم اس خبیث مرض کا خاتمہ کریں اور ساحاتِ شام کو اس سے پاک کر دیں، اور جب ہم شریعتِ الٰہی میں نظر ڈالتے ہیں، تو ہمیں سوائے سیفِ علیؓ کے علاوہ اِن کا اور کوئی علاج نہیں ملتا ہے، جس تلوار کو انہوں نے عصرِ حاضر کے خوارج کے اجداد کے خلاف نہروان کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق نکالی، اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی کہ وہ اِن کی قمر توڑ دیں اور ان کی جڑیں کاٹ دیں، اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی پیروی کی کہ اِن کے خلاف قتال کیا جائے اور اِن کو قتل کیا جائے، اور اس کے ساتھ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس فرمان کے مطابق اجر کی بھی امید رکھی جائے، جس کا انہوں نے وعدہ کیا جب انہوں نے فرمایا :

(طوبی لمن قتلهم وقتلوه)

[اس کے لیے طوبیٰ (جنت کا درخت؛ بشارت) ہے، جو ان (خوارج) کو قتل کریں یا ان (خوارج) کے ہاتھوں قتل ہوں]

ارضِ شام میں مجاہدین لوگوں کو اس بات کو دعوت دے رہے ہیں کہ وہ اس عظیم استحقاق کے سامنے شریعتِ الٰہی کے حکم کی طرف آئیں، جس میں وہ شریعت کے اس حکم کے تابع ہو جائیں اور خوارج سے قتال کریں، جن کا معاملہ اب واضح ہو چکا ہے اور اُن کے عقائد نظر آنے لگے ہیں، اور یہ اپنے ظلم میں مزید بڑھے جب انہوں نے تمام ثالثی اقدامات کا بھی انکار کر دیا، اور انہوں نے اُن ثالثی اقدامات کا استعمال فقط کچھ مزید وقت حاصل کرنے کے لیے کیا، اور اپنے تکبر اور فجور میں مزید بڑھ گئے :

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں :

(وكذلك من كَفَرَ المسلمين أو استحل دمائهم وأموالهم ببدعة ابتدعها ليست في كتاب الله ولا سنة رسوله فإنه يجب نهيه عن ذلك، وعقوبته بما يزجره ولو بالقتل أو القتال، فإنه إذا عُوقِب المعتدون من جميع الطوائف وأكرم المتقون من جميع الطوائف كان ذلك من أعظم الأسباب التي ترضي الله ورسوله ويصلح أمر المسلمين) ا.ھ من الفتاوی

[اسی طرح جو کوئی مسلمانوں کی تکفیر کرے اور ان کے خون اور اموال کو بدعت کی بنیاد پر حلال کرے، وہ ایسی بدعت ہے جو نہ ہی کتاب اللہ میں موجود ہے اور نہ ہی سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہے، اس کو اس بدعت سے باز رکھنا واجب ہے، اس کو سزا دینی چاہیے جس کا وہ حقدار ہے، چاہے وہ اس کے قتل یا اس کے خلاف قتال سے کیوں نہ ہو، اور جب تمام گروہوں سے تعلق رکھنے والے معتدین کو سزا دی جائے اور تمام گروہوں سے تعلق رکھنے والے متقی لوگوں کا اکرام کیا جائے، تو یہ وہ بڑے اسباب ہیں جس سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہوتے ہیں اور مسلمانوں کے معاملات درست ہوتے ہیں]

وقت آ گیا ہے کہ اہل حق اُس سر کو کھول دیں جو دینِ ذوالخویصرہ (خارجی) کا قائل ہے، اور اس چیز سے راضی ہے جس پر ذوالثدیہ) خارجی) قائم تھا، اور اُس پر اِس چیز کا غلبہ ہو گیا ہے، جس کا غلبہ ابن ملجم (خارجی) کو ہوا تھا، کیونکہ اب ساحاتِ شام مزید اِن کے خبث اور ضرر کو اٹھانے کی متحمل نہیں ہو سکتیں۔
اللہ کی قسم، اہل حق کے لیے یہ وقت آ گیا ہے کہ وہ ان گناہگار ہاتھوں کو کاٹ دیں، جو مسلمانوں کے خون کو ناحق بہاتے ہیں اور اِس سبب روافض اور نصیریوں کی اعانت کرتے ہیں، اُن کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتے ہیں اور اُن کے دلوں کو خوش کرتے ہیں۔

اللہ کی قسم ! اہلِ حق کے لیے وقت آ گیا ہے کہ وہ ان زبانوں کو خاموش کر دیں جنھوں نے شریعتِ حنیف پر زبان درازی کی اور اللہ تعالیٰ پر بغیر علم کے بات کی، اور لوگوں کو اللہ کے رستے سے روکا اور مبارک وحی کی باطل تاویلات کیں۔

اے سچے مجاہدین ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم خلقِ عظیم کے مالک تھے اور مومنین کے لیے رؤف و رحیم تھے، اور اگر وہ دو (جائز) معاملہ کے متعلق فیصلہ فرماتے، تو ہمیشہ اُن میں سب سے آسان کا انتخاب کرتے۔ پس اللہ کی قسم ! وہ خوارج کو جنھوں نے

اہل اسلام کی تکفیر کی اور اُن کا ناحق خون بہایا کو قتل کرنے کا حکم نہ دیتے، اگر اس کے علاوہ خوارج کا اور کوئی مؤثر علاج ہوتا؛ تو پھر بعض مجاہدین کے ساتھ یہ معاملہ کیسا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت کی تنفیذ کرنے پر عمل نہیں کرتے؟

کیا جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا بھی ہو اور یہ بھی علم رکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سب میں افضل ہیں، ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اور اللہ کی قسم! علی رضی اللہ عنہ اپنے دورِ خلافت میں صحابہ رضوان اللہ علیہم میں سب سے بہترین تھے، اور شریعت کا سب سے زیادہ علم رکھتے تھے اور انہوں نے اُن (خوارج) کے خلاف قتال میں کسی بھی قسم کا تردد نہ کیا، جب اُن (خوارج) نے ناحق خون بہایا اور مسلمانوں پر گرجنے لگے، اور اللہ کی قسم! صحابہ رضوان اللہ علیہم اُن لوگوں میں سے نہ تھے جو اُن مارقہ (خوارج) کے ہاتھوں اللہ کے دین کی تشریح کو چھوڑ دیتے، اور اُن (خوارج) کی تلواروں سے پھر ناحق مسلمانوں کا خون بہتا رہتا، اور نبی کی سنت کا نفاذ اِن کے بیٹھ رہنے سے ساکت رہتا اور وہ اُن کے خلاف قتال سے رک جاتے!

اے خوارج العصر (جماعت الدولۃ) کے خلاف قتال میں متردد ہونے والے! کیا آپ نہیں جانتے کہ سب سے بڑا جرم اللہ کے رستے سے روکنا ہے، اور دین کا غلط تصور پیش کرنا ہے، اور لوگوں کو شریعت کی حاکمیت سے متعلق دور بھگانا ہے، جس سے شرک اور باطل کی تزین و آسائش ہو گی، بے شک، آپ لاشعوری طور پر ایسے ہو جاؤگے جب آپ اپنے بھائیوں کو، جو اِس خبیث غالی درخت کے کاٹنے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں، جس نے سابقہ بیان کیے گئے عظیم مفاسد کو جمع کر لیا ہے، کی معاونت کرنے کو ترک کر دوگے۔

اے خوارج العصر (جماعت الدولۃ) کے خلاف قتال میں متردد ہونے والے! کیا تمہیں علم نہیں کہ آپ مجرم نصیری نظام کی طوالت میں اپنا حصہ ڈال رہے ہو، جو پھر مزید ناحق خون بہائے گا، اور خوارج العصر کی اِس معاونت سے استفادہ کرتے ہوئے مزید حرمات کی پامالی کرے گا، کیونکہ وہ نصیری انہیں کے وجہ سے مزید پھیلے ہیں بلکہ انہیں (خوارج) کی وجہ سے کامیاب ہو رہے ہیں۔

اے خوارج العصر (جماعت الدولۃ) کے خلاف قتال میں متردد ہونے والے! کیا آپ نہیں جانتے کہ اِن کے خاتمہ کا فائدہ اور مصلحت نہ صرف شام کے مسلمانوں کو ہو گی، بلکہ اس کا فائدہ اہل عراق کے مسلمانوں کو بھی ہوگا، جنہوں نے اِن کی لگائی گئی

آگ سے مدتوں نقصان برداشت کیا ہے، پس اپنے اِن بھائیوں کے لیے اُن کی طرف سے لگائے گئے فتنہ کی آگ کو بجھانے کے لیے حق والے صاف پانی کی مثل بن جاؤ۔

اے خوارج العصر (جماعت الدولۃ) کے خلاف قتال میں متردد ہونے والے! کیا تمہیں علم نہیں کہ ناحق خون بہنے کا تسلسل، جس کی ابتداء خوارج نے خیار مجاہدین اور ان کی قیادت کو ہدف بنانے سے کی ہے، یہیں پر نہ رکے گا، بلکہ یہ تمام علاقوں تک جائیں گے جہاں تک جانے کی یہ قدرت رکھتے ہوں گے، اور ہم نے اِن کو اجتماعی قتلِ عام کرتے ہوئے دیکھ لیا ہے، جس کے لیے انہوں نے حجت یہ بیان کی کہ یہ مرتدین کے گھر والے ہیں، اُن کی اولاد ہیں اور صحوات ہیں!

اے اہلِ شام، ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ جس طرح آپ نے اپنے مجاہدین بھائیوں کو دیکھا کہ وہ شجاعت اور بہادری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں نصیریوں اور روافض کے مقابلے میں دکھائی دیے، آپ اُن کو اِن (خوارج العصر) عناصر کے خلاف بھی دیکھیں گے، جو آپ کی تکفیر کرتے ہیں اور آپ کے خون اور اموال کو حلال کرتے ہیں؛ کیونکہ آپ کی گردنیں دراصل ہماری گردنیں ہیں، اور آپ کا خون ہمارا خون ہے، اور کوئی بھی آپ پر شر کو نہ لا سکے گے سوائے جب کہ ہم کسی ماضی کا حصہ بن چکے ہوں یا ہمارے جسموں کے ٹکڑے ٹکڑے کیے جا چکے ہوں!

اے ارضِ شام کی مبارک سرزمین پر ہمارے مجاہد بھائیو، ظلم و عدوان کے ایک سال بعد یہ بات واضح ہو چکی ہے، اور اس جماعت مارقہ [(شریعت سے) نکلی ہوئی جماعت)] کی جانب سے ناحق تکفیر سے بھی یہ وضاحت ہو چکی کہ مجرم نصیری نظام کے سقوط اور جہادِ شام کی کامیابیوں کو تب تک حاصل نہیں کیا جا سکتا، جب تک ساحاتِ شام کو خوارج جماعت الدولۃ کے وجود سے پاک نہ کر لیا جائے، اور اس معاملہ میں تاخیر کرنا ایک شرعی واجب کی تکمیل کرنے میں نقص ہے، اس لیے ضروری ہے کہ ہم اس شرعی واجب کی ادائیگی کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں، کیونکہ ہمیں نصیریوں اور روافض کے ساتھ بہت زور آور معرکے لڑنے ہیں، اور ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ہماری نصرت ان حاقدین کے خلاف کریں گے، جب وہ (نصیری) دیکھ لیں گے کہ جہادِ شام کے اندر وہ ایک اہم عوامل (جماعت الدولۃ) سے محروم ہو گئے ہیں، جو کہ ان کی فتح میں تاخیر کا سبب بنا ہوا ہے۔

پس اے ادلب و حماۃ کے شیرو، اے حلب و حمص کے شہسوارو! اے ساحل و دمشق کے ابطال، اپنے رب کے لیے اٹھو، اور

اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تکمیل کرو، اور اپنے شرقیہ (مشرقی شام) میں بھائیوں کی مدد کرو، جو کہ اس ملاحم کو جماعت الدولۃ المارقہ کے خلاف رقم کر رہے ہیں، جو مرابطین صفِ اول کی خندقیں سنبھالے ہوئے ہیں، اور جماعت الدولۃ نے ان کا محاصرہ پیچھے سے کر رکھا ہے اور کھانے پینے کی اشیاء اور ذخائر کی ناقع بندی اُن پر کر رکھی ہے، نصیری اُن کے آگے ہیں اور یہ مارقہ (خوارج) ان کے پیچھے ایسا حقیر پن دکھا رہے ہیں کہ اسے بیان نہیں کیا جا سکتا، اور ہم ایک بار پھر حمص میں ہونے والے ظلم کو دہرانے کے متحمل نہیں ہو سکتے، پس اٹھو اور خود کو عزم و ایمان اور اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے لیس کرو، کیونکہ کوئی بھی فتحِ مبین اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کے بغیر ممکن نہیں، اِن لوگوں سے قتال کرو جن سے قتال کرنے کا حکم تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں دیا، جنہوں نے ہمیں خبر دی کہ اگر وہ ان (خوارج) کا ادراک کر لیں، تو وہ انہیں مکمل طور پر تباہ کر دیں، پس اگر تم ایسا کرو گے، تو آپ کا رب اپنے وعدے کے مطابق آپ کی نصرت فرمائیں گے :

(ولينصرن الله من ينصره)

[جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا]

اللہ کی قسم ! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ہمارے اور فتح کے درمیان سوائے تمام سچے مجاہدین گروہوں کے جمع ہو جانے کے علاوہ کوئی چیز حائل نہیں، جو کہ اللہ کی رضا اور اطاعت چاہتے ہوں، اور اکیلے اس سے مدد مانگتے ہوں، اور اپنی تمام خواہشوں اور فیصلوں کو اللہ کے تابع کر لیں، اور اللہ کی حفاظت میں جانے کے لیے سچے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں جانے میں ابتدائی قدم خود اٹھائیں، پھر ان کو نصرت کی خوشخبری دی جائے گی اور فتح قریب آن لگے گی، ہم اللہ کی پناہ میں آتے ہیں کہ یہ بات بیان کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو چھوڑ دیں گے جن کی حالت اوپر بیان کی گئی ہے، وہی اللہ عزوجل ہمارا دفاع کرنے والے ہیں، اور بہترین حفاظت فرمانے والے ہیں اور بہترین مددگار ہیں۔

میں جماعت المارقہ (جماعت الدولۃ) کے ابن ملجم (خارجی) کے جانشین، مارقہ رسمی ترجمان "زوابری الشام" (شام کے خارجی) سے وہی کہتا ہوں جو بلند مرتبت پہاڑ کی مانند علامہ ابن حزم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں کہا :

(فمن أضل ممن هذه سيرته واختياره ولكن حق لمن كان أحدًا يمينه ذو خويصرة الذي بلغه ضعف عقله وقلة دينه إلى تجويره رسول الله ﷺ في

حكمه والاستدراك ورأى نفسه أورع من رسول الله هذا وهو يُقِر أنه رسول الله إليه وبه اهتدى وبه عرف الدين ولولاه لكان حمارًا أو أضل ونعوذ بالله من الخذلان)

[اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اس (خوارج) کی سیرت کو اپنائے اور اس کو اختیار کرے، لیکن جو کوئی بھی ذوالخویصرہ کی طرف رغبت دکھائے وہ اسی کا مستحق ہے، جس کی چھوٹی عقل اور قلّتِ دین اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر اُن کو غلط کہنے کی طرف لے گیا، اور اس نے خود کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ وفا شعار سمجھنا شروع کیا، جبکہ وہ اس بات کا اقرار بھی کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اور انہیں کے ذریعے اسے ہدایت ملی، اور انہی سے دین کی معرفت حاصل کی ہے، اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو وہ گدھے کی مانند ہوتا یا اس سے بھی زیادہ گمراہ ہوتا، اور ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے چھوڑ دیے جانے سے اُس کی پناہ مانگتے ہیں]

تم نے قیادتِ جہاد کے سامنے جرات دکھائی، اور اپنی حدود سے تجاوز کیا، اور ان لوگوں کے ساتھ حد سے بڑھے جنہوں نے تمہیں عزت بخشی، اور تم اُن کے ساتھ منسوب ہونے کو فخر سمجھتے تھے، یہاں تک کہ اسی کی بنیاد پر تم نے کم سن ناپختہ ذہن لوگوں کی اپنی طرف متوجہ بھی کیا، جس کے لیے تم نے سحر انگیز شعارات اور فریب کن عنوانات کا استعمال کیا، جس کی وجہ سے تمہارا بازو مضبوط ہوا اور تمہاری چھڑی بھی مضبوط ہوئی، اور تمہارے اوپر شاعر کی یہ بات صادق آ گئی :

أُعَلِّمُه الرمايَةَ كُلَّ يَومٍ *** فَلَمّا اشتدَّ ساعِدهُ رَماني
وَكَمْ عَلَّمْتُهُ نَظْمَ الْقَوَافِي *** فَلَمَّا قَال قَافِيَةً هَجَانِي

میں اسے ہر روز نشانہ بازی سکھاتا *** اور جب اس کا بازو مضبوط ہوا، اس نے مجھے ہی نشانہ بنا ڈالا
اور کتنی ہی میں نے اس کو نظمیں سکھائیں *** پھر جب وہ نظم کہنے کے قابل ہوا، تو میری ہی تضحیک کر ڈالی

علامہ المناوی 'فیض القدیر' میں کہتے ہیں :

(كلاب أهل النار هم قوم ضل سعيهم في الحياة الدنيا وهم يحسبون أنهم يحسنون صنعًا، وذلك لأنهم دأبوا ونصبوا في العبادة وفي قلوبهم زيغ، فمرقوا من الدين بإغواء شيطانهم حتى كفروا الموحدين بذنب واحد، وتأولوا التنزيل على غير وجهه، فخُذلوا بعدما أيدوا حتى صاروا كلاب النار فالمؤمن يستر ويرحم ويرجو المغفرة والرحمة، والمفتون الخارجي يهتك ويعير ويقنط وهذه أخلاق الكلاب وأفعالهم، فلما كلبوا على عباد الله ونظروا لهم بعين

النقص والعداوة ودخلوا النار صاروا في هيئة أعمالهم كلابًا كما كانوا على أهل السنة في الدنيا كلابًا بالمعنى المذكور)

'[جہنم کے کتے' (یعنی خوارج) ایسی قوم ہے جن کی کاوش دنیا کی زندگی میں ضائع ہو گئی، جبکہ وہ یہ گمان کر رہے تھے کہ وہ نیک اعمال کر رہے ہیں، اور یہ اس سبب ہوا کہ وہ عبادت میں تو ریاضت کر رہے تھے لیکن دل میں گمراہی تھی، وہ اپنے شیاطین کے دھوکے میں آ کر (دین کی تشریح سے) نکل گئے، حتی کہ انہوں نے موحدین کی تکفیر صرف ایک گناہ کی بنیاد پر کر ڈالی، اور اللہ کی وحی کو ایک غلط جہت میں پیش کر دیا، پس انہیں مدد دیے جانے کے بعد چھوڑ دیا گیا اور وہ جہنم کے کتے بن گئے، ایک مومن چھپاتا ہے، رحم کرتا ہے اور مغفرت اور رحمت کی امید رکھتا ہے، اور سحر زدہ خارجی منکشف کرتا ہے، ذلیل کرتا اور رسوائی دیتا ہے، اور یہ تمام کلاب (کتوں) کے اسلوب اور افعال ہیں، اور جب انہوں نے اللہ کے بندوں کی طرف شدت دکھائی، اور اُن کی طرف نقص والی آنکھ سے دیکھا اور اُن سے دشمنی کی، تو جہنم میں اپنے اعمال کی وجہ سے داخل کر دیے گئے، بالکل ویسے ہی جیسے کہ یہ اہل سنت پر دنیا میں کلاب (کتوں) والا اسلوب رکھتے تھے، جیسا کہ مذکورہ بالا بیان کیا گیا ہے]

آپ رحمہ اللہ نے مزید بیان فرمایا:
(كلاب أهل النار أي: يتعاوون فيها كعواء الكلاب أو هم أخس أهلها وأحقرهم كما أن الكلب أخس الحيوانات)

'[جہنم کے کتے' کا مطلب ہے: کہ جہنم میں کتوں کی طرح بھونکیں گے یا وہ جہنم کے لوگوں میں ذلیل ترین اور حقیر ترین ہوں گے جیسا کہ کتا حیوانات میں سب سے ذلیل ترین جانور ہے]

ہم عراقی اہل سنت کو کہتے ہیں، جو عراق میں زخموں سے چور ہیں، اے معزز قبائل اور مجاہدین جماعتوں کے شیرو! اللہ تعالیٰ آپ میں اور آپ کے جہاد اور مبارک انقلاب میں برکت عطا فرمائیں، جو اس ظلم اور عدوان کے سامنے سینہ سپر ہیں، ہم آپ کو یاد دلاتے ہیں کہ آپ اپنی کوششوں کو ظالمین اور شدت پسندوں کے ہاتھوں چوری ہونے سے بچائیں، اور اپنا یہ ہدف بنائیں کہ اپنے مسلمانوں سے ظلم کو دور کریں گے، اور اس جہادی سفر کو واپس درست سمت کی طرف لے آئیں،

اور عراق کو اپنی صاف سنی شخصیت واپس دلوائیں، جو کہ افراط و تفریط سے پاک ہو۔
پھر میری نصیحت شام میں اور دیگر علاقوں میں مجاہدین جماعتوں کی قیادت سے ہے: خود کو ناموں کی بنیاد پر حزبیت اورمزموم تعصب سے بچائیں، جن کو آپ نے ہی وضع کیا ہے، اور اپنی اصل شناخت اور مصدر کی طرف آئیں جو دنیا اور آخرت میں فخر دلانے کا باعث ہے، وہی نام جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے منتخب کیا ہے، اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتے ہیں:

) وجاہدوا فی اللہ حق جہادہ ہو اجتباکم وما جعل علیکم فی الدین من حرج ملۃ ابیکم إبراہیم ہو سماکم المسلمین من قبل (
]اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسا جہاد کا حق ہے۔ اسی نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی، دین اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا قائم رکھو، اسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے [

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

(وكيف يجوز التفريق بين الأمة بأسماء مبتدعة، لا أصل لها في كتاب الله ولا سنة رسوله ؟ وهذا التفريق الذي حصل من الأمة علمائها ومشايخها وأمرائها وكبرائها، هو الذي أوجب تسلط الأعداء عليها)

[بدعتی ناموں کے ذریعے کس طرح امت میں تفریق پیدا کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے، جبکہ اس کی کوئی اصل نہ کتاب اللہ میں موجود ہے، نہ ہی سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہیں؟ امت کے اندر پائی جانے والی یہی تفریق جو ان کے علماء و مشائخ اور امراء و کبار میں پیدا ہوئی کے سبب ہی امت پر دشمنوں کا تسلط ہوا]

أبي الإسلامُ لا أبَ لي سواهُ *** إذا افتخروا بقيسٍ أو تميمِ.

جہاں تک اسلام کی بات ہے تو اس کے علاوہ میرا کوئی اور والد نہیں ہے *** اگرچہ باقی قیس اور تمیم (قبیلے) پر فخر ہی کیوں نہ کریں

اس بات سے متنبہ رہیں کہ آپ ریاست کے عہدوں کو اپنا محور نہ بنائیں، اور آزاد شدہ علاقوں پر تسلط حاصل کرنے کے لیے تنازعات اور جھگڑے پیدا نہ کریں، کیونکہ اگر آپ اس نااتفاقی پر رہوگے، تو آپ کوئی بھی دوست نہ بناسکوگے اور نہ ہی کسی دشمن کو اداس کرسکوگے، پس اس لیے دل کے امراض اور دنیا اور عزت کی چاہت سے خبردار رہیے، کہ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے راضی ہوئے اور اس سے متعلق سبب بھی بیان فرمایا:

(فعلم ما في قلوبهم فأنزل السكينة عليهم وأثابهم فتحا قريبا)

[ان کے دلوں میں جو تھا اسے اس نے معلوم کر لیا اور ان پر اطمینان نازل فرمایا اور انہیں قریب کی فتح عنایت فرمائی]

(۴۸ : ۱۸) اللہ تعالیٰ جانتے تھے کہ اُن کے دل میں ایمان اور اخلاص میں کیا موجود ہے، اور یہی وہ نتیجہ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا، وہ کامیاب ہوئے کہ اللہ اُن سے راضی ہو گیا اور اللہ کی طرف سے جلد فتح مل گئی۔

اے اللہ، ہمیں جمع فرمادیجیے، ہماری دراڑوں کو بھر دیجیے، ہمارے ضعف کو طاقت میں بدل دیجیے، ہماری صفوں میں اتحاد پیدا فرمادیجیے، اور ظالموں اور دشمنوں کے خلاف ہماری نصرت کیجیے۔

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون، وسلام علی المرسلین، والحمد للہ رب العالمین

ویڈیو لنک :

http://vimow.com/watch?v=Vy38mPB5ZWU

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہیدِ فتنہ شیخ ابو خالد السوریؒ کی جماعت الدولۃ کو فتنہ کے وقت

ناحق تکفیر پر نصیحتِ عام

شیخ ابو خالد السوریؒ

الحمد لله والصلاة والسلام على من لا رسول بعده أما بعد :

ان حالیہ واقعات کے پیش نظر جو جہادِ شام میں رونما ہو رہے ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ [الدین النصیحہ]، کہ دین نصیحت و خیر خواہی کا نام ہے، (صحابہؓ کہتے ہیں) ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کس کے لیے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : اللہ تعالی اور اس کے رسول، اور مسلمانوں کے اماموں اور عام مسلمانوں کے لیے، پس ہم جماعت 'دولتِ اسلامیہ عراق وشام' کی قیادت اور افراد کو اللہ سے مدد مانگتے ہوئے نصیحت کرتے ہیں :

اول : بلاشبہ شیطان اولادِ آدمؑ کے شکار کے لیے ہر جگہ گھات لگائے بیٹھا ہے، اور مجاہدین فی سبیل اللہ کے لیے اس کا وار اُن کو غلو کی طرف اور مسلمانوں کے خون کو حلال کرنے کی طرف لے کر جانا ہے، اور یہ وہ مسلک ہے جس نے الجزائر کے جہاد اور دیگر ساحاتِ جہاد کو تباہ کر دیا، پس اس عورت کی طرح نہ ہو جانا جس نے اپنا سوت مضبوط کاٹنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر کے توڑ ڈالا ہو، اور جہادِ شام کو اس (غلو) کی طرف پھیرتے ہوئے فساد میں مت بدلو !

دوم : بلاشبہ احکامِ تکفیر اور ارتداد کا اطلاق اور اسی طرز پر دیگر گروہوں پر ملتے جلتے الزامات جیسا کہ یہ صحوات ہیں کی تطبیق کرنا، جو ان پر ثابت اور واضح نہ ہوئی ہوں کبائر گناہوں میں سے ہے، اور بہت عظیم جرم اور گناہ ہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : [جس نے اپنے بھائی کو کہا اے کافر، تو یہ (تکفیر) ان میں سے کسی ایک پر لازم لوٹے گی]، پھر اس شخص کا معاملہ کیسا ہو گا جو احکاماتِ ارتداد کا اطلاق مجاہدین کی اُن جماعتوں پر کرے جو تحکیمِ شریعت اور اقامتِ دین چاہتے ہیں، جیسا کہ ان قائدین سے ہم واقفیت کے ذریعے جانتے ہیں اور ان کی طرف سے بیان کی گئی خبر سے بھی یہ

امر معلوم ہے؟

سوم :آج جو ہم اِن جرائم اور اعمالِ خاطی کے بارے میں سن رہے ہیں، جن کا ارتکاب جہاد اور اقامتِ دولتِ اسلامیہ کے نام پر کیا جارہا، اور جن کو منسوب مشائخ الجہاد شیخ اسامہؒ، شیخ ایمن الظواہری (حفظہ اللہ)، شیخ عبداللہ عزامؒ، شیخ ابو مصعب السوری (فک اللہ اسرہ) اور شیخ ابو مصعب الزرقاویؒ کی طرف کیا جارہا ہے، جو جہاد فی سبیل اللہ کو بلند کرنے جیسے معماروں میں سے ہیں، تو یہ اعمال ان قائدین کے منہج سلیم سے بہت ہی دور ہیں۔ میں تمہیں ایک ایسے نصیحت کرنے والے کی حیثیت سے خبر دیتا ہوں، جس نے ان اکابرین کے ساتھ عمر کا ایک حصہ گزارا اور ان کو قریب سے جاننے کی معرفت کا حق بھی ادا کیا، بلاشبہ یہ اکابرینِ جہاد اِن تمام اعمال سے بری ہیں جو آج ان کی طرف منسوب کیے جارہے ہیں، بالکل ویسے ہی جیسے وہ بھیڑیا حضرت یعقوبؑ کے بیٹے (حضرت یوسفؑ) کے خون سے بری تھا، پس تمہیں تلبیس کرنے والوں کی تلبیس دھوکے میں نہ ڈالے، اور نہ ہی جھوٹی خبریں پہنچانے والے تمہیں کوئی نقصان پہنچائیں۔

چہارم : کفار پر عزت اور اللہ کی زمین پر اللہ کے دین کی تمکین جہاد فی سبیل کے ذریعے اس وقت تک کفایت نہیں کرے گی ،جب تک ہم تمام مومنین کے سامنے عاجزی اختیار نہ کرلیں اور ان کو نصیحت نہ کرلیں؛ عامۃالمسلمین اور باقی مجاہدین کے ساتھ غرور و تکبر کا معاملہ اہل تمکین کی اپنائی ہوئی راہ نہیں ہوتی اور نہ ہی یہ اُس کا راستہ ہے، بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ انکساری اختیار کریں، اور کوئی ایک دوسرے پر فخر نہ کرے، نہ ہی ایک دوسرے پر ظلم کرے، چنانچہ کسی بندے کے دل میں اپنے بھائیوں پر فخر کا پیدا ہونا، اسے ان کے خلاف ظلم کی طرف ہی اکساتا ہے، اور بدقسمتی سے یہی وہ چیز ہے جو آج ہم ساحاتِ شام میں دیکھ رہے ہیں۔

پنجم :اس داخلی جنگ و قتال سے سب سے فائدہ اٹھانے والا نظامِ (بشار) اسد ہے؛ان جماعتوں کا صفِ اول سے پسپائی اختیار کرنا، اور آپس میں جنگ و قتال کا ہونا، اُن پر احکاماتِ ارتداد کا اطلاق کرنا اور ان کے جان و مال کو حلال کرنا، اس بنیاد پر کہ صرف ہم ہی اکیلے خیار (امت کے بہترین نیکوکار لوگ) میں سے ہیں اور ہمارے علاوہ کوئی دوسرا نہیں ہے اور باقی سب کو

اس سبب دفع کرنا لازم ہے جیسے فکر و عمل سے ہراول دستے کمزور ہو جائیں گے اور بشاری نظام پیش قدمی کرتے ہوئے اپنی پہلی حالت پر مستحکم ہو جائے گا، لیکن ساتھ اس کے مجاہدین کے درمیان عداوتیں ہوں گی اور شامی عوام کو اِس کا خسارہ اٹھانا پڑے گا، اور یہ اسلامی منصوبے سے عوام کی نفرت کا سبب بنے گا۔

ششم : یہ خون جو شہداء نے بشاری نظام کو گرانے اور علاقوں کو آزاد کروانے کے لیے پیش کیا، وہ اس مقصد کے لیے نہیں تھا، وہ صرف اسی لیے پیش کیا گیا تاکہ اقامتِ شریعت اور صفوں کی وحدت ہو سکے، [آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی] ، پس جہاد کی ہوا کو اکھیڑنے سے گریز کرو اور اس کا سبب نہ بنو، بلاشبہ خالق کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

ہفتم : جماعت 'دولتِ اسلامیہ عراق و شام' کا اِن مجاہدین کے معاملات پر اصرار کرنا، جنہوں نے ملک کو آزاد کروایا اور اس کے لیے شہداء کو پیش کیا، اور ان (جماعت الدولہ) کا یہ کہنا کہ یہ جماعتیں ہیں اور یہ دولت (ریاست) ہے، اصلاً لوگوں کے حقوق کو کم کرتا ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں: [لوگوں کو ان کی چیزیں کمی سے نہ دو]، اور یہی وہ بات ہے جو نہایت ضروری ہے، اور یوں شام کے میدانِ جہاد میں وہ پیچیدگی داخل ہو گئی جس سے وہ (جہاد) بری ہے، پس اس راہ سے نکلنے اور حل کی طرف جانے کے لیے ضروری ہے کہ ان حقائق کا اعتراف کیا جائے اور قرآن کے حل (اور ان کا کام باہمی مشورے سے ہوتا ہے) کی طرف جایا جائے۔

اختتاماً : ہم جماعت 'دولتِ اسلامیہ عراق و شام' کے قائدین اور مہاجرین و انصار بھائیوں کو جو دولۃ کے سپاہ میں سے ہیں کو کہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کریں اور اس کے امر اور شریعت کی طرف آئیں، اور ہم آپ کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے تنبیہ کرتے ہیں [جو میری امت پر دست درازی کرے کہ اچھے بروں کو قتل کرے اور مومن کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے عہد ہے اس کا عہد بھی پورا نہ کرے تو وہ مجھ سے تعلق نہیں رکھتا]

ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں ان لوگوں میں سے بنائیں جو بات کو سننے والے ہوں، اس کی بہترین انداز میں پیروی کرنے والے ہوں، اور جو کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ رکھنے والے ہوں۔ (آمین (

شہید فتنہ شیخ ابو خالد السوری (رحمہ اللہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساگر کے نام

شیخ ابراہیم الربیش

-رحمہ اللہ-

اے ساگر، مجھے اپنے پیارے عزیزوں کی خبر تو دو

اگر میں اِن بے ایمان لوگوں کی زنجیروں سے نہ بندھا ہوتا، تو میں تجھ میں غوطہ زن ہو جاتا
اور اپنے محبوب اہل وعیال تک جا پہنچتا، یا تیری باہوں میں ہی فنا ہو جاتا

تمہارا ساحل اداسی، قید، تکلیف اور ناانصافی سے عبارت ہے
تمہاری کڑواہٹ میرے صبر کو کھاتی جاتی ہے

تمہارا ٹھہراؤ موت ہے، تمہاری بہتی لہریں عجیب ہیں
تمہاری جانب سے بلند ہونے والی خاموشی، اپنے اندر فریب رکھتی ہے

تمہارا سکوت ناخدا کو مار دے گا، اگر وہ ثابت قدمی دکھائے
اور جہاز راں بھی تمہاری لہروں میں ڈوب جائے گا

نرم، بہرے، خاموش، نظرانداز طریقے سے تم غصے کے عالم میں طوفان ہو
اپنے اندر لحدیں (قبریں) اٹھائے ہوئے ہو

اگر ہوا تمہیں مشتعل کرتی ہے، تمہارے اوپر ظلم واضح ہے
اگر ہوا تمہیں خاموش کرتی ہے، تو پھر افراط و تفریط پر موجوں کا بہاؤ ہی ہے

اے ساگر، کیا ہماری زنجیریں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟
ہم تو روزانہ حالتِ جبر میں ہی آتے اور جاتے ہیں

کیا تم ہمارے گناہوں کو جانتے ہو؟
کیا تم سمجھتے ہو کہ ہمیں اِس ظلمت میں پھینک دیا گیا ہے؟

اے ساگر، تم ہماری قید پر ہمیں طنز کرتے ہو
تم نے ہمارے دشمنوں کے ساتھ ساز باز کر لی ہے، اور تم بھی بے رحمی سے ہماری نگہبانی کرتے ہو

کیا یہ چٹانیں تمہیں اِن کے درمیان کیے گئے جرائم کا پتہ نہیں دیتیں؟
کیا مغلوب کیوبا (گوانتا مو) اپنی کہانیوں کی ترجمانی تم سے نہیں کرتا؟

تم ہمارے ساتھ تین سال سے ہو، اور تم نے کیا حاصل کر لیا ہے؟
ساگر پر شاعری کی کشتیاں؛ ایک جلے ہوئے دل میں مدفون شعلہ

شاعر کے الفاظ ہماری طاقت کا سرچشمہ و منبع ہیں
اس کے شعر ہمارے دکھی دلوں کا مرہم ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موانعِ تکفیر (کسی خاص کلمہ گو کو کافر قرار دینے میں احتیاطیں)

مولانا عاصم عمر حفظہ اللہ

مسؤول عام: جماعت قاعدۃ الجہاد برِ صغیر

موانعِ تکفیر سے مراد وہ رکاوٹیں ہیں جو کسی مرتکبِ کفر شخص کو کافر ہونے سے بچاتی ہیں۔ اگر کوئی کفریہ قول یا فعل کسی مسلمان سے سرزد ہو جائے تو شریعت ان پر ایک دم کافر ہونے کا حکم نہیں لگاتی بلکہ کچھ توقف کرتی ہے، یعنی کسی مسلمان کے کفریہ قول و فعل کے باوجود اس کو ایک دم کافر نہیں کہتی۔ بلکہ اس صورت میں چند باتیں ایسی ہیں جو اس کو کافر ہونے سے بچا سکتی ہیں، جن میں سے اہم موانع کی طرف مختصراً اشارہ یہاں کیے دیتے ہیں :

ا) عذرِ جہل : جہالت یا لاعلمی کا عذر کسی مسلمان سے کفریہ قول یا کفر کا ارتکاب ہونے کے باوجود بہت سی صورتوں میں خود اس مسلمان کو کافر قرار دینے میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔ اس بات کو تمام اہلِ علم نے فتوے کے اصول و آداب میں نقل کیا ہے۔ پھر بالخصوص جمہوریت جیسے مبنی بر دجل نظام کی بحث میں جہاں جمہوریت کی حقیقی شکل اور اس کے شرعی حکم سے جاہل ہونے کے بیسیوں اسباب آج موجود ہیں، بہت سے نامور علماء اس کے حق میں فتوی دے چکے ہیں جس کے سبب عوام مغالطے میں پڑ گئے ہیں، جمہوریت کی مخالفت کرنے علماء کے بزور گلے گھونٹ کر ان کی آواز عام مسلمان تک پہنچنے سے روکی جارہی ہے۔

ان سب حالات کو سامنے رکھا جائے تو یقیناً کسی فرد کے جمہوریت کو درست سمجھنے یا جمہوری نظام میں شامل ہونے کی بناپر اسے کافر قرار دینے سے قبل جہالت کے عذر کو سامنے رکھنا مفتی کا اہم ذمہ داری ہے۔ کم از کم جو لوگ اس نظام کی حقیقت کو نہیں سمجھتے یا اس کا کفر ان پر واضح نہیں ہوا، وہ معذور قرار دئے جائیں گے اور اگرچہ وہ ایک نہایت خطرناک جرم میں مبتلا

ہیں لیکن ان پر کفر کا فتویٰ لگانے سے قبل توقف اختیار کرنا، تحقیق کرنا اور جہل دور کرنا ضروری ہے۔علامہ انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

''الاشباہ والنظائر'' کے فن 'الجمع والفرق' میں اور 'الیتیمہ' مذکور ہے :

''جس شخص نے اپنی جہالت کی بنا پر یہ گمان کر لیا کہ جو حرام و ممنوع فعل میں نے کیے ہیں وہ میرے لیے حلال و جائز ہیں، تو اگر وہ (افعال و اعمال) ان امور میں سے ہیں جو کا دینِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہونا قطعی اور یقینی معلوم ہے (یعنی ضروریاتِ دین میں سے ہیں) تو اس شخص کو کافر کہا جائے گا، ورنہ نہیں'' (اکفار الملحدین: ۱۹۷)

۲(اکراہ (یعنی مجبوری)

کسی کفر کو کرنے کے لیے جان سے مارنے یا جسم کا اساسی عضو تلف کرنے کی دھمکی دی جائے اور غالب گمان بھی یہ ہو کہ اگر اس نے کلمۂ کفر نہیں کہا تو اسے قتل کر دیا جائے گا یا اس کے جسم کا کوئی اساسی عضو تلف کر دیا جائے گا، اسی صورت میں کلمۂ کفر اس شرط کے ساتھ کہنے کی اجازت ہے کہ اس کا دل ایمان پر جما ہو اور مطمئن ہو۔ہاں، افضل یہی ہے کہ وہ کلمۂ کفر کی بجائے وہ شہید ہونے کو ترجیح دے۔ایسے جبر کو شریعت کی اصطلاح میں 'اکراہ' کہتے ہیں۔البتہ واضح رہے کہ ''مجبوری'' (اکراہ) کی وجہ سے ہر جرم کے ارتکاب کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔جیسا کہ اپنی جان بچانے کے لیے کسی دوسرے مسلمان کی جان لینا، اپنا ملک بچانے کے لیے دیگر مسلمانوں کے خلاف کافروں کا ساتھ دینا وغیرہ؛ مجبوری کا عذر بنا کر یہ سب شنیع اعمال کرنا درست نہیں ہوگا۔پس اکراہ بھی کسی کی تکفیر میں مانع ہو سکتا ہے، یہ ایک مفصل بحث ہے جس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔

۳ (تاویل کا عذر : کسی مسلمان میں کفریہ چیز پائی جانے کے باوجود اس کا کافر قرار دئے جانے میں ایک رکاوٹ ''تاویل'' بھی ہو سکتی ہے۔مثلاً کسی کا یہ تاویل کرکے جمہوریت میں اترنا کہ اگرچہ وہ اس نظام کو غلط سمجھتا ہے لیکن چونکہ اس کے خیال میں اسلامی حکومت قائم کرنا کا کوئی دوسرا راستہ باقی نہیں بچا اس لیے وہ اس کے ذریعے سے شریعت لانے کی کوشش

کرے گا۔ اگرچہ ہمیں اس تاویل سے اختلاف ہے اور اس تاویل کو غلط ثابت کرنے کے لیے درجنوں دلائل دینا ممکن ہے، اور اگرچہ اس تاویل کے ساتھ بھی اس غلیظ کفریہ نظام میں شریک ہونا ایک سنگین جرم ہے، لیکن یہ تاویل بہت سی صورتوں میں جمہوریت میں شریک شخص کو کافر قرار دئے جانے سے روک دیتی ہے۔ یہی تاویل وہ فرق ہے جو سیکولر دین دشمن جماعتوں اور جمہوریت میں شریک دینی جماعتوں میں فرق کرنے کا باعث ہے۔ اور یہ تفریق کرنا اور سب کو بلا تفریق ایک ہی لاٹھی سے ہانکنے سے رکنا ضروری بھی ہے۔ الغرض، تاویل میں کسی کو کافر قرار دینے میں مانع ہو سکتی ہے، البتہ شریعت میں اس کی تفصیل بھی موجود ہے کہ کون سے تاویل قابلِ قبول ہے اور کن مواقع پر۔

کسی پر کفر کا حکم لگانا عام آدمی کا کام نہیں :

بعض موانعِ تکفیر کا بیان ہم نے یہاں اختصار سے کر دیا تاکہ قارئیں اس فرق کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ نظامِ جمہوریت و دینِ جمہوریت کا فکر بے شک ثابت شدہ ہے، لیکن اس میں شریک متعین افراد یا جماعتوں پر حکم لگانا ہمارا مطمع نظر نہیں۔ نیز جمہوریت کو کفر کہنے سے سیدھا یہ لازم نہیں آتا کہ اس میں کسی بھی سطح پر اور کسی بھی انداز سے شریک ہونے والے تمام لوگ ہمارے نزدیک بلا تفریق دین سے خارج ہو گئے ہیں۔ یہ نہ تو ہم نے کہا ہے اور نہ ایسی غیر محتاط اور مبنی بر غلو آرا اختیار کرنا مجاہدین کا طریقہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہمہ وقت ہمارے پیش نظر رہنا چاہیے :

اذا قال الرجل لاخیہ یا کافر فقد باء بہ احدھما۔ (بخاری)
”جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہا تو یہ کفر ان میں سے کسی ایک کی طرف لوٹے گا“۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس کو کافر کہا گیا ہے، اگر اس میں واقعی کفریہ بات ہے تو پھر تو وہ کافر ہے، لیکن اگر اس میں کوئی کفریہ بات نہیں ہے، اور اس نے بغیر تحقیق کے اس کو کافر کہہ دیا، تو پھر اب یہ کہنے والا خود ایک بہت سنگین گناہ کو مرتکب ہوا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

لا يجتمع رجلان فی الجنۃ احدهما قال لاخیہ: يا كافر (مسند اسحاق بن راهویہ؛ الجزء الاول: ص ۴۶۲)

''وہ دو آدمی جنت میں اکھٹے نہیں ہوں گے جن میں سے ایک نے دوسرے مسلمان بھائی کو کافر کہا''۔

یعنی جس کسی نے کسی مسلمان کو کافر کہا (جس کے اندر کوئی کفریہ بات نہیں تھی) تو یہ کہنے والا ایسا عمل کر گیا جو اسے جنت سے محروم کر سکتا ہے۔ پس اگر کوئی شخص کسی کفر میں مبتلا ہے تو عام آدمی اس کو اس وقت تک کافر نہ کہے جب تک علمائے حق اس کے کافر ہونے کا فتویٰ نہ دیں، البتہ اس کفریہ عمل کو کفر ضرور کہا جائے گا۔

یوں تکفیر کی بحث کے اعتبار سے ہم لوگوں کو تین درجوں میں تقسیم کر سکتے ہیں :

۱) عام مسلمان : کسی بھی عام مسلمان کے لیے (خواہ مجاہد ہی کیوں نہ ہو)، جائز نہیں کہ وہ ان مباحث کو پڑھ کر عام لوگوں پر یا کسی عالم پر کفر کے فتوے لگاتا پھرے۔ ایسا کرنا یقیناً اس کے ایمان کو خطرے میں ڈال سکتا ہے۔ لہٰذہ غیر عام کو صرف اتنا کرنا ہے کہ خود کو اپنے گھر والوں اور اقارب کو اس کفر (جمہوریت) سے بچانا ہے، نہ کہ دوسروں پر حکم لگانا۔

۲) عالمِ دین : اہلِ علم حضرات خود کو اس کفر سے بچائیں اور جمہوریت کا کفر لوگوں کے سامنے بیان کریں۔ البتہ کسی خاص جماعت، افراد یا کسی عالم پر کفر کا حکم لگانا ہر عالمِ دین کا کام بھی نہیں ہے کیونکہ اس کام میں علم میں گہرائی ورسوخ کی ایک خاص سطح درکار ہے، جو کم کم علماء کو میسر ہوتی ہے۔

۳) محقق علمائے کرام : کسی کو کافر کہنا، یہ ہر کس و ناکس کا کام نہیں، بلکہ انتہائی نازک مسئلہ ہے۔ چنانچہ محقق علماء ہی اس کے زیادہ حقدار ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے معاملے میں ملامت کرنے والوں کی ملامت کی پرواہ نہ کریں اور قیامت کے دن کتمانِ حق کے جرم میں پکڑ لیے جانے سے ڈریں۔ دلی جذبات، نفسانی خواہشات، ذاتی رغبتوں، سب کو ایک طرف رکھ کر علمی قواعد اور فتوے کے آداب واصولوں کے مطابق حق کو ہر حال میں بیان کریں، خواہ اہل اقتدار اور خو ہی الہ ورب بن جانے والوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ لگے۔ ایک دن سب کو معبودِ حقیقی کے سامنے جا کھڑا ہونا ہے، کامیاب وہی ہے جو اس کے

سامنے کھڑا ہونے سے ڈر جائے اور دنیا کی ہر قوت کے خوف سے آزاد ہو جائے۔آج بھی موت و زندگی وہی بانٹا ہے، ہر چیز پر اسی کی بادشاہت ہے۔ جیلوں میں زہر کے ٹیکے لگانے والے، علمائے حق اور مجاہدین کو شہید کرکے سڑکوں پر پھینک دینے والے کچھ بھی نہیں !

بشکریہ :

نوائے افغان جہاد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فلنكن كالنحلة

ہمیں چاہیے کہ شہد کی مکھی کی طرح بن جائیں !...

استاد احمد فاروق

میادینِ جہاد میں فتنوں اور آزمائشوں کی بابت؛
مجاہد بھائیوں کی خدمت میں اپنے دل کی بات...

الحمد اللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ وبعد،

جہاد اور سرحد کی کشادہ وادیوں پر ثابت قدمی دکھانے والے، شدتوں، تنگیوں اور لڑائیوں میں دلجمعی سے رہنے والے، اللہ کی راہ میں اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے والے مجاہد بھائیو! السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ !

پیارے نبی ﷺ کی حسن درجہ کی مبارک حدیث میں آیا ہے کہ

مثل المؤمن مثل النحلة إن أكلت أكلت طيبا و إن وضعت وضعت طيبا و إن وقعت على عود نخر لم تكسره

مؤمن کی مثال شہد کی مکھیوں جیسی ہے کہ اگر کچھ کھائے تو پاکیزہ عمدہ) پھولوں کا رس (ہی کھاتی ہے اور اگر ہضم کرے تو بھی پاکیزہ اور عمدہ (شہد (دیتی ہے۔ اور اگر بودی اور بوسیدہ لکڑی تک پہنچ جائے تو بھی اسے نہیں توڑتی۔

)رواہ البیہقی (

ہمارے محبوب اور ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ پر ہزاروں رحمتیں اور درود و سلام ہو... اس مختصر مگر جامع حدیث میں مؤمنین کے کچھ اہم اوصاف ہمیں بتلائے گئے ہیں۔ سب سے اہم اوصاف جس کی طرف یہ حدیث ہمیں تنبیہ کر رہی ہے وہ یہ کہ مؤمن کامل وہی ہے جو اپنے اندر اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کرے، خیر اور صلاح کا حریص ہو، (مخلوق کو) کثیر نفع اور کم اذیت دینے والا ہو، اس کے ظاہر و باطن سے پاکیزہ

حرکات وسکنات اور نیک کام ہی سرزد ہوں اور اس کا وجود اس دنیا پر رحمت اور تمام مخلوق کے لیے نفع مند ہو۔

مؤمن چند وجوہ کی بنا پر شہد کی مکھی کے مشابہ ہے :

مؤمن رذیل اخلاق اور گرے ہوئے کاموں سے ایسے دور رہتا ہے جیسے شہد کی مکھی گندیوں سے دور رہتی ہے۔

مؤمن کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ اسکے اعضاء وجوارح سے وہی کام سرزد ہوں جو خلق خدا کے لیے نفع مند ہوں۔ جیسے شہد کی مکھی سے نفع مند مشروب ہی نکلتا ہے، جو مختلف رنگوں اور لوگوں کے لیے شفاء ہے۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب مؤمن اپنے اندر یہ احساس اجاگر کرے کہ وہ ایک ایسی بہترین امت کا فرد ہے، جس کو انسانیت کی نفع رسانی کے لیے میدان میں لایا گیا یعنی مؤمن کا مقصد لوگوں کی نفع مند امور اور جہالت کے اندھیروں سے نکال کر رحمٰن کی منور شریعت کی طرف رہنمائی کرنا ہے۔

مؤمن عاجزی وانکساری اور دوسروں کو اذیت نہ دینے میں شہد کی مکھی کی طرح ہے (اگر وہ بوسیدہ لکڑی پر بیٹھے تو اسے نہیں توڑتی) اسی طرح مؤمن بھی... اپنے دیگر بھائیوں کے لیے تروتازہ و نرم خو اور ہمدرد ہوتا ہے، ان کو کسی بھی طرح کی تکلیف نہیں پہنچاتا، ان کے لیے باعثِ رحمت ہوتا ہے، اور ان کو ایسی نصیحت کرتا ہے، جس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہیں !

محبوب بھائیو! ہم بھی شہد کی مکھی کی طرح ہو جائیں، اور اگر ہم ایسے بھی نہ بن سکیں تو کم از کم کھجور کے درخت ہی کی طرح ہو جائیں... کھجور کے درخت کا حال عجیب ہے! صحیح حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا، جس میں رسول پاک ﷺ نے مؤمن کے حال کی وضاحت ایک دوسری مثال... جس کی لطافت پہلی مثال سے کم نہیں... میں بیان فرمائی کہ "مؤمن کی مثال کھجور کے درخت کے مثل ہے کہ اس سے جو بھی چیز لیں وہ آپ کو نفع دے"۔

(سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی)

کھجور کا درخت دوسرے درختوں سے ممتاز ہوتا ہے کہ اسکا پھل کھایا جاتا ہے۔ اور تمام مراحل میں یعنی شاخ کے کونپل نکلنے سے لے کر خشک ہونے تک نفع مند اور کارآمد ہوتا ہے۔ اور اسکی لکڑی، پتے، ٹہنیاں اور گٹھلی کسی نہ کسی شکل میں نفع مند ہوتے ہیں، پھر اس کے پتے اور پھل کا حسن وجمال اور پرسکون سایہ، یہ اسکا مزید نفع ہے۔ اسی طرح ضروری ہے کہ مؤمن حضور ﷺ کے اس فرمان کی زندہ مثال اور حقیقی مصداق ہو؛

"اللہ کے نزدیک پسندیدہ انسان وہ ہے جو لوگوں کے لیے سب سے زیادہ نفع مند ہو۔ اور اللہ جل جلالہ کے نزدیک پسندیدہ اعمال مؤمن کو خوشی پہنچانا، اس سے مصیبت دور کرنا، اسکا قرض اُتارنا اور اس کی بھوک دور کرنا ہے۔ اور کسی (مؤمن) کی حاجت کے لیے اس کے ساتھ چلنا مجھے اس مسجد (یعنی مسجدِ نبوی) میں ایک ماہ اعتکاف کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ اور جس نے اپنے غصے پر قابو پالیا تو اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اور جس شخص نے غصہ کو قابو میں رکھا حالانکہ اگر چاہتا تو اسے نافذ کر سکتا تھا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے فضل کا پورا پورا امیدوار ہوگا۔ اور جو شخص کسی ضرورت کے سلسلے میں اپنے بھائی کے ساتھ گیا یہاں تک کہ اس کی ضرورت پوری کردی تو اللہ تعالیٰ اس دن ثابت قدمی عطا فرمائیں گے جس دن قدم ڈگمگا رہے ہوں گے۔ اور یقیناً بد خلقی عمل کو ایسے خراب کر دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو خراب کر ڈالتا ہے۔"

(سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی)

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو ایسی بلند عادات اور اخلاق کریمہ سے نواز دے۔ آمین !

میرے پیارے بھائیو! ان اخلاق کریمانہ کو اپنانے والے مجاہدین سے بڑھ کر اور کوئی نہیں ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو کلمہء توحید کو بلند کرنے کے لیے سرگرم ہیں کہ اسی مقصد کے لیے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا اور رسولوں کو بھیج کر کتابیں اُتاریں۔ یہی لوگ ہیں جو دنیا کے بڑے اور قیمتی سے قیمتی ذخائر کے محافظ ہیں اور دین حنیف (اسلام) اور تمام آسمانی ادیان کے محافظ ہیں۔ اور وہ ایک ایسی عبادت پر قائم ہیں جس کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک یہ (اسلام کی بلند ترین چوٹی ہے)......پس ضروری ہے کہ مجاہدین اس بھاری ذمہ داری، اس کے مقام کی ہولناکیوں اور اس کے عالی مرتبت ہونے کا استحضار پیدا کریں۔ اور مجاہدین اس بلند عبادت کے مطابق اپنے اخلاق میں ترقی کریں......چنانچہ مجاہدین اس عظیم الشان نبوی مہمات پر قائم ہیں... یعنی مخلوق کو حق کی دعوت دینے کی مہم... اور ان کو اچھے کاموں کا حکم اور برے کاموں سے روکنا... لہٰذا اس اہم فریضے کو صحیح طور پر اداء کرنا اسی طرح ممکن ہے کہ اسوہء نبی ﷺ کی پیروی کریں، جس کی تعریف اللہ رب العزت نے ان مبارک الفاظ سے فرمائی: (بلاشبہ آپ اخلاق کے بہت بڑے مرتبے پر ہیں)... اور اللہ کا اپنے قول میں آپ ﷺ کے اوصاف بتلانا: (ایک عظیم الشان رسول خود تم ہی میں سے، جن پر بڑا گراں ہے تمہارا مشقت میں پڑنا، جو بڑے حریص ہیں تمہاری فلاح کے، انتہائی شفیق، اور ایمان والوں پر بڑے مہربان ہیں)... اور آپ ﷺ کا مخلوق کے حالات پر کڑنا اور ان کو راہِ راست پر لانے کے لیے حریص ہونا، اللہ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا: (شاید آپ اپنی جان ہی گنوا بیٹھیں گے (اس غم واندوہ میں) کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے)۔ لہٰذا مجاہدین کو ان اخلاق کا حامل ہونا ضروری ہے... شہد کی مکھی یا کھجور کے درخت کی طرح... جو خلق خدا کی بہبود وفلاح کے لیے حریص ہوں... ان کے اعضاء وجوارح سے خیر ہی کے افعال سرزد ہوں ...اور کافروں سے قتال کرتے وقت یہ عظیم حدیث ان کا نصب

العین ہو، جس میں آپ ﷺ نے اپنے چچازاد بھائی بہادروں کے سردار حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خیبر میں یہود سے قتال کے لیے روانہ کرتے وقت وصیت فرمائی: (اللہ کی قسم! تیری وجہ سے ایک آدمی راہِ راست پہ آجائے تو تیرے لیے سرخ اونٹوں) عمدہ مال) سے بہتر ہے)...جی ہاں! مجاہدین ایسے ہی ہوں... جن کی زندگی خون، اعضاء کے بکھرنے، تلواروں کے سائے، مضبوط پہاڑوں اور غاروں میں گزر رہی ہو لیکن ان کی دل انتہائی رقیق اور نرم ہوں، اپنی زخموں سے چور امت کی وجہ سے بے چین ہوں اور ان کے حال پر شفیق ہوں... بلکہ ان کو نفع پہنچانے پر حریص ہوں حتی کہ کافروں کو دینِ حق کی ہدایت ملنے اور خیر و بھلائی کی رہنمائی کرنے کی فکر اور مجرموں کے طریق پر چلنے سے ڈرانے پر بھی حریص ہوں۔

میرے مسلمان بھائیو! یہی ہمارا دین ہے جو ہم نے کتاب وسنت، صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت اور سلف صالحین کی کتابوں سے حاصل کیا۔ اور یہی ہم نے عصر حاضر کی جہادی تحریکوں کے مشائخ ور ہنماؤں اور اہل علم سے سیکھا۔ اور یہاں خاص طور پر یہ حضرات قابل ذکر ہیں؛ متروک فریضہ کے مجدد (روح رواں اور قائد) شیخ عبداللہ عزام شہید رحمہ اللہ، امت کی عزت اور غلبہ کے علامت امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ، شہید امت قاہر امریکہ شیخ اسامہ بن لادنؒ، حکیم الامت شیخ ایمن الظواہری حفظ اللہ، عابد وزاہد شیخ مصطفیٰ ابوالیزیدؒ، مجاہد و داعی و مربی شیخ عطیۃ اللہ اللیبیؒ، عالم، منفرد قائد شیخ ابو یحییٰ اللیبیؒ، عالم مجاہد شیخ ابوالیث القاسمیؒ، شیخ الاسیر پہاڑوں جیسے بلند حوصلے اور پائے استقامت مجاہد ابو قتادہ فلسطینی فک اللہ اسرہ (... شیخ بوقتِ تحریر قید میں تھے، اب بحمد اللہ آزاد ہیں...[مترجم]) اور حق کو نافذ کرنے والے پہاڑ کی طرح ڈٹنے والے شیخ ابو محمد مقدسی فک اللہ اسرہ، مجاہد قادر الکلام خطیب ممتاز استاذ محمد یاسر افغانیؒ اور باخبر نکتہ رس مجاہد اور اعلی صلاحیتوں کے حامل شیخ ابو مصعب سوری فک اللہ اسرہ اور عالم وفقیہ قاضی شیخ ابوالولید فلسطینی حفظہ اللہ تعالیٰ اور عالم و عابد شیخ منصور شامیؒ اور معروف داعی شیخ انور العولقیؒ ...اور ان کے علاوہ کثیر تعداد میں ایسے حضرات کہ انھی میں سے بعض کا جینا ہمارے لیے باعث صد افتخار وعزت ہے اور بعض کے کتابوں اور حالات حاضرہ پر دروس سے ہم مستفید ہوئے۔ اور بعض ایسے ہیں انھوں نے دوسروں کو اس جہاد کی طرف متوجہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہماری اور تمام مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطاء فرمائے کہ جنھوں نے ہمارے لیے راستہ صاف کیا ۔ اور ہمیں اپنے چالیس سالہ یا اس سے زیادہ دعوتی اور جہادی سرگرمیوں کے تجربات کے نچوڑ سے نوازا، جس کی بنیاد پر عالم اسلام کے مختلف اطراف میں جہادی تحریکیں قائم ہوئیں۔ اور ہمیں بار بار ان غلطیوں کے ارتکاب سے خبردار کیا کہ جن کے سنگین نتائج ہم بھگت چکے ہیں۔ اور کامیابی وکامرانی کے اسباب کی طرف ہماری رہنمائی فرمائی اور ناکامی اور نقصان کے اسباب سے آگاہ کیا...اور ان کی زندگیاں ان کی سنہری باتوں سے بھی بڑھ کر درس دیتی ہیں... اور ہم نے ان کی دعوت وجہاد کی سرگرمیوں اور ان کی کتب و تصانیف میں اسلام کا صحیح فہم پایا ... اور ایسی حقیقی صورت جو اسلامی تعلیمات سے مشرف ہے... اور اسلام پوری قوت ووضاحت اور صلابت سے پایا کہ جس میں اسلام کی آسانی اور اس کا اعتدال اور جمال واضح ہے... ان لوگوں کی صحبت ورفاقت کیا ہی خوب ہے...اللہ تعالیٰ ان حضرات اور دیگر مسلمان شہداء کی

شہادت کو قبول فرمائے... اور جو زندہ ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ثابت قدم رکھے... اور ہمارا اور ان کا بھی خاتمہ ایمان پر فرمائے۔

لیکن میرے محبوب بھائیو! ہم دھوکہ دہی کے زمانہ میں زندگی بسر کر رہے ہیں، جس میں انسان کے محاسن کو عیب دار اور عیوب پر تعریف کی جاتی ہے... انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ ان مجموعی حالات میں ایک قوم کو ہم میں، ہمارے قائدین اور ہمارے منہج میں صرف یہی عیب نظر آتے ہیں کہ

۱ (ہم اپنی زخموں سے چُور اُمت سے محبت رکھتے ہیں۔ اور ان کے لیے اپنے بازو بچھاتے ہیں۔ اور امت کو خیر و بھلائی پہنچانا چاہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے کامل اور مکمل دین کی طرف لوٹانا چاہتے ہیں۔ اور یہ شوق رکھتے ہیں کہ کافروں کے خلاف ہمارے اس جہاد میں...اللہ تعالیٰ کی مدد کے بعد... وہ بھی ہمارے معاون بنیں۔ اور اسی بنیاد پر ہم ہر وہ ذرائع اختیار کرتے ہیں، جس پر شریعت نے رہنمائی کی۔ لیکن ایک معترض (اللہ اس کو ہدایت دے) کا خیال یہ ہے کہ قاعدۃ الجہاد کے منہج پر بڑا اعتراض یہ ہے کہ اس سے منسوب لوگ اپنے قافلہ یعنی قاعدۃ الجہاد کو امت کے اس قافلے سے ملانا چاہتے ہیں جو حالیہ عرصے میں اپنی حکومتوں کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ سبحان اللہ! بھلا یہ فضیلت کی بات ہے یا پھر بُرائی؟!

۲ (ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کسی پہ کفر کا فتویٰ لگانا نہایت ہی اہم حکم شرعی ہے کیونکہ اس سے اسلام اور شعائر اسلام کا تحفظ ہے۔ اور اس سے کفر و اسلام میں فرق ہوتا ہے۔ اور یہ اسلام اور کفر کے درمیان معمولی التباس اور اختلاط سے بھی روکتا ہے، لیکن اس وقت مسئلہء تکفیر میں غلو کرنا ایک نہایت پُر خطر معاملہ ہے۔ اور ہم احتیاط کی راہ اپنانے پر زور دیتے ہیں جو اس سلسلے میں ہمارے سلف صالحین سے منقول ہے اور یہ بھی ناممکن ہے کہ ہم ان احکام کو محض حسابی اصولوں کے سپرد کر دیں کہ ہر شخص خواہ وہ علوم شرعیہ کی ابجد سے بھی واقف نہ ہو غور و فکر کرے یا ان میں ہر ابتدائی طالب علم بھی گفتگو کرے کہ وہ جس پر چاہے جیسے چاہے احکام کو منطبق کرتا چلا جائے۔ اور جن شرعی ضابطوں کی اہل علم نے وضاحت کی ہے ان کو کام میں ہی نہ لائے... چنانچہ اسی وجہ سے ہم نے اس (کفر کے فتویٰ (کے سلسلے میں احتیاط کا پہلو اور عمدہ ضابطہ اپنایا تو بعض غالی لوگوں نے ہمیں مرجئۃ کا الزام دیا جبکہ مرجئۃ ہمیں غلو اور تشدد کا الزام دیتے ہیں...ہم اس الزام تراشی اور جھوٹ کا گلہ اللہ ہی کے حضور پیش کرتے ہیں۔

۳ (ہم علماء امت کی قدر و قیمت سے بخوبی آگاہ ہیں اور ان سے محبت اور احترام ہی کا معاملہ کرتے ہیں۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ وہی اس امت کے حقیقی رہنما ہیں۔ اور ہم امت کو انھی کی طرف متوجہ ہونے اور ان کے ساتھ رہنے اور ان کا ساتھ دینے کی دعوت دیتے ہیں۔ اور ہم سب یہ

بھی سمجھتے ہیں کہ اس امت کی صلاح ورشد اہل علم اور اہل جہاد کے قافلوں کے مابین اتفاق کی بناپر ہو سکتی ہے نیز ان دونوں جماعتوں کے درمیان حائل دراڑھوں کے بند کرنے میں صلاح مضمر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم مطلّقا علمائے کرام کی جماعت کے متعلق زبان درازیاں نہیں کرتے ہیں۔اور اگر ہم کہیں یہ محسوس کریں کہ کسی عالم سوء کی رسوائی کرنا شرعی تقاضا ہے تو ہم خاص اسی کے متعلق گفتگو کرتے ہیں۔اور لوگوں کے سامنے اس کی گمراہی واضح کرتے ہیں اور امت کو ان کی اتباع سے دور رکھنے کی سعی کرتے ہیں۔اور ان کی رہنمائی علمائے ربانیین ہی کی طرف کرتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ کچھ جہاد کی طرف منسوب لوگ ایسے ہیں کہ جو اپنے افعال واقوال کے ذریعے دونوں جماعتوں کے درمیان تفریق پیدا کر رہے ہیں۔اور وہ عصرِ حاضر کے اہم مسائل، علمی باریکیوں اور پُر خطر مسائل میں اپنی رائے کو حرف آخر سمجھتے ہیں،اور اپنی علمی کم مائیگی کے باوجود میدان علم میں رائے زنی کرتے ہیں۔اس قسم کے لوگ محض اپنی مرضی کے خلاف ہونے اور خواہش پرستی کی بنیاد پر علماء ربانی پر طعن و تشنیع کی پرواتک نہیں کرتے حالانکہ علماء ربانی وہ ہیں جن کے صدق اور ثابت قدمی اور انکا حق پر ڈٹ جانا اور لاالہ الااللہ کی وجہ سے ماریں کھانا معروف ہے۔اور وہ اجل علمائے کرام کے حق میں ادب سے عاری نازیبا گفتگو کرتے ہیں جو ان کے قلب کے فساد کو واضح کرتی ہے۔اور ان کی تیز دھار زبانوں سے دونوں اسیر عظیم بزرگ شیخ ابو قتادہ فلسطینی اور ابو محمد مقدسی اللہ پاک ان کی رہائی آسان فرمائے بھی محفوظ نہیں ہیں۔اور نہ ہی حکیم الامت شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ اور کچھ دیگر معروف علمائے کرام محفوظ ہیں۔

۴ (ہم مسلمانوں کے خون کے ایک ایک قطرے کے سلسلے میں بھی انتہائی دردمند اور جذباتی ہیں۔ان کا جو خون ظلماً بہایا جاتا ہے ہمیں ہر قطرے پر دکھ ہوتا ہے۔اور ہم گھروں سے صرف مسلمانوں کی حالت زار پر جل بھن کر نکلے ہیں نیز ان کے دین، عزت وآبرو اور ان کے مال کے دفاع کی خاطر! اور ہمارا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ مسلمان کے خون کی حرمت قطعی ہے۔اور یہ قطعیت آفتاب کی طرح روشن وبے غبار دلائل قطعیہ کے ساتھ ہی زائل ہو سکتی ہے۔اور ہم مسلمانوں کے خون کو بودی دلیلوں کے ذریعے حلال جاننے یا مسئلہ تترس میں معتمد اہل علم کی کتابوں (ان کتب میں سے میرے محبوب استاذ کا ایک نہایت قیمتی کتابچہ "مسألۃ التترس فی الجہاد المعاصر" کے نام سے ہے) میں مذکور شرعی اصولوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے وسعت دینے یا بغیر دلیل وبرہان کے ان کے سر الزامات منڈھ دینے سے شدت سے ڈراتے ہیں۔اور اس بنیاد پر بھی مسلمانوں کو مستحق قتال نہیں سمجھتے کہ وہ کسی جہادی جماعت سے الگ ہو کر امت کے باغی ہو گئے ہیں کہ باغی کی سزا شرعاً قتال ہے۔

۵ (ہمارے پیش نظر محبوب امت کے دگر گوں حالات اور پر آشوب زمانہ کی رعایت کرنا بھی ہے؛ جن کا سامنا یہ امت سلطنتِ اسلامیہ کے زوال، امت پر مرتد نظاموں کے مظالم اور اس کے ہاتھوں اپنے دین سے دور ہونے کی وجہ سے گزشتہ دہائیوں سے مسلسل کر رہی ہے۔اسکو لوں وکالجوں میں ایسے نصاب متعین کیے گئے کہ آنے والی مسلمان نسل کی تربیت ہی غلط عقائد پر ہو اور ان کی سوچ روشن شریعت کی

تعلیمات سے متصادم ہو۔ اور اس امت کو اسلحہ کے زور پر ایسے قوانین کے سامنے پست ہونے پر مجبور کیا جا رہا ہے جو انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں اور جسے اللہ کی تائید حاصل نہیں ہے۔ اور کلمۂ حق پر ثابت قدمی سے باز رکھنے اور احکام شرعیہ اپنی اصلی صورت میں مسلمان عوام تک پہچانے کے جرم میں اس امت کے داعیوں اور اہل علم پر پابندیاں عائد کی جاتی ہیں اور ان کا گھیرا تنگ کیا جاتا ہے...پس ان ظالمانہ اقدامات کا مجموعی نتیجہ ہمارے معاشرے میں جہالت کا عام ہونا اور مسلمانوں کے اذہان و قلوب سے بہت سارے احکامات شرعیہ کا تصور تک بھی جاتے رہنا ہے...! اس صورتحال کی وجہ سے ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم اپنی اس امت کے ساتھ نرمی اور لطف کا معاملہ مزید بڑھا دیں، ہم ان کے اعذار قبول کرنے میں وسعت ظرفی سے کام لیں اور حریص ہو جائیں کہ کسی طرح یہ امت اپنے صحیح دین پر لوٹ آئے اور ہم دعوت الی اللہ کے سلسلے میں اسی امت کے ساتھ شامل ہو جائیں۔ لیکن آج کچھ ایسے نادان لوگ ہیں جو اسلام کو اور ایمانی رشتہ کے تعلق کو نہایت ہی تنگ دائرے میں محصور کر رہے ہیں اور امت کے ساتھ تکبرانہ رویہ اختیار کرتے ہیں اور اسکو حقیر سمجھتے ہیں بلکہ گھات لگائے بیٹھے رہتے ہیں کہ امت مسلمہ کی کوئی غلطی پکڑی جائے کہ ایک ہی وار میں ان کو ملیامیٹ کر دیا جائے۔ اسی طرح ہر اس شخص کو بھی طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا جاتا ہے جو مجاہدین کو اس امت کے ساتھ رحمت و شفقت کا معاملہ کرنے کی دعوت دیتا ہو۔ ہم ایسے لوگوں کو بھی دیکھتے ہیں جو بڑے حقارت آمیز تعجب سے کہتے ہیں کہ وہ کونسی امت ہے جس کی طرف ہم لوٹیں؟ وہ اِبۃ الاسلام السعودی؟ یا الِاخوانی؟ یا السوری؟ یا حزب الأمۃ الکویتی؟... افسوس ہے کہ کوئی آپ کو امت کے ساتھ جڑنے کی دعوت دے اور آپ ان سے یہ پوچھیں کہ الِاخوان، السلفیۃ، الجامیۃ، الصوفیہ، القاعدۃ... کس امت کی طرف ہم لوٹ جائیں؟ اللہ ہی ہمیں کافی ہے اور ایسی کج فکری کے خلاف ہمارا خوب کارساز ہے۔

٦ (ہماری کوشش ہے کہ آج امت بنیادی نکات پر اکھٹی ہو۔ اور ان میں سب سے اہم نکتہ ؛ امریکہ جیسے ناگ اور اس کا بغل بچہ اسرائیل کا سر کچلنا اور مسلم ممالک اور ان کے مقدس مقامات کی آزادی کے لیے جہاد کرنا ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ محض اللہ پاک کے اذن سے 'امریکی تسلط کا زوال' ہی ہمارے خطوں کے مغرب غلام اور شریعت سے روگرداں مرتد نظاموں کے زوال کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔ اور یہی امریکی زوال قوموں کی بنیاد پر کی گئی تقسیموں اور مصنوعی سرحدوں سے مسلمانوں کو آزادی دِلانے اور ایک ہی اسلامی حکومت ایک ہی خلافت کے تحت متفق اور متحد ہونے کا نتیجہ بنے گا۔ اسی لیے ہم ہر ایسے اقدام سے بچتے ہیں جو مجاہدین کی جماعت کو اِدھر اُدھر کے معرکوں میں دھکیل دے اور مجاہدین کی جد و جہد فروعی اختلافات پر صرف ہونے لگے۔ بلکہ ہمیشہ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ہم اسی مرکزی نکتہ پر قائم رہیں جسے قافلہ ء مجاہدین کے قائدین نے متعین کیا جن کے سربراہ شیخ شہید اسامہ بن لادنؒ تھے۔ انھوں نے اسی مرکزی نکتہ کو طویل تجربوں اور دین کی مصلحتوں کو سمجھتے ہوئے گہری سوچ کی روشنی میں متعین کیا۔ چنانچہ ہمیں چاہیے کہ اسی نکتہ پر ہم باہم مربوط و منظّم ہوں... یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد سے ہم اپنا سفر مکمل کر لیں اور مذکورہ اہداف حاصل کر لیں۔

۷ (ہماری نظر میں دعوت الی اللہ اور جہاد فی سبیل اللہ جڑواں بھائیوں کی مانند ہیں جو ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں ہو سکتے، یہ دونوں عظیم عبادتیں ہیں۔ ہر ایک کے لیے فضائل و احکام اور طے شدہ اصول ہیں۔ ان دونوں کے درمیان کوئی تعارض اور تضاد نہیں بلکہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کی تکمیل کا باعث ہے۔ یہ دونوں دائرہ توحید کے گرد ہی گھومتے ہیں۔ چنانچہ ہماری دعوت لاالہ الااللہ کی طرف بلانا اور ہمارا اقتال کرنے سے مقصد لاالہ الااللہ ہی کا دفاع کرنا ہے۔ ہمیں یہ یقین ہے کہ ہم ایک ہی وقت میں داعی بھی ہیں اور مجاہد بھی، اور ہم اسی میں عزت محسوس کرتے ہیں۔ اور ہمارے نزدیک کوئی بھی تحریک جس کی سعی امت مسلمہ کی گردن پر مسلط جاہلی نظام کے خلاف ہے، ان دونوں عبادتوں کو تھامے بغیر فلاح نہیں پا سکتی بلکہ تمام احکام شرعی کو مضبوطی سے تھامنا اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے احکام و مراتب کے لحاظ سے حیثیت دینا لازمی ہے، جن کی تفاصیل کتب فقہ میں موجود ہیں۔ اور ہم ہرگز بھی شرعی اصولوں کے مطابق دی جانے والی دعوت کی تحقیر کرنے اور ان دونوں عبادتوں کے درمیان تناقض اور تضاد کے قائل نہیں ہیں۔

۸ (ہم مجاہدین کے لیے سیاستِ شرعیہ کے باب کو بہت اہم سمجھتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جہادی تحریکات کو اکثر ایسے حالات کا سامنا رہتا ہے جن میں انھیں مختلف اقوام، مختلف ممالک اور مختلف قبائل کے عوام سے تعامل کرنا پڑتا ہے اور بدلتے ہوئے حالات و واقعات کے ساتھ خود کو ڈھالنا پڑتا ہے۔ اسی لیے ہم سمجھتے ہیں کہ مجاہدین اور ان کے امراء و طلبہء علم پر ضروری ہے کہ اپنی استطاعت، مسئولیت اور شعبہ کے مطابق سیاستِ شرعیہ کے احکام کی معرفت کا حصہ خوب مہارت کے ساتھ حاصل کریں اور تمام وہ اصول و ضوابط سیکھیں جن سے ترجیحات اور مصالح و مفاسد کی تعیین ممکن ہو سکے۔ چنانچہ فقہ الجہاد کا اکثر حصہ مصلحتوں کی معرفت ہے، جس کا مدار مفاسد کے دور کرنے اور مصالح کے ملحوظ رکھنے پر ہے۔ کوئی بھی جہادی تحریک اس اہم باب کو اگر اچھے طریقے سے نہیں سیکھے گی اور اسکے احکام سے واقفیت حاصل نہیں کرے گی تو غالب امکان ہے کہ وہ جنگ میں شکست سے دوچار ہو گی اور مقاصدِ جہاد کے حصول میں ناکام رہے گی ...چاہے چند معرکوں میں اسے کامیابی بھی حاصل ہو جائے۔ پس جہادی تحریکات اپنی تمام تر کامیابیوں کے ساتھ ولایتِ خاصہ سے ولایتِ عامہ کی طرف ترقی کرتی ہیں ، پس اگر انھوں نے اپنے افراد کی تربیت نہ کی، ان میں وسعتِ نظری پیدا نہ کی اور مختلف پسِ منظر اور استعداد کے لوگوں کو ان کی سطح کے مطابق مخاطب کرنا نہ سکھلایا، اقوام عالم کے سیاسی حربوں سے ان کو آگاہی نہ دی اور یہ نہ سمجھایا کہ دشمن کو کس طرح زچ کیا جائے؟ اور اپنے ہم خیال دوست کس طرح بڑھائے جائیں؟ اور ان کے ذہنوں میں یہ بات راسخ اور پیوست نہ کی کہ عمل سیاست میں صرف یہی کافی نہیں کہ اپنے تصرفات میں برحق ہوں بلکہ ان پہ لازم ہے کہ خوب غور و فکر کریں کہ وہ کونسی راجح مصلحت ہے جو ان کے تصرفات کی تائید کرے اور وہ کونسے مفاسد ہیں جو اس پر مرتب ہو سکتے ہیں، پھر ان میں یہ ملکہ پیدا نہ کیا کہ وہ دو خیر کی راہوں میں سب سے زیادہ اچھی راہ کا انتخاب کریں اور دو ضرر رساں پہلوؤں میں سے کم ضرر والے پہلو کا تعین کریں ...جب تک مجاہدین کو یہ تربیت اور تیاری حاصل نہ ہو تو وہ فاش سیاسی غلطیوں کے مرتکب ہوں گے، جو ان کی طویل کوششوں کے نتائج تک کو ضائع کر دیں گی، یوں دشمن کے لیے تحریک کو اس کے

بڑے اہداف اور مقاصد سمیت کچل دینا آسان ہوگا۔

لیکن افسوس ہے کہ بعض لوگ دین کی مصلحتوں کی حفاظت کرنے والوں کی شرعی سیاست اور
والوں کے درمیان فرق نہیں سمجھتے، جبکہ بعض دوسرے دین کے اس عظیم الشان باب سے غافل ہونے کی بناپر یہ سمجھتے ہیں کہ مجاہدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر ایسی بات کہیں اور ہر ایسا کام کریں کہ اقوام عالم متحد ہو کر ان پر کود پڑیں، اور ان کے دشمن کی تعداد میں اضافہ اور ان کے دوستوں اور ہم خیال لوگوں کی تعداد کم ہو جائے۔ ان کے مطابق مجاہدین کو چاہیے کہ وہ ہمیشہ لوگوں سے ایسے انداز میں بات کریں جو معاشرے کے محدود لوگ ہی سمجھ پائیں، ایسے اسلوب اختیار کریں جو لوگوں کو مجاہدین سے نفرت دِلائیں اور امت مجاہدین سے الگ ہو جائے... پھر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا یہ اسلوب ان کے عقیدہ کی پختگی اور ان کے صاف ستھرے منہج کی دلیل ہے حالانکہ ان لوگوں کو اس چیز کا ادراک ہی نہیں کہ یہ سب ان کی علمی کم مائیگی، فہم کی تنگی اور اس دینِ حنیف سے دوری پر دال ہے جس کے ساتھ خاتم النبین ﷺ کی بعثت ہوئی۔ بلکہ ان کا یہ طرزِ عمل پہلی امتوں کے راستے کی پیروی کرنا ہے کہ جنھوں نے خود اپنے اوپر سختیاں کیں اور از خود اپنے گلوں میں سختیوں کے طوق اور بوجھ لادے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ فرض نہیں کیا تھا۔ پھر انھوں نے اس کا لحاظ بھی نہ رکھا تو وہ ہلاکت کے مستحق ٹھہرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مہلک راستے کے شرور سے پناہ میں رکھے ! آمین

۹ (ہم مجاہدین کو تاکید کرتے ہیں کہ وہ اختلاف کے آداب سے آراستہ ہوں۔ اور اس کی سمجھ بوجھ رکھنے کی ضرورت و حاجت لوگوں سے زیادہ انھی کو ہے کیونکہ لوگوں میں سب سے زیادہ انھی کو اختلاف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ وہ اس بات کو سمجھیں کہ سب مخالف برابر نہیں ہوتے بلکہ مخالفین کے بھی مختلف درجات ہیں لہٰذا ان سے معاملہ کرتے وقت اس فرق کو ملحوظ رکھیں، اور مجاہدین کے لیے اس بات کا جاننا بھی ضروری ہے کہ ایک مومن کی شان یہ ہے کہ اختلاف کے وقت انصاف کو مت بھولیں۔ اللہ تعالیٰ کے لیے انصاف کے ساتھ گواہی دیں اگرچہ اپنے نفس، والدین یا قرابت داروں کے خلاف ہی ہو۔ اور یہ بھی لازمی ہے کہ وہ اس حقیقت سے آگاہ ہوں کہ مومن بلند اخلاق والا ہوتا ہے، طعنہ زن، لعنت کرنے والا، فحش گوئی اور فضول گوئی کرنے والا نہیں ہوتا۔ اور وہ لڑائی میں گالم گلوچ نہیں کرتا ہے اگرچہ اسکے مدمقابل کفار اور مرتدین ہی کیوں نہ ہوں۔ اور مجاہدین پر لازم ہے کہ وہ اس بات پر یقین رکھیں کہ قوت کسی کی ہجو یا شخصی برائی کرنے میں نہیں بلکہ دلیل سے بات کرنے میں ہے۔

۱۰ (ہم اس بات کی تاکید کرتے ہیں کہ دوسروں سے زیادہ احکام اسلام کے التزام کی پابند مجاہدین کی جماعت ہے۔ مجاہدین کو چاہیے کہ وہ چھوٹوں، بڑوں کے مابین برابری کے معاملے میں دوسروں کے لیے نمونہ بنیں اور حکم شرع کے سامنے جھک جانے میں اعلیٰ مثال پیش

کریں تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ شریعت کے علمبردار خود پر اللہ تعالیٰ کی شریعت کی تطبیق کے معاملے میں تساہل برتتے ہیں یا جب حکم شرعی ان کی خواہشِ نفس کے خلاف ہو تو حکمِ شرع سے بھاگتے ہوئے حیلے بہانے تراشتے ہیں... مجاہد کی یہ شان ہر گز نہیں! لیکن ہم نے انتہائی غم کے ساتھ یہ مشاہدہ کیا کہ ایک محاذ پر موجود کچھ لوگوں کو جب مجاہدین کے ساتھ کیے گئے جھگڑوں کو شریعت کی روشنی میں حل کرنے کی بار بار دعوت دی گئی تو وہ لوگ مکڑی کے جالے جیسے کمزور دلائل کی بنا پر اپنی ہٹ دھرمی پر اڑے رہے۔ ہم اللہ پاک سے ہی سوال کرتے ہیں کہ وہ سب خوش اسلوبی سے حق پر لوٹ آئیں۔

۱۱ (ہمارا اعتقاد ہے کہ شوریٰ کا قیام شریعت کی حاکمیت کی بنیاد پر قائم اسلامی نظام کی اہم بنیاد ہے۔ اور ایسے حاکم کا انتخاب کرنا کہ جس میں تمام شرائط موجود ہوں یہ امت کا حق ہے، بالخصوص اہلِ حل وعقد کا حق ہے کہ اسکا انتخاب کریں۔ اور ہم اس حق کو چھیننے نہیں دیں گے۔ کیونکہ نصوص میں شوریٰ کے قیام پر بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ اور آثار میں اس شخص کی بابت سخت مذمت وارد ہوئی جو (مسلمانوں سے مشورہ کیے بغیر کسی شخص کی بیعت کرے)۔ ہمارا جہاد مسلمانوں میں حائل رکاوٹوں کو دور اور ایسے حاکموں کو منتخب کرنے کے لیے ہے جو ان کی قیادت قرآنِ کریم کی روشنی میں کریں۔ اور ہم اس لیے جہاد نہیں کر رہے کہ تلوار کے زور سے امت پر حکومت کریں بلکہ اس لیے کر رہے ہیں کہ شریعت مطہرہ ہی ہم پر اور ہماری امت پر حاکم ہو۔ اسی لیے مجاہدین کی جماعتوں کو ہم خوب کثیر مشورہ کی نصیحت کرتے ہیں نیز ان کو نصیحت کرتے ہیں کہ دیگر جہادی جماعتوں کے ساتھ طویل مشاورت بالخصوص سبقت لے جانے، قربانی والے ساتھیوں، سچے علماء، مخلص داعیوں اور نیک لوگوں کے با اثر حضرات سے مشورہ کیے بغیر کسی امارت اور ملک کے اعلان سے گریز کریں۔ جیسا کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کے سامنے عاجزی اختیار کرنے اور صفوں میں اتحاد پیدا کرنے کی غرض سے عہدوں کو چھوڑنے کی استعداد پیدا کرنے کی نصیحت کرتے ہیں۔

۱۲ (مقدور بھر طاقت اور وسائل سے پہلے ملکوں اور امارت کا اعلان کرنے میں جلدی نہ کی جائے۔ پس شریعت محض ناموں اور ظاہری چیزوں پر فیصلہ نہیں کرتی بلکہ حقائق کا اعتبار کرتی ہے۔ الغرض غیر متمکن اور کمزور جماعتوں کو ملک وامارت کے ساتھ تعبیر کرنے میں جلدی نہ کی جائے۔ بار بار کے تجربوں سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ مضبوط عالمی جاہلی نظام کی موجودگی میں اگر کسی جماعت کو جزوی شان وشوکت کی بنیاد پر کسی مخصوص خطے میں تمکین حاصل ہو بھی جائے تو وہ حقیقی تمکین نہیں ہوتی، (عالمی جاہلی نظام کی موجودگی میں) ایسی جمات نہ تو اپنی حدود کا تحفظ کر پاتی ہے اور نہ ہی اپنی رعایا کا دفاع۔ نیز ایسی جماعت یا تنظیم اپنے زیرِ سایہ بسنے والے لاکھوں عوام کو ان کی روز مرہ ضروریاتِ زندگی تک فراہم کرنے سے قاصر رہتی ہے اور ان کی قوت وطاقت کفریہ طاقتوں کے محض متوجہ ہو جانے سے ہی ختم ہو جاتی ہے۔ پس ایسی جماعتوں کو "الدولۃ" سے تعبیر کرنا مسلمانوں کے مقاصد کو داؤ پر لگانا، ان میں مایوسی پھیلانا اور اسلامی حکومت کے تصور

سے متنفر کرنے کا سبب ہے۔ اس لیے اس مرحلہ میں عموماً بہتر یہی ہے کہ مسلسل گوریلہ جنگ کی جائے اور قبل از وقت علاقوں پر قبضہ پھیلانے کی لالچ نہ کی جائے، اور قتال کا رخ کفار کے ان لشکروں کی طرف رکھا جائے جو مسلم سرزمینوں پر قابض ہیں اور اپنی جد و جہد کو عالمی نظام کے ڈھانے پر مرکوز رکھا جائے۔ اس سلسلے میں زہریلے سانپ امریکہ کے سر پر مسلسل چوٹیں اور ضربیں لگائی جائیں یہاں تک کہ وہ دھڑام سے گر جائے...اور اس کے ساتھ ہی جہالت کا عالمی نظام بھی گر جائے... اور امریکہ اسلامی ممالک سے ذلیل و رسوا ہو کر نکلنے پر مجبور ہو جائے۔ امت کو آزادی دِلانے اور اسلام اور اہل اسلام کی حقیقی سیادت لوٹانے کے لیے بس یہی ایک طریقہ ہے، اور مضبوط اور حقیقی تمکین کی حامل خلافت علی منہاج النبوۃ کا قیام اسی راہ سے ممکن ہے۔

۱۳) اگر جہادی لشکروں و جماعتوں میں عصبیت، شخصیات کے ساتھ تعلق میں غلو اور غیر شرعی شعارات در آئیں تو یہ ایک لاعلاج بیماری ہے۔ اور یہ مرض کسی جماعت میں پیدا ہو جائے تو اس کا فساد اس کی اصلاح پر غالب آجاتا ہے۔ اس لیے اس مہلک بیماری سے ہم اپنے مجاہد بھائیوں کو ڈراتے ہیں اور اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ آپس کا تعلق اور ایمانی رشتہ صرف لاالہ الااللہ کی اساس پر قائم رکھیں، حق کا ساتھ دیں خواہ وہ کہیں بھی ہو اور ان لوگوں میں شامل نہ ہوں جو اپنی جماعت، بھائیوں اور امراء کی مدد... حق و باطل کی تفریق کے بغیر... ہر دو میں کرتے ہیں۔ ہم یہ دیکھ کر بہت رنجیدہ ہوتے ہیں کہ بعض لوگ اپنے نعروں کو دہرانے میں میں اس قدر مبالغہ کرتے ہیں کہ یہ ان کے پیروکاروں کو مہلک تعصب کی طرف لے جاتا ہے، بلکہ ہمیں تو ڈر ہے کہ کہیں ان کا نعرہ [باقية] (یعنی ان کی جماعت ہمیشہ باقی رہے گی) ان کے یہاں عقیدہ کا ایک اصول ہی نہ بن جائے جبکہ انھیں اس کا ادراک بھی نہ ہو۔ حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ بقا تو صرف اللہ رب العزت کی ذات کو ہے جو عزت و جلال والی ہے، جماعتیں اور ملک جلد یا بدیر ختم ہو جائیں گے۔ اسی طرح ہم انھی بھائیوں سے اس بات کی بابت بھی ڈرتے ہیں کہ وہ اپنے امیر کے ساتھ تعلق میں بے جا مبالغہ کریں۔ اور ان سے ایسے اقوال صادر ہوئے ہیں جو (اپنے امیر کے حوالے سے) مخصوص تصور کی نشاندہی کرتے ہیں جو ان کے دلوں میں راسخ ہے، اور جس کا انجام کسی طور اچھا نہیں نظر آرہا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ ہمیں کافی اور خوب کارساز ہے۔

۱۴) ہمارا یقین ہے کہ جہاد ہی واحد عبادت ہے جو امت کے تمام گروہوں اور جماعتوں کو شریعت کے بنیادی مقاصد پر مجتمع کرتی ہے اور پوری امت کو کلمہ توحید کے گرد متحد کرتی ہے، اسے تفرقہ بازی، فروعی اختلاف اور تمام قسم کے جاہلی تعصّبات سے نجات دلاتی ہے اور امت کے تیروں کا رخ حقیقی دشمنوں کی طرف موڑ دیتی ہے جو ہر میدان اور ہر سطح پر... چاہے وہ عسکری ہو، مذہبی ہو، فکری ہو، سیاسی ہو یا اجتماعی... امت کے خلاف برسرِپیکار ہیں۔ اسی وجہ سے ہم مجاہدین کو سختی کے ساتھ اس بات سے ڈراتے ہیں کہ وہ جہاد کے میدان میں ہر گز ان علمی اختلافات کو مت لے کر آئیں جو علمائے اہل سنت کے مابین وقوع پذیر ہوئے، نہ ہی ان میں سے کسی کی طرف دعوت دیں یا اس کی بنیاد پر

گروہ بندی کریں اور نہ ہی جہاد کو مخصوص طبقے کے ساتھ مقید کریں۔ کیونکہ یہ ساری چیزیں مجاہدین کی صفوں میں پھوٹ ڈالنے، ان کا شیرازہ بکھیرنے، ان کی توجہ اہم مقصد سے ہٹانے اور ان کو محاذوں سے غافل کر دیتی ہیں۔ اور بالآخر ان چیزوں کا نتیجہ مجاہدین کی شوکت و دبدبہ کے خاتمے، کفار و مرتدین کے تسلط، مسلمانوں کی جان، مال، عزت کو حلال قرار دیے جانے اور مسلمانوں کے مدارس و مساجد اور ان کے علمی مراکز تک کو گرا دینے کی صورت میں نکلتا ہے۔

۱۵ (بیشک جائز امور میں امرائے کرام کی سمع و طاعت جہادی عمارت کا ستون ہے۔ اور جہاد بغیر جماعت کے قائم نہیں ہو سکتا اور جماعت کی بنیاد سمع و اطاعت ہے۔ بلاشبہ نیکی کے کاموں میں امیر کی اطاعت اللہ جل شانہ اور اسکے نبی ﷺ کی اطاعت ہے۔ اور یہ بھی ایسی پیاری عبادت ہے جو ہمارے لیے قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ بلاشبہ وہ لشکر کامیاب نہیں ہو سکتا جو غیروں کے مقابلے میں ایک جان نہ ہو اور دشمن کو زیر نہیں کر سکتا جب تک اس میں وحدت نہ ہو۔ یہ وحدت و اتحاد صرف اور صرف لشکر کے ایک سربراہ کی سربراہی میں یکجا ہونے، خوشحالی و مجبوری، تنگی و آسانی ہر حال میں اپنے امیر کی اطاعت سے ہی مل سکتی ہے۔ اسی لیے ہم خود کو اور اپنے مجاہد بھائیوں کو امیر کی نافرمانی کی برائی سے ڈراتے ہیں اور اس بات سے ڈراتے ہیں کہ شیطان تو امیر کی نافرمانی کو مجاہد کے لیے خوب مزین کرتا ہے اور اسکو یہ خیال دلاتا ہے کہ اس میں بہت سی مصلحت ہے۔ پس ہمیں خوب جان لینا چاہیے کہ مجاہد کے نافرمانی میں اُٹھائے جانے والے قدم میں کسی قسم کی خیر و بھلائی نہیں ہے۔ کیونکہ دین کو گرا کر اس کو قائم نہیں کیا جا سکتا ہے۔

۱۶ (عالی القدر جناب امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد (اللہ ان کو حق پر ثابت قدم رکھیں) ہمارے سردار، ہمارے سروں کے تاج اور ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ اللہ رب العزت نے ان کے بارے میں ہمارے گمان کو سچ کر دکھایا کہ انھوں نے لا الہ الا اللہ کے دفاع اور مہاجر جلاوطن مجاہدین کی حمایت میں اپنے ملک تک کو قربان کر دیا۔ آپ اور امارت اسلامیہ افغانستان میں موجود آپ کے ساتھیوں نے تاریخ کے بدترین صلیبی حملے کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، نہ ہی پیٹھ پھیری اور نہ ہی راستے سے ہٹے بلکہ کفار کو اپنی سرزمین سے نکالنے اور شریعت کی حاکمیت قائم کرنے کے لیے مسلسل جہاد کیا، یہاں تک کہ آج وہ کامیابی کے دہانے پر کھڑے ہیں۔ یہ لوگ وہ بہترین لوگ ہیں جو اس راستے پر گامزن ہیں...... اللہ تعالیٰ ان کی نصرت فرمائیں، انھیں قوت و تمکین کے ساتھ کابل لوٹنے اور دینِ متین کی نصرت کی خاطر اسے فتح کرنے کی توفیق عطا فرمائیں (آمین)۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہر مجاہد بلکہ ہر مسلمان کی گردن پر امارتِ اسلامیہ کا قرض ہے اور موجودہ دور میں ایسے شرعی، اجتماعی اور تکوینی عوامل پائے جاتے ہیں جو ان کو امت کی سیادت و قیادت کرنے کا اہل بناتے ہیں۔ پس اسی وجہ سے ہم تمام مسلمانوں کو ان کے گرد جمع، ان سے بیعت کرنے، ان کی خیر خواہی چاہنے، ان کو مضبوط بنانے اور قول و عمل سے ان کی مدد کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ اور ہم ہر ایسے بندے کے فعل سے برات کا اظہار کرتے ہیں جو امارت اسلامیہ افغانستان کے منہج کی بابت شکوک

وشبہات ڈال کر مسلمانوں کی وحدت کو توڑے یا ان کے مقابلے میں نئے امراء کا اعلان کرے۔ ہم یہ دعوی نہیں کرتے کہ یہ لوگ معصوم ہیں بلکہ یہ سب انسان ہیں جو صحیح اور غلط دونوں کے مرتکب ہو سکتے ہیں، لیکن خطا ہونے کی صورت میں آدابِ نصیحت کو ملحوظ رکھتے ہوئے انھیں نصیحت کی جائے، ان کے بارے میں حسن ظن رکھا جائے اور ان کے اقوال وافعال کو حتی الامکان خیر و بھلائی پر محمول کیا جائے۔ کیونکہ ماضی میں انھوں نے دین کی خاطر عظیم قربانیاں پیش کی ہیں اور ان کی سیرتیں خیر کثیر سے لبریز ہیں، اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں ان کو بلندیاں نصیب فرمائے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں سخت رنج ہوا جب گزشتہ ایام میں ہم نے دیکھا کہ بعض لوگوں کی طرف سے امارت اسلامیہ کے منہج پر اعتراضات کی بوچھاڑ ہوئی، اور امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کی بیعت توڑنے اور ان کے مقابلے میں نئے امراء کی بیعت کرنے کی دعوت دی گئی، بعض نے تو اشاروں اور کنایات کی صورت میں یہ دعوت دی اور کچھ نے واشگاف الفاظ میں امیر المؤمنین سے بیعت توڑنے کا کہا اور نئے امراء کی بیعت کی دعوت دی، ان اللہ وانا الیہ راجعون !

۱۷ (بلاشبہ جہاد کا عمل ضروری ہے لیکن اسکے ساتھ ساتھ نفوس کا تزکیہ، اخلاق کی تہذیب اور دلوں کی اصلاح بھی ضروری ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی کتاب میں دشمن کے مقابلے کے وقت کثرتِ ذکر کا حکم دیا ہے، جس کی مِن جملہ حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ ہے کہ قتال میں مشغول ہونا اور انسانی اعضاء و کھوپڑیوں کے درمیان رہنا قساوتِ قلبی کو پیدا کرتا ہے۔ اور یہ ایک خطرناک مرض ہے جو بے شمار مہلک امراض کو جنم دیتا ہے اور انسان کو ہلاکت کی طرف دھکیل دیتا ہے۔ ہر جہادی تنظیم جو اپنے لشکر کی تربیت اور تزکیۂ نفس نہیں کرتی تو وہ سعادتِ آخرت اور فلاحِ دنیا کی طرف اپنے سفر کو مکمل کرنے کے لیے درکار بنیادی ایندھن اور لازمی زادِ راہ سے تہی داماں ہوتی ہے۔ دلوں کے امراض کا علاج رجوع الی اللہ، کثرت سے تلاوتِ کلامِ پاک، فرض نمازوں اور نوافل کا اہتمام، اللہ کے راستے میں خرچ کرنا، کثرتِ استغفار اور دُعا، مساکین کے ساتھ میل جول اور ان کی اعانت، پڑوسیوں اور بھائیوں کی خدمت، مسلمانوں کے دلوں کو خوش کرنا اور والدین کی فرمانبرداری اور انکو راحت دینا، اصلاح اور احوال آخرت والی کتب کا مطالعہ، جنت کی ترغیب (اللہ ہمیں جنت والا بنادے) اور دوزخ سے ترہیب والی کتب کا مطالعہ کرنا ہے (اللہ ہمارے اور دوزخ کے درمیان اتنی دوری پیدا کردے، جتنی مشرق و مغرب میں دوری ہے، آمین)۔

میرے مجاہد بھائیو ! ہمارے پیغام کے یہ بعض درخشاں پہلو ہیں جنھیں ہم نے مشائخِ جہاد اور قائدینِ جہاد سے سیکھا، سمجھا اور قبول کیا ہے، جن کا خلاصہ میں نکتہ در نکتہ آخر میں پیش کرتا ہوں ؛

۱ (امتِ مسلمہ کے ساتھ عجز وانکساری سے پیش آنا، تمام مسلمانوں کے ساتھ باہم ایک ہو جانا اور...اللہ تعالیٰ کی تائید کے بعد... ان کی تائید حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔

۲ (مسائل تکفیر میں غلو اور تفریط سے پرہیز کرنا۔

۳ (علمائے کرام کی قدر کرنا اور اہلِ علم اور اہلِ جہاد کے درمیاں موجود فاصلوں کو ختم کرنے کی کوشش کرنا۔

۴ (مسلمانوں کے خون کی حرمت کا شدت سے خیال رکھنا اور بودی دلائل کی بنیاد پر اس معاملہ میں گفتگو کرنے سے ڈرنا۔

۵ (امت کے موجودہ دگرگوں حالات کی رعایت کرتے ہوئے عام مسلمانوں کے ساتھ نرمی کرنا اور انھیں دعوت دینے میں تدریج اختیار کرنا۔

۶ (امت کو اہم اور بنیادی نکات پر مجتمع کرنا، جس میں سرِ فہرست امریکیوں اور یہودیوں سے قتال کرنا ہے۔

۷ (دعوت کے عمل کی اہمیت کو سمجھنا اور عملِ جہاد کے ساتھ اس کے ناگزیر تعلق کو جاننا۔

۸ (مجاہدین کے حق میں سیاستِ شرعیہ کی سمجھ بوجھ کی اہمیت۔

۹ (آداب الخلاف (اختلاف کرنے کے آداب) سے آراستہ ہونا۔

۱۰ (اپنی اندرونی صفوں میں احکام شرعیہ کے التزام کے ساتھ ساتھ معاشرے میں اس کی تطبیق اور نفاذ کی کوشش کرنا۔

۱۱ (حاکم... جس میں تمام شرائط موجود ہوں...کے انتخاب میں شوریٰ (مشورے) کو لازم پکڑنا اور اس معاملے میں امت کے حق کو سبوتاژ نہ کرنا۔

۱۲ (مقدور بھر وسائل اور بقدر کفایت تمکین اور شوکت حاصل ہونے سے پہلے امارت و ملک کے اعلان میں جلدی نہ کرنا۔

۱۳ (جماعتی تعصب اور شخصیات سے تعلق میں غلو اختیار کرنے سے بچنا۔

۱۴ (علمائے اہلِ سنت کے درمیان وقوع پذیر علمی اختلافات کو میادینِ جہاد میں زیرِ بحث لانے سے گریز کرنا۔

۱۵ (نیکی کے کاموں میں امراء کی اطاعت کرنا۔

۱۶ (امارت اسلامیہ افغانستان کے گرد جمع ہونا اور اس کی قول و عمل سے تائید و نصرت کرنا۔

۱۷ (تزکیہ نفس اور اصلاح قلب کا اہتمام کرنا۔

یہ ہمارے منہج کے بعض اہم پہلو ہیں۔ لہٰذا کوئی بھی کسی نئے منحرف منہج کو لے کر ہم پہ ہرگز نہ چڑھ دوڑے، کہ اس کی باتوں میں آکر ہم اپنے صاف ستھرے منہج کو چھوڑ دیں، اور کوئی ہماری عقلوں کو ہلکا نہ سمجھے اور یہ نہ کہے کہ ہمارے مشائخ کا منہج تغیر و تبدل کا شکار ہو گیا ہے... نہیں اللہ کی قسم ! یہی ہمارا منہج (پہلے بھی) تھا جو کبھی تبدیلی کا شکار نہیں ہوا...اور ہم اسی پر اللہ سے ثابت قدم رہنے کا سوال کرتے

ہیں... جی ہاں ! ہمیں اپنے عجز اور نفس کی کوتاہی کا اعتراف ہے اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ حکمِ شرع اور واقعاتی دنیا میں اس کی تطبیق کرنے کی صورت میں ہمارے فہم اور سمجھ میں غلطی کا احتمال موجود ہے، جبکہ بلاشبہ شریعت اپنی ذات میں کامل و مکمل اور نقائص سے مبرا ہے۔ چنانچہ نصیحت کا باب کھلا ہے اور جو شخص ہماری کوتاہیوں پر شرعی دلیل کے ساتھ متنبہ کرے گا تو ہم اس کے شکر گزار ہوں گے۔

آخر میں، میں اپنے تمام مجاہد بھائیوں کو بالخصوص ان بھائیوں کو جو قاعدۃ الجہاد سے منسلک ہیں اور ان مجاہد بھائیوں کو جو رباط والے ملک شام میں موجود ہیں، اس حدیث میں غور کرنے کی دعوت دیتا ہوں جس کو حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ "اللہ سے بڑھ کر تکلیفوں پر صبر کرنے والا کوئی نہیں کہ لوگ اللہ کا شریک ثابت کرتے ہیں، اللہ پھر بھی ان کو عافیت، مصائب سے دور اور رزق و دیگر نعمتیں عطا کرتا ہے"۔

(سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی)

میرے محبوب بھائیو ! یقیناً ماضی قریب میں سب و شتم، باطل تہمتیں اور بڑوں پر زبان درازیوں جیسی تکلیف دہ باتیں زبان زدِ عام ہوئیں، جو دلوں کو زخمی کرنے اور رُلا دینے والی ہیں۔ لیکن میں آپ کو اللہ پاک کے خلق کو اپنانے اور بردباری اور وقار اپنانے کی ترغیب دیتا ہوں۔ اور اس بات کی ترغیب دیتا ہوں کہ بُرائی کا بدلہ اچھائی سے اور ظلم کا سامنا انصاف سے کریں۔ اور فتنوں سے محفوظ رہنے کو کسی دوسری چیز کے برابر نہ سمجھیں اور حق پر ڈٹے رہیں... باقی رہی جھاگ تو وہ یونہی جاتا رہتا ہے !

اور میں خود کو اور آپ سب کو شہد کی مکھی یا کھجور کے درخت کی طرح بن جانے کی دعوت دیتا ہوں... کہ ہماری چھاؤں ٹھنڈی ہو... ہمارے پھل میٹھے ہوں... ہمارا منظر خوبصورت ہو... ہمارا وجود سراسر نفع و خیر ہو... اللہ مجھے اور آپ سب کو توفیق دیں کہ ہم اس طرح بن جائیں۔ آمین !

اگر اللہ نے زندگی دی اور توفیق عطا فرمائی تو مذکورہ بالا تمام نکتوں میں سے ہر نکتے پر آئندہ مقالات میں تفصیل سے لکھیں گے، ان شاء اللہ !

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلیٰ وصحبہ وسلم

عربی متن پڑھنے کے لیے اس لنک پر جائیں

https://ia601405.us.archive.org/25/items/pakistanFaroq/falnknlalnahla.pdf

البصیرۃ میڈیا برائے نشرواشاعت

[لتبيننه للناس ولا تكتمونه]

[تم اسے سب لوگوں سے ضرور بیان کروگے اور اسے چھپاؤگے نہیں]

شیخ ابو عبداللہ الشامی

جبهة النصرہ کی مجلسِ شوری اور مجلسِ شرعی عامۃ کے رکن

عربی :

https://justpaste.it/h8r4

انگریزی (خلاصہ) :

http://justpaste.it/f1ph

ویڈیو :

http://vimow.com/watch?v=hOAeCnb8wGg

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا]

]اور اگر یہ وہی کریں جس کی انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو یقیناً یہی ان کے لئے بہتر اور بہت زیادہ مضبوطی والا ہے [

جبهة النصرہ کی مجلسِ شوریٰ اور مجلسِ شرعی عامۃ کے رکن

شیخ ابو عبد اللہ الشامی

-حفظہ اللہ -

الحمد لله ثم الحمدلله، الحمدلله حمداً كثيراً طيباًمباركاً فيه كما يحب ربنا ويرضى،
والصلاة والسلام على رسولنا و نبينا و قائدنا و اسوتنا و قدوتنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين،

اما بعد؛

یہ کچھ وقفات ہیں جو عدنانی کی آخری تقریر بعنوان [ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین] کے جواب میں بیان کیے جا رہے ہیں :

اول : اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

للفقراء المهاجرين الذين أخرجوا من ديارهم وأموالهم يبتغون فضلا من الله ورضوانا وينصرون الله ورسوله أولئك هم الصادقون * والذين تبوءوا الدار والإيمان من قبلهم يحبون من هاجر إليهم ولا يجدون في صدورهم حاجة مما أوتوا ويؤثرون على أنفسهم ولو كان بهم خصاصة ومن يوق شح نفسه فأولئك هم المفلحون (الحشر : 8-9)

([فیء کا مال) ان مہاجر مسکینوں کے لیے ہے جو اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے نکال دیے گئے ہیں وہ اللہ کے فضل اور اس کی رضامندی کے طلب گار ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں یہی راست باز لوگ ہیں * اور (ان کے لیے) جنہوں نے اس گھر میں (یعنی مدینہ) اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی ہے اور اپنی طرف ہجرت کرکے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ دے دیا جائے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں رکھتے بلکہ خود

اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں گو خود کو کتنی ہی سخت حاجت ہو (بات یہ ہے) کہ جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا وہی کامیاب (اور بامراد) ہے]

یہ قرآن مجید میں مسلم معاشرے کے اندر مہاجرین اور انصار کی تصویر کشی کی گئی ہے، پس جو کوئی بھی اسلامی معاشرے میں اِس کے علاوہ کوئی تصویر کشی کرتا ہے، تو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے :

أبدعوى الجاهلية وأنا بين أظهركم، دعوها فإنها منتنة
[کیا تم جاہلیت (کے ایام) کی دعوت دیتے ہو جبکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں؟ اسے چھوڑ دو، یہ بوسیدہ (غیر معتبر) ہے]

ساحاتِ شام میں اللہ کے فضل سے مہاجرین وانصار موجود ہیں، اور کوئی بھی منادی جو اس (قرآن کی آیت) کے برعکس ہو، وہ جاہلیت کی دعوت ہے۔ ہماری تم سے اللہ تعالیٰ کے لیے درخواست ہے کہ مہاجرین اور انصار کے مابین صف بندی کو خراب مت کرو !

جبھۃ النصرۃ اسلامی معاشرے میں (مہاجرین وانصار) کی وہی تصویر کشی کرنے کی سعی کرتے ہے جو کہ قرآنِ مجید کی سابقہ آیت میں بیان کی گئی ہے، چنانچہ وہ اپنی صفوف میں مہاجرین کو قبول کرتی ہے۔ اُس کی صفوف میں بہت سے مہاجرین ہیں، الحمد للہ، اگرچہ انصار کی تعداد مہاجرین کی نسبت زیادہ ہے، جو کہ کسی بھی ساحات (جہاد) کے لیے ایک معیاری بات ہے، کہ جو مہاجرین مدینہ میں جمع ہوئے، اُن کی تعداد بھی انصارانِ مدینہ سے کم تھی۔ الحمد للہ، مہاجرین کا صفوں میں ہونا فقط جبھۃ النصرۃ تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہاں پر ایسی جماعتیں بھی میدان میں موجود ہیں، جن کے اندر بہت سے مہاجرین شامل ہیں، یہاں تک کہ ساحاتِ شام میں بہت سے مہاجرین کتائب بھی موجود ہیں، جو کہ جماعت الدولۃ اور نہ ہی جبھۃ النصرہ کے تابع ہیں۔ یہ) مہاجرین وانصار کی محبت) ایک ایسی حقیقت ہے، جو ہماری جہادی شخصیات کے اندر نقش ہو چکی ہیں، اور باذن اللہ، اس معاملہ میں نہ ہم متزلزل ہوں گے نہ ہی تبدیل کیے جائیں گے۔

دوم : اس قتال کی ایسی تصویر کشی کرنا جیساکہ اس قتال میں جماعت الدولۃ ایک طرف ہے اور دوسری طرف الجربا اور ادریس (شخصیات کے نام) ہیں، یہ بہت بڑی خطا ہے۔ شمالی شام میں سب سے زیادہ بوجھ جن دو بڑی جماعتوں نے جماعت الدولۃ کے خلاف قتال کی وجہ سے اٹھایا، وہ جبھۃ الاسلامیہ اور جیش المجاہدین ہیں، اور جہاں تک مشرقی شام کا تعلق ہے، تو وہاں جبھۃ النصرہ نے اس قتال کا بوجھ اٹھایا، جیساکہ سب یہ بات جانتے ہیں، کہ جبھۃ النصرہ کا تعلق اِن ارکان اور اتحاد کے ساتھ نہیں ہے۔

اور جہاں تک تعلق جبھۃ الاسلامیہ اور جیش المجاہدین کا ہے جو جماعت الدولۃ کے خلاف قتال میں دو بڑی جماعتیں ہیں، تو ہم پر یہ بات ثابت نہیں ہے کہ انہوں نے ارتداد اختیار کر لیا ہے اور ہم ان کے حال سے متعلق جماعت الدولۃ سے زیادہ باخبر ہیں، کیونکہ ہم اُن کے زیادہ قریب ہیں۔ ہم نے جماعت الدولۃ سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ ان جماعتوں سے متعلق جو بھی اپنے دلائل رکھتے ہیں، اُن کو اپنے باعتماد علمائے مجاہدین کی طرف پیش کریں تاکہ وہ جماعت الدولۃ کے دلائل کو دیکھتے ہوئے اِن جماعتوں سے متعلق واضح حکم کو بیان کر سکیں۔

میں ہر منصف شخص سے اس چیز کا مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اُن ملاحم پر نظر ڈالے، جو مبارک ارضِ شام میں جبھۃ النصرہ کے مہاجرین اور انصار نے رقم کی ہیں، جس کی توثیق 'المنارۃ البیضاء' (جبھۃ النصرہ کا نشر و اشاعت کے لیے مختص ادارہ) پر نشر کیے گئے مواد سے ہوسکے گی، بلکہ بعض دیگر ذرائع ابلاغ سے بھی مثلاً الجزیرۃ چینل سے بھی ہوسکے گی۔ ان غزوات کی طرف نظر ڈالیے جو جبھۃ النصرہ نے درعا (جنوب شام کا علاقہ) میں رقم کیں، اور اس کے بعد اسلامی شام اور اس کے دونوں نخلستان اس پر گواہ ہیں، قلمون (علاقہ) کے پہاڑوں سے پوچھیں، وہ آپ کو اِن عظیم ابطال کے کارناموں سے آگاہ کریں گے، جہاں وہ اس ملحمہ (بڑی جنگ) میں روزانہ کی بنیاد پر نصیریوں کے مظالم کو رفع کرنے کے لیے کوشاں ہیں، اور حزب اللات (لبنان کی تنظیم 'حزب اللہ' کی طرف اشارہ ہے) اور عراقی رافضی کتائب اور دیگر گروہوں کو ناکوں چنے چبوائے ہیں ۔

اس کے بعد بہادر، مزاحمتی حمص جو کہ حصار میں ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے ہی اس کا شکوہ کرتے ہیں، اور ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں معاملات کو بہتر کرنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔ شام کے حماۃ میں ہمارے سپاہی روزانہ کی بنیاد پر اُن حرمات کا بدلہ لے رہے ہیں جو پچھلی تین دہائیوں سے پامال کی جا رہی تھیں، اور وہ ایک معرکے سے دوسرے معرکے کی طرف گامزن ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو اس سیدھے رستے پر استقامت دیں۔ ادلب میں بڑے معرکے اور غزوات ہو رہی ہیں، اور صفِ اول کے خطوط کی حفاظت کی جا رہی ہے۔ اور الاذقیہ (علاقہ) میں جبھۃ النصرہ کے عظیم ابطال کے کارناموں کی گواہی وہاں کے پہاڑ دیں گے، اور بہادر حلب (علاقہ) میں بڑے کارنامے اور قربانیاں، جنگیں اور غزوات اللہ کے دشمن نصیریوں اور رافضیوں کے خلاف جاری ہیں تاکہ ان کے شدید حملوں کے خلاف دفاع کیا جاسکے۔ دیر (دیر الزور علاقہ) کی چھاؤنی میں، وہاں پر رباط میں اللہ کے دشمنوں کے خلاف بہت صبر اور جلالت دکھائی جا رہی ہے، اُن شیروں کی جانب سے جنھوں نے اپنے نفس کو اللہ کے ہاں بیچ دیا، ہم اُن کے بارے میں یہی گمان رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی کی بڑائی بیان نہیں کرتے۔ جبھۃ النصرہ ہر محاذ پر یہی خصوصیت اپنائے ہوئے ہے، اور وہ نصیریوں کے خلاف محاذ پر اپنے کاندھوں پر بھاری بوجھ اٹھائے ہوئے ہے، اور شام کی بڑی عملیات میں اُن کی قیادت شریک رہتی ہے اور یہ کوئی اتفاقی معاملہ نہیں ہے، بلکہ یہ سب کچھ تو شیخ ایمن الظواہری کے فیصلے سے پہلے بھی ایسے ہی تھا، اور بعد میں بھی ویسے ہی جاری ہے۔

یہ جبھۃ النصرہ کی بعض عسکری کارکردگی ہے۔ جماعت الدولۃ نے تقریباً ایک سال پہلے اپنے (شام میں) اعلان کے بعد اللہ کے دشمنوں کے خلاف کیا کارگردگی دکھائی ہے، سوائے کچھ غزوات کے جو کبھی اِدھر کر لیں، کبھی اُدھر کر لیں؟ !

میں ہر منصف شخص کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ دیکھے کہ کس طرح جبھۃ النصرہ نے کس طرح ایک وسیع پیمانے پر حرکتِ جہاد کا دفاع کیا ہے اور پیش قدمی کی ہے، اور لوگوں کے سامنے اس جہادی فکری تحریک (دھارے) کو پیش کر دیا ہے، جبکہ کفار اسے ایک بہت بڑے درجہ پر عامۃ الناس سے دور کر رہے تھے۔ تمام لوگ توحید کے جھنڈے [لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ] کو لہرانے لگے اور اس کی حمایت کرنے لگے۔ شام میں یہ جہادی پودا ایک مضبوط تنا آور درخت بن گیا، جس کی جڑیں

گہری ہو گئیں اور جس کے شاخیں نمایاں طور پر ابھرنے لگیں؛ اس کا مضبوط تنا اور شاخیں آسمان سے باتیں کرنے لگیں، جو جہاد شام کے اسلامی سائبان سے بڑھتا ہوا پورے عالم میں پھیل گیا۔

جہاد کا قضیہ عالمِ اسلام میں بلند ہونے لگا، اور تمام مسلمانوں نے توحید کے جھنڈے لہرانا شروع کیے، اور اس کے علاوہ کسی چیز پر راضی نہ ہوئے، چاہے وہ لادینی جھنڈے ہوں یا جمہوری اور وہ تمام جھنڈے سرنگوں ہو گئے۔ اور لوگ شریعت کی حاکمیت کی باتیں کرنے لگے، اور اس بات کی شہادت دوست، قریب، دور، مسلم اور غیر مسلم سے قبل دشمن نے بھی خود دی !

بہت سے ذرائع ابلاغ جو مشروعِ جہاد کا راستہ روکتے تھے، وہ اُس کی حمایت کرتے نظر آنے لگے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ اِس وجہ سے عنایت کیا کیونکہ ہم نے اپنے دین پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہ کیا۔ جو کوئی بھی شیخ جولانی حفظہ اللہ کی پہلی تقریر کو سنے گا وہ دیکھ لے گا کہ کسی طرح اُن کی طرف سے اس قضیہ کی وضاحت بہت صراحت کے ساتھ بیان کی گئی، کہ ' ولاء والبراء ' کا عقیدہ ہماری دعوت و منہج کا جزو ہے اور ہم ان شاء اللہ، اس سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

ذرائع ابلاغ کا ہم سے یہ تعلق صرف اسی وجہ سے بنا اور خبروں کی زینت بننے لگا کیونکہ ہم نے معاشرے کے اندر موجود ایک وسیع حصے کو متحرک کر دیا تھا، اور ہم یہ تمام باتیں کسی تکبر، بداندیشی اور شوخی کے طور پر بیان نہیں کر رہے، لیکن ہمارے اُوپر واجب ہے کہ ہم اللہ کی اِن نعمتوں کا شکر ادا کریں، اور اللہ تعالیٰ کا ہم ہر حال میں شکر بجالاتے ہیں۔

یہ منبر جو لوگوں کو جہاد اور مجاہدین سے دور رکھنے کی صدائیں بلند کرتے تھے، وہ بدل کر جہاد و مجاہدین کی حمایت کی صدائیں بلند کرنے لگے، اور اللہ تعالیٰ کی ذات سے مناجات ہونے لگیں کہ انہیں فتح نصیب فرمائیں۔ جو ہمارے منہج و فکر میں ہم سے اپنی تحریروں میں مخالفت رکھتے تھے، شام میں مشروعِ جہاد کی حمایت کرنے لگے۔ جبهة النصرہ علمائے امت سے دور نہ ہوئی، بلکہ ان کے ساتھ مل کر اپنے فیصلوں پر کام کرنے لگی، اور اُن کے اجتہادات اور فقہ کے تابع ہو کر اپنے فیصلے کیے۔

اُس کے علاوہ جبھۃ النصرہ نے جہاں عسکری بوجھ کو اپنے کاندھوں پر اٹھایا، وہاں پر (اہل شام) کو خدمات مہیا کرنے کا بوجھ بھی اٹھانے کی کوشش کی۔ انہوں نے کچھ خدمات اُن کمزوروں اور بے گھروں کو مہیا کیں، اور کچھ بیکریوں اور ہسپتالوں تک خدمات مہیا کیں، اور کثیر مسلمانوں کو آٹے کی ترسیل کی۔

جبھۃ النصرہ نے اپنا ایک ضابطہ بنایا جس کے ذریعے اس نے تمام دیگر کتائب اور جماعتوں کے ساتھ مل کر ہم آہنگی پیدا کی، خاص طور پر وہ ان کے ساتھ جنہوں نے نصیریوں سے لڑنے کا عہد کیا، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ تمام کاوشیں ایک نکتہ کی طرف مرکوز ہو گئیں، جس سے جہاد، دین اور توحید کی خدمت ہونے لگی، اور اپنی توجہ نصیری دشمن پر مرکوز رکھی گئ، اگرچہ کہ افکار اور مناہج میں اختلافات بھی تھے۔

اللہ کے فضل سے اس کامل صورت کو دیکھتے ہوئے، جبھۃ النصرہ نے لوگوں کا اعتماد اور احترام باقی لوگوں سے حاصل کیا اور وہ مشروعِ امت کی امید بن گیا، جس کے لیے کافی دہائیوں سے لوگ منتظر تھے۔ ہم اپنے اس مشروع (جہاد) پر اپنا عمل جاری رکھے ہوئے ہیں، ہم اس میں متذبذب نہیں ہوں گے اور نہ ہی پیچھے ہٹیں گے، ان شاء اللہ۔ ہم اللہ تعالیٰ سے استقامت اور قبولیت کا سوال کرتے ہیں، جس میں ہم اپنے جہادی اور فدائی سفر پر رواں ہوں، اپنے مشروع پر جس میں اللہ کی شریعت کی حاکمیت ہو، اور ایک خلافتِ راشدہ کی طرز پر اسلامی حکومت کا قیام ہو، جو منہج نبوت پر قائم ہو۔ ہم اپنی جانوں کو اللہ کے لیے قربان کر رہے ہیں تاکہ اللہ کی شریعت کی حکمرانی ہو، اور ہم توحید کے جھنڈے کے علاوہ کسی اور جھنڈے تلے اپنی جانوں کو قربان نہیں کر رہے۔

اگرچہ جماعت الدولۃ نے شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے اس فیصلے پر عمل کرنے سے انکار کر دیا ہے کہ وہ واپس عراق پلٹ جائیں، ہم امید کرتے ہیں کہ جماعت الدولۃ اس مبارک مشروع کو جاری رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے اس میں شریک ہو گی اور اِس مشروع کے کسی بھی عنصر کی حمایت میں اپنا حصہ ڈالے گی۔

اس سب کے باوجود، ہمیں صحوات (مرتدین) گردانا جاتا ہے، اور ہم پر احکاماتِ مرتدین کی تطبیق کی جاتی ہے، اور مرتدین کی معاونت کا الزام ڈالا جاتا ہے، اور ہمیں دشمن الجربا اور اُس کے اتحاد کے ساتھ متصف کیا جاتا اور دوسری طرف ادریس اور اس کے ارکان میں سمجھ لیا جاتا ہے۔ ہم اس پر بہت صبر کرتے ہیں، اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اس چیز سے جو یہ ہماری طرف منسوب کرتے ہیں۔

سوم : ہمارا جماعت الدولۃ پر حکم وہ اُن کی ظاہری خصوصیات اور صفات کی وجہ سے ہے، جو اُن کی طرف سے کیے گئے شدت پسند اعمال کی طرف بہت وضاحت سے اشارہ کرتی ہیں، اور جو اِس جماعت کے ظاہری اعمال پر قوت سے دلالت کرتی ہیں۔ ہم کسی بھی فکری نظریے، عقائد، منہج یا آراء کی بنیاد پر یہ بیان نہیں کر رہے ہیں، بلکہ اِس کا تعلق اِن کے عملی اقدامات سے ہے۔

اہل سنت کا یہ قول ہے کہ ایمان قول اور عمل کا نام ہے، اس لیے کسی پر حکم فقط اقوال کی بنیاد پر نہیں لگتا ہے، بلکہ اُن کے افعال بھی دیکھے جاتے ہیں، اور ہم لوگوں کی نیتوں اور قلوب کے اندر جھانک کر نہیں دیکھتے، بلکہ اُن کے ظاہری اعمال کی طرف دیکھتے ہیں، ہمارے اوپر ظاہر پر فیصلہ کرنا ہے، اور باطن کے (خفیہ (معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد ہیں۔

سیدنا عمرؓ بیان فرماتے ہیں :

فمن أظهر لنا خيرًا أمناه وقربناه وليس إلينا من سريرته شيء الله يحاسبه في سريرته، ومن أظهر لنا سوءًا لم نأمنه ولم نصدقه وإن قال إن سريرته حسنة

[جو ہم پر نیک اعمال کو ظاہر کرے گا، ہم اس کو امان دیں گے اور اپنے قریب کریں گے، اور ہم اس کا محاسبہ اس کے پوشیدہ اعمال پر نہیں کریں گے، کیونکہ اللہ اُن کا محاسبہ کرنے والے ہیں، لیکن جو کوئی ہمارے سامنے برے اعمال پیش کرے گا، ہم نہ ہی اسے سلامتی دیں گے اور نہ ہی اس کی تصدیق کریں گے، اگرچہ وہ یہ دعوی ہی کیوں نہ کرے کہ اُس کی نیت اچھی ہے]

چہارم : ہم اس بات کا اعتقاد نہیں رکھتے کہ ہمارے اقدامات اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتاری گئی شریعتِ الٰہیہ ہے، جس کی مخالفت کرنے والا کافر ہو جاتا ہے، لیکن ہمارا (جہادی) مشروع اللہ تعالیٰ کی شریعت کی طرف سنجیدگی اور مخلصی سے دعوت دینا ہے، اور سب سے پہلے اس کا اطلاق خود ہمارے اوپر ہوتا ہے، شام میں جماعت الدولۃ کا وجود اس فیصلے کی بنیاد نہیں ہے، بلکہ یہ جنگ بندی کی طرف دعوت ہے تاکہ حقوق کو غصب کرنے والوں کا تعین کیا جاسکے، جس میں اُن تنازعات میں ناحق خون اور دیگر دوسرے معاملات کا فیصلہ ہوسکے تاکہ حقوق کو لوٹایا جاسکے اور فریقین کے درمیان تنازعات کے فیصلے کیے جا سکیں۔

ہم قرآن وسنت کو اپنا نورِ ہدایت بنائیں، اور یہی بات کی پیروی ہمارے اور اُن کے اوپر واجب ہو، ہم اللہ کو گواہ بناتے ہیں کہ اگر تم ہم سے لڑنے سے باز آجاتے، تو ہم بھی تم سے قتال سے باز رہتے اور اس پر ضرور عمل کرتے، خصوصی طور پر جبکہ تمہارا ظلم ابھی حالیہ ہی دیر الزور (علاقہ) اور حسکہ (علاقہ) پر ہوا ہے، اور وہ بھی اُس کے بعد ہوا جبکہ تمہارے امیر شیخ بغدادی کی طرف سے یہ پکار لگائی گئی کہ اُن سے قتال سے باز رہا جائے، جو تم سے قتال کرنے کے لیے نہیں آتے۔ تم نے اپنے امیر کے حکم پر عمل کرنے کا التزام نہ کیا، حالانکہ ہم تمہارے ساتھ مشرقی جانب کسی بھی تنازعہ میں اُس وقت شریک نہیں تھے۔ جب یہ جارحیت کی گئی تو تم اُن حملہ آوروں کے ساتھ کھڑے ہوگئے، اور ہم دونوں کو اس غیر مطلوب لڑائی میں کھینچ لائے، اگرچہ اُس وقت چاہیے تھا کہ تمہارے امیر کی خلاف ورزی کرنے والوں کا محاسبہ کیا جاتا اور انہیں سزا دی جاتی۔

پنجم : جیساکہ رسمی ترجمان ابو محمد عدنانی کی جانب سے یہ بیان ہوا جب اس نے کہا کہ دولۃ نے یہ افعال قصداً نہیں کیے، اس پر جواباً میں یہ کہتا ہوں :

ایک طرف تو جو ہم نے بہت سے اعمال کا تذکرہ کیا ہے، اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہی ان کا مقصود تھا۔ دوسری طرف اہل سنت اس بات میں تفریق کرتے ہیں کہ کون سا عمل ارادے سے کیا گیا ہے جس پر فاعل کے لیے وعید ہے اور کون سا بغیر ارادے کے عمل کیا گیا ہے، اور جو بھی ہم نے تمہارے سے متعلق ذکر کیا ہے اس کا تعلق دوسری قسم سے ہے۔

اگر تم اس مباہلہ کا ارادہ فقط اس قید کے ساتھ کرنا چاہتے ہو جس کو تم نے بیان کیا، تو یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ چھپی ہوئی باتوں کا علم رکھتے ہیں، اور مباہلہ ایک دعا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کو پکارا جاتا ہے، اور اللہ تعالیٰ خائن لوگوں کا علم رکھتے ہیں اور اس بات کا بھی علم رکھتے ہیں جو لوگ دلوں میں چھپاتے ہیں۔

ششم : تم نے مجھے مباہلہ کے لیے کچھ چیزوں پر بلایا ہے، اور کچھ چیزوں پر خاموشی اختیار کر لی ہے۔ کیا تمہاری خاموشی میرے نکات کے معتبر ہونے کا اقرار ہیں یا پھر تم کس طرح اپنی خاموشی کی توضیح بیان کروگے؟ میں تم سے اس سے متعلق کچھ سوالات پوچھتا ہوں :

کیا تم مجھ سے اس بات پر مباہلہ کروگے کہ جس شخص نے شیخ ابو خالد السوریؒ کو قتل کیا، اُس کا تعلق تمہاری جماعت سے نہیں تھا؟ اگر تم یہ کہتے ہو کہ یہ معاملہ شرعی عدالت میں فیصلے کا محتاج ہے، نہ کہ مباہلہ کا محتاج ہے، حتی کہ اس قضیے کا فیصلہ ہو جائے، تو پھر میں تم سے کہوں گا: تم نے سچ کہا، آؤ پھر اس (شرعی محاکمہ) پر عمل کرتے ہیں؟

کیا تم مجھ سے اس بات پر مباہلہ کروگے کہ شیخ بغدادی نے تمہاری موجودگی میں یہ بات کہی: (جبہۃ النصرہ) کا براہِ راست خراسان (القاعدۃ الجہاد، قیادتِ عامہ) سے رابطہ ہو جانا، ہمارے نزدیک ہمارے خلاف خروج نہیں ہے، اور ہمارے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جبہۃ النصرہ کا براہ راست خراسان سے رابطہ ہو جائے؟

کیا تم مجھ سے اس بات پر مباہلہ کروگے کہ شیخ بغدادی نے تمہاری موجودگی میں یہ بات کہی : میری گردن پر شیخ اسامہؒ کی بیعت تھی، اور جب ان کی شہادت ہو گئی، اللہ ان کی شہادت قبول فرمائیں، تو میں نے کو خط لکھ کر شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کی بیعت کی تجدید کی، اور ہم اپنے امرائے خراسان کی سمع و اطاعت کرتے ہیں؟

کیا تم مجھ سے اس بات پر مباہلہ کروگے تم نے اس بات پر عمل کرنے سے احتراز برتا جس میں تنازعہ سے قبل پیغام میں ہمیں اِس معاملہ کو پچھلی حالت پر منجمد کرنے کا کہا گیا تھا؟

کیا تم مجھ سے اس بات پر مباہلہ کروگے کہ تم نے مصلحت کو قتل کیا اور فتح کے فتوے لگا دیے؟

کیا تم مجھ سے اس بات پر مباہلہ کروگے کہ شیخ بغدادی نے کہا :
اگر جواب جبهة النصرہ کے حق میں آ گیا، تو میں تمام شامی لوگوں کے ماتھے کو بوسہ دوں گا، اور سجدے کرتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کروں گا، اور عراق واپس چلا جاؤ گا؟

اور اُس (بغدادی) کے نائب امیر نے کہا :
اے جولانی ! ہم آپ کی بیعت کریں گے اگر (شیخ ایمن الظواہری کا) فیصلہ جبهة النصرہ کے حق میں آ گیا، کیونکہ ہم سبھی جبهة النصرہ ہیں۔؟

کیا تم مجھ سے اس بات پر مباہلہ کروگے کہ شیخ جولانی حفظہ اللہ نے ابتدائی قدم اٹھاتے ہوئے شیخ ابو یحییٰ عراقی کو لکھا کہ شیخ جولانی اپنے عہدے سے دستبردار ہو جاتے ہیں، اور جبهة النصرہ کی شوری اور الدولۃ کی شوریٰ آپس میں یکجا ہو جاتی ہیں، اور وہ ایک امیرِ عامۃ کا انتخاب کرلیں جو جبهة النصرہ کی بھی نمائندگی کرے گا، اور یہ 'تنظیم قاعدۃ الجہاد' کے نام سے کام کرے گی؟ اور یہ ان ایام کی بات ہے جب شیخ ایمن الظواہری کا فیصلہ اس قضیے پر آ چکا تھا۔ اگرچہ فیصلہ شیخ جولانی کے حق میں تھا، پھر بھی انہوں نے اس کو چھوڑ دینے کی پیش کش کی؟

کیا تم مجھ سے اس بات پر مباہلہ کروگے کہ شیخ جولانی نے اس مسئلہ پر تمہاری طرف دو ابتدائی اقدامات اٹھائے؟ انہوں نے یہ ابتدائی اقدامات دو اشخاص کے ذریعے بھیجے۔ ان میں سے ایک شیخ عبدالعزیز قطری (رحمہ اللہ) ہیں، اللہ اُن کی شہادت

قبول فرمائیں اور انہوں جنتوں کی وسعتوں میں جگہ دیں، اور دوسرے شخص وہ درمیانی وسیط ہیں، جو شیخ محسینی کے علاوہ انباری سے ملاقات کے لیے آ رہے تھے۔

]پہلا ابتدائی قدم یہ تھا کہ ایک ملاقات دونوں شیوخ جولانی اور بغدادی کے درمیان ہو، اور اس ملاقات میں طے ہو جانے والے امور پر دونوں شیوخ اپنی جماعتوں کو اس کا پابند بنا دیں گے۔

دوسرا ابتدائی قدم یہ تھا کہ دونوں شیوخ، شیخ جولانی اور شیخ بغدادی اپنے عہدے سے دستبردار ہو جائیں، اور ہر کوئی جماعت اپنی طرف سے نامزد کیے گئے امیر کے نام کو شیخ ایمن الظواہری کو بھیج دے، اور جس کسی شخص پر بھی شیخ ایمن الظواہری بطور امیر راضی ہو جائیں، وہ دونوں جماعتوں کے امیر منتخب کر لیے جائیں گے، اور جبہۃ النصرہ اور دولۃ کے ناموں کو منسوخ کر دیا جائے گا اور 'تنظیم القاعدۃ الجہاد برائے شام' کے نام سے تمام عمل کیے جائیں گے]؟

ہفتم : جہاں تک عدنانی کا مجھ سے مباہلہ کرنے والے امور کا تعلق ہے، تو وہ تین حصوں میں تقسیم ہوتے ہیں :

اول قسم : تاریخی حقائق؛ یہ بات معلوم ہے کہ تاریخ میں موجود اخبار کا ہم پر اطلاق تقریباً اسی طرح ہوتا ہے جس طرح حدیث سے متعلق قواعد ہیں، اور ان اخبار میں متواتر (بہت راوی) ، مشہور (تین یا اُس سے زائد راوی)، عزیز (جس کے دو راوی ہوں)، الاحاد (ایک راوی) شامل ہیں۔ متواتر کو دلائل میں قطعی حیثیت حاصل ہوتی ہے، جبکہ الاحاد میں ظن (شبہ) پایا جاتا ہے۔ تو جو بات آخر میں متواتر کے طور پر ثابت ہو جائے، تو اس کے متعلق آخر میں مباہلہ کیا جا سکتا ہے، نہ کہ ابتداء میں ہی اس کا آغاز کر دیا جائے۔ اور جو بات الاحاد کے طریقے پر ثابت ہو، تو اس پر مباہلہ نہیں کیا جا سکتا، واللہ اعلم؛ کیونکہ وہ متواتر کے درجے پر قطعی دلیل نہیں ہوتی۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ یہ درست نہیں ہو گی، وہ درست ہو سکتی ہے، تاہم اس پر مباہلہ نہیں کیا جا سکتا۔ پس کسی بھی تاریخی واقعہ کے ثبوت، حقائق، شہادتوں، دلائل اور مباحث کا مطالعہ کیا جاتا ہے، اور اس کے بعد کہا جاتا ہے کہ یہ واقعہ ایسے پیش آیا یا نہیں آیا۔ پس اس قسم کے واقعات سے متعلق درست یہ ہے

کہ اس سے متعلق مباہلہ آخر میں کیا جاتا ہے، نہ کہ ابتداء میں اور اس میں بھی اس بات پر جو متواتر سے ثابت ہو۔

دوم قسم : بہت سے خون بہا اور اموال سے متعلق حقوق؛اس طرح کی مماثلت رکھنے والی چیزوں سے متعلق شرعی وسیلہ شرعی محاکمے (فیصلے) کے ذریعے اِن معاملات کا حل کرنا ہے، نہ کہ اِن پر مباہلے کرنا۔ ہم شرعی عدالتوں میں بیٹھتے ہیں اور قواعد کی تطبیق اس انداز سے کرتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

البينة على من ادعى واليمين على من أنكر
[دلائل دینا مدعی کے ذمے ہے، اور قسم اٹھانا انکار کرنے والے پر ہے]

ہم قسم اٹھانے کے وسیلے کو اختیار کریں گے، اس قسم کی چیزوں کا مباہلہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، اور اگرچہ ہم مباہلہ کر بھی لیں، مباہلے سے حقوق)العباد) ساقط نہیں ہوتے۔ میں تم سے کہوں گا کہ خود پر تشدد مت کرو، کیونکہ اس سے تمہارے اوپر خود یہ تشدد پہنچ جائے گا۔ اگر تم شرعی محکمے میں بیٹھتے ہو، تو تمہارے پاس اس معاملہ میں باقاعدہ آزادی ہو گی، جیسا کہ ہمارے ائمہ عظام کی فقہ میں وارد ہوتا ہے۔

امام الزھریؒ کہتے ہیں :

وقعت الفتنة وأصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم متوافرون فأجمعوا أن كل مال أو دم أصيب بتأويل القرآن فإنه هدر
[فتنہ پیدا ہوا اور اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اکٹھے ہوئے، اور اس بات متفق ہو گئے کہ جو بھی خون اور موال کی حرمت کی پامالی کسی قرآن کی تاویل کی بنیاد پر ہوئی ہے، وہ تلف ہے]

سوم قسم : ان اجتہادی امور پر جن پر ہم پہنچے اور تمہارے گروہ کو خبرداری کے ساتھ مطالعہ کرنے کے بعد متصف کیا، ہم نے شروع میں ہی یہ بات بیان کر دی تھی، کہ ان کا تعلق 'احکام النوازل' سے ہے۔ اگر ہم درست ہوتے ہیں، تو یہ محض

اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے ہے، اگر ہم نے غلطی کی ہے، تو ہم اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہیں اور توبہ کرتے ہیں اور یہ بات معلوم ہے کہ اجتہادی امور پر مباہلہ نہیں کیا جاتا ہے، کیونکہ مجتہد کو دو اجر (درست ہونے کی صورت میں) اور ایک اجر (غلط ہونے کی صورت میں) ضرور ملتا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اخلاص اور قبولیت کا سوال کرتے ہیں۔

ششم : مباہلہ کا امر بہت عظیم اور خطرناک معاملہ ہے، اے عدنانی، میں تمہیں اللہ کے لیے کہتا ہوں کہ تم اُن لوگوں میں سے نہ ہو جانا، جو اس طریقے (مباہلہ) کو مجاہدین کے مابین شروع کرنے والے ہیں !

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں :

إذا أصر بعد ظهور الحجة ثم قال: وقد دعي بن عباس إلى ذلك ثم الأوزاعي ووقع ذلك لجماعة من العلماء ومما عرف بالتجربة أن من باهل وكان مبطلًا لا تمضي عليه سنة من يوم المباهلة، ووقع لي ذلك مع شخص كان يتعصب لبعض الملاحدة فلم يقم بعدها إلا شهرين

[اگر وہ حجت کے ظاہر ہونے کے بعد بھی اصرار کرے، اور پھر کہا کہ ابن عباسؓ اور الاوزاعیؒ نے بھی اس طرف گئے ہیں، اور یہ علماء کی جماعت کے ساتھ بھی ہوا جنہوں نے تجربہ سے یہ بات سیکھی کہ جو بھی مباہلہ کرے، اور وہ باطل پر ہو، اُس پر ایک سال سے زائد کا عرصہ مباہلہ کے دن کے بعد سے نہیں گزرتا۔ میرے ساتھ بھی ایسا واقعہ پیش آیا جس میں ایک شخص بعض ملحدین کی طرف راغب تھا، تو وہ (مباہلہ کے بعد) دو مہینے سے زائد نہ ٹھہر سکا]

شارح نونیۃ ابن القیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

أنها -أي المباهلة- لا تجوز إلا في أمر مهم شرعًا ووقع فيه اشتباه وعناد لا يتيسر دفعه إلا بالمباهلة فيشترط كونها بعد إقامة الحجة والسعي في إزالة الشبه وتقديم النصح والإنذاروعدم نفع ذلك ومساس الضرورة إليها

[یہ (مباہلہ) سوائے کسی اہم شرعی معاملہ کے علاوہ جائز نہیں اور وہاں پر جائز ہے جہاں پر شک و شبہ اور تکبر پایا جائے، جس کو رفع بغیر مباہلہ کے لیے نہ کیا جاسکے۔ پس ضروری ہے کہ اس پر اتمامِ حجت کیا جائے، اور اس کے شبہات کا ازالہ کرنے کی

کوشش کی جائے، اور نصیحت اور تنبیہ کی جائے، اور اس سے کوئی فائدہ حاصل نہ کیا جائے اور بغیر ضرورت کے اس کا ہاتھ نہ لگایا جائے]

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا عذر رکھتے ہیں، لیکن اس عذر کو مزید تقویت دینے کی غرض سے اور اس بات کی یقینی بنانے کے لیے کہ اتمامِ حجت کی جائے، اور تمام شبہات کے ازالہ کی کوشش کی جائے، ہم بعض صوتی یا ویڈیو کی صورت میں گواہیوں کو پیش کریں گے، جس سے متعلق عدنانی نے ہم سے مباہلہ کیا ہے، اس سے قبل کہ ہم اس پر مباہلہ کریں۔ اور یہ مدت عدنانی کو ایک مہلت کی صورت میں دی جارہی ہے، جس میں وہ اپنے اوپر غور و فکر کرتے ہوئے محاسبہ کرے اور اللہ کے سامنے اکیلے پیش ہونے کو یاد کرے، کیونکہ اس نے بہت ہی خطرناک معاملے کو پیش کیا ہے۔ شاید یہ ممکن ہے کہ اس نے جس بات پر ہم سے مباہلہ کیا، وہ اس کو نہ جانتا ہو اور نہ ہی اس کے علم میں وہ باتیں لائی گئی ہوں یا اس نے یہ (مباہلے کا قدم) غصہ میں اٹھایا ہو۔

اختتاماً: میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے یہ بات نہ ہی کسی کمزوری کی وجہ سے اور نہ ہی فرار اختیار کرنے کے لیے بیان کی ہے، بلکہ میری یہ نصیحت عدنانی کے لیے خالصتاً اللہ کی رضا کے لیے ہے۔ اگر عدنانی رجوع کر لے، پس الحمد للہ، وگرنہ میں اس سے مباہلہ کرنے کے لیے پر عزم ہوں۔ ان شاء اللہ، اپنے کلام پر جیسا کہ اس میں تفریق کر دی گئی ہے۔ میں اللہ کو گواہ بنا کر یہ بات کہتا ہوں کہ میں اس (مباہلہ کے) معاملہ کو اُس (عدنانی) پر (اللہ کے (خوف کی وجہ سے ناپسند کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف یہ شکایت کرتا ہوں: اے اللہ، میں آپ کی قسم اٹھاتا ہوں کہ میں عدنانی کے ساتھ مباہلہ ہر گز نہ کرتا، اگر اُس نے مجھ سے مباہلہ نہ کیا ہوتا، اور اگر میرا اِس مباہلے سے خاموشی اختیار کرنا ان کے لیے منہج جماعت الدولۃ کے درست ہونے کی ایک نئی دلیل نہ سمجھ لی جاتی، تو میں مباہلہ نہ کرتا۔

اے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب، زمینوں اور آسمانوں کے بنانے والے، عالم الغیب کی خبر رکھنے والے، آپ اپنے بندوں کے درمیان اختلافات پر فیصلہ فرما دیجیے، ہمیں اس بات کی طرف اپنے اذن سے ہدایت دیجیے جس میں ہم اختلاف

کر رہے ہیں، بلاشبہ آپ جسے چاہتے ہیں سیدھے راستے کی طرف رہنمائی عطافرمادیتے ہیں۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد و علی الہ وصحبہ وسلم

والحمدللہ رب العالمین

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (النساء: ٦٥)

سو قسم ہے تیرے پروردگار کی ! یہ مومن نہیں ہو سکتے، جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں اور کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں (۴: ۶۵)

ویڈیو لنک :

https://www.youtube.com/watch?v=sKDUnmZFdiQ

انگریزی ترجمہ :

http://justpaste.it/g1ph

بسم اللہ الرحمن الرحیم

البصیرۃ میڈیا برائے نشر واشاعت

گواہیوں کا سلسلہ (۱)

شیخ ابو سلیمان المہاجر

-حفظہ اللہ -

[ویڈیو کا آغاز ہوتا ہے]

قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّـهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۖ وَسُبْحَانَ اللَّـهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِين

[آپ کہہ دیجئے میری راہ یہی ہے۔ میں اور میرے متبعین اللہ کی طرف بلا رہے ہیں، پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ۔ اور اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں نہیں] (۱۲:۱۰۸)

اہم نکات جو شیخ نے اپنی اس گواہی میں بیان کیے درجہ ذیل ہیں :

- شیخ بغدادی کا شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کی محکم بیعت سے انکار
- جماعت الدولہ کا اس بات کا اقرار کرنا اور اس بات کو تسلیم کرنا کہ تنازعہ کو شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ پر فیصلہ پر چھوڑ دیا جائے اور اُن کی جانب سے فیصلے کا انتظار کیا جائے
- شدت پسندی اور باطل تاویلات کی بنیاد پر اسلامی اصولوں کو وضع کرتے ہوئے مسلمانوں کو قتل کرنے کے لیے حجت قائم کرنا

[گواہی کا آغاز ہوتا ہے]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی اشرف الانبیاء وسید المرسلین، نبینا محمد، وعلی آلہ وصحبہ أجمعین

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں :

[مگر جو ظالم ہیں بے سمجھے اپنی خواہشوں کے پیچھے چلتے ہیں تو جس کو خدا گمراہ کرے اُسے کون ہدایت دے سکتا ہے؟ اور اُن کا کوئی مددگار نہیں]
(٢٩:٣٠)

اور فرمایا :

[اور اس طرح ہم اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں (تاکہ تم لوگ اُن پر عمل کرو) اور اس لئے کہ گنہگاروں کا رستہ ظاہر ہو جائے]
(٥٥:٦)

یہ میری شہادت (گواہی) ہے اُن واقعات سے متعلق جو میں نے شام میں دیکھی اور سنی ہیں، اوراس سے متعلق مجھ سے قیامت کے دن سوال کیا جائے گا، جہاں پر کسی کو مال اور نہ ہی اولاد کوئی فائدہ دے گی، بلکہ وہی وہاں کامیاب ٹھہرے گا، جو اللہ تعالیٰ کے سامنے قلبِ سلیم لے کر آئے۔

یہ شہادت اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے دیتا ہوں تاکہ بدگمانی دور ہو اور حجت قائم ہو سکے، اور لوگوں پر حق بات کو واضح کیا جا سکے، تاکہ وہ سچے اور جھوٹے میں تمیز کر سکیں، مصلح اور مفسد میں تفریق کر سکیں، اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ مفسد اور مصلح کون ہے !

میں نے یہ گواہی اُس وقت تک نہ دی جب تک مجھ پر اس کی ضرورت واضح نہ ہو گئی، جب میں نے دیکھا کہ لوگوں کے درمیان، عمومی طور پر مسلمانوں سے متعلق اور خصوصی طور پر مجاہدین سے متعلق کثرتِ کلام بڑھ گیا ہے، جو میدانِ شام اور اِن ساحاتِ شام سے باہر بھی گفتگو کا موضوع بننے لگا ہے کہ جماعت الدولۃ سے متعلق ارضِ واقعہ اور مبارک ارضِ شام میں کیا واقعات رونما ہو رہے ہیں ! میں نے اس پر تب تک

فیصلہ نہ کیا جب تک مجھ سے بھائیوں نے اِس شہادت دینے کا مطالبہ نہ کیا، جو عدنانی کے مباہلہ کے بعد ہمارے سامنے پیش آیا۔ اس لیے مجھ پر لازم تھا کہ میں اس بات کی وضاحت کروں جس کا میں علم رکھتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

[اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو اسے چھپالے وہ گنہگار دل والا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے] (۲:۲۸۳)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

[کیا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا ضرور بتایئے یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے اب آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا آگاہ ہو جاؤ جھوٹی بات بھی اور جھوٹی گواہی بھی (سب سے بڑے گناہ ہیں) آگاہ ہو جاؤ جھوٹی بات بھی اور جھوٹی گواہی بھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے مسلسل دہراتے رہے اور میں نے سوچا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش نہیں ہوں گے]

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :

[گواہی دینے والے پر لازم ہے کہ وہ جب بھی اس کو شہادت دینے کا کہا جائے تو ضرور دے]

پس میں اللہ عزوجل سے مدد مانگتے ہوئے یہ بیان کرتا ہوں :

سب سے پہلے جماعت الدولۃ کی شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ ورعاہ سے متعلق بیعت کے معاملہ میں بیان کرتا ہوں۔

میں اُس قصہ کا ذکر کرنے لگا ہوں جو میرے سامنے کچھ بھائیوں کی ملاقات میں پیش آیا، جب جماعت الدولۃ نے مجھے جماعت الدولۃ اور جبھۃ النصرہ کے درمیان ثالث کے طور پر قبول کیا، جب پہلا فتنہ ظاہر ہوا جب انہوں نے اپنی دولت کا اعلان (شام میں) کیا، جب یہ خبر پھیلنا اور نشر ہونا شروع ہوئی کہ بغدادی کی بیعت شیخ ایمن الظواہری کے ساتھ ایک کامل (مکمل) بیعت نہیں ہے، جیسا کہ اُن کی جانب سے دعوی کیا جارہا تھا کہ یہ بیعت فقط 'نصرت و محبت' کی بیعت ہے، جیسا کہ ان کے شرعی ابو بکر قحطانی نے اُس کی تفصیل بیان کی، اور مجھے نہیں علم وہ کس 'قسم' کی بیعت کی بات کر رہا تھا۔ ہم اِس معاملہ میں تعجب میں مبتلا ہوئے اور ہم نے اِس معاملہ کو بغدادی اور اُن کے شرعی (ابو بکر قحطانی) کے سامنے بیان کیا، اور بغدادی نے اس کا رد کرتے ہوئے جواب دیا'' : معاذ اللہ، ہماری گردنوں پر شیخ ایمن الظواہری کی سمع و طاعت پر، مشکل اور آسانی میں، حقیقی (کامل) بیعت موجود ہے۔ ''ہم پر اُسی بات کی تصدیق ہوئی جس کا ہمیں شروع سے ہی علم تھا، کہ وہ (بغدادی) تنظیم قاعدۃ

الجہاد (مرکزی) کے ایک سپاہی ہیں، اور وہ بھی اسی طرح اپنے امیر (شیخ ایمن الظواہری) کی اطاعت کے پابند ہیں، جس طرح دیگر علاقوں کے مسوؤلین پابند ہیں۔

اے اللہ میں گواہی دیتاہوں کہ میں نے بغدادی کو یہ بات خود کہتے ہوئے سنی جب اُس نے کہا: اُن (جماعت الدولہ) کی گردنوں پر شیخ ایمن الظواہری کی) کامل) بیعت ہے۔

دوسرا معاملہ جبھۃ النصرہ اور جماعت کے درمیان تنازعہ کا ہے کہ اِس معاملہ کا فیصلہ شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ ورعاہ کریں اور یہاں پر میں ایک اور واقعہ بیان کرنا چاہوں گا جو پہلی ثالثی کے وقت پیش آیا۔ جب ہم اس مسئلہ کو حل کرنے سے متعلق بحث کر رہے تھے۔

تو بغدادی نے مجھ سے کہا :
اگر شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ مجھے حکم دیں کہ شام کے معاملہ کو کسی دوسرے شخص کے سپرد کردو، تو میں اُس پر عمل کروں گا۔

اس معاملہ پر جواب کے انتظار کا سب کو علم تھا اور لوگوں میں بھی یہ خبر پھیل چکی تھی اور تمام مجاہدین اِس سے متعلق سوچ رہے تھے، کہ ' کب اِس کا فیصلہ نشر کیا جائے گا '

اس معاملہ سے متعلق دوسری دلیل یہ ہے کہ یہ ہمارے (جبھۃ النصرہ) اور اِن (جماعت الدولۃ) کے امیر شیخ ایمن الظواہری کے فیصلہ پر راضی تھے، کہ اِن سے جب پہلے فتنے کے دوران مطالبہ کیا گیا کہ شرعی عدالت قائم ہو جائے، جو جبھۃ النصرہ اور جماعت الدولۃ کے درمیان فیصلہ کرے، تو انہوں نے اِس شرعی عدالت کا انکار کیا اور واپس ہو گئے، اور اپنے اِس فعل کی تائید میں یہ دلیل پیش کی کہ وہ شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ ورعاہ کے جواب کا انتظار کر رہے ہیں، اس لیے کسی دوسرے حکم کی کوئی حاجت نہیں ہے۔

اے اللہ میں گواہی دیتاہوں کہ بغدادی نے صراحت سے اِس بات کی وضاحت کی کہ وہ شیخ ایمن الظواہری کے قاضی اور حکم ہونے پر راضی ہے، اور عدنانی نے اس کے برعکس بیان دیا۔

اے اللہ، ہم میں سے جو بھی جھوٹا ہو، اس پر آپ اپنی لعنت کیجیے، اور اس سے متعلق ہمیں اپنی نشانی دکھائیں اور اُسے عبرت کا نشان بنادیں۔

تیسری بات، اِن کا غلو جس میں وہ مسلمانوں کے قتل کا جواز پیش کرتے ہیں۔

بغدادی کے ساتھ ایک دوسری ملاقات میں (شاید یہ وہی ملاقات تھی جس میں اُس سے اعتراف کیا کہ اُس کی بیعت شیخ ایمن کے ساتھ ہے یا اُس سے قبل ملاقات میں یہ بات بیان ہوئی)، بغدادی نے شیخ ابو ماریہ (قحطانی) کو قتل کرنے کی دھمکی دی، اور مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں یہ پیغام ابو ماریہ (قحطانی) تک پہنچادوں :
اللہ کی قسم، ہم ابو ماریہ (قحطانی) کو اُسی طرح قتل کریں گے جیسا کہ ہم نے اُس کے چچا کے لڑکے ناظم الجبروی کی قتل کیا ہے۔

پھر اُس (بغدادی) نے شیخ ابو ماریہ (قحطانی) کے بارے میں کہا :
وہ ہمارے پاس تائب شُرطہ (عراقی سیکورٹی کارکن) کی حیثیت سے آئے تھے، اور بھائیوں نے اُس کی توبہ کو قبول کیا، اور میں اُس کے ساتھ شُرطہ کا معاملہ ہی کروں گا (یعنی مرتد کے طور پر)، اگر وہ اِن میں سے کوئی کام کرے گا: اگر وہ دولۃ سے قتال کرے، اگر وہ لوگوں کو دولۃ سے قتال کی طرف ابھارے یا اگر وہ لوگوں کو دولۃ سے متعلق 'علم و آگاہی' دے۔

میں نے بغدادی سے سوال کیا کہ تمہارا 'علم و آگاہی' دینے سے کیا مراد ہے تو جواب دیا گیا کہ 'اگر وہ (دولۃ سے متعلق) گفتگو کرے'۔

اور بغدادی نے کہا :
میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں، اگر مجھ پر یہ ثابت ہو گیا کہ وہ اِس فتنہ کے پیچھے ہے، اور خروج کرنے کا سبب بنا ہے، جس کی وجہ سے جبھۃ النصرہ اور خراسان میں (قاعدۃ الجہاد) کی قیادتِ عامہ کے ساتھ ربط کیا گیا ہے، تو میں اُس کے ساتھ وہی معاملہ کروں گا، جو ناظم الجبروی کے ساتھ کیا۔

اور بغدادی نے شیخ فاتح (ابو محمد جولانی حفظہ اللہ ورعاہ) کو بھی دھمکی دی اور کہا :
اللہ کی قسم! اگر ہم پر یہ ثابت ہو گیا کہ وہ جماعت (جبھۃ النصرہ) کو خراسان کے ساتھ ملانے والوں میں شامل ہے، تو اُس کو قتل کر دیں گے۔

پھر بغدادی نے مزید اس مجرمانہ اقدام کی تائید میں دلائل دیتے ہوئے کہا :
مگر اللہ کی قسم میں اُن کے ساتھ غداری نہیں کروں گا، اگر میں نے یہ ارادہ کیا کہ اِن میں سے کسی کو قتل کروں، تو میں اسے تین دن دوں گا کہ وہ اپنی محافظت اور امنیت کے معاملات کو تبدیل کر لے اور تیاری کر لے۔ بہت عجیب ہے کہ کس طرح یہ لوگ مسلمانوں کو اس انداز سے قتل کرنے کی تائید میں ایسے دلائل دیتے ہیں، اور یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔

اور جب میں نے اُن کے اِس کلام پر اعتراض کیا اور کہا :

تم کس طرح مسلمان مجاہدین کو قتل کر سکتے ہو؟

تو اس (بغدادی) نے جواب دیا :

لاحول ولا قوۃ الا باللہ !

پھر اپنے نائب ابو علی انباری سے کہا کہ وہ جواب دے :

تو اس نے جواباً کہا :

امام نووی ؒ صحیح مسلم کی شرح میں بیان کرتے ہیں، جس کسی کا شر بھی اُس کو قتل کیے بغیر ختم نہ کیا جاسکے، تو اسے قتل کر دیا جانا چاہیے۔

میں اِس جواب کو سن کو دہل گیا کہ کس طریقے سے یہ فاسد تشریح و تفسیر کی گئی ہے۔

بغدادی نے کہا :

میں شامی لوگوں کے ساتھ وہ معاملہ نہیں کروں گا جو میں عراقی لوگوں کے ساتھ کرتا ہوں، کیونکہ عراقی جماعت (الدولۃ) کی سیاست سے واقف ہیں (یعنی منہج دولۃ کو سمجھتے ہیں)۔

سبحان اللہ ! پھر یہ لوگ سامنے آتے ہیں اور شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ ورعاہ کے فیصلے کا انکار کرتے ہیں، اور یہ متنازعہ دعوی کرتے ہیں کہ شیخ ایمن حفظہ اللہ سایکس پیکو کی حدود کو مانتے ہیں، پھر آپ دیکھیں کہ (اِدھر) یہ کیا معاملہ کر رہے ہیں َ !

اور ہم یہ قابل توجہ بات ذکر کرنا چاہتے ہیں کہ جو شیخ ابو عبداللہ الشامی حفظہ اللہ ورعاہ نے بیان کیا ہے، وہ اُس شرعی موقف کو بیان کرتا ہے جس کی جبهۃ النصرہ تائید کرتی ہے، اور اُن کا یہ بیان جبهۃ النصرہ کی شرعی لجنۃ) شرعی کمیٹی) نے نشر کیا ہے۔

اے زمین و آسمان کے رب، اے قوت والے، اے عزیز اللہ، اے جبار، اے متکبر، آپ کے بندے ابو محمد عدنانی نے آپ کے بندے ابو عبداللہ شامی کی تکذیب اپنے بیان میں کی، اور میں نے اِس پر گواہ ہوں جو میں نے دیکھا اور جس کا مجھے علم تھا، اگر میں نے لوگوں پر اپنی شہادت میں جھوٹ بولا یا تلبیس یا تدلیس سے کام لیا، جس کا تذکرہ میں نے اپنی اِس شہادت میں کیا، تو اے اللہ، آپ اُس جھوٹے پر اپنی لعنت فرما دیجیے اور اسے دوسروں کے لیے عبرت کا نشان بنا دیجیے۔

] جنہوں نے ظلم کیا ہے وہ بھی ابھی جان لیں گے کہ کس کروٹ الٹتے ہیں] (٢٦:٢٢٧ (

والحمدللہ رب العالمین

[گواہی ختم ہوئی]

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے صوتی پیغام سے ایک صوتی اقتباس، جہاں وہ اِس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ جماعت الدولۃ نے اِس معاملہ کو اُن کی طرف اٹھایا، اِس کے قبل کہ وہ اِس امر کا فیصلہ کرتے :

ششم: مجھے دونوں جانب سے خطوط موصول ہوئے اور اس کے علاوہ دوسری اطراف سے بھی پیغامات پہنچے۔ میں نے اس پس منظر میں خراسان میں اپنے بھائیوں اور) خراسان سے) باہر بھائیوں سے مشورہ کیا، اور اپنے رب سبحانہ وتعالیٰ سے استخارہ کرنے کے بعد۔۔(آواز ماند پڑنا شروع ہوتی ہے)

شیخ ابو عبداللہ شامی حفظہ اللہ کے بیان سے صوتی اقتباس جس میں وہ شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے فیصلہ سے متعلق بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اُس پر دونوں فریقین راضی تھے۔

پس ہم (شوریٰ جبہۃ النصرہ) نے اطاعت (بغدادی) کے معاملہ میں توقف اختیار کیا اور اس معاملہ کو شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے فیصلے پر موقوف کر دیا، جس پر دونوں فریق اس مسئلہ پر اُن کے حکم (فیصلہ کرنے والے) اور قاضی ہونے پر راضی تھے۔ اس پر مزید یہ بھی کہ شیخ (ایمن الظواہری) دونوں فریقین کے مطلقاً امیر ہیں، پس اس وجہ سے اُن کے فیصلے کو تسلیم کرنے پر ہم سب دو جانب سے پابند تھے۔۔۔(آواز ماند پڑنا شروع ہوتی ہے)

[ویڈیو اختتام پذیر ہوئی]

جہاد بصیرت پر !

منگل 17 جمادی الاوّل، 1435ھ بمطابق 18 مارچ، 2014ء

ویڈیو لنک :

http://vimow.com/watch?v=7ulvj6ym7Ko

انگریزی ترجمہ :

http://justpaste.it/esbi

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

البصیرۃ میڈیا برائے نشر واشاعت

گواہیوں کی سلسلہ (۲)

شیخ ابو فراس السوری

-حفظہ اللہ -

[ویڈیو کا آغاز ہوتا ہے]

قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّـهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۖ وَسُبْحَانَ اللَّـهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِين

[آپ کہہ دیجئے میری راہ یہی ہے۔ میں اور میرے متبعین اللہ کی طرف بلا رہے ہیں، پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ۔ اور اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں نہیں] (۱۲:۱۰۸)

اہم نکات جو شیخ نے اپنی اس گواہی میں بیان کیے درجہ ذیل ہیں :

○ جماعت الدولۃ کی طرف سے شیخ خالد السوری کو قتل کی دھمکی دینے پر گواہ ہونا

○ جماعت الدولۃ کا لوگوں کی تکفیر ایسے اعمال کی بنیاد پر کرنا جو گناہ نہیں ہیں، بلکہ نیک اعمال ہیں، اور اِس پر گواہ ہونا

[شیخ ابو فراس السوری کی مختصر سوانح حیات]

شیخ ابو فراس السوری (شامی) ۱۳۶۹ھ (۱۹۴۹ء) میں دمشق کے مضافاتی علاقہ میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے ملٹری یونیورسٹی میں شمولیت اختیار کی اور وہاں سے سیکنڈ لیفٹیننٹ کے عہدے پر سند حاصل کی۔ اُن کو اسلامی نظریات کی بنیاد پر اُن کے عسکری منصب سے ۱۹۷۹ء میں ہٹا دیا گیا، جس کی وجہ توپ خانہ سکول میں پیش آنے والے حادثات تھے۔

افغانستان میں قیام کے دوران، شیخ ابو فراس نے ۱۹۸۳ء میں شیخ عبداللہ عزامؒ اور شیخ اسامہ بن لادنؒ سے ملاقات کی، جہاں پر آپ مجاہدین کی تربیت اُن مخصوص تربیتی مراکز میں کرواتے رہے جو انڈیا، انڈونیشیا، برما اور ایران میں عملیات کرنے کے لیے قائم کیے گئے تھے۔

وہ شیخ اسامہ بن لادنؒ کی طرف سے پاکستان میں جہاد کی دعوت دینے کے لیے نمائندہ تھے، اور اُنہوں نے پاکستان میں امرائے جہاد کے وفد سے ملاقات کی، جن میں سمیع الحق شامل ہیں، جو حقانی مدرسہ کے مہتمم اعلیٰ تھے، جہاں سے بہت سے افغانی اور طالبان علماء نے سندِ فراغت حاصل کی۔

انہوں نے جماعت اہلحدیث کو ایک جہادی جماعت کا قیام عمل میں لانے پر قائل کرنے کے لیے بھی ایک کلیدی کردار ادا کیا، اور اُن کی بعض قیادت سے ملاقات کی۔ علاوہ ازیں، بعض اُن کے کردار کی وجہ سے راغب ہوئے اور ایک نئی جماعت کا قیام عمل میں لائے، جماعت الدعوۃ اور عسکری جماعت لشکرِ طیبہ، جس کو شیخ ابو فراس نے تربیت دی جبکہ اُس کی مالی معاونت شیخ اسامہؒ کی طرف سے آتی رہی اور جس کی قیادت زکی الرحمٰن کر رہے تھے۔

شیخ ابو ابراہیم عراقی اور شیخ ابو فراس نے حکمت یار کے لیے' تندرفتار جوابی قوت 'کا لشکر تیار کیا۔ شیخ ابو فراس، شیخ ابو عبیدہ بنشیری اور شیخ ابو حفص مصری مل کر 'ماسدہ مجلس عسکری شوری 'کا قیام عمل میں لائے۔ انہوں نے شیخ ابو مصعب زرقاویؒ سے بھی ملاقات کی اور ارضِ شام میں اپنی (جہادی) کاوشوں کے خطوط کو استوار کرنے کے حوالے سے اکٹھا کام کیا۔ امریکی مداخلت کے وقت، انہوں نے پاکستانی مجاہدین کے اہلِ خانہ کو محفوظ جگہوں پر منتقلی کے لیے بھی کام کیا۔

۲۰۰۳ء میں آپ یمن ہجرت کر گئے، اور وہاں پر ۲۰۱۳ء تک سکونت اختیار کی اور پھر شام کی طرف ہجرت کر گئے، جہاں جبهة النصرہ اور جماعت الدولۃ کا آپس میں تنازعہ شروع ہوا۔ انہوں نے شیخ ابو خالد السوریؒ کے ساتھ مل کر اِن تنازعات کو حل کرنے کے لیے بے تحاشا کوششیں صرف کیں، تاہم اُن کی یہ کاوشیں جماعت الدولۃ کی ہٹ دھرمی کے سبب ناکام ہو گئیں۔ وہ تنظیم القاعدۃ الجہاد کی شام میں شاخ جبهة النصرۃ میں شامل ہیں اور اُس کے رسمی ترجمان ہیں، اور اب تک تنظیم میں موجود ہیں۔

[گواہی کا آغاز ہوتا ہے]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد المرسلين، نبينا محمد، وعلى آله وصحبه أجمعين، اما بعد

میں نے اس بات سے متعلق نہیں سوچا تھا کہ میں دولۃ کے متعلق گفتگو کروں گا اور جو اس نے امتِ مسلمہ پر جرائم کیے ہیں، اس پر بات کروں گا، بلکہ یہ تعارض اسلام کے خلاف بھی کیا گیا ہے، لیکن عدنانی کے بیان کے بعد، جس میں اس نے ہمارے بھائی ابو عبداللہ شامی پر جھوٹ اور بہتان کی تہمت لگائی اور انہیں دعوتِ مباہلہ دیا، پس اِس کو دیکھتے ہوئے میں اس معاملہ پر دو نکات سے متعلق بات کروں گا، اس میں پہلا نکتہ شیخ ابو خالدؒ کا قضیہ ہے، اور دوسرا قضیہ اِن سے متعلق یہ بیان کروں گا کہ یہ نیک اعمال کی بنیاد پر تکفیر کرتے ہیں۔

جہاں تک شیخ ابو خالد السوریؒ کی تکفیر کرنے کا قضیہ ہے :

اسی جگہ پر، میری شیخ ابو خالد السوری (رحمہ اللہ) سے ملاقات اُن کی شہادت سے کچھ گھنٹے قبل ہوئی،
اور انہوں نے مجھ سے کہا :
انہوں (دولۃ) نے مجھے (شیخ ابو خالد السوری) کو اپنی 'سیاہ فہرست' میں ڈال دیا ہے اور وہ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں۔
میں نے اُن کو مسکرا کر دیکھا اور کہا :
'زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے' (آپ کی موت کا وقت معین ہے)
انہوں نے جواباً کہا :
'اور آپ بھی احتیاط کریں کیونکہ آپ بھی اُن کا ہدف ہیں'
میں نے اس پر بہت زیادہ تبصرہ نہ کیا اور انہیں جواب دیا :
'ہم اس کی پرواہ نہیں کرتے، ہماری زندگی کے معاملات اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔'
لیکن اُن کو میری طرف سے یہ ٹھنڈا مزاج پسند نہ آیا، اور مجھ سے اصرار کیا کہ ہم اپنی احتیاط کریں اور کہا کہ ہم لوگ اِن (دولۃ) کا ہدف ہیں اور اس فہرست میں سب سے اوپر ہیں۔

میں نے اُن سے کہا :
'ہم اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں اور آپ اپنا خیال رکھیں'

اور انہوں نے اس بات کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ :
'مجھ تک اُن (الدولہ) کی طرف سے بہت سی دھمکیاں پہنچیں ہیں۔ میں یہ بات کسی ظن کی بنیاد پر نہیں کر رہا، بلکہ اُن کی طرف سے مجھے کثیر تعداد میں دھمکیاں ملی ہیں اور انہوں نے مجھے اس معاملہ پر تنبیہ کی ہے '

اس کے اگلے دن، صرف کچھ گھنٹوں بعد ہی، مجھے اُن کی شہادت کی خبر ملی، اللہ تعالیٰ اُن پر رحم فرمائیں۔

جہاں تک دوسرے نکتہ کا تعلق ہے، جس کا قضیہ یہ ہے کہ وہ نیک اعمال پر تکفیر کرتے ہیں :

پہلے دن سے جب سے یہ تنازعہ دوسری جماعتوں اور ان (دولۃ) کے مابین شروع ہوا، شیخ ابو محمد جولانی اور ہماری طرف سے کوششیں شروع ہوئیں تاکہ سب کے ساتھ مل کر کسی مصالحت کی طرف جایا جائے اور ان تمام تنازعات کو حل کیا جائے، ہم جماعت الدولۃ کے پاس گئے تاکہ صلح کی جاسکے اور مسئلہ کو ختم کیا جاسکے،
اور میری پہلی ملاقات میں ابو علی انباری (عراق) نے کہا :
'آپ لوگ کیا چاہتے ہو؟' ہم نے اُس سے کہا :
'ہمارے پاس تین نکات ہیں، جو کہ ایک حل کی شکل پیش کرتے ہیں۔
اول : فریقین آپس میں جنگ بندی کرلیں۔
دوم : قیدیوں کا تبادلہ کریں۔
سوم : غیر جانبدار شرعی عدالتوں کا قیام کیا جائے، جو کہ تمام تنازعات میں اپنا فیصلہ کرے۔ '

لیکن اس معاملہ کو (انباری نے) مسترد کردیا۔

اور یہ معاملہ اُس لجنہ (کمیٹی) کے سامنے ہوا جس میں جبہۃ النصرہ کی جانب سے چار (4) بھائی شامل تھے، جس میں ابو حسن تفتنازی، بندۂ فقیر (شیخ ابو فراس السوری)، ابو ھمام الشامی اور ابو عبیدہ تونسی (جو مکتبِ عسکری میں مسوؤلِ شرعی ہیں) تھے اور اس میں بھائی ابو عبداللہ تھے جن کا تعلق 'الفاروق' سے تھا، بھائی منصور جن کا تعلق 'اجناد الاقصیٰ' سے تھا اور شیخ عبداللہ محیسنی، یہ تمام افراد اس میں موجود تھے۔

پھر اِس (ابو علی انباری) نے ہم پر ملامت کی
کہ ہم کس طرح اُن (دولۃ) اور 'مرتدین' کے درمیان مصالحت کروا سکتے ہیں؟

ہم نے جواب دیا :
’ہم اُن کو مرتدین نہیں سمجھتے ‘

اُس نے جواب دیا :
’اسی نکتہ پر ہمارااور تمہارا اختلاف ہے‘ (مطلب کہ اُن پر یہ حکم لگانا کہ آیا یہ مسلمان ہیں یا مرتدین) اور ہم سے اصرار کیا کہ ہمیں اِن (الدولۃ (اور ’’مرتدین‘‘ کے درمیان مصالحت کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔

اس موضوع پر طویل بحث و مباحثہ کے بعد اُس نے کہا :
’مجھے چھوڑ دو تاکہ میں (اپنے بڑوں سے) مشاورت کر لوں ‘

پھر وہ ڈیڑھ گھنٹے کے بعد آیا اور کہا :
’ہم آپ کو اپنے فیصلے سے صبح آگاہ کریں گے ‘

اگلے دن ہم صبح اُس کے پاس گئے، اور اُن کی جانب سے یہ اعلان کیا گیا کہ انہوں نے ابو سعد حضرمی کو قتل کر دیا ہے، جو کہ جبھۃالنصرہ کے رقہ (شام کا شہر) کے امیر تھے۔

ہم نے اس (ظلم کے) معاملہ کو جانے دیا اور اس کو بات چیت کا موضوع نہ بنایا، تاکہ ہم مصالحت کی طرف اپنی توجہ کو مرکوز کر سکیں، لیکن اس کے بعد اُس (ابو علی انباری) نے مداخلت کی اور کہا کہ وہ جبھۃالنصرہ کے ارکان کے ساتھ اکیلے ملاقات کرنا چاہتا ہے، پس ہم ایک دوسرے کمرے میں گئے،

اور اُس نے کہا :
’تم نے کیا کیا؟ ‘

ہم نے کہا :
’ہم نے کیا کیا ہے؟ ‘

اس نے کہا :

’تم نے کیا کیا؟ کیا تمھیں نہیں پتہ تم کیا کر رہے ہو؟ ‘

ہم نے کہا :

’ہم نے کیا کیا؟ آپ ہی ہمیں بتا دو ‘ !

اُس نے کہا :

’تم کس طرح اپنا جھنڈا ہمارے دار عزہ (علاقہ کا نام) کے مرکز پر لہرا سکتے ہو؟ ‘

ہم نے جواب دیا :

’ہم نے دار عزہ (علاقہ کا نام) میں اپنا جھنڈا اس لیے بلند کیا تاکہ تمہارے عناصر (سپاہیوں) کی حفاظت ہو سکے، کیونکہ جیش الحر نے یہ طے کر لیا تھا کہ وہ اس مرکز پر حملہ کرے گی اور تمہارے سارے عناصر کو قتل کر دے گی یا قیدی بنا لے گی، لیکن جبھۃ النصرہ کے وہاں کے مسوئلِ عسکری نے مداخلت کی اور جیش الحر کو ایسا کرنے سے روکا، اور وہاں سے بھائیوں (جماعت الدولۃ کے سپاہیوں) کو لے گئے اور انہیں تمہاری طرف حفاظت کے ساتھ احترام و عزت سے بھیج دیا۔ ‘

اس نے کہا :

’ہمیں اِس کی کوئی حاجت نہیں ہے، حتیٰ کہ اگر وہ تمام دولۃ کے سپاہی بھی مار دیں، ہمیں تمہاری مصالحت کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اور تمہارا ہمارے مراکز پر جھنڈے لہرانا قابلِ قبول نہیں ‘

ہم نے کہا :

’ایک جھنڈے کی خاطر تم لوگوں کو مرنے کے لیے چھوڑ دو گے؟ وہ تمہارے بھائی ہیں، ہم اُس جھنڈے کو نیچے اتار لیتے ہیں، تم اپنے لوگوں کو وہاں بھیج دو۔ ‘

پھر میں نے اُس سے کہا :

’یہ صورتحال حکمت کا تقاضا کرتی ہے ‘

اس نے کہا :

'ہم اِس کی کوئی پرواہ نہیں کرتے، ہم انہیں فنا کر دیں گے یا خود فنا ہو جائیں گے '

میں نے کہا :
'یا شیخ، یہ صورتِ حال حکمت کا تقاضا کرتی ہے، میں تم سے سوال کرتا ہوں، کیا یہ چیز حکمت میں سے کہ آپ ابو سعد حضرمی جو الرقہ (شہر) کے جبہۃ النصرہ کے امیر ہیں کو قتل کرنے کا اعلان کریں؟ '

اس نے جواب دیا :
'ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں، یہ معاملہ ہمارے لیے اہمیت نہیں رکھتا '

میں نے پھر کہا :
'اس معاملہ کو چھوڑو کہ یہ تمہارے لیے اہم ہے یا نہیں ہے۔ میں تم سے سوال کر رہا ہوں کہ کیا یہ چیز حکمت یا سیاستِ شریعہ میں سے ہے کہ آپ اس قتل کا اعلان کریں؟ '

اس نے جواب دیا :
'ہمارے لیے یہ معاملہ اہم نہیں ہے '

پھر بھائی ابو عبیدہ تونسی نے اُس سے سوال کیا :
'تم نے اسے کیوں قتل کیا؟ '

اس (ابو علی انباری) نے جواب دیا :
'کیونکہ وہ مرتد ہے اور اُس نے اعتراف کیا کہ وہ مرتد ہے۔ '

ابو عبیدہ نے پھر سوال کیا :
'تم نے اسے کس چیز کی بنیاد پر مرتد قرار دیا؟ '

اس (ابو علی انباری) نے جواب دیا :
'وہ جیش الحر (FSA) سے بیعت لے رہا ہے۔ '

میں نے کہا :
'اے ابو علی ! کیا جیش الحر (FSA) سے بیعت لینا ارتداد ہے؟ وہ لوگوں کو (دعوت کے ذریعے) بلا رہا، تاکہ وہ جہاد پر بیعت کریں، یہ تو نیک (قابلِ محمود) عمل ہے۔

اُس (انباری) نے جواب دیا :
'ہاں، وہ مرتد ہے کیونکہ اس نے جیش الحر (FSA) سے بیعت وصول کی ہیں۔'

اِس تکفیر کی بنیاد نہ ہی گناہوں پر ہے اور نہ ہی کبائر گناہوں پر ہے، بلکہ اِس تکفیر کی بنیاد نیک اعمال پر ہے اور یہ بیان اس نے ابو عبیدہ تونسی، ابو الحسن تقتنازی اور میری موجودگی میں دیا۔

اور میں اپنی اِس شہادت پر اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں، اور میں اِس گواہی کو اللہ تبارک و تعالیٰ اور تمام مخلوقات کے سامنے دینے کے لیے تیار ہوں۔

جو بھی میں نے بھائی ابو خالد (رحمہ اللہ) اور بھائی ابو سعد الحضرمی (رحمہ اللہ) سے متعلق بیان کیا اور اس کی وضاحت کی کہ کیسے اُن (سعد الحضرمی) کو جیش الحر (FSA) سے بیعت لینے کی وجہ سے (دولۃ) نے قتل کیا، میں اس پر قسم اٹھاتا ہوں، اور اس بات پر زور دیتا ہوں، اور اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں کہ انہوں نے یہ بات بیان کی، اور میں نے ابو خالد السوریؒ اور ابو علی انباری کی طرف سے کہی گئی باتوں کو اپنے کانوں سے سنا اور یہ کسی کی جانب سے نقل نہیں کی جا رہیں، اور میں اس تمام (گواہی) پر اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں۔

وصلی اللہ وسلم علی سیدنا محمد و علی الہ و صحبہ اجمعین

[گواہی ختم ہوئی]

شیخ ابو عبداللہ شامی حفظہ اللہ کے بیان سے صوتی اقتباس جس میں وہ جماعت الدولۃ کی تکفیر کا تذکرہ کرتے ہیں :

[اولین خوارج کبائر گناہوں کی بنیاد پر تکفیر کرتے تھے، لیکن آج جماعت الدولۃ تکفیر کبائر گناہوں کے بغیر ہی کر رہی ہے، بلکہ ایسے اعمال پر جن کے ساتھ کوئی گناہ بھی منصوب نہیں ہے، بلکہ یہ تکفیر تو جائز اعمال حتیٰ کہ نیک اعمال کی بنیاد پر کی جا رہی ہے۔]

اور ابو عبداللہ شامی حفظہ اللہ نے یہ بھی کہا :

[ان کی تکفیر کی ایک مثال جو یہ نیک اعمال کی بنیاد پر کرتے ہیں، وہ ان کی شیخ سعد الحضرمی (رحمہ اللہ) کی تکفیر ہے، کہ جب بغدادی کے نائب (ابو علی انباری) سے شیخ سعد الحضرمی (رحمہ اللہ) کے ارتداد کی وجہ سے متعلق سوال کیا گیا، تو جواب دیا گیا: "کہ وہ جیش الحر (FSA) سے (جہاد پر) بیعت لے رہے تھے، تو کیا جیش الحر (FSA) سے بیعت لینا ارتداد ہے؟"، تو کون سا ایسا غلو ہے جو اِس سے بڑھ کر ہو؟]

[ویڈیو اختتام پذیر ہوئی]

جہاد بصیرت پر !

ویڈیو لنک :

http://vimow.com/watch?v=6ExHdjGPF1c

انگریزی ترجمہ :

http://justpaste.it/firas3

بسم اللہ الرحمن الرحیم

البصیرۃ میڈیا برائے نشر و اشاعت

گواہیوں کی سلسلہ (۳)

شیخ ابو حفص بنشی اور دیگر مجاہد بھائیوں کی گواہی

-حفظہ اللہ-

جہاد بصیرت پر !

ویڈیو لنک :

https://www.youtube.com/watch?v=wSG9nX45ad0

http://vimow.com/watch?v=wSG9nX45ad0

بسم اللہ الرحمن الرحیم

البصیرۃ میڈیا برائے نشر واشاعت

گواہیوں کی سلسلہ (۴)

شیخ ابو ھمام السوری

-حفظہ اللہ -

[ویڈیو کا آغاز ہوتا ہے]

قُلْ هَـٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّـهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۖ وَسُبْحَانَ اللَّـهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

[آپ کہہ دیجئے میری راہ یہی ہے۔ میں اور میرے متبعین اللہ کی طرف بلا رہے ہیں، پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ۔ اور اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں نہیں] (۱۲:۱۰۸)

- جماعت الدولۃ کے عہد اور معاہدوں کے توڑنے پر گواہ ہونا
- جماعت الدولۃ سے متعلق اس بات پر گواہ ہونا کہ انہوں نے اپنے سپاہیوں کو نصیریوں کے خلاف صفِ اول کے محاذوں سے ہٹا دیا تا کہ اس قوت کے ذریعے دیگر مسلمان جماعتوں سے دوسری جگہوں پر لڑا جائے یا (دوسری جگہوں پر) صفِ اول کے خطوط کو بغیر کسی دفاع کے ہی چھوڑ دیا، اس بات کا مکمل ادراک رکھتے ہوئے کہ اس سے مسلمانوں کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔
- جماعت الدولۃ سے متعلق اس بات پر گواہ ہونا کہ انہوں نے ثالثی اور مصالحت کی کوششوں میں رکاوٹ ڈالی یا اپنے معاملہ کو شرعی عدالت میں حل کرنے سے روکے رکھا اور قتال کرنے پر اصرار کیا حالانکہ ہر طرف سے مسلمانوں کا ناحق خون بہہ چکا تھا۔

[قندھار میں قائم معسکر الفاروق کے تدریبی مناظر فوٹیج میں دکھائے جا رہے ہیں]

[عربی نظم پڑھی جا رہی ہے]

[شیخ فاروق ابو ھمام السوری کی مختصر سوانح حیات]

شیخ ابو ھمام السوری (شامی) جو فاروق السوری کی کنیت سے معروف ہیں نے افغانستان ۹۰ کی دہائی میں سفر کیا، ۱۹۹۸ء سے ۱۹۹۹ء کے دوران انہوں نے شیخ ابو مصعب السوری کے الغرباء عسکری مرکز میں ایک سال کے لیے شمولیت اختیار کی، پھر اس کے بعد قندھار کے معروف الفاروق تربیتی مرکز میں چلے گئے، جو 'ائرپورٹ مرکز' کے نام سے بھی معروف ہے، جہاں پر افغانستان مجاہدین کے خصوصی دستوں کو تربیت دی جاتی تھی۔ شیخ ابو ھمام نے معسکر الفاروق سے باقی ساتھیوں کے ہمراہ تربیت کو مکمل کیا، اور بہترین تربیت یافتہ تلمیذ کے طور پر دوسرے نمبر پر آئے جبکہ بھائی ابو العباس الزہرانی پہلے نمبر پر رہے، جو کہ ۹۱۱ کے حملوں میں شامل ہونے والے ابطال میں سے تھے۔

اپنی تربیت مکمل کرنے کے بعد اُن کو شیخ سیف العدل، جو تنظیم قاعدۃ الجہاد کی مجلس شوری کے رکن ہیں، کی جانب سے قندھار ائرپورٹ کے علاقہ کا امیر مقرر کیا گیا۔ شیخ ابو ھمام السوری نے معسکر الفاروق میں ایک مدرب (تربیب کار) کی حیثیت سے بھی کام کیا، جہاں انہوں نے شیخ اسامہ بن لادنؒ سے ہاتھ ملاتے ہوئے اُن کی بیعت کی۔

شیخ ابو ھمام السوری کو شام کی طرف افغانستان آئے مہاجرین کا ذمہ دار مقرر کیا گیا، جہاں وہ خراسان میں اُن کے معاملات کی نگرانی کرنے کے ذمہ دار تھے۔ انہوں نے زیادہ تر اُن معرکوں میں حصہ لیا جو صلیبیوں کے افغانستان پر حملے کے وقت پیش آئے۔

وہ شیخ سیف العدل کے ساتھ تھے، جب شیخ مصطفی ابو الیزید نے انہیں سقوطِ بغداد سے قبل عراق میں کام کرنے کا حکم دیا، جہاں وہ تقریباً ۴ ماہ تک مقیم رہے، اور خراسان میں تنظیم القاعدۃ الجہاد کی قیادت کے باضابطہ نمائندے رہے۔

اس عرصہ میں، اُن کی ملاقات شیخ ابو مصعب الزرقاویؒ اور شیخ ابو حمزہ المہاجرؒ دونوں سے ہوئی۔ جب وہ عراق میں مقیم تھے، تو انہیں عراقی خفیہ ادارے نے گرفتار کر لیا اور انہیں شامی حکومت کے حوالے کر دیا، جنہوں نے بعد میں انہیں اس بنیاد پر چھوڑ دیا کہ اُن کے خلاف کوئی چیز ثابت نہیں ہو سکی ہے۔

جہادِ عراق کے شروع ہونے کے بعد، آپ کو عسکری مسوؤل کی حیثیت سے مکتبِ خدماتِ مجاہدین میں ذمہ داری دی گئی، ابو مصعب زرقاویؒ اپنے امراء کو شیخ ابو ھمام السوری کے پاس تربیت کے لیے بھیجتے تھے، اور تربیت ختم ہونے کے بعد وہ واپس ہو لیتے۔

نصیریوں کے ہاتھوں شام میں ۲۰۰۵ء کے عرصے میں گرفتاریوں کی ایک وحشی مہم شروع ہوئی، تو آپ لبنان چلے گئے، اور پھر مشائخ کے حکم پر

وہاں سے واپس افغانستان آ گئے۔ اس کے بعد اُن کو شیخ عطیۃ اللہ اللیبیؒ نے حکم دیا، جو کہ بیرونی عملیات کے ذمہ دار تھے، کہ وہ شام میں جا کر کام کا آغاز کریں اور براہِ راست القاعدۃ کو اس سے آگاہ کریں۔

اُن کو لبنان میں گرفتار کر لیا گیا اور اُن کو ۵ سال کی قید ہو گئ۔ جب انہیں قید سے رہائی ملی، تو وہ القاعدۃ الجہاد برائے شام، جبہۃ النصرہ میں شامل ہو گئے۔ وہ اب جبہۃ النصرہ میں عسکری امیرِ عامۃ کی حیثیت میں کام کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اُن کی مدد فرمائیں۔

[گواہی کا آغاز ہوتا ہے]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم الله والحمدلله والصلاة والسلام على رسول الله و على اله و صحبه و من ولاه،

اے اللہ ! کوئی کام آسان نہیں سوائے وہ جس کو آپ آسان بنا دیں، اور آپ مشکلوں کو اپنی مشیت سے آسان فرما دیتے ہیں، اے اللہ ! ہمیں حق کو حق دکھائیں، اور ہمیں اس کی اتباع کی توفیق دیں، اور باطل کو باطل دکھائیں اور اس سے دور رہنے کی توفیق دیں، اے اللہ ! ہماری اپنے اذن کے ذریعے (تنازعہ کے معاملہ میں) حق کی طرف رہنمائی فرما دیجیے، بے شک، آپ جسے چاہتے ہیں صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دے دیتے ہیں۔

جب ابتداء میں شہر 'اورم' میں مسائل ہونا شروع ہوئے، تو میں ابو عمر تونسی کے پاس گیا، کیونکہ وہ' اورم الکبری' کی عملیات کے ذمہ دار تھے۔ وہ اپنے (دولۃ کے) سپاہیوں کو 'فوج 46) 'سابقہ نصیریوں کے مرکز کا نام ہے جس کو آزاد کروانے کے بعد مجاہدین وہاں پر قیام پذیر تھے) پر حملہ کرنے کے لیے جمع کر رہا تھا۔ میری اُس سے ملاقات ہوئی، اور یہ ملاقات بہت شدید بے اضطرابی اور ذہنی تناؤ میں ہوئی۔ میں یہ سمجھنا چاہ رہا تھا کہ ہو کیا رہا ہے، اور وہ (جماعت الدولۃ) کیوں اُن پر حملہ کر رہی ہے، اور اس کے پیچھے کیا وجوہات ہیں۔

تاہم، اس نے مجھ پر تہمتیں لگانا شروع کر دیں اور مجھ پر چیخنا چلانا شروع کر دیا :
"تم کس طرح جش الحر (FSA) کے ساتھ تعامل و تعاون کر سکتے ہو؟! تم مرتدین کے ساتھ ہو ! تم مرتدین کی حفاظت کر رہے ہو ! تم مرتدین کے ساتھ کھڑے ہو "!

میں نے سوال کیا :
"تمہاری مرتدین سے کیا مراد ہے؟ "

اس نے جواب دیا :
"تم کس طرح جیش الحر (FSA) سے بیعات لے سکتے ہو، جس میں ابو جلال شامل ہے؟ "!

پھر اُس کے بعد میری اس کے ساتھ ایک طویل بحث ہوئی۔ میں اس جنگ کو) مسلمانوں کے (ناحق خون بہنے کے سبب روکنا چاہتا تھا لیکن (دولۃ) اُس کو جاری رکھنے پر اصرار کر رہی تھی، میں اُس جنگ کو نہ روک سکا۔

میں نے اُس سے کہا :
"میں تمہارے مسوؤلِ اعلی سے ملنا چاہتا ہوں "

اس نے مجھے ابو اسامہ مغربی کے پاس بھیج دیا۔ اب یہاں پر اُن کی طرف سے تکبر اور خود پسندی نظر آئی۔ میں دروازے کے سامنے تین گھنٹے تک انتظار کرتا رہا تا کہ میں ابو اسامہ مغربی سے ملاقات کر سکوں۔

بے شک اس وقت کافی دیر ہو چکی تھی۔ شام کے وقت ایک بھائی آئے اور انہوں نے ابو اسامہ مغربی سے ملاقات کی۔ اُن کے ہاں اس جنگ کو روکنے کی کوئی بھی فکر موجود نہ تھی۔ ہم نے دولۃ کی قیادت سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن ایسا ممکن نہ ہو سکا۔

رات گئے کافی دیر بعد ہم ابو الاثیر سے رابطہ کرنے میں کامیاب ہوئے۔ میں نے اپنے وفد کے بھائیوں کے ساتھ اُس سے ملاقات کی۔ وہ بہت ہی غصے اور تشنج زدہ حالات میں تھا۔ میں اپنے وفد کے بھائیوں کے ساتھ ابو الاثیر سے ملاقات کے لیے داخل ہوا، اور اس سے 'فوج 46' سے متعلق معرکے سے متعلق گفتگو شروع کی۔

میں نے اُس سے کہا :
"چلیں اب سمجھتے ہیں کہ مسئلہ ختم ہو گیا ہے۔ تم نے اُن کی عمارتوں پر حملہ کیا اور تم نے اُن کا اسلحہ اور سامانِ جنگ کو لے لیا ہے۔ چلیں، جنگ بندی کرتے ہیں اور اس جنگ کو روک دیتے ہیں تا کہ ناحق خون بہنے سے رک جائے اور فتنہ کو مزید بڑھنے سے بچایا جا سکے اور قتل و غارت ختم کی

جاسکے ''

اس لمحے تک کسی بھی بہن کے اغواء یا قید ہونے یا عصمت دری کا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا تھا،اِن تمام افواہوں سے متعلق کوئی بھی دلیل ابھی تک ثابت نہیں ہو سکی ہے،اور اس دعوی کی کوئی توثیق اور تصدیق بھی نہیں ہو سکی(کہ کسی بہن کو قید میں لیا گیا یا اس کی عصمت دری ان جھڑپوں کی وجہ سے کی گئی)، میں فقط اس) خصوصی) ملاقات تک کا ذکر کر رہا ہوں، کہ اس طرح کا کوئی بھی واقعہ پیش نہیں آیا۔

ابوالاثیر سخت غصے میں تھا۔وہ(وائرلیس) ریڈیو کے ذریعے کسی سے گفتگو کر رہا تھا اور اُس سے کہا :
''جتنے بھی صفِ اول کے خطوط پر افراد ہیں،انہیں حکم دو کہ وہ پسپائی اختیار کر لیں۔آج میں الاتارب(ایک گاؤں جو اس مرکز کے قریب تھا) پر حملہ کروں گا، میں انہیں مکمل طور پر ختم کر دینا چاہتا ہوں ''!

میں نے اُس سے کہا :
''اللہ سے ڈرو! تم کس طرح(نصیریوں کے خلاف) صفِ اوّل کے خطوط پر مقاتلین اور مرابطین کو پسپائی اختیار کرنے کا کہہ سکتے ہو تا کہ تم اِن جیش الحر (FSA) کے ایک چھوٹے سے مجموعہ سے لڑ سکو؟اگر(نصیری) فوج داخل ہو گئی، تو وہ حرمات کی پامالی کرے گی،اور خواتین کی عصمت دری کرے گی،اور سب کو قتل کر دے گی،چاہے وہ دولۃ سے ہوں یا غیر دولۃ سے ''!

اس نے کہا :
)''نصیری) فوج کو آنے دو اور خواتین کی عصمت دری کرنے دو ''!

میں نے کہا :
''اللہ سے ڈرو! جو تم نے کہا ہے وہ(شریعت میں) جائز نہیں ہے ''

اس نے جواب دیا :
)''نصیری) فوج کو داخل ہونے دو،اور اِن کی خواتین کی عصمت دری کرنے دو،وہ جائیں اور اپنی خواتین کا دفاع کریں ''!

میں نے کوشش کی کہ اُس سے گفتگو کروں تا کہ وہ میری بات کو سمجھ سکے؛تاہم میں نے اُس کو ایک ذمہ دار شخص نہ پایا اور نہ ہی میں سمجھتا ہوں کہ

ایسے (غیر ذمہ دار) شخص کو مسلمانوں کی، اُن کے جانوں اور عزتوں کی حفاظت کرنے کی مسوولیت دینی چاہیے۔

میں نے ابوالاثیر سے کہا :
''ہمارا (جبهۃ النصرہ) کا فوج (46) میں مرکز ہے۔ کیا تمہارے علم میں نہیں ہے کہ ہم وہاں پر قیام پذیر ہیں؟ ''

اُس نے جواب دیا :
''ہاں، ہم جانتے ہیں ''

میں نے کہا :
''کیا تم نے وہاں پر جبهۃ النصرہ کا جھنڈا اُن کے مرکز کے اوپر نہیں دیکھا تھا؟ کیا تمہیں علم نہیں کہ وہاں پر ایک فوجی دستہ ہے جس نے جبهۃ النصرہ کو بیعت دی ہے اور ہمارے بھائی وہاں پر موجود ہیں اور وہاں پر ہمارے شرعی طلباء ہیں، جو ہمارے اِن بھائیوں کو وہاں پر تعلیم دے رہے ہیں؟ ''

اس نے جواب دیا :
''ہم جانتے ہیں ''

میں نے کہا :
''مطلب کہ تمہیں علم تھا کہ فوج 46 میں جبهۃ النصرہ کا مرکز موجود ہے؟ ''

اس نے کہا :
''ہاں، جو پہلے جبهۃ النصرہ تھی، اس سے اب ہماری بیعت کرلی ہے، اور اب وہ دولۃ بن گئی ہے ''

میں نے جواب دیا :
''کیسے؟ مجھے تمہاری بات سمجھ نہیں آئی؟ ''

اس نے کہا :

''جس شخص نے تمہیں (جبهة النصره) بیعت دی تھی، اس نے ایک ہفتے بعد ہماری بیعت کرلی ہے، وہ میرا پرانا دوست ہے اور ہم نے بہت سے معرکوں میں اکٹھا حصہ لیا ہے۔ ہمیں تعجب ہوا جب ہمیں معلوم ہوا کہ اُس نے جبهة النصره کو بیعت دے دی ہے، پھر میں نے اُس کے ساتھ ملاقات کی اور اسے تب تک نہ چھوڑا جب تک اُس سے دولۃ کی بیعت نہ کرلی ''

میں نے اُس سے کہا :

''سبحان اللہ! تم نے ہمارے اوپر الزامات لگائے جب ہم نے (جیش الحر) کے ایک فوجی دستے سے بیعت لی، اور جیش الحر (FSA) کو مرتدین قرار دیا، اور ہم پر 'مرتدین' کی 'مدد' کرنے کی تہمت لگائی، اور ہمیں 'مرتدین' کا 'اتحادی' قرار دیا، اور اب یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہی شخص تمہارا سابقہ دوست ہے، اور تم نے اس سے بیعت لے لی ہے ''

ابوالاثیر نے کہا :

''وہ میرا پرانا دوست ہے اور اب بھی ہے ''!

میں نے ابوالاثیر سے کہا :

''اگر تم اب یہ جنگ روک دیتے ہو، تو تمام (FSA) کے مجموعے جنگ بندی کے لیے تیار ہیں، اور اُس کی شرط یہ ہے تم 'فوج 46' سے پسپائی اختیار کرلو ''

اس نے جواب دیا :

''ہم پسپائی اختیار نہیں کریں گے اور ہم ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے ''!

میں نے کہا :

''ناحق خون روکنے کے لیے بھی نہیں، تمہارے اور ہمارے بھائیوں کا خون، مسلمانوں کا خون؟ ''

اس نے جواب دیا :

''اب ہم (نصیریوں کے خلاف) صفِ اول کے خطوط سے تمام مرابطین کو اِدھر جمع کریں گے، اور ان (جیش الحر) کے مراکز پر حملہ کریں گے اور اُن کو نیست و نابود کردیں گے ''

بے شک اس کے بعد اگلے دن ہم ابو اسامہ مغربی کے پاس گئے۔ ہم نے جنگ بندی کروانے کے لیے مذاکرات کیے، کیونکہ وہ اُس علاقہ میں عسکری عملیات کا مسؤل تھا۔

ہم نے کہا :
''تم نے کس طرح اس مرکز پر حملہ کیا اور ہمارے بھائی (جبهۃ النصرہ) اُس کے اندر موجود تھے اور تم نے انہیں قتل کر دیا؟ ''

اُس نے کہا :
''ہمیں علم نہیں تھا کہ آپ کے بھائی اندر موجود ہیں اور ہمیں علم نہیں تھا کہ وہاں پر جبهۃ النصرہ موجود ہے ''

میں نے کہا :
''کیسے؟ وہاں پر (جبهۃ النصرہ کا) جھنڈا بھی موجود تھا؟ ''

اس نے کہا :
''ہم نے رات کے وقت حملہ کیا۔ ہمارا جھنڈے کی طرف دھیان نہیں گیا ''

میں نے کہا :
''ہمارے بھائی وہاں موجود تھے، کسی نے بھی اُن سے گفتگو نہیں کی؟ کسی نے بھی انہیں اطلاع نہیں دی؟ ''

اس نے جواب دیا :
''نہیں، حملہ آور تمام کے تمام عجمی تھے اور وہ عربی نہیں بولتے اور نہ ہی سمجھتے ہیں، اور وہ رات کے وقت داخل ہوئے اور اُن لوگوں کو قتل کر دیا جو اندر موجود تھے۔ اس طرح یہ معاملات ہوئے، یہ ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے ''!

میں اس وفد کا حصہ تھا جو دولۃ اور دوسرے مسلح (جہادی) جماعتوں کے درمیان جنگ بندی کی کوشش کر رہے تھے۔ ہم دولۃ کے اندر کسی بھی ایسے مسؤل تک پہنچنے میں ناکام رہے، جو صاحبِ فیصلہ ہو، یہاں تک کہ ہم ابو علی انباری کے پاس پہنچ گئے۔

ہم نے اس سے کہا :

''ہمیں صاحبِ فیصلہ شخص کی تلاش ہے ''

اس نے جواب دیا :

''میں یہاں پر صاحبِ فیصلہ ہوں، اور دولۃ کے اندر تمام افراد اُس فیصلے کے پابند ہیں، حتیٰ کہ (ابو بکر) بغدادی بھی ''!

ہم نے کہا :

''بہترین، ہمارے پاس ہر جماعت سے ایک نمائندہ موجود ہے، اور جبہۃ النصرہ کو بعض جماعتوں نے یہ اختیار دیا ہے کہ اِن مذاکرات میں اُن کی نمائندگی کریں۔ ہم نے ابو علی انباری سے بہت گفتگو کی، لیکن ہم کسی نتیجہ تک نہیں پہنچ سکے ''

ہم نے اُس سے کہا :

''اب خبردار ہونے کی ضرورت ہے، لوگوں نے تمہارے خلاف بغاوت کر دی ہے ''

اس نے کہا :

''نہیں، انہوں نے بغاوت نہیں کی، بلکہ اِس کے بر عکس لوگ ہم سے محبت کرتے ہیں ''

میں نے کہا :

''تمہیں علم نہیں ہے کہ حقیقت میں کیا ہو رہا ہے، لوگ تمہارے خلاف مسلح جنگ کے لیے تیار ہو چکے ہیں ''

اس نے کہا :

''پھر ہم ہر اس شخص سے لڑیں گے جو ہمارے خلاف اسلحہ استعمال کرے گا ''

میں نے کہا :

''اس میں مسلح جماعتیں (مجاہدین) اور عامۃ الناس ہیں، اور ہر کوئی جو یہ کہہ رہا ہے تم نے اُن پر ظلم کیا ہے ''

اُس نے جواب دیا :

''ہم اُن سب سے لڑیں گے۔ ہم انہیں نیست ونابود کر دیں گے؛ یا ہم انہیں نیست ونابود کر دیں گے یا وہ ہمیں! ہم ہر اس کو تباہ و برباد کر دیں گے، جو ہمارے خلاف اسلحہ اٹھائے گا، دولۃ کے خلاف اسلحہ اٹھائے گا ''

اپنی اس پوری تقریر میں وہ یہ باتیں دہراتا رہا :

''یہ صحوات ہیں، یہ مرتدین ہیں، ہم اِن سب کو نیست ونابود کر دیں گے، جو ہمارے خلاف اسلحہ اٹھائے گا ''!

اور ہماری یہ ملاقات بغیر کسی نتیجہ کے برخاست ہو گئی۔

ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ شخص غیر ذمہ دار ہے، ایسا شخص جو دولۃ کے اندر نائب کا عہدہ رکھتا ہے، وہ لوگوں کو نیست ونابود کرنا چاہتا ہے، اور ہر کوئی جو اُن کے خلاف اسلحہ اٹھائے، اُس کو تباہ و برباد کرنا چاہتا ہے۔

حتیٰ کہ مصالحتی وفد نے اس سے کہا :

''تمام جماعتیں اور کتائب محکمہ شریعہ (شرعی عدالتوں) کے سامنے سر تسلیم خم کریں گی ''

اس نے میرے سامنے یہ بات کہی، اور اللہ اس بات پر گواہ ہیں جو میں بیان کرنے لگا ہوں۔

ابو علی انباری نے کہا :

''جب ہم یہ تمام کام ختم کر لیں (یعنی سب کو قتل کر لیں)، اس کے بعد شرعی عدالتیں سامنے آسکتی ہیں ''

اُس کی باتوں اور گفتگو نے اِسی بات کو ثابت کیا کہ وہ ایک غیر ذمہ دار شخص ہے۔

انہوں (دولۃ) نے نوجوان افراد اور مجاہدین کا استعمال دوسری جماعتوں کے خلاف کیا، چاہے وہ جماعتیں اسلامی ہوں یا غیر اسلامی، اور مجاہد کی اِن کے نزدیک کوئی قیمت نہیں ہے۔ یہ اُس مجاہد کے بارے میں جو اِن کے پاس آئے، یہی سمجھتے ہیں کہ وہ شخص مرنے کے لیے آیا ہے، پس اسے

جانے دو اور مرنے دو۔

کچھ فاضل بھائیوں کے ساتھ میں عمر شیشانی سے ملنے گیا، تاکہ جنگ بندی کے معاہدہ پر پہنچا جاسکے۔ ہماری اُس سے طویل ملاقات ہوئی۔ یہ بہت تھکا دینے والی ملاقات تھی، اور ہم آخر کار ایک جنگ بندی کے معاہدے پر پہنچ گئے، اِس شرط پر کہ دولۃ اپنا (متجاوزانہ و جابرانہ و جارحانہ) رویہ اور قتل و غارت ترک کر دے گی، اور دوسری طرف، ہم نے تمام (جہادی) قتالی جماعتوں کے ساتھ یہ کوشش کی کہ وہ بھی جنگ بندی پر آجائیں ، اور پھر اُس کے بعد شرعی عدالتوں میں اپنے فیصلے کروائے جائیں۔ جب محکمہ شریعہ (غیر جانبدار شرعی عدالتیں) کا قیام عمل میں آجائے گا، پھر اُس کے بعد تمام فریقین کے درمیان تنازعات اور اختلافات کے فیصلے ہوں گے۔

میں نے عمر شیشانی سے کہا :

''ہم اس معاہدے کو معتبر و تصدیق شدہ بنانا چاہتے ہیں، تاکہ باقی جماعتیں اور کتائب ہمارے اوپر یقین کر سکیں ''

بے شک، عمر شیشانی اس سے متفق ہوئے حالانکہ اس کے ارد گرد موجود بہت سے ساتھی اس معاہدے پر معترض تھے، اور وہ بہت اضطراب کا شکار تھے کہ ہم کیوں مل بیٹھے ہیں اور اس معاہدہ کی توثیق کی جارہی ہے اور یہ معاہدہ (اتفاق) جبھۃ النصرہ کے عسکری مسوولِ عامہ کا دولۃ کے عسکری مسوولِ عامہ کے ساتھ تھا، جس میں اتفاق ہوا کہ اُن تمام جگہوں پر جنگ بندی کی جائے گی، جہاں پر دولۃ اور باقی جماعتوں کے درمیان جنگ ہو رہی ہے۔

اور ہم نے اُس سے سوال کیا :

''کیا اِس معاہدہ کی دولۃ پابند ہو گی؟ ''

عمر شیشانی کے جواب دیا :

''جی ہاں! پابند ہو گی ''

میرے ساتھ ایک بھائی نے اُس سے پوچھا :

''جو بات تم کہہ رہے ہو کیا دولۃ اُس کی پابند ہو گی؟ ''

عمر شیشانی نے جواب دیا :

''جی ہاں! دولۃ اس معاہدہ کی ہر جگہ پابند ہو گی، میں دولۃ کا عسکری مسوؤلِ عام ہوں، اور دولۃ اس معاہدہ کی پابند ہے ''

بے شک، عمر شیشانی جنگ بندی کے لیے بہت جلدی میں تھے، اور مجھ سے کہا :

''یہ جنگ بندی کب شروع ہو گی؟ ''

میں نے اُس سے کہا :

''مجھے قیادتِ عامہ تک اس بات کو پہنچانا ہے اور باقی جماعتوں اور کتائب کو بھی اِس سے آگاہ کرنا ہے ''

اُس نے جواب دیا :

''اِس میں تو (بہت) وقت لگے گا، ہمیں جلدی کرنے کی ضرورت ہے ''

میں نے کہا :

''اس معاملہ کو تقریباً دو دن لگ جائیں گے ''

اس نے جواب دیا :

''نہیں، یہ تو بہت لمبا عرصہ ہے۔ بھائی، تمہیں جلدی کرنی چاہیے ''

میں نے کہا :

''کم از کم دو دن، میں اِس معاملہ کو دو دن سے پہلے حل نہیں کر سکتا، مجھے جبھۃ النصرہ کی قیادتِ عامہ کو مطلع کرنا ہے، اور پھر اس کے بعد باقی جماعتوں کو بھی اس معاملہ سے آگاہ کرنا ہے ''

عمر شیشانی مجھے تحریض دلا رہے تھے کہ میں ان اُمور میں عجلت دکھاؤں۔ عمر شیشانی کے ساتھ کچھ افراد موجود تھے جو اس معاملہ پر اعتراض کر رہے تھے، اور وہ اسے تحریض دلا رہے تھے کہ جنگ کو جاری رکھا جائے اور کسی بھی معاہدہ پر متفق نہ ہوا جائے۔

اگلے دن، اپنے حسنِ نیت کے پیشِ نظر (طنز)، انہوں نے ایک کار بم انادان (علاقہ کا نام) میں بھیج دیا اور ایک عسکری قافلہ منبج (علاقہ کا نام) کی طرف بھیج دیا۔ مجھے نہیں علم کہ دولۃ کے اندر فیصلہ ساز شخص کون ہے، جنگ بندی پر اتفاق ہوا تھا، اور اگلے دن، کار بم اور گاؤں پر حملہ کر دیا جاتا ہے۔ یہ اتفاق (معاہدہ) سوائے کاغذ پر سیاہی کے علاوہ کچھ نہ تھا، اور ہم دولۃ میں کسی ایک بھی شخص تک نہ پہنچ سکے جو صاحبِ فیصلہ ہو۔

ہم دولۃ میں کسی بھی ایسے صاحبِ فیصلہ شخص تک نہ پہنچ سکے، جو کہ جنگ بندی کے لیے کوشش کرے اور مسلمانوں اور ہمارے بھائیوں کے بہتے خون کو روکنے کے لیے جدوجہد کرے۔ سبحان اللہ، ہم تو اِس بات کے حریص تھے کہ مسلمانوں اور مجاہدین کے بہتے خون کو روکا جائے، چاہے ان کا تعلق دولۃ سے ہو یا غیر دولۃ سے !

ہم نے بہت سے علاقوں میں جنگ بندی کے لیے کوشش کی حتی کہ تب بھی جب جیش الحر (FSA) صنعائیہ (صنعتی شہر) میں داخل ہو گئی، ہم نے خبر سنی کہ دولۃ نے اپنے مرکز سے پسپائی اختیار کر لی ہے، ہم نے اپنے (جبھۃ النصرۃ) کے بھائیوں کو پیغام بھیجا کہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ بھائی اِن مراکز میں احتیاط سے داخل ہوں، پس وہ بھائی داخل ہوئے۔ ان مراکز میں سوائے نصب کیے گئے بارود اور دھماکہ خیز مواد کے کچھ نہ تھا۔ وہ بھائی واپس ہوئے اور ہمیں اس بات کی خبر دی، پھر ہم نے ایک بھائی کو بھیجا جو دھماکہ خیز مواد میں مہارت رکھتا تھا، جس نے وہاں جا کر اس دھماکہ خیز مواد کے فیوز کو علیحدہ کیا۔ انہوں نے بارود کے ڈرم کا جال بچھا رکھا تھا اور اس کے پیچھے کلورین (گیس) کے ڈرم موجود تھے۔ اگر وہ دھماکہ خیز مواد پھٹ جاتا، تو وہ زہریلی جان لیوا گیس کلورینیٹ کو پیدا کر دیتا۔

شہر صنعائیہ) صنعتی شہر) میں شہری، عورتیں اور بچے اس وقت موجود تھے، اگر یہ دھماکہ خیز ڈرم اور کلورین گیس ڈرم پھٹ جاتے، تو عظیم قتلِ عام ہوتا، اور اس سے بہت سے بچے اور عورتیں جاں بحق ہوتے، جو کہ باقی علاقوں سے ہجرت کر کے آئے تھے، اور شہر صنعائیہ میں پناہ لے رکھی تھی، وہ سب قتل ہو جاتے، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

جہاں تک کار بم کا تعلق ہے، میں نے اپنی آنکھوں سے اس عملیات کو المسحت (علاقہ کا نام) میں ہوتے ہوئے دیکھا۔ ایک کار بم کا حملہ آور آیا، اور اس نے اس کو المحست کے دروازے پر اڑا دیا، پھر اس کے بعد دوسرے کار بم کے حملہ آور نے خود کو فافین گاؤں کے اندر جا کر اڑا دیا، اس سے پہلے کہ وہ گاؤں سے باہر نکلتا اور المحست کے قریب پہنچتا۔ دوسرے حملہ آور سے ۱۰۰ میٹر کی دوری پر تیسرے کار بم کے حملہ آور نے خود کو گیس سٹیشن کے قریب جا کر اڑا لیا۔

اِن میں دو کار بم کے حملہ آوروں نے اپنی گاڑی کو گاؤں کے اندر شہریوں کے درمیان اڑا دیا، اور وہاں پر کوئی بھی فرد ایسا نہیں تھا جس کا تعلق جیش

الحر (FSA) سے ہو، یا جبھۃ النصرہ سے یا کسی اور دوسری جماعت سے! دونوں گاڑیاں گاؤں کے اندر اڑا دی گئیں۔ میں نے یہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اُس دھماکے کی باقیات اور تباہی کو جو لوگ دیکھنا چاہتے ہیں، وہ ابھی بھی وہاں جا کر دیکھ سکتے ہیں۔ حسبنا اللہ و نعم الوکیل۔ جہاں تک ابوالاثیر، ابو علی انباری، عمر شیشانی سے ملاقات کا تعلق ہے، اور اسی طرح کار بم حملے جو فافین کے گاؤں میں کیے گئے اور صنعائیہ (صنعتی علاقہ) کے کلورنیٹ کے بیرل بم کا معاملہ، میں اس پر اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کو اپنی آنکھوں سے ہوتے ہوئے دیکھا، اور اللہ تعالیٰ اس بات پر گواہ ہیں جو میں بیان کر رہا ہوں۔۔۔ !

[گواہی ختم ہوئی]

[ویڈیو اختتام پذیر ہوتے

"فقط کاغذ پر سیاہی۔۔۔ "!!

جہاد بصیرت پر !

ویڈیو لنک :

http://vimow.com/watch?v=Jp97Oxgn8T8 حصہ اول

http://vimow.com/watch?v=6hqngopoRCA (حصہ دوم

انگریزی ترجمہ :

http://justpaste.it/hamam14

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

البصیرۃ میڈیا برائے نشر و اشاعت

المباہلۃ

مباہلہ

شیخ ابو عبد اللہ الشامی

جبہۃ النصرہ کی مجلسِ شوری اور مجلسِ شرعی عامۃ کے رکن

عربی :

https://justpaste.it/h8ra

ویڈیو :

http://vimow.com/watch?v=_cyIq6fiIM0

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا تنظیم (دولۃ الاسلامیہ) خوارج ہیں؟

ھیئۃ الشام الِاسلامیۃ کا فتوی

سوال: کیا تنظیم (دولۃ) کو خوارج کے ساتھ متصف کرنا درست ہے، جبکہ خوارج تو وہ تھے جو کبائر گناہوں پر تکفیر کرتے تھے اور تنظیم (دولۃ) کبائر گناہوں پر تکفیر کرنے کی رائے نہیں رکھتی ہے، اور خوارج تو وہ تھے جنہوں نے مسلمانوں کے امام کے خلاف خروج کیا، اور شام یا عراق میں مسلمانوں کا کوئی امام نہیں ہے، بلکہ یہاں کے حکام تو اہل سنت کے ساتھ مخالفانہ رویہ رکھتے ہیں؟

پھر وہ کس طرح خوارج ہو سکتے ہیں جبکہ انہوں نے شریعت کو تھام رکھا ہے، عراق اور شام میں جہاد کر رہے ہیں، اور شریعت کی حاکمیت کا مطالبہ کرتے ہیں؟

جواب: **الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، وبعد :**

خوارج امتِ اسلامیہ پر ایک خطرناک اور شر انگیز گروہ ہے، اس لیے سنتِ نبوی ﷺ کے اندر ان کی مکمل صفات کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے تاکہ یہ لوگوں پر اپنے معاملہ پر تلبیس نہ کر سکیں، اور ان صفات کا اطلاق تنظیم (دولۃ) پر شدید تر انداز سے ہوتا ہے۔ شرعی نصوص میں اس کی دلیل نہیں ہے کہ خوارج کا مسلمانوں کے امام کے خلاف خروج کرنا شرط ہے، یا کبائر گناہوں پر تکفیر کرنا کوئی لازم امر ہے، یہ اصول اور تعریفات جن کا ذکر اہل علم کی جانب سے خوارج کے لیے کیا گیا ہے یہ فقط ان کے قریب ترین ضوابط کو بیان کرتے ہیں، یہ (فرقہ) خوارج کی صفات کے تناظر میں علمی اعتبار سے بیان ہوئے ہیں، اور اس میں مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں :

اول: سب سے پہلا معتبر ضابطہ اور قطعی بات خوارج کی تعریف کے حوالے سے جو کسی گروہ کو اس صفت سے متصف کرتی ہے، وہ شرعی نصوص میں ان گمراہ فرقوں میں سے ایک فرقے یا دیگر گروہوں سے متعلق وارد دلائل ہیں، سنتِ نبوی میں خوارج کی صفات کا تذکرہ موجود ہے، اور ایسا تفصیلی تذکرہ کسی دیگر فرقے کے بارے میں نہیں ملتا ہے، اس کی وجہ ان کا عظیم خطرہ اور امت کو دھوکے میں جلد مبتلا کرنا ہے، اور ان میں سب سے اہم صفات یہ ہیں: تکفیر (ناحق) کرنا، ناحق خون کو حلال جاننا، قرآن وسنت کی نصوص سے متعلق سوء فہم رکھنا، طیش وافراط کا شکار

ہونا، کم عمر اور ساتھ غرور و تکبر میں مبتلا ہونا ہے۔

دوم: کثیر اہل علم نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ مذہبِ خوارج (کبائر کے مرتکب کی تکفیر کرنا) کی یہ صفت تمام 'خوارج' کے لیے جامع صفت نہیں ہے، نہ ہی یہ خروج کرنے کی واحد شرط ہے، بلکہ خوارج کے اندر وہ تمام شامل ہیں جو مسلمانوں کی ناحق تکفیر کرتے ہیں اور انکے خون کو حلال کرتے ہیں اگرچہ وہ کبائر کے مرتکب کے کفر کا عقیدہ نہ بھی رکھتے ہوں۔

اس لیے نبی ﷺ نے ان کی صفت کے متعلق آگاہی دی کہ (یہ اہل اسلام کو قتل کرتے ہیں)، اور اہل علم نے اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ ان کے مسلمانوں کو قتل کرنے کا سبب: اپنے مخالفین پر کفر اور ارتداد کا حکم ہے۔

قرطبیؒ [المفهم] میں کہتے ہیں:

''پس یہ اس لیے کہ جب یہ ان پر کفر کا حکم لگاتے ہیں جو مسلمانوں میں سے ان کے خلاف خروج کرتا ہے، تو یہ ان کے خون کو حلال جانتے ہیں''

ابن تیمیہؒ [الفتاوی] میں کہتے ہیں:

''خوارج کا 'عظیم دین' تو مسلمانوں کی جماعت سے ٹوٹنا اور ان کے مال و جان کو حلال جاننا ہے''!

اور فرمایا:

''یہ اہل قبلہ کے خون کو حلال اس اعتقاد کے ساتھ کرتے ہیں کہ یہ مرتدین ہیں اور یہ (اصلی) کفار (جو مرتدین نہیں ہیں) کے مقابلے میں اِن (اہل قبلہ) کے خون کو زیادہ حلال جانتے ہیں''

ابن عبدالبر [الاستذکار] میں کہتے ہیں:

''یہ وہ قوم ہے جو کتاب اللہ سے تاویل کی بنیاد پر چیزوں کو حلال کرتی ہے: مسلمانوں کے خون کو حلال جانتی ہے، ان کی گناہوں پر تکفیر کرتی، اور

ان کے خلاف ہتھیار اٹھاتی ہے ''

وہ خوارج جو امیر المومنین سیدنا علیؓ بن ابی طالب اور دیگر صحابہؓ کے خلاف نکلے وہ ان لوگوں میں سے نہ تھے، جو کبائر گناہوں مثلاً زنا، چوری، شراب نوشی پر تکفیر کرنے کا عقیدہ رکھتے تھے، بلکہ انہوں نے صحابہؓ کی تکفیر تحکیم کے مسئلہ پر کی تھی، اور ان (صحابہؓ) کے ساتھ کوئی اصلاً گناہ کی بنیاد پر تکفیر نہ تھی، پس انہوں نے سیدنا علیؓ اور سیدنا معاویہؓ اور اس (صلح) میں تحکیم کرنے والوں اور اس تحکیم پر راضی ہونے والوں کی تکفیر کی، ان کے خون کا حلال کیا، پھر اس کے بعد صحابہؓ نے ان کے اوپر خوارج ہونے کا حکم لگایا، جن کے متعلق انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ان کے افعال کے متعلق خبر سن رکھی تھی، پھر اس کے بعد صحابہؓ نے ان کے باقی مذہبی عقائد سے متعلق اِن خوارج سے استفسار نہیں کیا کہ آیا وہ (کبائر) گناہوں پر تکفیر کرتے ہیں کہ نہیں !

بلکہ [النجدات] جو بالاتفاق تمام اہل علم کے نزدیک خوارج کے بڑوں میں سے ہیں، وہ کبیرہ گناہوں کے مرتکب کی تکفیر نہیں کرتے تھے، ابو الحسن الاشعری [مقالات الاسلامیین] میں کہتے ہیں: خوارج کے عقیدے سے متعلق یہ واضح ہے :

'' یہ خوارج (کے دیگر گروہ) سوائے النجدات کے اس بات پر جمع ہوئے کہ تمام کبیرہ گناہوں کا مرتکب کفر پر ہے، جبکہ النجدات یہ رائے نہیں رکھتے تھے ''

خوارج کے عقیدے سے متصف جامع صفت'' ناحق مسلمانوں کی تکفیر اور انکے خون کو جائز کرنا ہے''، اور اس تکفیر (ناحق) کرنے کی بہت ساری صورتیں ہو سکتی ہیں :

جیسا کہ کبائر گناہ کے مرتکب کی تکفیر یا مطلقاً کسی گناہ کی بنیاد پر تکفیر، یا ایسے گناہ پر تکفیر جو اصلاً گناہ ہی نہیں ہے، یا ظن اور شبہات پر تکفیر یا امورِ احتمال (امکانات) ہونے کی بنیاد پر تکفیر یا ایسے امور پر تکفیر جن میں اختلافِ رائے اور اجتہاد جائز ہوتا ہے، یا شروط (تکفیر) کی تحقیق کے بغیر تکفیر اور موانع (تکفیر) میں کوتاہی کی بنیاد پر تکفیر قابل ذکر ہیں۔

جب علماءاُن پر خوارج ہونے کا حکم لگاتے ہیں جو کہ کبائر گناہوں کے مرتکب کی تکفیر کرتے ہیں، تو پھر اس شخص یا گروہ کا کیا معاملہ ہو گا جو صغائر پر تکفیر کرے اور اجتہادی امور کی بنیاد پر تکفیر کرے یا ان چیزوں پر تکفیر کرے جو جائز ہیں جیسا کہ مثلاً کفار کے ساتھ بیٹھنا یا ان سے پیغام رسانی کرنا۔

سوم :اس لیے شرعی نصوص میں یہ شرط نہیں ہے کہ (مسلم امام کے خلاف خروج) خوارج کی جامع صفت ہے، بلکہ وہ تمام جو یہ عقائد رکھتے ہیں اور انکے منہج پر ہیں وہ سب کے سب خوارج ہیں، چاہے وہ امام کے خلاف خروج کریں یا نہ کریں،اور)ائمہ کے خلاف خروج) خوارج کے نزدیک ناحق تکفیر اور مسلمانوں کے خون کو حلال جاننے کے نتیجہ کے طور پر ہوتا ہے، پس اگر خوارج کو امام مل جائے تو وہ اس کے خلاف خروج کرتے ہیں اور انکے خون اور اموال کو حلال جانتے ہیں،اور اگر امام میسر نہ ہو تو وہ عامۃ المسلمین اور اولی نیک سیرت مجاہدین اور علماء اور داعیان کے خلاف خروج کرتے ہیں۔

ان کو ''خوارج'' کی اصطلاح سے اس لیے پکارا جاتا ہے کیونکہ یہ احکامِ دین سے خروج کرتے اور جماعت المسلمین سے علیحدگی اختیار کرتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: [آخری زمانے میں ایک قوم پیدا ہو گی جو کم سن ہوں گے اور وہ بے وقوف کم عقل ہوں گے، وہ اپنے بیان کے اعتبار سے بہترین کلام پیش کریں گے، وہ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن یہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، یہ دین سے ایسے نکلے ہوں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، اگر تمہارا ان سے سامنا ہو جائے تو ان سے قتال کرو، کیونکہ ان کو قتل کرنے پر اللہ کے ہاں قیامت کے دن اجر دیا جائے گا]

اور جب لوگوں نے تاتاریوں کے حکم سے متعلق اختلاف کیا تو ابن تیمیہؒ نے انہیں خوارج کی اقسام میں سے قرار دیا حالانکہ انہوں نے امام کے خلاف خروج نہیں کیا تھا۔

حافظ ابن کثیر [البدایۃ والنھایۃ] میں کہتے ہیں :

''لوگوں نے تاتاریوں سے متعلق قتال کی نوعیت سے متعلق کلام کیا کہ ان کو کس ضمرے میں رکھا جائے، کیونکہ یہ اسلام کا اظہار کرتے ہیں، اور انہوں نے امام کے خلاف خروج بھی نہیں کیا ہے، کیونکہ یہ تاتاری تو اس وقت امام کی اطاعت میں ہی نہ تھے یا پھر اس کے بعد امام کی مخالفت

کی ہو "!

شیخ تقی الدین(ابن تیمیہؒ) کہتے ہیں :

"یہ تاتاری خوارج کی اُن اقسام میں سے ہیں، جنہوں نے سیدنا علی اور سیدنا معاویہؓ کے خلاف خروج کیا تھا، میں دیکھتا ہوں یہ اس حکم (خوارج) کے زیادہ مستحق ہیں، یہ لوگ اس بات کا زعم رکھتے ہیں کہ یہ مسلمانوں میں سے سب سے زیادہ اس بات کے حقدار ہیں کہ وہ اقامتِ حق کریں "

اگر خوارج اپنی ریاست بھی قائم کرلیں، تو بھی یہ ان کی صفتِ خروج (عامۃ المسلمین اور خیارامت کے خلاف خروج) کو ختم نہیں کرتی، خوارج نے تو کئی بار تاریخ کے مختلف ادوار میں ریاستوں اور امارات کو قائم کیا ہے، بلکہ ان میں تو وہ فرقے بھی موجود رہے ہیں جنہوں نے خلافت کی دعوت دی، ان سب (ریاست، خلافت اور امارات کو موجودگی) کے باوجود ان کی صفتِ خروج (ائمہ یا عامۃ الناس یا خیارامت) پر واپس نہ لی گئی اور نہ ہی انہیں اس وقت تک خوارج کے حکم سے رخصت ملی جب تک کہ وہ اہل اسلام کی (ناحق) تکفیر کرتے رہے اور ان کے خون کو حلال جانتے رہے۔

چہارم : اطاعت میں جاں فشانی کی دعوت اور نفس کی قربانی، شریعت کی تطبیق کی دعوت یا طواغیت سے قتال، اس بات کو لازم نہیں کرتے کہ اس فکری انحراف (مذہبِ خوارج) سے سلامتی مل چکی ہے، بلکہ یہ مذکورہ بالا اقوال تو خوارج کی طویل ترین تاریخ سے ایک معلوم بات ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے خوارج کی عبادات کے اندر جاں فشانی سے متعلق ہمیں خبر دی یہاں تک کہ ہمیں خود دھوکہ ہونے کا شائبہ ہوا، انہوں نے فرمایا :

"تم میں سے ہر ایک ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنی نمازوں کو حقیر جانے گا اور انکے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزوں کو حقیر جانے گا"
(متفق علیہ)

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں :

''ان کو [قراء، پڑھنے والے] اس لیے کہا جاتا تھا کہ وہ اپنی تلاوت اور عبادات میں بہت ریاضت کرتے تھے حالانکہ وہ قرآن مجید (احکاماتِ شریعہ) کی تاویل کر کے وہ باطل بات مراد لیتے تھے، جو اس میں مذکور نہ ہوتی تھی، اپنی مستبدانہ (جابرانہ، متشدد) رائے کو اختیار کرتے تھے، زہد و خشوع میں جزویات کا حد سے زیادہ خیال رکھنے والے تھے اور اسی طرح کے دیگر امورِ شریعہ میں یہ رویہ اپناتے تھے ''

السندی [حاشیتہ علی سنن النسائی] میں کہتے ہیں :

''ہر وہ جو خیارِ امت (امت کے نیک ترین لوگ) کے بعض ظاہری اقوال پر کلام کرتا ہے، مثلاً اِن الحکم اِلا اللہ (حکم تو صرف اللہ ہی کا ہے)، اُن (اقوال کی) کی نقل کرے، اور اُس کو کتاب اللہ کی طرف دعوت سے منسوب کرے ''

خوارج کے بڑے عہدِ علیؓ بن ابی طالب کے دور میں جمع ہوئے، اور قرآن کو حکم بنانے کا عہد لیا، حق کو طلب کرنے کی بات کی اور ظلم سے انکار کیا، ظالموں سے جہاد کرنے اور دنیا سے بے رغبتی پر یکجا ہوئے، نیکی کی دعوت اور برائی سے بچنے کی نصیحت کی، پھر اس کے بعد صحابہؓ کے خلاف قتال پر نکل کھڑے ہوئے۔

پنجم : بلاشبہ تنظیم (الدولتہ) سے متعدد (شرعی) خلاف ورزیاں سرزد ہوئی ہیں، یہ ان کے اقوال سے بھی نشر ہو کر ہم تک پہنچی ہیں اور ان کے متواتر افعال بھی اس پر گواہ ہیں، جو ہم سے اس بات کا تقاضہ کرتے ہیں کہ ہم ان کے اوپر یہ حکم لگائیں کہ یہ خوارج ہیں اور منہجِ نبوت سے انحراف پر ہیں، اور وہ وجوہات درجہ ذیل ہیں :

۱) مسلمانوں کے ملکوں پر اِن کا یہ حکم لگانا کہ یہ کفر اور ارتداد کے ممالک ہیں، اور مسلمانوں کے اوپر اپنی (تنظیم) کے اختیار اور اثر و رسوخ والے علاقوں پر ہجرت کو واجب قرار دینا۔

۲) جو ان کی مخالفت کرے ان پر کفر اور ارتداد کا حکم لگانا، ان کو صحوات (مرتدین) سے متصف کرنا، ان پر خیانت کرنے اور کفار کے آلہ کار ہونے الزام لگانا، صرف شبہ اور جو چیز اصلاً کفر نہیں، کی بنیاد پر تکفیر کرنا، جیسا کہ حکومتوں اور باقی نظم کے ساتھ تعامل کرنا اور ان کے مسوؤلین

سے ملاقات کرنا۔

۳(ان (دولتہ) کے منہج کی مخالفت کرنے والوں سے قتال کو حلال جاننا یا اپنی فرضی دولت (ریاست یا خلافت) کی بنیاد پر (غیر جانبدار شرعی عدالتوں میں) تسلیم ہونے سے انکار کرنا، مسلمانوں کے ساتھ جبر، غدر، قید، قتل، تعذیب والے معاملات کرنا اور مجاہدین کے مراکز پر دھماکہ خیز گاڑیاں بھیجنا، شامی انقلاب کے قائد مجاہدین، داعیان، اعلامی شہسواروں کو قتل کرنا، ان لوگوں کے خلاف جو عراق و شام میں ان کے نظم کے تابع نہ ہوں انکے خلاف عملی طور پر بر سرِ پیکار ہونا، ان مسلمانوں کو قتل کرنا جن کو دشمن بھی قتل نہ کر سکا، ان سب جملہ معاملات سے ان پر رسول ﷺ کا یہ قول صادق آتا ہے: ''یہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور مشرکین کو چھوڑ دیں گے'' (متفق علیہ)

۴(مسلمانوں کے مال کو اس حجت سے حلال کر کے لوٹنا کہ وہ منحرف جماعتوں سے لڑ رہے ہیں، بغیر حق کے ان کی ملکیت کو ضبط کرنا، عوامی وسائل مثلاً تیل کے کنوؤں وغیرہ سے حاصل ہونے والی آمدن سے متعلق اجارہ داری سے کام لینا، اور ان میں متمکن حاکم کی طرز پر اسراف سے کام لینا شامل ہے۔

۵ (جماعت المسلمین کے خلاف خروج کرنا، اور حق (اسلام) کو اپنے منہج میں محصور کر لینا، ان تمام پر جو ان کی فکر اور منصوبے سے اختلاف کرے، اس پر دین کے دشمنوں کا حکم لگا دینا، اور آخر میں ان سب کو (نام نہاد خود ساختہ) 'خلافت' کی دعوت دینا، اور تمام مسلمانوں پر اپنی بیعت کو لازم کرنا ہے۔

۶ (ان کے پاس کوئی بھی معروف علماء نہیں ہیں جو مسلمانوں کے نزدیک مشہور ہوں، جس طرح ابن عباسؓ نے انکے جدامجد خوارج سے کہا تھا :

''میں تمہارے پاس مہاجرین اور انصار صحابہؓ کی جانب سے آیا ہوں۔۔۔ان کے دور میں قرآن نازل ہوا، تمہاری جماعت میں ان میں سے کوئی بھی نہیں ہے ''

ان کی غالب اکثریت ان کم سن افراد کی ہے جن پر بے قراری، عجلت پسندی، جوش کا غلبہ ہے اور ساتھ یہ قلتِ نظر اور فہم و ادراک سے بھی عاری

ہیں، تنگ نظر ہیں اور بصیرت سے محروم ہیں، یہ بالکل ایسے ہی ہیں جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (کمِ سن وکم عقل بے وقوف)

۷ (یہ سب محرکات انہیں غرور اور مسلمانوں کے معاملہ میں تکبر کی طرف لے گئے ہیں، یہ اپنے بارے میں گمان رکھتے ہیں کہ یہ ہی فقط مجاہدین فی سبیل اللہ ہیں، اور یہی جہاد میں اللہ کی سنت سے متعلق اصل علم والے ہیں، پس اسی سبب یہ اپنے اعمال اور خود کو آگے بڑھانے سے کثرت سے فخر کرنے لگے ہیں۔

یہی وہ غرور ہے جو انہیں اہل علم اور اہل حکمت کے خلاف لے کر گیا ہے، انہوں نے انکے کلام کو چھوڑ دیا ہے، اپنے اوپر علم اور فہم کا تمام دعوی کر دیا ہے، ان تمام بڑے حادثات کا سامنا ان کی ناتجربہ کاری اور عدم غور وفکر کی وجہ سے اہلِ شام کو کرنا پڑا ہے، اپنے اور دیگر جماعتوں کے مابین غیر جانبدار تحکیم کا انکار کیا ہے۔

اسطرح انہوں نے غاصب نظام (بشار الاسد) کی نصرت مجاہدین کے خلاف قتال اور حصار سے کی، ظالم نظام کے سامنے مجاہدین میں توڑ پھوڑ ڈالنے پر مسرت کا اظہار کیا، ان کے مراکز پر قبضہ کیا، حتیٰ کہ یہ اب بھی بعید از قیاس بات نہ رہی ہے کہ ان کی صفوں میں اسلام دشمن عناصر اور بعض ملکوں کے خفیہ اداروں نے بھی ان کے اندر ڈیرہ جمالیا ہے، اس کے ذریعے یہ مجاہدینِ شام پر ضرب لگاتے ہیں اور ان اعمال (بد) کو سرانجام دیتے ہیں جس پر دشمن براہ راست جنگ کے سبب بھی عاجز آچکا تھا۔ تنظیم (الدولۃ) میں وہ شر جمع ہوا جو اس سے قبل کسی بھی خوارج کے گروہ میں جمع نہ ہوا تھا، جس میں باطل پر اکٹھا ہونا، حق سے منع کرنا اور غیر جانبدار تحکیم کا انکار کرنا، جھوٹ، غدر، خیانت، عہد توڑنا، اسلام دشمنوں کی (اپنے اعمال کی وجہ سے) مدد کرنا، حتیٰ کہ یہ مسلمانوں اور مجاہدین پر نصیری نظام کے مقابلہ میں سب سے بڑھ کر خطرہ بن گئے ہیں اور اولین خوارج سے شر، بدبختی اور انحراف میں سبقت لے گئے ہیں۔

ہم تنظیم (الدولۃ) پر یہ حکم لگاتے ہیں کہ یہ خوارج ہیں، یہ بات اس چیز کو لازم نہیں کرتی کہ ہم تمام افراد پر جو اس جماعت میں موجود ہیں ان پر (معین) حکم لگائیں؛ اگر ان کے اندر ایسے افراد موجود ہیں جو ان کے اقوال واحوال یا ان کے دھوکہ سے لاعلم ہیں، تو بھی یہ حکم (خوارج) کا اطلاق جماعت پر ہے، جس کی ضرورت فقط ان سے ساتھ تعامل کرنے کے مقصد سے بیان ہو رہی ہے، ہمارے اوپر واجب ہے کہ ہم ان کے شر کو دور کریں اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

ہم اللہ تعالٰی سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے گمراہوں کو ہدایت دیں، انکے ظالمین کو بکھیر دیں، اور مسلمانوں کے اوپر ان کے شر کے لیے کافی ہو جائیں۔(آمین)

والحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا یہ مقولہ (جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے) درست ہے؟

ھیئۃ الشام الِاسلامیۃ کا فتوی

سوال: ہم اکثر سنتے ہیں کہ کفار کی عدم تکفیر کرنا یا ان کے کفر میں شک کرنا، نواقص اسلام میں سے ہے، اور یہ کہ جو مرتدین کی تکفیر نہیں کرتا وہ کافر ہے، اس عبارت کی صحت کیسی ہے؟ اور کیا یہ عبارت کسی اہل علم نے بیان کی ہے؟ ہمیں فتوی دیجیے اور اجر پائیں۔

جواب: الحمد لله، والصلاة والسلام على رسولِ الله، وعلى آله وصحبه، وبعد:

بلاشبہ تکفیر کا باب بہت خطرناک ہے، قدم ڈگمگا جاتے ہیں، فہم گمراہی کی طرف چلے جاتے ہیں، اسی لیے علماء نے اس مسئلہ کو صراحت سے واضح کرنے کا اہتمام کیا اور اس مسئلہ تکفیر کو مستحکم انداز سے پایۂ تکمیل تک پہنچایا، اسی قاعدے میں سے ایک قاعدہ یہ ہے [جو کسی کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے]، تو یہ قاعدہ اپنی اصل میں تو درست ہے جو شرعی نصوص کے اندر موجود ہے اور اس کی تکذیب کرنے والے کے احکامات بھی درج ہیں، یہ قاعدہ بعض مسلمانوں کے کفر پر ہونے کی وجہ سے نہیں اخذ کیا گیا، جیسا کہ ہم آگے بیان کر رہے ہیں:

اول: یہ قاعدہ [جو کفار کی تکفیر نہ کرے یا ان کے کفر میں شک کرے یا ان کے مذہب کو درست قرار دے، تو وہ خود کافر ہے]، یہ قاعدہ درست ہے، اس پر علمائے متقدمین و متاخرین کا اجماع ہے؛ کیونکہ جو کفار کی تکفیر نہیں کرتا، جن کی تکفیر قطعی طور پر قرآن و اجماع کی نص سے ثابت ہے، تو وہ قرآن و سنت کی تکذیب کرتا ہے۔

قاضی عیاضؒ اپنی کتاب [الشفا] میں کہتے ہیں:

[اس سبب ہم اُن کی تکفیر کرتے ہیں جو اِن (کفار) کی تکفیر نہیں کرتا، جن کا تعلق مسلمانوں کے دین کے علاوہ دیگر مذاہب سے ہے یا ان کے معاملہ میں توقف کرے، یا اس میں شک کرے، یا ان کے مذہب کو صحیح جانے۔۔اگرچہ وہ اس بیان کردہ سابقہ اعتقاد کے ساتھ اپنے اسلام کا اظہار کرے اور اسلام کا اعتقاد بھی رکھے، اور اسلام کے علاوہ باقی سب مذاہب کو بھی باطل جانتا ہو۔ تب بھی وہ اپنے اس اظہار (میں مسلمان

ہوں) کی وجہ سے جو اس نے (اسلام کے) خلاف میں ظاہر کیا کے سبب کافر ہی ہے]

پھر اس کے بعد انہوں نے اپنے قول کی وضاحت کی :

چونکہ کفار کے کافر ہونے پر نص اور اجماع موجود ہے، جو اس معاملہ میں توقف اختیار کرے، وہ اس نص کا انکار کرتا ہے۔

امام نوویؒ [روضۃ الطالبین] میں کہتے ہیں :

[جو اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب مثلاً نصاریٰ کو کافر نہ جانے یا ان کی تکفیر میں شک کرے یا ان کے مذاہب کو درست جانے، تو وہ کافر ہے، اگرچہ وہ اس اعتقاد کے ساتھ اپنے اسلام کو بھی ظاہر کرے اور اس پر اعتقاد بھی رکھے]

البھوتیؒ [کشاف القناع] میں کہتے ہیں :

وہ کافر ہے، کیونکہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کے اس قول کا انکار کرتا ہے :

[جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور طریقہ (دین) اختیار کرنا چاہے، اس کا وہ طریقہ قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں ناکام و نامراد ہوگا] (۳: ۸۵)

یہ وہ قواعدِ تکفیر ہیں جن سے متعلق شرعی نصوص موجود ہیں، اور ان کی تکذیب کرنے والوں کا حکم بیان کرتی ہے، نہ کہ اس کا تعلق بعض مسلمانوں کے کفر پر ہونے سے ہے یا ان لوگوں سے متعلق ہے جو نواقضِ اسلام میں سے کسی نواقض کا ارتکاب کر لیں؛ لہٰذا اِس قاعدہ کی تطبیق اس وقت تک نہ کی جائے جب تک کہ اس سے متعلق مبینہ خبر کو متفقہ طور پر درست نہ مان لیا جائے، اور اسی طرح اس فعل کے مرتکب شخص کی تکفیر ترک کی جائے، اس بنیاد پر کہ شاید اس سے منسلک خبر جھوٹی ہو۔

دوم :اس قاعدے کے اندر تین امور شامل ہیں :

اول :اس بات سے متعلق قطعی نصوص موجود ہیں کہ جو دین اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب مثلاً یہود، نصاریٰ، مشرکین کی ملت اور انکے شعار کی

مخالفت کرتی ہیں اور ان کی تکفیر کو لازم کرتی ہیں؛ پس ان کے کفر پر کتاب و سنت میں عام و خاص نصوص دلالت کرتی ہیں۔

عام نصوص میں سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے :

[بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے] (آل عمران: 19)

نیز فرمایا :

[جو کوئی اسلام کے علاوہ کسی دین کی پیروی کرے گا، وہ اس کی طرف سے قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائے گا) [آل عمران: 85)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان :

[اللہ کی قسم ! جس کے قبضہ ٔقدرت میں میری جان ہے، جو کوئی میری امت میں سے، چاہے وہ یہودی ہو یا نصرانی، وہ میرے بارے میں سن لے، اور جس چیز کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں اور اس پر ایمان نہ لائے، اور اسی حالت میں موت اس کو آلے، تو وہ فقط جہنم کے لوگوں میں سے ہو گا] (رواہ مسلم)

اور خاص نصوص میں سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے :

[یہود کہتے ہیں عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصرانی کہتے ہیں مسیح اللہ کا بیٹا ہے، یہ قول صرف ان کے منہ کی بات ہے۔ اگلے منکرین کی یہ بھی نقل کرنے لگے، اللہ انہیں غارت کرے وہ کیسے پلٹائے جاتے ہیں] (التوبہ: 30)

اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

[وہ لوگ بھی قطعاً کافر ہو گئے جنہوں نے کہا، اللہ تین میں کا تیسرا ہے، در اصل سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں۔ اگر یہ لوگ اپنے اس قول سے باز نہ رہے تو ان میں سے جو کفر پر رہیں گے، انہیں المناک عذاب ضرور پہنچے گا] (المائدہ: 73)

جو کوئی ان مذاہب کی تکفیر نہ کرے، یا ان کے کفر میں شک کرے، یا ان کے عقائد اور دین کو صحیح قرار دے، وہ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بلاشبہ جھوٹ باندھنے والا ہے، اور اُن دونوں کے حکم کو رَد کرنے والا بن جائے گا۔

اس لیے قاضی عیاض اپنی کتاب [الشفا] میں اس اجماع کو نقل کرتے ہیں :

[جو مسلمانوں کے دین کے علاوہ یہود و نصاریٰ اور دیگر مذاہب کی تکفیر نہیں کرتا، یا ان کے تکفیر میں توقف کرتا ہے، یا اس میں شک کرتا ہے، اس کے کفر میں کوئی شک نہیں]

اس قاعدے میں شامل دوم امر یہ ہے :

ان ارتدادی گروہوں و مذاہب کے کفر کا قطعی ہونا جن کے ارتداد اور کفر پر سب جمع ہیں، جیسا کہ باطنی فرقوں میں سے قرامطی، اسماعیلی، نصیری، دروزی، بابی، بہائی اور قادیانی شامل ہیں۔ اہل علم نے ان گرہوں پر کفر اور ارتداد کا حکم لگایا ہے؛ جس کی وجہ ان فرقوں کا تمام جہتوں سے اصولِ اسلام کے منافی اعتقاد رکھنا ہے، جو کوئی ان فرقوں کی حقیقتِ حال کے علم کے بعد بھی ان کی تکفیر نہ کرے، یا ان کے کفر میں شک کرے، پس وہ ان کے مذہب اور کفریہ عقائد کو بھی درست ماننے والا قرار پائے گا، اور دین اسلام پر طعن کرنے والا بنے گا، اور یہ بھی انہیں کی طرح کافر ہو گا۔

ابن تیمیہؒ اپنے [فتاوی] میں دروزیوں سے متعلق رقمطراز ہیں :

[ان کے کفر سے متعلق مسلمانوں میں سے کسی نے بھی اختلاف نہیں کیا ہے؛ بلکہ جو انکے کفر میں شک کرے، وہ بھی انہیں کی مثل کافر ہے]

اس قاعدے میں شامل سوم امر یہ ہے :

جو کوئی نواقضِ اسلام میں سے کسی نواقض کا ارتکاب کرے، جن کو اہل علم نے جمع فرمایا ہے، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑانا، یا اُن کی توہین کرنا یا اس چیز کا انکار کرنا جو اسلام میں ضرورتِ دین سے معلوم ہے۔

جو کوئی ان نواقض کی اقسام کے مرتکب کی تکفیر نہیں کرتا، ایسے اقوال وافعال کے کفر سے انکار کرتا ہے، وہ بھی انہیں کی مثل کافر ہے۔

ابن تیمیہؒ اس شخص کے بارے میں کہتے ہیں جو صحابہؓ کی توہین کے جواز کا اعتقاد رکھتا ہے یا جو کفری اعتقادات کو صحیح جانتا ہے :

[تاہم جو اس طریقہ پر یہ دعوی کرتے ہوئے (دوسرے صحابہؓ پر) طعن و تشنیع کرے کہ علیؓ معبود ہیں یا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے نبی ہیں اور جبریلؑ اپنا پیغام پہنچانے میں غلطی کے مرتکب ہوئے، ایسے شخص کے کفر میں تو کوئی شک نہیں ہے، بلکہ جو کوئی ایسے شخص کی تکفیر پر توقف کرے اس کے کفر میں بھی کوئی شک نہیں ہے]

سوم :اِس قاعدے (جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے) میں یہ امور شامل نہیں ہیں :

۔جن مکفرات میں علماء کے درمیان اختلاف ہے، مثلاً نماز کو سستی کے سبب چھوڑنے والا، ان میں سے متعدد علماء نے اس کفر پر دائرہ اسلام سے خارج کیا ہے، اور دیگر نے اسے اس درجہ تک نہیں جانا ہے، اسی لیے جو کوئی سستی کے سبب نماز کو چھوڑنے والے کی تکفیر نہیں کرتا، اس کو کافر نہیں کہا جائے گا۔

۔نواقضِ اسلام میں سے کسی نواقض کے ارتکاب کرنے والے معین مسلمان کی تکفیر سے احتراز کرنے والے شخص کے اوپر کفر کا حکم نہیں لگایا جائے گا؛ کیونکہ کسی معین شخص پر کفر کے حکم کا اطلاق کرنا اس پر قطعی دلیل نہیں ہے، اس کی تکفیر کرنا اور اس پر ارتداد کا حکم لگانا صحیح اور غلط بھی ہو سکتا ہے، اس شخص کی تکفیر پر توقف کرنا موانع تکفیر کی موجودگی یا شروطِ تکفیر نہ ہونے کے سبب ممکن ہے یا قیام حجت کی غیر موجودگی اور دیگر ملتے جلتے اسباب بھی شامل ہیں۔

اس قاعدے میں یہ بھی شامل نہیں ہے :

جو کوئی متفق احکامِ کفر کا اطلاق بعض معین افراد پر نہ کرے، مثلاً طاغوت کے احکام کا اطلاق کرنا یا اللہ کی شریعت کے علاوہ فیصلہ کرنے والے گروہوں کے قائدین یا افراد کو تکفیر کے لیے معین کرنا؛ کیونکہ کفر بالطاغوت کی اصل اسلام میں اس طرح ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

[اس لئے جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کرکے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا]

جبکہ کسی معین فرد پر طاغوت کے حکم کا اطلاق کرنا ایک اجتہادی اور نظری بحث ہے۔ اس موقع پر ہم یہ نہیں کہیں گے کہ :

[جو کوئی فلاں مرتکبِ نواقض شخص کی تکفیر نہیں کرے گا، وہ خود کافر ہے]

کیونکہ اس کی وجہ اس معاملہ میں اجتہاد اور اختلاف کا ہونا ہے۔

چہارم : اس قاعدے کا اطلاق ان قائدین پر کرنے کی اجازت اس وقت تک نہیں ہے جب تک تکفیر کی شروط کی تحقیق نہ کر لی جائے، اور اس کے موانع کو زائل نہ کر لیا جائے۔

تکفیر مطلق جیسا کہ یہ قول (جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے) لوگوں پر معین تکفیر جیسا کہ یہ قول (فلاں شخص کافر کی تکفیر نہیں کرتا یہ بھی کافر ہے) سے مختلف ہوتی ہے۔

معین افراد اپنے اوپر قیامِ حجت کے حساب سے مختلف درجہ پر ہوتے ہیں، اپنے اجتہاد اور تاویل پر مختلف درجہ رکھتے ہیں اور کثر اہل غلو جہالت کے سبب ان مختلف مراتب میں تفریق نہیں کرتے ہیں۔

ابن ابی العز الحنفی [شرح الطحاویۃ] میں کہتے ہیں :

[کسی معین شخص کے لیے ممکن ہے کہ وہ مجتہد ہو جس کے سبب وہ اپنی خطا پر معاف کیا جائے، ممکن ہے کہ ان نصوص میں بہت سے باتیں جو اس کے علاوہ ہیں، اسے آگاہی حاصل نہ ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کا ایمان عظیم ہو اور ایسی نیکیاں ہوں جس کے سبب اللہ تعالی کی رحمت ناگزیر ہو جائے]

کوئی شخص کفارِ اصلی، یا مرتدین جن کے ارتداد پر سب متفق ہیں کی عدم تکفیر پر اپنے علم کے قصور یا کسی شبہ کو دیکھنے یا دیگر موانع تکفیر (جیسا کہ جہالت، خطا، اکراہ اور تاویل) کے سبب توقف کر سکتا ہے، اس لیے معین تکفیر کرتے ہوئے ہمیں اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ یہ تمام موانع اس سے زائل ہو چکے ہوں۔

ابن حجرؒ[فتح الباری] میں امام شافعیؒ کے قول کو نقل کرتے ہیں :

[جو شخص اقامتِ حجت کے بعد مخالفت کرے اس نے کفر کیا، تاہم قیامِ حجت سے قبل اسے جہالت کا عذر دیا جائے گا]

ابن تیمیہؒ[فتاوی] میں عقیدہ وحدت الوجود کی حقیقت کو بیان کرتے ہیں اور اسے نصاریٰ کے قول کی طرف اشارہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں :

[یہ تمام عقیدہ اپنے باطن و ظاہر پر تمام مسلمانوں کے اجماع کے سبب کفر ہے، اور جو کوئی ان کے قول سے متعلق وضاحت دینے اور دین اسلام کی معرفت کو ظاہر کر دینے کے باوجود ان کے کفر میں شک کرے، پس وہ بھی اسی طرح کافر ہے جو یہود و نصاریٰ اور مشرکین کے کفر میں شک کرتا ہے]

اس لیے جو کسی کافر کی تکفیر نہ کرے اس پر اقامتِ حجت ضروری ہے، جو اس کی تعلیم اور اس معاملہ کی وضاحت سے ممکن ہو گی۔

پنجم : اس قاعدے کے سبب دو فریق گمراہی کا شکار ہوئے ہیں، فریقِ تفریط جو ادنیٰ درجہ پر آیا، اور فریقِ افراط جو غلو کا شکار ہوا۔

- جہاں تک غفلت برتنے والوں کا تعلق ہے : انہوں سے اس قاعدے میں سے کچھ نہ لیا، اور اس کا انکار کیا، ان کے نزدیک کفار کی تکفیر ان حدود و ضوابط کے پورا ہونے کے بعد بھی نہیں کی جا سکتی ہے۔ ان میں سے بعض یہ زعم بھی رکھتے ہیں کہ کفار کی تکفیر کرنا آزادی رائے کے خلاف ہے، ان میں وہ بھی ہیں جو وحدتِ ادیان کی دعوت دیتے ہیں یا ان میں بھائی چارے کی بات کرتے ہیں، اور یہ اقوال اللہ اور اس کی رسول صل اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کے مترادف ہیں اور اجماع امت کا انکار ہے۔

- جہاں تک غلو کرنے والوں کا تعلق ہے : انہوں نے اس قاعدے کو بڑھا دیا، حتیٰ کہ اس میں مسلمانوں کو داخل کر دیا اور ان پر کفر اور ارتداد کا حکم لگا دیا، اور پھر باقی لوگوں پر اس تکفیر کو لازم قرار دے دیا۔ پھر اگر آپ اس قاعدے کے متعلق (ان کے بتلائے ہوئے طریقہ پر) عملاً تکفیر نہیں کرتے، پھر یہ دعوی کرتے ہیں۔۔۔ (کہ آپ بھی کافر ہیں !!)

بالآخر : بلاشبہ تکفیراورارتداد کا حکم ایک خطرناک معاملہ ہے،اس(حکم) کے اندر وہ آثار ہیں جو زوجین کے درمیان تفریق پیدا کردیتے ہیں،اور مرتداوراس کی وراثت سے متعلق احکاماتِ وراثت منقطع ہو جاتے ہیں،اور مرتد کو قتل کرنے کا حکم ہوتا ہے،اسی طرح اس کی نمازنہ پڑھنے اور دیگراموراس سے وابستہ ہو جاتے ہیں۔اس لیے ایک مسلمان کواس معاملہ میں آگے نہیں بڑھنا چاہیے،بلکہ یہ امر تو سوائے ان راسخ العلم حضرات کے لیے ہیں جن کے ہاتھ میں قضاءاوراحکامات ہیں۔

ابو حامد الغزالیؒ[الاقتصاد في الاعتقاد] میں لکھتے ہیں :

[جب تکفیر کی راہ سے نکلنا ممکن ہو تواس سے ضروراحتراز برتنا چاہیے،کیونکہ قبلہ کی طرف منہ کر کے نمازپڑھنے والوں کو جو کہ لاإلہ إلاالله محمد رسول الله کااقرار کرتے ہوں،کے خون واموال کو مباح(جائز) قرار دینا غلطی ہے۔زندگی میں ہزار کفار کے قتل کو ترک کرنے کی غلطی بنسبت ایک مسلمان کے خون کی(المِحْجَمة) جتنی مقدار کو غلطی کے سبب بہادینے سے ہلکی بات ہے]اور(المِحْجِمة): حجامہ کاآلہ ہے،اس آلہ حجامہ کے اندر خون کی وہ کم سے کم مقدار جوآسانی سے آسکے۔

امام شوکانیؒ[السیل الجرار] میں لکھتے ہیں :

[یہ بات جان لو کہ کسی بھی مسلمان شخص پر دینِ اسلام سے خروج کر کے کفر میں داخل ہونے کا حکم لگانا؛مسلمان جو اللہ تعالیٰ اور یومِ آخر پر ایمان رکھتاہے،اس کا ذمہ اس وقت تک نہ اٹھائے جب تک وہ اس معاملے میں چمکتے سورج کی مانند واضح دلائل نہ دیکھ لے،اس واسطے کہ صحیح احادیث میں صحابہؓ کی جماعت سے مستند طور پر یہ حدیث مروی ہے کہ :'' جس نے اپنے بھائی کو کہااے کافر،پس یہ(تکفیر) اُن میں سے ایک کی طرف ضرور لوٹے گی]''

ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس علم کی طرف لے جائیں جس سے ہمیں فائدہ ہو،اور ہمیں امتِ وسط بنائیں جو غلواور تضاد سے پاک ہو،اور ہمیں اپنے مجرم دشمنوں پر فتح یاب فرمائیں۔

والحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تنظیم (دولۃ) کی تکفیر، ان پر لعنت کرنے اور ان کے قیدیوں اور اموال سے متعلق شرعی حکم

ھیئۃ الشام الِاسلامیۃ کا فتوی

سوال : اس سے پہلے آپ نے فتوے میں بیان کیا تھا کہ تنظیم دولۃ خوارج ہیں، تو کیا خوارج کفار ہیں، اور کیا ان پر لعنت کرنے یا ان کو بددعا دینے کا جواز ہے؟ اور کیا ان کے خلاف قتال کرنے میں ابتداء کی جاسکتی ہے؟ ان کے قیدیوں کا کیا حکم ہے، اس اسلحہ اور اموال کا کیا حکم ہے جو ان سے غنیمت کیا جاتا ہے؟

جواب :الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، وبعد

بلاشبہ خوارج اہل بدعت وضلالت ہیں اور اربابِ فسق وانحراف ہیں، اور ان سب جملہ اوصاف کے ساتھ مجموعی طور پر وہ اہلِ ملتِ اسلامیہ ہیں، اور ان پر دین سے خروج کرنے کا اطلاقاً حکم نہیں ہے، ان کو بددعا دینا جائز ہے، اور ان پر عمومی طور پر لعنت بھی کی جاسکتی ہے، ان کے اہل تدبیر کا پیچھا کیا جاسکتا ہے، ان کے زخمیوں کو ختم کیا جاسکتا ہے، اور ان کے قیدیوں کو مصلحت کے پیش نظر قتل بھی کیا جاسکتا ہے۔

اول :اس موقف پر سلف وخلف کے جمہور علماء قائم ہیں :
وہ خوارج کی عدم تکفیر کے قائل ہیں، اس بات کی دلیل وہ یہ پیش کرتے ہیں کہ صحابہ اکرام رضی اللہ عنھم نے خوارج سے قتال کرنے کے باوجود ان پر کفر کا حکم نہیں لگایا تھا، جیسا کہ ابن ابی شیبۃ ''المصنف'' میں صحیح اسناد کے ساتھ طارق بن شہاب سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں: میں سیدنا علیؓ کے ساتھ تھا، میں نے ان سے اہل نہروان (یعنی خوارج) سے متعلق سوال کیا؛

کیا وہ مشرکین (کفار) ہیں؟

انہوں نے جواب دیا: وہ تو شرک سے فرار اختیار کرنے والے تھے۔

میں نے کہا: کیا وہ منافقین میں سے ہیں؟

انہوں نے جواب دیا: منافقین تو اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا کرتے ہیں۔

میں نے ان سے پھر کہا: تو پھر وہ کون ہیں؟

انہوں نے جواب دیا: ایسی قوم (گروہ) جنہوں نے ہم سے بغاوت اختیار کی۔

ابن تیمیہؒ ''مجموع الفتاوی'' میں کہتے ہیں:

''سیدنا علی بن ابی طالبؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اور دیگر صحابہؓ نے ان (خوارج) کی تکفیر نہیں کی تھی، ان سے قتال کرنے کے باوجود وہ انہیں مسلمان سمجھتے تھے، سیدنا علیؓ نے ان سے اس وقت تک قتال نہ کیا جب تک انہوں نے ناحق خون نہ بہایا اور مسلمانوں کے اموال پر لوٹ مار شروع نہ کی، پھر انہوں نے ان کے ظلم اور بغاوت کو دفع کرنے کے لیے ان سے قتال کیا، نہ کہ ان کے کفار ہونے کی وجہ سے یہ قتال ہوا۔''

خطابیؒ کہتے ہیں، جیسا کہ الحافظ نے ان سے ''الفتح'' میں نقل کیا ہے:

''علمائے مسلمین اس بات پر جمع ہیں کہ خوارج اپنی ضلالت و گمراہی کے باجود مسلمانوں کے فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے، اور ان کے ساتھ نکاح کرنے اور ان کا ذبیح کھانے کی اجازت ہے، اور وہ ان کی تکفیر نہیں کرتے جب تک کہ وہ اسلام کی اصل سے جڑے ہوئے ہیں۔''

ابن تیمیہؒ ''منہاج السنۃ النبویہ'' میں کہتے ہیں:

''بلکہ صحابہؓ اور سیدنا علیؓ کا خوارج سے متعلق معاملہ سیرتِ صحابہؓ کے اہل ارتداد کے ساتھ تعامل کے موقف سے مختلف تھا اور ان میں کسی صحابیؓ نے بھی سیدنا علیؓ سے اس معاملے پر مخالفت نہ کی تھی، اس سے معلوم ہوا کہ صحابہؓ کا اس مسئلہ پر اتفاق تھا کہ یہ (خوارج) دینِ اسلام سے خارج مرتدین میں سے نہیں ہیں۔''

امام نوویؒ ''شرح صحیح مسلم'' میں لکھتے ہیں:

''صحیح و مختار مذہب جس کو جمہور اور محققین لوگوں نے بیان کیا، وہ یہ ہے کہ خوارج کی تکفیر نہیں کی جائے گی، جس طرح کہ باقی اہل بدعت کی تکفیر نہیں کی جاتی۔''

ابن حجرؒ "فتح الباری" میں کہتے ہیں :

"اہل سنت میں سے کثیر اہلِ اصول اس جانب گئے ہیں کہ خوارج فساق ہیں، اور ان پر حکمِ اسلام ان کے شہادت کہنے اور ارکانِ اسلام پر جمے رہنے کی وجہ سے قائم ہے، اور یہ مسلمانوں کی تکفیر میں فسق کا شکار ہوئے جو انہوں نے فاسد تاویل سے مستنبط کیں، اور یہ وجوہات انہیں اپنے مخالفین کے خون اور اموال کو جائز قرار دینے پر لے کر گئیں اور انہوں نے ان پر کفر اور شرک کا حکم لگایا۔ "

علی ہذا القیاس :

یہ بات درست نہیں ہے کہ "تنظیم دولة" پر کفر کا حکم لگایا جائے، یہ بات اس چیز کو مانع نہیں ہے کہ ان کے بعض افراد کسی کفر میں مبتلا ہوں؛ اس بناء پر کہ انہوں نے نواقضِ اسلام میں سے کسی ناقض کا ارتکاب کر لیا ہو یا ان کی صفوں میں کوئی غیر مسلم سرایت کر گئے ہوں، یا اس طرح کے دیگر معاملات، لیکن ان پر حکم (ارتداد (بغیر کسی واضح شرعی دلیل کے نہیں لگایا جائے گا، شرائط کی موجودگی اور موانع کو زائل کرنے کے بعد ہی یہ حکم لگے گا۔

تاہم ان پر بدعت اور ضلالت کا حکم ہے، جیسا کہ امام الاجری نے اپنی کتاب "الشریعة" میں لکھا ہے :

"علمائے متقدمین اور متاخرین نے اس بات پر اختلاف نہیں کیا کہ خوارج کا تعلق قومِ سوء سے ہے، جو کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرنے والے ہیں، اگرچہ وہ نماز پڑھیں، روزے رکھیں اور عبادات میں ریاضت کریں، یہ بات ان کے لیے بالکل بھی نفع بخش نہیں ہے۔ "

دوم : ان کی مقتول اور فوت شدگان کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا جائے گا جیسا کہ بقیہ مسلمانوں کے فوت شدگان کے ساتھ رکھا جاتا ہے: جن میں غسل، کفن، ان پر نمازِ جنازہ پڑھنا شامل ہے، یہ مسلمانوں پر ہے کہ وہ ہر کوئی جو اسلام کا اظہار کرتا ہے اور جس سے متعلق کسی بھی نفاق اور ارتداد کا علم نہیں، ان کی نماز (جنازہ) ادا کریں۔

ابراھیم النخعی کہتے ہیں :

"انہوں نے اہل قبلہ میں سے کسی کی بھی نمازِ جنازہ سے نہیں روکا ہے۔ "اسے اللالکائی نے "شرح أصول اعتقاد أهل السنة" میں روایت کیا

ہے۔

امام مالکؒ کہتے ہیں :

"اس فوت شدہ پر نمازِ جنازہ کو ترک نہ کرو، جو قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہو۔ "

ابن عبدالبرؒ "الاستذکار" میں کہتے ہیں :

"یہ امام شافعیؒ اور فقہاء کی ایک جماعت کا قول ہے کہ جو کوئی بھی لاالٰہ الا اللہ و أن محمداً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت دیتا ہو اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے۔ "

لیکن یہ اہل مقام اور اہل علم کے لیے مشروع ہے کہ وہ اس کی نمازِ جنازہ میں شریک نہ ہوں تاکہ اسے سزا کے طور پر دیکھا جاسکے، اور ان کے اعمال کے سامنے رکاوٹ ڈالی جاسکے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی نماز ترک کی جس نے خودکشی کی، جس نے قیمتی مال غنیمت سے لوٹا، جو مقروض تھا، لیکن صحابہؓ کو حکم دیا کہ وہ اس پر نمازِ جنازہ ادا کریں۔

امام ابن تیمیہؒ "منھاج السنۃ" میں کہتے ہیں :

"اگر بدعت کی طرف دعوت دینے والے اور فجور کو ظاہر کرنے والے شخص کی نمازِ جنازہ کو ترک کر دینے میں لوگوں کو اس گناہ سے دور رکھنے میں مصلحت ہے، تو پھر اس نماز کا ترک کر دینا اس شخص پر جو اس (بدعت) کو دور کرنے میں اثر انداز ہو سکتا ہو ایک مشروع عمل ہے، اسے چاہیے کہ اس پر نمازِ جنازہ نہ پڑھے۔ "

سوم :

اہل علم میں سے ایک فریق یہ رائے رکھتا ہے کہ خوارج کا حکم بغاۃ (باغیوں) کے حکم جیسا ہے جو کہ اس طرح ہے کہ ان کے خلاف قتال کی ابتداء نہیں کی جاسکتی، نہ ہی ان کے زخمیوں کو ختم کیا جاسکتا ہے، نہ ہی ان کے اہل تدبیر کا پیچھا کیا جاسکتا ہے، اور نہ ہی ان کے قیدیوں کو قتل کیا جا سکتا ہے۔

ان میں درست موقف جس پر کثیر محققین جمع ہیں، وہ یہ ہے کہ خوارج کا حکم بغاۃ (باغیوں) کے حکم سے مختلف ہے؛ کیونکہ باغی جماعت المسلمین کے خلاف خروج کرتے ہیں یا ان کے امام کے خلاف بغاوت کرتے ہیں، کسی شبہ پر جوانہیں لاحق ہوتا ہے، لیکن وہ مسلمانوں کی تکفیر نہیں کرتے اور نہ ہی ان کے خون کو بہانا جائز قرار دیتے ہیں، اس لیے ان سے فقط اسی لیے قتال کیا جاتا ہے تاکہ ان کی بغاوت اور عدوان کو دور کیا جاسکے؛ برعکس خوارج کے جو مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں اور ان کے خون کو مباح قرار دیتے ہیں، اور یہ (شریعت سے) روکنے والا گروہ ہے، اس لیے ان کی بغاوت، گمراہی اور مسلمان امت سے ان کے شر کو روکنے کے لیے قتال کیا جاتا ہے، جیسا کہ ان سے متعلق نبوی امر بھی وارد ہوتا ہے"۔

اس بات کے لیے دلیل یہ ہے کہ امیر المومنین علی بن ابی طالبؓ نے خوارج کے ساتھ وہ معاملہ نہیں رکھا جو انہوں نے اہل جمل اور صفین میں موجود بغاۃ کے ساتھ رکھا۔

ابن قدامۃ المقدسی "المغنی" میں کہتے ہیں :

"یہ ان شاء اللہ صحیح ہے کہ : خوارج کے ساتھ قتال میں ابتداء کی جاسکتی ہے، ان کے زخمیوں کو ختم بھی کیا جاسکتا ہے؛ چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے، اور ان خوارج کو قتل کرنے والوں کے لیے ثواب کا وعدہ ہے۔ "

سیدنا علیؓ نے ارشاد فرمایا :

"اگر تم تکبر نہ کرتے، تو میں تمہیں اللہ تعالیٰ نے جو ان (خوارج) کو قتل کرنے والوں سے متعلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے وعدہ کیا ہے اس کو بیان کرتا۔ "

پس اس لیے ان کی بدعت اور سوء عمل، ان کے خون کو مباح (جائز) کرنے کا تقاضا کرتا ہے، اس دلیل کی بناء پر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان کے گناہ کے بڑے ہونے کے متعلق خبر دی ہے، اور یہ کہ وہ تمام مخلوق سے بدترین ہیں، وہ دین سے نکل چکے ہیں، وہ جہنم کے کلاب (کتے) ہیں، اور ان کے قتل پر ابھارا اور ان سے متعلق خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پالیں تو انہیں قوم عاد کی طرح

قتل کریں گے۔

اس لیے ان خوارج کو ان لوگوں کے ساتھ ملانا جائز نہیں جن سے ہاتھ روکنے کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کثیر نے ان سے قتال کرنے سے پرہیز کیا،اور یہ بات بدعت نہیں ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ ''مجموع الفتاوی'' میں کہتے ہیں :

''جمہور اہل علم تفریق کرتے ہیں (مارقہ خوارج) اور (اہل جمل وصفین کے بیچ) جنہوں نے تاویل کرتے ہوئے بغاوت کی،اور یہ صحابہؓ میں معروف تھی،اور اسی پر مجموعی طور پر اہل حدیث اور اہل فقہ اور متکلمین قائم ہیں،اور اس پر کثیر ائمہ اور ان کے متبعین اصحاب جیسا کہ مالک،احمد، شافعی وغیرہ کی جانب سے بہت سی نصوص ہیں۔''

علی ہذالقیاس :

خوارج کے قیدیوں کو قتل کیا جاسکتا ہے،ان کے زخمیوں کو ختم کیا جاسکتا ہے،ان کے فتنہ انگیزوں کا تعاقب کیا جاسکتا ہے،اور ان کے خلاف قتال کی ابتداء کرنا جائز ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ ''مجموع الفتاوی'' میں کہتے ہیں :

''اگر ان کے پاس قابل قوت جماعت ہے،تو بلاشبہ ان کے قیدیوں کو قتل کرنا،ان کے فتنہ انگیزوں کا تعاقب کرنا اور ان کے زخمیوں کو ختم کرنا جائز ہے،اگر یہ خوارج ان کے ملکوں میں موجود ہیں،اور اسی عقیدے پر ہیں،تو پھر مسلمانوں پر واجب ہے کہ اپنے ملکوں میں ان سے قتال کرنے کی کی نیت وارادہ کریں حتی کہ دین تمام کا تمام اللہ تعالی کے لیے ہو جائے۔''

یہ گروہ اسی چیز کا مستحق ہے؛ کہ ان کے فساد کو ختم کیا جائے،اور یہی مناسب ہے کیونکہ وہ بار بار مکر اور دھوکہ دہی کرتے ہیں،االلہ تعالی کے حکم پر اترنے سے روکتے ہیں خصوصی طور پر مسلمانوں،ان کے قائدین،اور ان کے فضلاء کے خلاف جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں۔

بلکہ یہ بات بھی جائز ہے کہ ان کے اکیلے فرد کو قتل کیا جائے، اگرچہ اس کی کوئی جماعت یا گروہ نہ ہو، جبکہ وہ اس بدعت کی طرف دعوت دے رہا ہو، کیونکہ اس کے باقی رہنے میں مسلمانوں کا ضرر ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ ''مجموع الفتاوی'' میں کہتے ہیں :

''جہاں تک ان خوارج میں سے کسی ایک فرد کو جس پر قدرت حاصل ہو کو قتل کرنے کا معاملہ ہے؛ جیسا کہ حروریہ اور رافضہ اور ان جیسے دیگر فرقے : تو اس سے متعلق فقہاء کی رائے موجود ہیں، اور اس میں فقہاء کے دو قول ہیں اور یہ دونوں ہی امام احمدؒ سے مروی ہیں، اور صحیح قول یہ ہے کہ ان کے فرد واحد کو قتل کرنا جائز ہے، جیسا کہ وہ افراد جو اس مذہب (خوارج) کی طرف دعوت دے رہے ہوں، اور اسی طرز پر ہر وہ شخص جس میں اس قسم کا فساد ہو ''

اسی طرح ان کو قیدی بنانا بھی جائز ہے تا کہ ان قیدیوں سے دوسرے مسلمان قیدیوں کے لیے فائدہ اٹھایا جاسکے یا ان کو بدعت سے روکنے کی کوشش کی جاسکے۔

چہارم : جہاں تک ان اموال کا تعلق ہے جو ان کے قبضہ میں ہے :

جہاں تک ان اموال کا تعلق ہے جو عامۃ الناس کے ہیں: جیسا کہ اسلحہ، تیل کے کنویں، حکومتی عمارتیں، کارخانے وغیرہ، تو انہیں غنیمت نہیں بنایا جاسکتا اور نہ ہی تقسیم کیا جاسکتا ہے، بلکہ ان کی بقدرِ استطاعت حفاظت کی جانی چاہیے تا کہ ان کی منفعت عامہ باقی رہے، اور ان کی حفاظت کو یقینی بنانا چاہیے اور ان کی حمایت بھی کرنی چاہیے، جیسا کہ اس سے قبل ہم اپنے فتوی میں بتا چکے ہیں (بعنوان: عوامی سرمائے اور تیل کے کنووں کے انتظامات سے متعلق تصرف کا حکم)

جہاں تک ان کے مخصوص اموال کا تعلق ہے :

اس بارے میں جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ اسے غنیمت نہیں بنایا جاسکتا، وہ مال ان کے ورثاء کو دیا جائے گا۔ ان کی عوام کے خلاف بغاوت اور خروج ان کے ساتھ قتال کو تو جائز کرتا ہے لیکن ان کے اموال کو حلال نہیں کرتا، مگر اُس صورت میں اگر اس مال کا سہارا لیتے ہوئے مسلمانوں

سے قتال کر رہے ہوں، اس صورت میں ان کے مال کو رکھا جاسکتا ہے حتیٰ کہ ان کا فتنہ ختم نہ ہو جائے، اور اگر مسلمانوں کی مصلحت ہو ان کے مال کو رکھنے میں تو وہ حکمِ شریعت کے پیش نظر جائز ہے۔

ابن المناصف اپنی کتاب '' الإنجاد في أبواب الجهاد '' میں کہتے ہیں :

'' یہ بات صحیح ہے کہ کسی بھی صورت میں ان کے اموال کو مباح نہیں کیا جاسکتا، مگر صرف وہ مال جو دوران جنگ ضائع ہو جائے، ان سے دفاع کی ضرورت کے پیش نظر ہو اور ان کی اصلاح کے پیش نظر، جو شرعاً مامور ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں [آپس کے مال ناجائز طریقہ سے مت کھاؤ]، پس ان لوگوں سے قتال تو اس لئے مباح قرار دیا گیا ہے تاکہ ان کے فساد کو ختم کیا جاسکے، اور ان کو ان کے باطل سے روکا جاسکے، حتیٰ کہ یہ اللہ کے حکم کی طرف آجائیں، ان کے اموال کی اجازت نہیں دی گئی اور نہ ان کے قیدیوں میں (لونڈی، غلام بنانے کی) اجازت ہے، جیسا کہ کفار کے معاملے میں (اموال اور قیدیوں میں اجازت دی گئی ہے، بلکہ یہ تمام حرمتِ اسلام کی وجہ سے معصوم ہیں، البتہ اتنی مقدار کی اجازت ضرور ہے جس کے ذریعے ان کے ساتھ قتال تکمیل تک پہنچ جائے، یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر وہ شخص جسے قتل کیا جائے یا جس سے قتال کیا جائے، اس سے اس کا مال بھی مباح ہو جائے۔ ''

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ '' منهاج السنة النبوية '' میں لکھتے ہیں :

'' جن لوگوں نے سیدنا علیؓ سے قتال کیا تھا، ان میں سب سے بدترین خوارج تھے، تاہم اس کے باوجود انہوں نے ان پر کفار والا حکم نہیں لگایا تھا، بلکہ ان کے اموال اور قیدیوں کو (لونڈی، غلام بنانا) حرام قرار دیا۔ ''

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ '' مجموع الفتاوی '' میں کہتے ہیں :

'' ان (خوارج) سے لڑا جائے گا جب تک کہ یہ (فتنہ سے) رکتے نہیں، ان کی اولاد کو لونڈی غلام نہیں بنایا جائیگا. ان کا وہ مال غنیمت نہیں بنایا جائے گا جس کے ذریعے انہوں نے قتال کے لیے معاونت حاصل نہیں کی، اور جہاں تک معاملہ ہے ان گھوڑوں اور ہتھیاروں کا جن سے یہ خوارج لڑائی میں معاونت لیتے ہیں، تو اس معاملہ میں علماء کے درمیان اختلاف ہے، سیدنا علی بن طالبؓ کے بارے میں روایت ہے کہ ان کے لشکر نے ہر وہ چیز چھین لی تھی، جو ان خوارج کے لشکر میں تھی، اگر امیر (ولی الامر) کی رائے یہ بنتی ہے کہ خوارج کے لشکر میں موجود مال کو حلال قرار دے، تو یہ اچھا ہوگا۔ ''

پنجم : جہاں تک خوارج پر لعنت کرنے کا معاملہ ہے تو اس میں تفصیل ہے :

۱) اگر ان پر لعنت کرنے کا انداز عموم پر ہے، جیسا کہ یوں کہا جائے: اللہ تعالیٰ اہل بدعت پر لعنت کریں یا اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو خوارج پر یا اللہ تعالیٰ مجرمین ظالمین پر لعنت کریں یا اِس مجرم تنظیم پر اللہ کی لعنت ہو، تو یہ لعنت کرنا جائز ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں،

اللہ تعالیٰ نے ظالمین پر لعنت کی ہے :

خبردار! ظالمین پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے [ھود: ۱۸]

اور جھوٹوں پر بھی اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے :

اور خدا سے دعا کریں کہ جو جھوٹا ہو اُس پر خدا کی لعنت ہو [آل عمران: ۶۱]

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں پر لعنت کی ہے جو اپنے والدین کو لعنت کریں، جو سود کھائیں یا چوری کریں اور اسی طرح دیگر مثالیں موجود ہیں۔

اس معاملے میں اجماع کا انعقاد ہوا ہے، ابن عربی ''احکام القرآن'' میں کہتے ہیں :

''جہاں تک کسی گناہگار پر مطلقاً لعنت کرنے کا سوال ہے، تو اس پر اجماع ہے۔ ''

علی ہذا القیاس خوارج پر مطلقاً لعنت کا جواز موجود ہے، تو یہ کہا جاسکتا ہے: اے اللہ، خوارج پر لعنت فرما! کیونکہ ان کا فساد عظیم ہے، یہ مسلمانوں کو قتل کرتے ہیں، ان کی تکفیر کرتے ہیں، اور غدر کا معاملہ کرتے ہیں، اور ان سے متعلق بعض صحابہؓ کی طرف سے وارد ہوا ہے: ازارقہ پر لعنت ہو (اور یہ خوارج کا ایک فرقہ ہے)

۲) جہاں تک ان کے کسی شخص پر معین کر کے لعنت کا حکم ہے، جیسا کہ یوں کہا جائے: اللہ تعالیٰ کی لعنت فلاں شخص پر ہو یا فلاں پر اللہ کی

لعنت ہو۔

اس طرح سے لعنت کرنا حرام ہے اور جمہور علماء کے نزدیک اس کا کوائی جواز نہیں؛ کیونکہ اس قسم کی لعنت سے مقصود یہ بددعا ہوتی ہے کہ یہ محروم ہو جائے اور اللہ تعالی کی رحمت سے دور ہو جائے، حالانکہ اس سے متعلق ہم یقینی طور پر نہیں جانتے کہ اس کا خاتمہ کس حال پر ہو گا۔

ابو حامد الغزالی ''احیاء علوم الدین'' میں کہتے ہیں :

''کسی فاسق پر معین کر کے لعنت کرنا جائز نہیں، اور یہ بات یاد رہے کہ لوگوں پر لعنت کرنا ایک خطرناک معاملہ ہے، اس لیے اس سے بچنا چاہیے۔ ''

امام النووی ''شرح صحیح مسلم'' میں لکھتے ہیں :

''کسی بھی کافر یا مسلمان یا جانور کو معین کر کے لعنت کرنا جائز نہیں ہے، مگر جبکہ یہ شرعی نصوص سے واضح ہو جائے کہ وہ شخص کفر پر مرا ہے یا یہ کہ مرنے والا ہے، جیسے ابو جہل اور شیطان (کہ ابو جہل کفر پر مر گیا ہے اور شیطان کفر پر مرنے والا ہے ''(

صحیح بخاری میں حدیث وارد ہے سیدنا عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ایک شخص جس کا نام عبد اللہ تھا، وہ رسول کریم ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا، نبی کریم ﷺ نے شراب نوشی پر اسے کوڑے لگوائے تھے، ایک دن (پھر) اسے لایا گیا تو نبی کریم ﷺ نے اسے کوڑے لگانے کا حکم صادر فرمایا۔ تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: اللہ اس پر لعنت کرے کتنی مرتبہ اسے (شراب پینے پر سزا دینے کیلئے) لایا گیا ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس پر لعنت نہ کرو، اللہ کی قسم، جہاں تک میں اسے جانتا ہوں یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔

امام ابن تیمیہ ؒ ''منھاج السنۃ'' میں کہتے ہیں :

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس متعین صحابیؓ پر لعنت کرنے سے منع کیا جو اکثر شراب پیا کرتا تھا، جس کے لیے انہوں نے اس شخص کی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کو دلیل بنایا، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والوں پر مطلقاً لعنت بھی فرمائی، جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مطلقاً لعنت کرنا جائز ہے، جبکہ متعین طور پر ایسے شخص پر لعنت کرنا جو اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا

ہے ناجائز ہے،اور یہ ایک معلوم بات ہے کہ تمام مومن کا معاملہ ایسا ہوتا ہے کہ وہ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لازماً محبت کرنے والا ہوتا ہے۔ "

بعض سلف کی طرف سے اہل بدعت اور ضلالت کے ائمہ پر جنہوں نے مسلمانون کو شدید نقصان پہنچایا پر لعنت کی اجازت آئی ہے جیسا کہ مختار بن ابی عبید، بشر المریسی، جہم بن صفوان اور ان جیسے دیگر افراد۔

ہر حالت میں یہ ضروری ہے لعنت اور طعن و تشنیع کی عادت سے بچا جائے،

جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے :

[مومن بہت طعنے دینے والا، بہت لعنت کرنے والا، فحش گوئی کرنے والا، بے ہودہ بکنے والا نہیں ہوتا ہے] (رواہ ترمذی)

مسلمان زبان کی حفاظت کرتا ہے، بہترین قول کہتا ہے، نہ ہی گالیاں دیتا ہے اور نہ ہی لعنت کرتا ہے، نہ ہی طعن کرتا ہے،

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

)[اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) میرے بندوں سے کہہ دیجیے کہ زبان سے وہ بات نکالا کریں جو بہترین ہو]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحش گوئی کرنے والے اور لعنت کرنے اور گالی گلوچ کرنے والے نہ تھے۔" (صحیح بخاری)

پھر یہ کہ کسی معین پر لعنت کرنا کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور اور محروم ہو جانے کی بد دعا ہے، حالانکہ زیادہ مناسب دعا جو مانگنی چاہیے وہ رشد وہدایت کی ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ اے اللہ رسول قبیلہ دوس نے اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی، اور (اسلام قبول کرنے سے) انکار کیا، آپ ان کے لیے بد دعا کیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا :

"اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت دیجیے اور انہیں (میرے پاس) بھیج دیجیے۔ "

ششم : جہاں تک معاملہ ہے خوارج پر ان کے ظلم، بغاوت اور فساد کی وجہ سے بد دعا کرنے کا تو یہ جائز ہے، اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں :

"اللہ اس کو پسند نہیں کرتا کہ آدمی بد گوئی پر زبان کھولے، الا یہ کہ کسی پر ظلم کیا گیا ہو، اور اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے" (النساء : ۱۴۸)

ابن عباسؓ کہتے ہیں :

"اللہ تعالی اس بات کو پسند نہیں فرماتے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو بد دعا دے، مگر تب جبکہ وہ مظلوم ہو، اسی لیے یہ بات بیان ہوئی ہے کہ بد دعا تب کر سکتا ہے جب کوئی اس شخص پر ظلم کر رہا ہے، اس لیے اللہ تعالی کا یہ قول ہے]الا من ظلم]، مگر یہ کہ کسی پر ظلم کیا گیا ہو، لیکن [وَإِنْ صَبَرَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ] اگر وہ صبر کرے تو اس کے لیے بہتر ہے [اسے طبری نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے "[

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے صحابہؓ نے کئی ظالموں کو بد دعا دی۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ بد دعا میں تجاوز کرنے کی اجازت نہیں ہے جیسا کہ یہ کہا جائے کہ اس کی موت کفر پر ہو یا ان کے خلاف بد دعا کی جائے جو کہ مستحق نہیں جیسا کہ ان کے اہل وعیال، یا ان کو گالی گلوچ کرنا، ان کی عزت پر جھوٹے الزامات لگانا، یا ان کی شکل و صورت سے متعلق تمسخر اڑانا اور اسی طرح کی دیگر بد دعائیں۔

ان تمام باتوں کو بیان کیے جانے کے بعد :

ان کو حق کی طرف دعوت دیتے وقت مایوس نہ ہوا جائے، ان کو علم سے روشناس کروایا جائے، ان کے شبہات کو دور کیا جائے، بلاشبہ ابن عباسؓ کے ذریعے اولین خوارج کی صفوں میں سے ایک تہائی سے زیادہ تعداد (دلائل کی بنیاد پر (واپس آگئی تھی۔

ہم اللہ تعالی سے سوال کرتے ہیں کہ ان میں ان لوگوں کو ہدایت نصیب فرمائیں جن کی ہدایت سے اسلام اور مسلمانوں کو خیر ہو، اور ان کے مکر کو انہی پر لوٹا دیں، ان کے فتنہ کو روک لیں، اور عَلم جہاد کو ملکِ شام اور دیگر مسلمانوں کے ممالک میں بلند فرما دیں، اور ان میں موجود سازشوں کو انہی کی طرف لوٹا دیں۔ (آمین)

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جماعت ''الدولۃ'' اور اس سے متعلق شرعی حکم

جبہۃ النصرہ، ولایت درعا

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃوالسلام علی نبینا محمد و علی آلہ وصحبہ اجمعین و من تبعھم باحسان الی یوم الدین و بعد:

ایسے وقت میں جب اہل شام، شام کے اندر نصیری طاغوت کو گرانے کی سعی کر رہے، جو کئی دہائیوں سے یہاں فساد پھیلانے میں مصروف رہا، ایسے وقت میں مسلمانوں کی امیدیں دوبارہ جاگ اٹھیں، جب ارضِ شام میں اسلامی مجاہد قوت کا ظہور ہوا، جو امت کو اس کی عزت اور کرامت کو واپس دلانے میں مصروف ہو گئی، اور اس سائے تلے جب مجاہدین مسلسل کامیابیاں حاصل کر رہے تھے، ان ساحاتِ جہاد میں ایک نئی تنظیم کا ظہور ہوا، اور وہ ہے (جماعت الدولۃ)، اور اُس دن سے مسلمان تنزلی کی طرف جا رہے ہیں اور مجاہدین میں تفریق پیدا ہونی شروع ہوئی ہے، الا اس پر جس پر اللہ تعالیٰ نے رحم فرما دیا۔ دوسری طرف نصیری نظام پیش قدمی کرتے ہوئے آگے بڑھنے لگا ہے، تمام مسلمانوں پر بیانات اور ان کے اعمال کی وجہ سے حقیقت واضح ہوئی، جن کا علماء، قیادت عامہ اور عوام الناس نے مکمل رد کیا۔

بہت سے لوگوں نے اس جماعت کے حکم سے متعلق استفسار کیا، اور ہم اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اس کی وضاحت کریں گے اور اس کے لیے راسخین علمائے متقدمین اور متاخرین کے اقوال کے ذریعے اس کی وضاحت کریں گے۔ اس بات پر تنبیہ ضروری ہے کہ کسی بھی فرد یا جماعت سے متعلق حکم بیان کرتے ہوئے ضروری ہے کہ وہ حجت اور دلائل کی بنیاد پر قائم ہو، اور ہوائے نفس اور تعصب کا اس سے دور کا بھی تعلق نہ ہو، پس ہم اس بارے میں یہ کہتے ہیں، اور تمام قسم کی توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے :

اس جماعت (الدولۃ) کے اصول اور خصائل کا اطلاق کلی طور پر غالی خوارج کے اصول اور خصائل سے کیا جا سکتا ہے، خوارج کے فرقہ کا شمار اولین گمراہ فرقوں میں ہوتا ہے، جو اسلام میں ظاہر ہوا اور جس کی شناخت غلو اور شدت پسندی بنی، اور اس وقت سے اُن کا خروج ہوتا رہا ہے، بلکہ اِن کا خروج دجال کے دور تک ہوتا رہے گا جیسا کہ حدیث میں بیان ہوا ہے، اور انہوں نے جدید و قدیم جہادی ساحات کو فتنہ زدہ کیا ہے، اور یہ

بات معلوم ہے کہ یہ خوارج کے اصول اور خصائل ہیں جن کو معتبر اہل علم نے واضح کیا ہے۔

ان کو یہ نام (خوارج) اس وجہ سے دیا گیا کیونکہ انہوں نے سنت سے بدعت کی راہ اپنائی، جماعت المسلمین کے خلاف خروج کیا، اور دین سے نکل گئے، اور ان کے کچھ نمایاں خصائل یہ ہیں :

(۱) امامت اور بیعت کے مسئلہ میں غلو :

خوارج اپنے امیر کی بیعت کو واجب جانتے ہیں اور اُسے امامِ اعظم کے طور پر تعبیر کرتے ہیں، اور اُن سب کے خون کا بہانا جائز سمجھتے ہیں جو ان کے امیر کی بیعت نہیں دیتا، اس حجت کے ساتھ کہ اس نے کفر کیا یا بغاوت اختیار کر لی ہے :

شہرستانی کہتے ہیں :

[جس کو یہ (خوارج) اپنی رائے کے ذریعے انتخاب کرتے ہیں، اور جو لوگوں کے درمیان وہ عدل قائم کرتا ہے جس کو یہ (خوارج) عدل سمجھتے ہیں، اور اُس چیز سے روکتا ہے جسے یہ (خوارج) ظلم سمجھتے ہیں، وہ ان کا امام بن جاتا ہے، اور جو کوئی بھی اس امام کے خلاف خروج کرتا ہے، تو اُس کے خلاف قتال کرنا واجب ہو جاتا ہے]

ان کی یہ صفت روافض سے مشابہت رکھتی ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ امامت دین کا ایک رکن ہے، اسی لیے وہ امامت کو واجب قرار دیتے ہیں چاہے وہ تمکین یا مسلمانوں کے مشورے کے بغیر ہی کیوں نہ ہو۔

اور اس صفت کی تطبیق جماعت الدولۃ پر بھی ہوتی ہے کیونکہ ان کا نام امامت کے معاملہ میں غلو کی طرف نشاندہی کرتا ہے جس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ صرف ان کی جماعت میں ہی شامل ہوا جانا چاہیے۔ انہوں نے اپنی اس دولت (ریاست) کا اعلان کیا جبکہ اس وقت یہ فقط ایک وہمی، الیکٹرونک دولت تھی اور ان کا امیر اُس وقت آن دیکھا، ضعف میں اور چھپا ہوا تھا، اور انہوں نے اس کی بیعت کرنے کو دورِ حاضر کا واجب جانا اور ان سب کے خون کو بہانا حلال جانا جو اُس کی بیعت نہ کرے، اور کہا کہ ایسے افراد کو دماغ میں گولیاں مار کر سر کو کھول دیا جائے، جیسا کہ ان کے ترجمان نے بیان میں کہا، اور انہوں نے اپنی دولت کو 'باقیہ' (باقی رہنے والی) سے متصف کیا جبکہ باقی رہنے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے،

بلکہ اس جملے (باقیہ) کو اپنے شعار کے طور پر لیا ہے، اور ان کی طرف کسی بھی شخص کی فقط بیعت کر لینے سے اس کے باقی سابقہ گناہوں کی تلافی ہو جاتی ہے، چاہیے وہ کوئی شبیحہ (کٹر نصیری فوجی) ہو، کوئی مجرم ہو یا کوئی نشہ آور آدمی ہی کیوں نہ ہو، انہی وجوہات کی بنیاد پر ان کے کثیر امراء بعثی، راہزن، مجرم یا خفیہ کارندے ہیں جن کو پناہ اور جائے امن ان کے گروہ میں ہی ملا ہے، پھر اس کے بعد ان کا معاملہ اس سے بھی آگے بڑھ جاتا ہے جس سے یہ خلافت کا اعلان تمام مسلمانوں پر کرتے ہیں اور جو خلافت دنیا میں جاری باقی تمام جماعتوں کے جہاد کو باطل قرار دے دیتا ہے۔

(۲) علمائے امت اور قیادتِ امت کے اوپر طعن و تشنیع کرنا :

ان خوارج کے جدامجد ذوالخویصرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کیا اور انہیں ناانصافی اور ظلم سے متصف کیا، اور یہی اِن کا طریقہ سابقہ بھی تھا اور حالیہ بھی یہی ہے، انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور باقی صحابہؓ کی تکفیر کی، اور آج یہ علمائے امت اور ائمہ جہاد کی قیادت اور ان کے موقف پر طعن و تشنیع کر رہے ہیں، جیسا کہ شیخ الظواہری پر ان کے بے وقوف شام کے زوابری (جماعت المقاتلہ الجزار کے خوارج کے امیر کا نام) کے بیان سے واضح ہے، اور اسی طرح انہوں نے کثیر مشائخ پر طعن کیا جیسا کہ شیخ ابو محمد المقدسی، شیخ ابو قتادۃ فلسطینی، شیخ ھانی السباعی اور دیگر اہل علم کے خلاف بھی یہی کام کیا، حتی کہ لوگوں کے سامنے کوئی قیادت نہ بچی سوائے ان کے اپنے جہلاء اور کم عمر بے وقوفوں کے، اور یہ بات کسی سے مخفی نہیں ہے کہ علماء اور اہل فضل پر طعن کرنا یہ روافض کا منہج ہے جس کے ذریعے وہ امت کا سقوط کرتے ہیں؛ امت کے پاس اپنے علماء کے بعد باقی ہی کیا بچتا ہے؟ پھر ہمارے لیے یہ کیسے ممکن ہو پائے گا کہ ہم اپنے دین کو وضاحت کے ساتھ ان علم اٹھانے والوں کے بغیر سمجھ سکیں جنھوں نے غالیوں کی تحریف کو واضح کیا، شریعت کا انکار کرنے والوں کا رد کیا اور جہلاء کی تاویلات کا جواب دیا؟

(۳) تکفیر میں غلو :

تکفیر (کسی کلمہ گو کو کافر قرار دینا) ایک خطرناک شرعی حکم ہے، جو کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹتا ہے، اس لیے تکفیر معین کرنا تب تک جائز نہیں جب تک کہ ان لوگوں کی طرف سے جو اس تکفیر کے معاملہ میں قابلیت و مہارت رکھتے ہیں، وہ تکفیر کی شروط اور موانع کی تحقیق نہ کر لیں۔ ایک ہزار کافروں کو چھوڑ دینے کی غلطی اس خطا کی نسبت بہت ہلکی ہے جو ایک مسلمان (جس کا خون حرام ہے) کے خون بہانے میں واقع ہو جائے۔ خوارج تکفیر کے معاملہ میں بہت شدت پسند تھے یہاں تک وہ اسی صفت کی وجہ سے مشہور بھی ہو گئے کہ انہوں نے سیدنا علیؓ اور صحابہؓ کی پہلے تکفیر کی، پھر اس کے بعد امت کی تکفیر کی، سوائے ان لوگوں کے جو اُن کی جماعت میں شامل ہو گئے، ان کا یہ غلو فقط

کبیرہ گناہ کے مرتکب تک ہی محیط نہ تھا بلکہ ان کا مذہب اِس سے بھی آگے بڑھا، اور وہ ایسے امور کچھ خاص معین صورتوں کے ذریعے اعتقاد کے طور پر لائے، اور پھر ان اعتقادات کو ایمان کی اصل بنا دیا، اور جس کسی نے ان کی ان معاملات میں مخالفت کی اسے کافر مرتد قرار جانا۔

ابن تیمیہؒ بیان کرتے ہیں :

[خوارج وہ پہلا فرقہ ہے جس نے مسلمانوں کی تکفیر ان کے گناہوں کی وجہ سے کی، اور جس کسی نے ان کی بدعت کی مخالفت کی ان کو بھی کافر جانا اور ان کے خون (کو بہانا) اور مال (کو لوٹنا) حلال قرار دیا، اور یہی حال اہل بدعت کا ہوتا ہے، وہ بدعت کی ابتداء کرتے ہیں، اور جو کوئی اس بدعت کی مخالفت کرے اس کی تکفیر کرتے ہیں]

انہیں وجوہات کی بنا پر وہ ظن، نتائج اور احتمالات کی بنیاد پر تکفیر کرتے ہیں، جس میں وہ چستی اور جرأت دکھاتے ہیں، جس میں نہ ہی معاملہ ثابت ہوتا ہے اور نہ ہی اس کی وضاحت ہوتی ہے، بالکل ویسے ہی جیسا کہ انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی تکفیر مسئلہ تحکیم کی وجہ سے کی تھی، اور اسی طرح جماعت الدولۃ کی جانب سے بہت صراحت سے تکفیر میں غلو کو نشر ہوتے ہوئے دیکھا گیا ہے، انہوں نے عمومی طور پر جماعتوں کی تکفیر کی ہے، جس میں جبہۃ النصرہ بھی شامل ہے، اور انہیں صحوات (مرتدین) کے نام سے متصف کیا ہے، جس میں بیان کی گئی حجت مکڑی کے جالے کے گھر سے بھی زیادہ کمزور ہیں، اور یہ شیخ الظواہری کی تکفیر تک اس حجت کے ساتھ کر گئے ہیں کہ انہوں نے منہج سے انحراف اختیار کر لیا ہے، انہوں نے ایمان کے ساتھ بہت ہی عجیب شروط کو لگا دیا ہے۔

انہوں نے مشرکین کی اعانت کرنے اور ان کے ساتھ جائز معاملات کرنے کے معاملہ کو خلط ملط کیا، حتیٰ کہ ان کے نزدیک تکفیر کرنے کا معاملہ پانی بہانے سے بھی آسان ہو گیا، انہوں نے شام کے مشرقی علاقہ میں جملۂ امور میں مسلمانوں کی تکفیر کی اور انہوں نے یہ اعتقاد رکھا کہ ان اہل علاقہ کی اصل کفر ہے اور انہوں نے وہاں اوراق نشر کیے جس کو انہوں نے 'توبہ کی دعوت' کا نام دیا، جو لوگوں پر لازم کرتی ہے کہ وہ اپنی ذات پر اس بات کی شہادت دیں کہ وہ کفر اور ارتداد پر تھے، واللہ المستعان۔

(۴) جماعت المسلمین کے خلاف خروج کرنا اور انکے جان و مال کو جائز قرار دینا :

تکفیر میں غلو کا حتمی نتیجہ جماعت المسلمین کے خلاف خروج اور ان کے جان و مال کو جائز قرار دینے کی طرف لے جاتا ہے، جب بھی کوئی قوم

بدعت کی ابتداء کرتی ہے تو ضرور ساتھ تلوار اٹھانے کو بھی جائز قرار دیتی ہے، اور تاریخ میں کوئی بھی ایسی تلوار نہیں ہے جو امت پر خوارج کی تلواروں سے زیادہ میان سے باہر آئی ہو، انہوں نے دو خلفائے راشد سیدنا عثمانؓ و علیؓ کو قتل کیا اور بہت سے امت کے محترم لوگوں کا خون بھی بہایا۔

امام ابن تیمیہؒ کہتے ہیں :

[کوئی بھی گروہ خوارج کی تلواروں سے زیادہ (قتال وفساد میں) بڑا ہونے میں معرفت نہیں رکھتا]

اور ادھر یہی جماعت الدولۃ ہے جو اہل شام کو تباہ کر رہی ہے بلکہ مجاہدین میں بہترین لوگوں کو قتل کرتی ہے، ان کے اموال، اسلحہ اور مراکز پر قبضہ جماتی ہے اور مجاہدین کے گھروں کو دھماکوں سے اڑاتی ہے۔ نصیری نظام کے اندر بھی وہ استطاعت نہ تھی کہ وہ ان مجاہدین کو قتل کرتے، جن کو جماعت الدولۃ نے قتل کیا، بلکہ یہ تو مردہ لاشوں کے مناظر پر فخر کرنے لگے اور خون پینے پر اترانے لگے، اور ہر کسی کو جو ان کی مخالفت کرے کو وحشت ناک ذبح کے طریقہ سے دھمکانے لگے، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

(۵) جہالت، قلتِ علم اور تفقہ کا نہ ہونا :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (خوارج) کے بارے میں فرمایا :

[کم عمر، بے وقوف لوگ، یہ قرآن کو پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا]

ان کی بدعت کی اصل ان کا قرآن وسنت سے لاعلم ہونا ہے بجز اس کے جو اس گروہ کی طرف سے جو ظاہر ہوتا ہے، اُس میں عبادت، نیکی اور دھوکہ دینے والے شعارات شامل ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے ان پر جہالت غالب ہے، نہ ہی فقہ جانتے ہیں نہ ہی علم رکھتے ہیں اور نہ ہی علماء میں سے کوئی ان کو لے کر چل رہا ہے، بلکہ یہ بے وقوف غیر معروف افراد کا مجموعہ ہے، اور یہی حالت دولۃ کی آج ہے، یہی حالت ان کی شرعی عدالتوں کی ہے اور ان کے شرعی طلباء کی ہے، جہل مرکب ہیں، بے وقوف ہیں اور عجیب وغریب فتاوی دیتے ہیں۔ واللہ المستعان۔

(٦) غداری، خیانت اور جھوٹ :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

[جو لوگ اللہ تعالیٰ کے مضبوط عہد کو توڑ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کے جوڑنے کا حکم دیا ہے، انہیں کاٹتے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں]

مصعب بن سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے اس آیت کریمہ کے معانی سے متعلق استفسار کیا، تو آپ نے جواب دیا: ان سے مراد حروریہ ہیں؛ یعنی خوارج۔

جو کچھ بھی جماعت الدولۃ سے متعلق معروف ہوا ہے اس میں غداری، عہد شکنی اور میثاق کو توڑنا اور امانت میں خیانت کرنا ہے۔ اور کتنے ہی ایسے معاہدے ہیں جو انہوں نے مجاہدین کے ساتھ کیے، سوائے اس کے کہ آخر میں اُن کو توڑ دیا گیا، چاہے وہ حلب میں ہوئے یا البادیہ میں یا الشرقیہ میں، اور ان کی یہ خصلت روافض سے مشابہت رکھتی ہے جو کہ غدر اور خیانت میں معروف ہیں۔

(۷) بڑائی، غلاظت اور سوئے اخلاق کا منبع ہونا :

خوارج مسلمان پر اپنی شدت کی وجہ سے معروف ہیں کیونکہ وہ انہیں کفار مرتدین سمجھتے ہیں اور کفارِ اصلی کو اس حجت کے ساتھ چھوڑ دیتے ہیں کہ مرتدین سے قتال کو باقی جماعتوں سے قتال کی نسبت فوقیت حاصل ہے، جیسا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ اہل اسلام کو قتل کرتے ہیں اور اہل شرک کو چھوڑ دیتے ہیں''، اور اب یہاں جماعت الدولۃ کے سپاہی بھی ارضِ شام میں فساد پھیلا رہے ہیں اور لوگوں کے ساتھ معاملات میں شدت اور سختی دکھاتے ہیں۔ اللہ کے بندے ان کے جرائم اور رکاوٹوں کے سبب اللہ تعالیٰ سے مدد کی فریاد کر رہے ہیں، اور یہ بہت جلدی اور آسانی سے اپنے مخالف سے برات کا اظہار کرتے ہیں، اور سوئے ظن بھی کثرت سے رکھتے ہیں، ایسے وقت میں نصیری اور روافض ان خوارج سے محفوظ ہیں؛ اے اللہ، سوائے ان امثال کے جو الدولۃ کا جھوٹا دھوکے باز میڈیا لوگوں کے سامنے ظاہر کرتا ہے۔

خوارج کا حکم :

امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ جب خوارج کی بدعت ظاہر ہو جائے اور وہ مسلمانوں کی جماعت کے خلاف خروج کریں اور ان کی جان اور اموال کو حلال و جائز قرار دیں، تو خوارج کے خلاف قتال کے وجوب کی اجازت ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں :

[مسلمان خوارج، روافض اوران جیسے دیگر گروہوں کے خلاف قتال کے وجوب پر جمع ہیں، جبکہ وہ جماعتِ مسلمین سے نکل جائیں، جیسا کہ سیدنا علیؓ نے اُن(خوارج) کے خلاف قتال کیا تھا، اور عمر بن عبدالعزیزؒ سے روایت ہے: انہوں نے خوارج کے متعلق حکم دیا کہ ان کے خلاف قتال سے باز رہا جائے جب تک کہ وہ ناحق خون نہ بہائیں یا ناحق مال کو نہ لوٹیں، پس اگر وہ ایسا کریں، تو اِن(خوارج) سے قتال کیا جائے، اگرچہ وہ میرا بیٹا ہی کیوں نہ ہو]

جماعت الدولۃ کے خلاف قتال کے وجوب میں کوئی شک نہیں ہے کیونکہ انہوں نے یہ تمام کام کیے ہیں، اس بات کی حقیقت کو بھی ساتھ رکھتے ہوئے کہ یہی وہ حملہ آور معتدی ہیں جنہوں نے مجاہدین کے مراکز اوران کے رباط کے علاقوں پر بھی مستقل حملے کیے ہیں، اس لیے یہ ضروری ہے کہ ان کے حملے کے خلاف اپنا دفاع کیا جائے اوران کے حملے کو پسپا کیا جائے۔ اس معاملہ میں بڑھ کر بات یہ ہے کہ، انہوں نے شریعت کی حاکمیت کا انکار کیا ہے، چاہے وہ غیر جانبدار شرعی عدالت کے ذریعے ہو یا مشترکہ شرعی عدالت کے قیام کے ذریعے ممکن ہو، جو کہ شام اور جہادِ شام کو ایک بہت بڑے فساد کی صورت میں ان کی طرف سے ملا ہے، نصیریوں اور روافض کا ظلم اہل سنت پر کم نہ تھا کہ انہوں نے بھی اُس ظلم پر ظلم کا اضافہ کر دیا، واللہ المستعان۔

ابن حجر ابن ھبیرہ سے روایت کرتے ہیں :

بلاشبہ خوارج کے خلاف قتال مشرکین کے خلاف قتال پر فوقیت رکھتا ہے، اور اس میں حکمت یہ ہے کہ خوارج کے خلاف قتال سے اسلام کے بیت المال کی حفاظت ہو پاتی ہے، جبکہ مشرکین کے خلاف قتال کے ذریعے فائدے کو حاصل کیا جاتا ہے، اور اِس وجہ سے بیت المال کی حفاظت کو فوقیت حاصل ہے؛(پس اس کے لیے بشارت ہے جو اِن(خوارج) کو قتل کرے یا اِن خوارج کے ہاتھوں قتل ہو)، جیسا کہ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ارشاد ہوا ہے۔

معاصر اہل علم کا جماعت الدولۃ سے متعلق اقوال :

شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری :

اِن سے اور اِن کی جماعت سے برات کا اظہار کیا اور انہیں ابن ملجم (خارجی) کے جانشین قرار دیا، اور ان سے اختلاف کو منہج اور عقیدے کا اختلاف قرار دیا، نہ کہ اسے کوئی سیاسی اختلاف جانا۔

شیخ ابو قتادۃ فلسطینی :

مجھ پر یہ بات یقینی طور پر واضح ہو چکی ہے، اور اس میں کوئی شک نہیں ہے، کہ یہ گروہ (الدولۃ) اپنی عسکری قیادت اور شرعی لوگوں سمیت، جو کہ ان کے افعال پر فتوی دیتے ہیں، وہ جہنم کے کتے ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے اندر یہ داخل ہونے کے حقدار ٹھہرتے ہیں :

[یہ اہل اسلام کو قتل کریں گے، اور اہل شرک کو چھوڑ دیں گے، اگر مجھے اِن کا ادراک ہو جائے، تو میں انہیں قومِ عاد کی طرح قتل کروں گا]

شیخ ابو محمد المقدسی :

تنظیم الدولۃ برائے عراق و شام، ایک ایسی تنظیم ہے جو حق کے رستے سے منحرف ہو گئی ہے، جو مجاہدین کے خلاف بغاوت کرتی ہے، غلو کی طرف گئی ہے، اور انہوں نے معصوم خون بہانے کے کام میں حصہ ڈالا ہے، اور یہ ان اموال، اموالِ غنیمت اور علاقوں پر قبضہ گیری کر رہی ہے جو مجاہدین نے نصیری نظام سے چھڑائے ہیں، اور یہ جہاد کو مسخ کرنے کا سبب بنے ہیں، اور مجاہدین کی صفوں میں تفریق ڈالی ہے، اور اپنے اسلحے کا رخ مرتدین اور محاربین کی بجائے مجاہدین اور مسلمانوں کے سینوں کی جانب کر دیا ہے۔

اور انہوں نے اس جماعت کے بارے میں یہ بھی کہا کہ :

یہ ایسا گروہ ہے جس کا غالب حصہ غالی منہج پر ہے، اور ایسا منہج رکھتے ہیں جس سے دوسروں کو دور کرتے ہیں اور جو ان کی مخالفت کریں اُن کو قتل کرتے ہیں، اور علمائے امت اور کبارِ امت پر اعتبار نہیں کرتے، یہ تحکیمِ شریعت کی بات امت پر کرتے ہیں، لیکن یہ خود پر شرعی محاکے (جانبدار یا مشترکہ) کا انکار کرتے ہیں، اُن اختلافات میں بھی جو اموال اور خون بہا اور دیگر معاملات سے متعلق اِن سے سرزد ہوا ہے۔

شیخ ھانی السباعی اور شیخ طارق عبدالحلیم :

اِن (الدولۃ) کو خوارج، مارقہ، حروریہ، قرامطہ، باطنیہ گروہوں سے متصف کیا۔

اختتاماً :

ہم تمام مسلمانوں اور مجاہدین کو اِن (الدولۃ) سے متعلق تنبیہ کرتے ہیں کہ وہ اس جماعت کے دھوکہ میں نہ آئیں اور ان کے اندر شمولیت اختیار کرنے سے گریز کریں کیونکہ پھر وہ بھی ظالموں کی معاونت کرنے والوں میں سے بن جائیں گے، اور اس سے مسلمانوں کا ناحق خون بہے گا اور اُن کی تکفیر کا سبب بنے گا، اور اللہ تعالیٰ اپنے تمام امر پر غالب ہیں لیکن اکثر لوگ شعور نہیں رکھتے۔

(۱) زوابری :

انتار الزوابری جماعتِ اسلامیہ المقاتلہ الجزائر کا امیر تھا، جس کو اپنے شدت پسند تکفیری نظریات اور مسلمانوں کے قتل کرنے کی وجہ سے خوارج کے فرقے کے ساتھ متصف کیا گیا تھا۔

(۲) مارقہ :

خوارج کے ناموں میں سے ایک نام ہے جو مستعمل ہے، جس کا مطلب وہ جو (دین سے) نکل گئے، جو کہ خوارج سے متعلق حدیث سے اخذ کیا گیا ہے، (وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے ایک تیر کمان سے نکل جاتا ہے)

(۳) حروریہ :

خوارج کے حوالے سے ہی ایک دوسرا نام ہے۔

(۴) قرامطہ :

عباسی خلافت کے دورِ حکومت میں خروج کرنے والے خوارج کے گروہ کا نام ہے۔

متن (عربی :)

https://ia902602.us.archive.org/25/items/byanaat/42.pdf

ترجمہ (انگریزی :)

http://justpaste.it/RegardingDawlah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلافتِ بغدادی کے اعلان سے متعلق بیان

ھیئۃ الشام الاِسلامیۃ

تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے ہیں، سوائے ظالموں کے کسی پر جارحیت نہیں، اور درود و سلام ہو اُن پر جو واضح حق لے کر آئے (صلی اللہ علیہ وسلم)، اُن کی آل پر، اُن کے اصحابؓ پر اور اُن پر جو احسان کے ساتھ اُن کی قیامت تک پیروی کریں، بعد ازاں :

فتنے یکے بعد دیگرے نازل ہو رہے ہیں، آزمائشیں امتِ اسلام پر گردش کی مانند آرہی ہیں حتی کہ میل کچیل ایسے زائل ہو رہے ہیں جیسے لوہے کی دھات کا زنگ ختم ہوتا ہے، انہی آخری فتن میں سے، ایک 'خلافت' کا دعوی ہے جس کا اعلان جماعتِ بغدادی نے کیا ہے، جو پہلے اہل شام پر زخموں سے چور مصائب کو لائے، بالکل ویسے ہی جیسا کہ انہوں نے پہلے اہل عراق پر یہی زخم لگائے تھے، جس میں قتل و غارت اور تکفیر کی گئی، اور انقلاب و جہاد کی راہ میں رکاوٹیں ڈالی گئیں اور (مسلمانوں کی) وحدت میں تفریق پیدا کرنا شامل رہا۔

ہم نہیں سمجھتے ہیں کہ یہ بودے قسم کا دعوی جو اپنے ظاہر پر باطل پر کھڑا ہوا ہے کی بابت کوئی بیان کرنے کی ضرورت ہے، لیکن جماعتِ بغدادی نے ذرائع ابلاغ کے ذریعے دھوکہ دینے میں مہارت حاصل کی ہوئی ہے، جس کے ذریعے وہ اپنی تنظیم کے جملہ اُمور کے معاملہ میں غلو کرتے ہیں، تعداد کو بڑھا کر پیش کرتے ہیں، اور بہت سے دوسروں کی حاصل کردہ فتوحات کو خود سے منسوب کرتے ہیں، اور جس گروہ کی امت کے دشمن ذرائع ابلاغ بھی معاونت کرتے ہیں، جنہیں ایک ایسا گروہ میسر آگیا ہے جو مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے والا باغی گروہ ہے اور مجاہدین کے نام کو بدنام کرنے کا سبب بھی بنتا ہے۔

یہ واقعات تمام لوگوں سے غور و فکر اور ہوش مندی کا مطالبہ کرتے ہیں، اور ہر جگہ سے تعلق رکھنے والے اہل علم، اہل فکر، اہل جہاد پر اس بات کو نئے انداز سے فرض ہونے کی حیثیت سے تقاضا کرتے ہیں کہ وہ اس فتنہ سے متعلق اپنے سکوت و خاموشی کو توڑیں، اِن سے متعلق بات کریں، معذرت سے پرہیز کرتے ہوئے، اِن (داعش) کے خلاف اس طریقے سے بیان جاری کریں، جو اس سے قبل نہ کیا گیا ہو۔

اور اس خلافتِ مزعومہ سے متعلق ان مختلف وجوہات کی بنا پر اس کے باطل ہونے کو واضح کرتے ہیں :

(۱) اس اعلان کا بیان ایک باغی مارقہ فرقہ کی طرف سے ہونا ہے، جو تکفیر پر کھڑا ہے اور (ناحق) خون کو جائز قرار دیتا ہے، جو منہجِ نبوی سے منحرف ہیں، وہ منہج جو اصل میں خلافتِ راشدہ کی اقامت پر کھڑا ہے۔

(۲) دولت (امارت) سے متعلق شرعاً اور عرفِ عام میں ضروری عناصر موجود نہیں ہیں، اور نہ ہی اِن کو تمکین حاصل ہے، نہ ہی لوگ اِن کے تابع ہیں، اگر پھر بھی ان کی کچھ شخصیات کو ظاہراً تمکین اور غلبہ حاصل ہے، تو یہ دولت کی نسبت ایک گروہ کے زیادہ قریب ہے۔

(۳) خلافت کا اعلان انفرادی طور پر بغیر اہل علم اور اہل رائے اور مسلمانوں کے مشورے کے بغیر کرنا، جیسا کہ حزبِ بغدادی کے ذہنوں میں یہ بات سرایت کر گئی ہے کہ یہ خود ہی اہل شوری اور اہل حل وعقد ہیں، اور ان کے علاوہ افراد پر مرتدین اور صحوات کے حکم کے علاوہ کچھ نہیں لگتا، جیسا کہ متعدد بار انہوں نے اس بات کو واضح کیا ہے! یہ انفرادی فیصلہ امت پر نیا استبداد و ظلم ہے اور امت کے اقتدار سے تجاوز کرنے والا امر ہے، امت کی رائے پر رسوائی لانے والا اور مصلحتِ امت کو نظر انداز کرنے والا معاملہ ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے امت پر اِس کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا :

[پس اب جس کسی نے مسلمانوں سے مشورے کے بغیر کسی کی بیعت کی، تو بیعت کرنے والا اور جس کی بیعت کی گئی ہو دونوں اپنی جانیں گنوا بیٹھیں گے] (امام بخاری اور دیگر نے اسے روایت کیا ہے)۔

ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں کہتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ
[جس نے یہ (بغیر مشورے کے) بیعت والا معاملہ کیا، تو اس نے گویا خود کو اور صاحبِ بیعت کو بھی قتل کے خطرے سے دوچار کر دیا]

(۴) لوگوں پر اُس بیعت سے متعلق غضب ناک ہو رہے ہیں، جس کا اصلاً انعقاد ہوا ہی نہیں ہے، جب انہوں نے کہا :
[ہم مسلمانوں کو متنبہ کرتے ہیں کہ خلیفہ کے اعلان کے بعد تمام مسلمانوں پر خلیفہ ابراہیم (ابو بکر بغدادی) کی بیعت اور نصرت واجب ہو چکی

ہے---]

اور پھر یہ کہ :

[وہ تمام دنیا میں بسنے والوں مسلمانوں کے امام اور خلیفہ بن گئے ہیں]

اور یہ بات بھی ان کی طرف سے بیان ہوئی کہ :

[جو صفوں میں تفریق پیدا کرنا چاہے، اس کے سر کو گولیوں سے اڑا دو اور اس میں موجود سب کچھ باہر نکال دو، چاہے وہ کوئی بھی ہو اور اس کے لیے کوئی عزت نہیں ہے]

(۵) ایک مجہول الحال (نامعلوم غیر معروف) خلیفہ کا تعین کرنا، جس کا کسی ایک بھی اہل علم نے تزکیہ نہیں کیا، یہ اپنی جماعت کے افراد سمیت جمہور مسلمانوں کے لیے (فالوقت) مجہول العین ہے، اگر اس کا نام معلوم بھی ہو، تو بھی علمائے امت کی طرف سے ایک معتبر خلیفہ کے شروط کو نظر انداز رکھا گیا ہے، اور یہ امت کا تمسخر اڑانے کے مترادف ہے، یہ تو بالکل جابرانہ حکومتوں جیسا طرزِ عمل ہی ہے۔

(۶) بغدادی کا اپنے امیر (ایمن) ظواہری کے ساتھ عہد شکنی کرنا اور بیعت کو توڑ دینا جب کہ بغدادی نے کہا تھا :

[آپ (شیخ ایمن الظواہری) ہمارے معاملات میں ولی الامر ہیں اور جب تک ہم باقی ہیں، ہم پر آپ کی سمع واطاعت کا حق ہے] !

اور (شیخ ایمن) ظواہری نے شام میں دولت کی توسیع کو اپنے فیصلے میں باطل قرار دے دیا تھا، اور اُس فیصلہ والے بیان کے بعد لی گئی تمام بیعات باطل ومردود ہیں۔ کیا مسلمانوں کے 'خلیفہ' کا پہلا عمل غداری، خیانت اور عہد شکنی ہوتا ہے !

یہ شریعت کی مخالفت پر مبنی اعلان اہل اسلام پر بہت سے فتن وشرور اور مفاسد ومصائب لے کر آیا ہے، ان میں سے بعض یہ ہیں :

(۱) اس طریقے پر 'خلافت' کا اعلان کرنا اور ایسے طبقہ کی جانب سے اس کا اعلان خلافت کے مقاصد کو فوت کر دیتا ہے، جس کے ذریعے دین اور

سیاستِ دنیا کی حفاظت ہوتی ہے، بلکہ یہ تو اسلام کی صورت کو مسخ کرنے کے مترادف ہے جس سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دولت تو دراصل دولتِ قتل اور دولتِ جرائم ہے، جو فقط سروں اور ہاتھوں کو کاٹنے سے لطف اندوز ہوتی ہے۔

(۲) پوری امتِ اسلامیہ کو اِس مجہول (مامعلوم و غیر معروف) 'خلیفہ' کی بیعت نہ کرنے پر گناہگار قرار دینا، اور ان کے ساتھ قتال کو جائز قرار دینا اور اُن کے خون کو مباح سمجھنا اگر وہ اِس جماعت کے خلیفہ کی اطاعت کو قبول نہیں کرتے ! اس بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ کوئی بیعت (عامہ) اُس وقت تک معتبر نہیں ہو گی، جب تک باقی لوگ (تمام نہیں تو جمہور) اس کے تابع نہ ہو جائیں، اور ایک امرِ عامہ جیسا نظم سامنے نہ آجائے، یہی اس حدیث سے مقصود ہے [جو شخص اس حالت میں مر جائے کہ اس کی گردن پر بیعت نہ ہو، تو اس کی موت جاہلیت پر ہوئی] ،اِس حدیث کا اطلاق اُس طبقہ یا گروہ پر نہیں ہوتا جس کو امت ہی نہ جانتی ہو اور نہ ہی سابقہ ومابعد علمائے امت جانتے ہوں۔

(۳) مسلمانوں اور اُن کے فتوحات اور جہاد کو شام و عراق میں کمزور کرنا، ان کے درمیان فتنہ کو بھڑکانا، اور انہیں دشمن کے گروہوں سے قتال سے ہٹا کر دوسری طرف مشغول کرنا۔

(۴) ان تمام کتائب اور مجموعات کو جو اِن (الدولۃ) کے جھنڈے تلے جمع نہیں ہوئے، ان کی طرف سے کیے جانے والے دعوتی، علمی، جہادی، رفاعی کاموں کو کالعدم اور بے کار قرار دینا۔

(۵) مسلمانوں کے ممالک میں اسلام دشمنوں کو تمکین فراہم کرنا، اور ان کو نئے انداز سے ایک موقع عطا کرنا، اِن دشمنوں کی سیاست و مفاد اس چیز کا تقاضا کرتا ہے کہ وہ اس نقصان دہ 'خلافت' کی ترویج اور نشر و اشاعت کریں؛ اس لیے وہ اِن کی مزاحمت (اُس طرز پر) نہیں کرتے بلکہ اِن کے لیے مسلح ہونے اور انتشار پھیلانے کو آسان بناتے ہیں، تاکہ وہ مجاہدین کے علاقوں کا حصار کر سکیں، اور یہ جماعتِ مارقہ مسلمانوں کے دشمنوں پر سوار ہوتے ہوئے سنی علاقوں کو تباہ کر سکے اور اُن کی تقسیم میں معاونت کرے، پھر یہ اِن (الدولۃ) سے اور باقی مسلمانوں کے خلافت قتال کرتے ہیں اور شدت پسندی اور دہشت گردی کے خلاف جنگ کے ناموں کو بنیاد بناتے ہیں۔

اس بڑی مخالفت اور عظیم مفسدے کے سامنے تمام لوگوں پر واجب ہے کہ وہ اس کا سامنا کر کے مقابلہ کریں :

اول: اہل علم اور اہل فکر کو چاہیے کہ ابتدائی قدم اٹھائیں اور ان امور کو تعین کر کے ان کی وضاحت کریں :

(۱) خلافتِ اسلامیہ کے مفہوم کی وضاحت کریں، جو سوائے اللہ تعالیٰ کی سنت کے مطابق نصرت کے بغیر حاصل نہیں ہوتی، اور جس نصرت کے بعد دولتِ اسلامیہ پھیلتی ہے اور اس کا قیام ممکن ہو جاتا ہے، یہ صرف کسی شخص کے اپنی مرضی کا دعوی کر لینے سے وقوع پذیر نہیں ہوتی، اور نہ ہی خلافت کی شرط اقامتِ دین کے لیے کسی محدود ملک کے ساتھ مشروط ہے اور نہ ہی کسی خاص معین کیفیت کے ذریعے قائم ہوتی ہے، بلکہ جیسے جیسے اللہ کا دین قائم ہوتا جاتا ہے اسی طرز پر دولتِ اسلام قائم ہوتی جاتی ہے، اور مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ تمکین حاصل کرنے میں جلد بازی کریں جبکہ اس کے مادی اسباب بھی سامنے نہ پاتے ہوں، اور نہ ہی اس تمکین کے مسئلہ میں اُجلت دکھائیں یا اپنی جماعت کے ذریعے بغیر باقی مسلمانوں کو شامل کیے، اس کی یکتا کوشش کریں؛ بلاشبہ یہ ایک واضح ضلالت و گمراہی ہے، اور امت میں بہت سے جھوٹے اور دجال ظاہر ہوئے ہیں، جو سب مختلف گمان رکھتے تھے کہ اُن میں کوئی نبی ہے، یا مہدی ہے یا خلیفہ ہے۔

(۲) اس اعلانِ خلافت کا شریعت سے متصادم ہونے کی تصدیق کی جائے، جیسا کہ کئی اعتبار سے اس کی وضاحت ہوتی ہے، جیسے اس خلافت کا اعلان کرنے والے امت کی رائے میں غالی خوارج مارقہ ہیں، اور ان کے آگے تسلیم ہونے کی اجازت نہیں ہے؛ کیونکہ کسی کے آگے تسلیم ہو جانے کا حق متغلب حاکم کے پاس محفوظ ہوتا ہے جو مسلمانوں کی جان کی حفاظت کرتا ہے، اور اِن)الدولۃ) کے پاس کسی قسم کا سلطہ نہیں ہے، بلکہ اِن کے سامنے تسلیم ہونے سے مزید ناحق خون بہے گا، اور اِن خوارج کے بڑوں نے کہا ہے [ہم خون پیتے ہیں اور کھوپڑیوں کے گھر بناتے ہیں]، اور یہ رائے ہمارے معصوم لوگوں کے ناحق خون اور مال کے متعلق بیان کرتے ہیں، بلکہ اُن مجاہدین کے خلاف جو دشمنوں سے لڑ رہے ہیں۔

(۳) امت، اُس کے انقلاب، اُس کے جہاد پر اِن کی طرف سے اپنائی گئی حکمتِ عملی کے ضرر اثرات کی وضاحت کریں، جو اس اعلان کی وجہ سے سامنے آئے ہیں، اور اس سے قبل بھی دئے گئے بیان اور دیگر بیانات کی روشنی میں اِس کو عامۃ الناس پر واضح کریں۔

(۴) تاریخ میں غالیوں اور خوارج کے موقف کا انکشاف کرنا، اور سابقہ دہائیوں میں دولتِ اسلام پر ان کی تخریب کاری اور بگاڑ کے اثرانداز ہونے کو سامنے لانا، اور فتوحات کا راستہ روکنا، اہل ایمان کو قتل کرنا، اہل شرک کو چھوڑ دینا، اور اِن کی پناہ میں گئے ہوئے لوگوں کے ساتھ کی گئی غداری

کو واضح کرنا۔

(۵)خوارج کے احوال کو دولتِ بغدادی کی مماثلت کو استعمال کرتے ہوئے واضح کرنا، جس میں علمائے امت کا سقوط کرنا،اِن (جماعت الدولۃ) کی طرف سے نشرِ جہالت کو واضح کرنا،اوران کے اندر موجود منحرف سمت بندی کو منکشف کرنا،اورِان کی بعض قیادت کا روافض کو چھوڑ دینے کا(اہل سنت پر) معاملہ کرنا،اوراِن)روافض)کی خدمت امت کے دشمنوں کی مصلحت کو فائدہ پہنچا کر کرنا(جیسا کہ مجاہدین سے لڑنا)،اور بعض محاذون پر براہِ راست اِن سے قتال کو روکے رکھنا،اور بعض علاقوں میں ڈاکوؤں اور راہزنوں سے لڑائی کرنے سے گریز کرنا،اور اس معاملہ کی وضاحت کرنا کہ سابقہ اولین خوارج کے اپنے نماز،روزے اور تلاوتِ قرآن کی ریاضت بھی ان کو کوئی اطمینان نہ دلا سکی تھی۔

دوم: ہم قیادتِ جہاد اور انقلاب کے داعی حضرات کو کہتے ہیں،جن کو عامۃالناس نے اپنی قیادت کرنے کی ذمہ داری سپرد کی،اللہ تعالیٰ کی ذات کے بعد وہ اس معاملہ میں ہمارے معاون و مددگار ہیں،اوران سے بھی ہم مندرجہ ذیل فرض کی ادائیگی کی درخواست کرتے ہیں :

(۱)اہل علم کے ساتھ تعلق استوار کیجیے،اوران کے ساتھ مستقل مشاورت کا عمل جاری رکھیے اوراسی طرح اہل خبر اور مختلف اہل تخصص کے ساتھ بھی مشورہ کیجیے،تاکہ اکٹھے ہو کر مشترک رائے اور حکمتِ عملی کو وضع کیا جاسکے جس سے یہ نازل ہونے والی آفت کو دور کیا جاسکے،اوران جیسے افراد کے ساتھ تعامل اوراُن کی طرف دعوت دینے والوں کے ساتھ تعامل کی وضاحت ہو سکے۔

(۲)تمام لوگوں کو ایک کلمہ پر جمع کرنے کے معاملہ کو فوقیت دی جائے،اوراُن تمام اسلوب کو اپنایا جائے جس سےاِس طریقے پر جانے میں معاونت ہو سکے،اور اسلام کے ساتھ ولاء کو فوقیت دی جائے،چاہے وہ کسی بھی وجود یا جماعت کے ساتھ ہو،اور تمام کے ساتھ سچائی کے ساتھ تعامل کیا جائے،حسنِ ظن رکھا جائے،اور کسی مصیبت پہنچنے پر صبر سے کام لیا جائے۔

(۳)مسلمانوں کے علاقوں میں اس خبیث شجر کے خاتمے کے لیے مکمل عزم اور ارادہ ہو،اوراس میں کسی بھی قسم کے تردد سے پرہیز کیا جائے، اور موجودہ صورتِ حال اور حسبِ حال کیفیت کو سامنے رکھتے ہوئے ان (داعش) کے خلاف قتال اور دشمنوں کے خلاف قتال میں ایک متوازن ملاحظہ برقرار رکھا جائے،اوران پر ظاہری حکم کے فریب سے بچنے میں احتیاط ہو یاان کی فکر اور روابط جس کے ذریعے جہاد اور اہل جہاد کو

نقصان پہنچتا ہو، اس سے غفلت برتنے میں پرہیز کیا جائے۔

سوم: ہم امت کے غیور نوجوانوں کو اللہ تعالیٰ کے لیے ان امور میں نصیحت کرتے ہیں :

(۱) اس امر سے متعلق غور و فکر کریں، اور اہل علم سے سوال کریں جب ان کو کوئی اشکال ہو جائے، اور یہ بات جان لیں کہ صفِ بغدادی میں کوئی بھی مشہور عالم نہیں ہے، جس کا مسلمانوں نے نزدیک مقام ہو، جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اِن (داعش) کے اسلافِ خوارج سے ان کی جہالت کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بات بیان کی تھی :

[ہم تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ کی طرف سے آئے ہیں، جو مہاجرین اور انصار میں سے ہیں؛ تاکہ تم پر یہ بات واضح کریں جو وہ صحابہؓ بیان کرتے ہیں، اور تمہیں وہ بات پہنچائیں جس کی وہ خبر رکھتے ہیں، اور اِن صحابہؓ کے دور میں قرآن اترا، اور وہ تم سے زیادہ وحی کا علم رکھتے ہیں، اور اُن کے عہد میں وحی کا نزول ہوا ہے، اور تمہارے درمیان اِن صحابہؓ میں سے کوئی بھی نہیں ہے] (حاکم نے اس کی تخریج کی ہے)

(۲) ان کی طرف کسی بھی قسم کی موافقت سے اجتناب برتا جائے، یا ذرائع ابلاغ میں ان کو کسی قسم کا فروغ دیا جائے یا اِن کے حق میں کسی بھی قسم کی مبالغہ آرائی کے ذریعے معاملہ کو ابھارا جائے، اور لوگوں کو اس بات کا ادراک کروایا جائے کہ جماعت الدولۃ جھوٹ اور جعل سازی سے کام لیتی ہے، اور اپنی حقیقت کو چھپانے اور تقیہ کرنے کے معاملہ میں روافض کی تقلید کرتی ہے۔

(۳) جماعت الدولۃ کے اعلانِ خلافت کے باطل ہونے پر کسی قسم کا شائبہ نہ رکھا جائے، کیونکہ بلاشبہ یہ کہیں سے بھی منہجِ نبوت پر اپنی ہیت، نہ ہی معنی کے اعتبار سے قائم ہے، کہ جماعت الدولۃ ایک باغی ظالم تنظیم ہے جو اللہ کے رستے سے منحرف ہو چکی ہے، اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ انہی لوگوں کو اپنے دین کی حفاظت کی جانشینی عطا فرماتے ہیں جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں، نہ کہ وہ جو (اہل اسلام کو قتل کریں اور اہل شرک کو چھوڑ دیں)۔

(۴)اہل علم کی توقیر کی جائے اور ان کی عزت کی حفاظت کو یقینی بنایا جائے، اور اُن پر تہمتیں لگانے سے گریز کیا جائے کہ وہ جماعتِ بغدادی سے حسد کرتے ہیں یا اُس کی مخالفت کرتے ہیں، یا یہ کہ وہ اقامتِ خلافت کے خلاف ہیں، یا یہ کہ وہ طواغیت کے سامنے جھکتے ہیں اور اُن سے راضی ہیں، بلاشبہ یہ سب بہتان باتیں ہیں۔

(۵)اللہ کے حکم کے معاملہ میں اپنے نفس کی حفاظت کی جائے، اور کسی مصیبت پر صبر سے کام لیا جائے، اور باطل کے خلاف اپناد فاع کیا جائے، اور شیطان کے ان وسوسوں سے بچا جائے کہ اللہ کے امر کو موت فی سبیل اللہ سے ہی باندھ دیا جائے، اور زندگی فی سبیل اللہ گزارنے کے معاملہ کو وقعت نہ دی جائے، کیونکہ شہادت کا انتخاب تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے، نہ کہ وہ کوئی ایسی چیز ہے جس کے بارے میں آپ خود انتخاب کرنے لگ جائیں۔

چہارم: عامۃ المسلمین کو، جو امت کا حصہ ہیں، اس کا جزو ہیں، اس کو قائم رکھنے والے ہیں، اُن سے ہم کہتے ہیں :

(۱)اس تنظیم کو بے نقاب کریں اور اس کے خطرے کو واضح کریں اور عامۃ المسلمین پر اِن کی حقیقت کو آشکار کریں، اس کی مسوؤلیت اُن تمام لوگوں پر ہے، جو اس کی استطاعت رکھتے ہیں۔

(۲)آپ سب اپنے اموال کے بارے میں خود ذمہ دار ہیں، اس لیے اِن اموال کو سچے عملی کام کرنے والوں کو دیجیے، اور وہ الحمد للہ کثرت سے ہیں، اور وہ کسی خاص معین تنظیم تک محدود بھی نہیں ہیں۔

(۳)آپ کے بیٹے بھی آپ کی گردنوں پر ایک ذمہ داری ہیں اور (ہر کوئی شخص اپنی رعایا سے متعلق ذمہ دار ہے)، اس لیے انہیں اہل غلو کے دھوکہ میں جانے سے روک لیجیے، جو یہ دھوکہ خلافت کے دعوی سے کر رہے ہیں، ایسا نہ ہو کہ وہ ان مجرمین کے ہاتھوں میں ایسا آلہ بن جائیں، جس کے ذریعے یہ مسلمانوں کے خلاف قتال کریں۔

اے اللہ، ان شریر لوگوں کے شر کو روک دیجیے، فاجر لوگوں کے غدر سے ہمیں بچا لیجیے، کفار کے فریب سے ہمیں نجات دیجیے، اے عزیز، اے غفار۔ (آمین)

الحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سنتِ نبوی میں خوارج کی صفات

مصنف: شیخ عمار الصیاصنۃ

اتوار 16 ربیع الآخر 1435ھ- موافق 16 فروری 2014ء

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله،

''خوارج'' ان کلمات میں سے ہے جو حالیہ ایام میں بہت کثرت سے دہرائے جارہے ہیں، اور اس لفظ کا اطلاق بعض جماعتوں اور تنظیموں پر حق اور باطل دونوں طریقے پر کیا جارہا ہے، جس کے پیش نظر اب یہ ضروری ہو چکا ہے کہ اس پر کچھ دیر توقف کرتے ہوئے، خوارج کی صفات کو واضح انداز میں بالکل ویسے ہی بیان کیا جائے جیسے سنتِ نبوی ﷺ میں بیان ہوئی ہیں، حتی کہ لوگ خود پر ان صفات کی قربت کے اعتبار و حساب سے متوازن انداز سے اِطلاق کرنے لگیں اور پھر ان صفات سے احتراز برتنے کی جدوجہد کریں۔

سنتِ نبوی ﷺ میں امت کے فرقوں میں سے خوارج کے فرقے سے زیادہ کسی اور کی تنبیہ نہیں کی گئی ہے، ان کے متعلق صحیح اور حسن سند کے ساتھ ۲۰ سے زائد احادیث وارد ہوئی ہیں، اور یہ امت کے اوپر ان کے شدید نقصان، لوگوں پر اپنے معاملہ کی تلبیس اور دھوکے کی وجہ سے ہے؛ کیونکہ ان کا ظاہر خیر و تقوی پر ہے، لیکن ان کا مذہب فقط آراء اور افکار تک ہی محدود نہیں، بلکہ یہ خونریزی کی طرف تجاوز کرتا ہے۔

سنتِ نبوی میں ان کی ثابت شدہ صفات :

ا(کم سن :

ان کی کثرت کم سن نوجوان ہوتے ہیں، ان کے اندر اہل خبر اور اہل تجربہ شیوخ اور کبار کی قلت ہوتی ہے، ان کے بارے میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: (حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ)، حافظ ابن حجرؒ الفتح الباری (12/287) میں لکھتے ہیں: ' الحَدَثُ ' کا مطلب ہے 'کم عمر، کم سن'۔

۲(طیش اور بے قوفی :

عمومی طور پر خوارج اور جوانکے فکری پیرو کار ہیں،ان کا تعلق اس(کم عمر (نوجوان طبقے سے ہوتا ہے جن کی طبیعت میں بے قراری، عجلت پسندی،جوش کا غلبہ ہوتا ہے، قلتِ نظراور فہم وفراست کی کمی ہوتی، تنگ نظراور بصیرت سے محروم ہوتے، جس طرح(متفق علیہ) حدیث میں بیان ہوتا ہے: [آخری زمانے میں ایک قوم ظاہر ہو گی جو کم عمر کم سن ہوں گے،بے و قوف کم عقل ہوں گے] اور' والأحلام : 'دانش مندی اور عقلمندی ہے،اور' السَّفه': ناپختگی اور ناعاقبت اندیشی کا نام ہے۔

۳(غرور و تکبر :

خوارج کا گروہ اللہ کے بندوں کے بارے میں غرور و تکبر کرنے اور اپنے نفس اور اعمال کے بارے میں تعجب کرنے کے طور پر معروف ہے،اسی لیے یہ تکبر میں اپنے ہاتھوں سے کمائے ہوئے اعمال اور افعال کے سبب بہت آگے بڑھ جاتے ہیں۔

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا :

]ان میں ایک قوم ظاہر ہو گی جو عبادت میں بہت ریاضت کرنے والی ہو گی حتی کہ لوگ ان کو دیکھ کر تعجب کریں گے،اور یہ اپنے نفس پر بھی (خود پسندی کی وجہ سے) تعجب کریں گے اور وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے] (مسند احمد میں صحیح سند سے روایت ہے)

ان کا غرور انہیں علم کے دعوی کی طرف لے جائے گا،اور یہ علماء کی تحقیر کریں گے،اور کسی عظیم سانحہ کے سامنے بھی بلا تجربہ اور بلا تفکر کھڑے ہوں گے،اور اہل فقہ اور اہل رائے سے رجوع ہر گز نہیں کریں گے۔

۴(عبادت میں انتھک مشقت :

یہ نماز و روزہ،ذکر واذکار،قربانی وایثار میں اہل عبادت میں سے ہوتے ہیں،اور یہی وہ چیز ہے جو ان سے متعلق دوسروں کو دھوکے میں ڈالتی ہے، اسی لیے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بیان میں واضح طور پر اسی صفت سے متعلق تنبیہ فرمائی گئی ہے :

[وہ ایسا قرآن پڑھیں گے کہ ان کے پڑھنے کے سامنے تمہارے قرآن پڑھنے کی کوئی حیثیت نہ ہو گی، نہ ان کی نمازوں کے سامنے تمہاری نمازوں کی کچھ حیثیت ہو گی، نہ ہی ان کے روزوں کے سامنے تمہارے روزوں کی کوئی حیثیت ہو گی] (صحیح مسلم)

اور فرمایا:

[ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے اور انکے روزوں کے مقابلے میں اپنے روزوں کو حقیر جانو گے] (متفق علیہ)

جب صحابہؓ کی نمازیں انکی نمازوں کے مقابلے میں حقیر ہیں، تو پھر اُن کا معاملہ کیسا ہو گا جو صحابی نہیں ہیں؟! جب عبداللہ بن عباسؓ کی ان ملاقات ہوئی تو بیان فرمایا:

[میں ایسی قوم میں گیا جن سے زیادہ میں نے کسی کو عبادت میں ریاضت کرتے نہ دیکھا تھا، ان کے ہاتھ ایسے تھے گویا اونٹ کے پاؤں اور ان کے چہروں پر سجدوں کے نشانات نمایاں تھے] (مصنف عبدالرزاق)

۵) قرآن سے متعلق سوءِ فہم رکھنا:

ان کی کثرت قرآن کو پڑھنے والی اور اس سے استدلال کرنے والی ہے، لیکن بغیر فقہ و علم کے، بلکہ یہ قرآنی ایات کو موضوع سے ہٹ کر بیان کرتے ہیں، اسی لیے ان کی احادیث میں یہ صفت بیان ہوئی:

[وہ قرآن پڑھیں گے اور یہ گمان کریں گے یہ ان کے حق میں ہے، اور یہ انہی کے اوپر دلیل ہے]، [یہ کتاب اللہ کی تلاوت سے اپنی زبانیں تر رکھیں گے، لیکن قرآن ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا]، [یہ قرآن کو پڑھیں گے، لیکن ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گا]

امام نووی صحیح مسلم کی شرح میں لکھتے ہیں:

[ان کو قرآن کی تلاوت سے فقط اپنی زبانوں کو تر رکھنے کے علاوہ کچھ حاصل نہ ہو گا، اور یہ ان کے حلق سے نیچے ان کے دل میں نہیں اتر

سکے گا، قرآن کی تلاوت سے زبان کو تر رکھنا قرآن کا اصل مطلوب نہیں ہے، بلکہ مطلوب تو اس کو دل میں اتار کر اس پر غور وفکر کرنا ہے]

شیخ اسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں :

[سب سے پہلی بدعت وہ خوارج کی بدعت کے مثل تھی جس میں قرآن سے متعلق سوءِ فہم رکھا گیا، انہوں نے قرآن سے تعارض کا قصد نہ کیا تھا، لیکن ان کا قرآن سے فہم کی مراد باطل تھی]

اسی لیے عبداللہ بن عمرؓ نے ان خوارج کے بارے میں فرمایا :

[یہ قرآن کی اُن آیات کی طرف گئے جو کفار کے لیے نازل ہوئیں، اور اس کا اِطلاق مومنین پر کرنا شروع کر دیا] (امام بخاری نے اسے تعلیق کے طور پر بیان کیا ہے)

فتح الباری میں حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں :

"ان کو [قراء، پڑھنے والے] اس لیے کہا جاتا تھا کہ وہ اپنی تلاوت اور عبادات میں بہت ریاضت کرتے تھے حالانکہ وہ قرآن مجید (احکاماتِ شریعہ) کی تاویل کر کے وہ باطل بات مراد لیتے تھے، جو اس میں مذکور نہ ہوتی تھی، اپنی مستبدانہ (جابرانہ، متشدد) رائے کو اختیار کرتے تھے، زہد وخشوع میں جزویات کا حد سے زیادہ خیال رکھنے والے تھے اور اسی طرح کے دیگر امورِ شریعہ میں یہ رویہ اپناتے تھے "

٦ (بہترین خوبصورت کلام پیش کریں گے :

ان کا بیان بہت ہی بہترین ہوتا ہے، اس کے بیان کی حلاوت اور بلاغت کے بارے میں کوئی بھی اختلاف نہیں کر سکتا!!، یہ تو اصحابِ منطق اور اصحابِ مناظرہ ہیں، یہ شریعت کی تحکیم کی طرف دعوت دیتے ہیں تاکہ حکم صرف اللہ کے لیے ہو جائے، اور اہل کفر وارتدار سے قتال کرتے ہیں، لیکن ان کے افعال ان تمام بہترین باتوں کی مخالفت پر ہوتے ہیں !!

جیسا کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا :

[بہترین بات کہنے والے اور بدترین افعال کرنے والے ہیں]، [کلمۂ حق کے بارے میں کلام کرنے والے ہیں]، [لوگوں کے سامنے (دھوکہ دہی

کے لیے نیک ترین) لوگوں کی بہترین بات بیان کرنے والے ہیں]

السندی[حاشیتہ علی سنن النسائیؒ] میں کہتے ہیں :

[ہر وہ(خوارج ہے) جو خیارِ امت(امت کے نیک ترین لوگ) کے بعض ظاہری اقوال پر کلام کرتا ہے، مثلاًاِن الحکم اِلا للہ(حکم تو صرف اللہ ہی کا ہے)،اُن)اقوال) کی نقل کرے،اُن کی طرز پر لوگوں کو کتاب اللہ کی طرف دعوت دے]

۷(تکفیر کرنااور خون کومباح قرار دینا :

یہ ان کی وہ صفت ہے جو دیگر(فرقوں) سے ان کا فرق کرتی ہے،بغیر حق کے تکفیر کرنااور اپنے مخالفین کے خون کو بہانا مباح(جائز) قرار دینا، جیسا کہ رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا :

[اہل اسلام کو قتل کریں گے اور مشرکین کو چھوڑ دیں گے] (متفق علیہ)

[اور یہ(سب سے بڑی(بری) صفت ہے جس کو نبی(صلی اللہ علیہ وسلم) نے خوارج سے متعلق بیان کیا ہے] (مجموع الفتاوی)

ان اہل اسلام کو قتل کرنے کا سبب ان کی تکفیر ہے،قرطبیؒ[المفہم] میں کہتے ہیں :

[پس یہ اس لیے کہ جب یہ ان پر کفر کا حکم لگاتے ہیں جو مسلمانوں میں سے ان کے خلاف خروج کرتا ہے،تو یہ ان کے خون کو حلال جانتے ہیں]

ابن تیمیہؒ[مجموع الفتاوی] میں کہتے ہیں :

[یہ اہل قبلہ کے خون کو حلال اس اعتقاد کے ساتھ کرتے ہیں کہ یہ مرتدین ہیں اور یہ(اصلی) کفار(جو مرتدین نہیں ہیں)کے مقابلے میں اِن (اہل قبلہ) کے خون کو زیادہ حلال جانتے ہیں]

اور فرمایا :

[جو ان کی بدعت کی مخالفت کرے اس کی تکفیر کرتے ہیں،اور اس کے جان ومال کو حلال جانتے ہیں،اور یہی حال اہل بدعت کا ہوتا ہے کہ وہ

بدعت کا آغاز کرتے ہیں اور جو انکی مخالفت کرتا ہے اس کی تکفیر کرتے ہیں] (مجموع الفتاوی)

خوارج کے نزدیک اس تکفیر کرنے کی بہت ساری صورتیں ہو سکتی ہیں :

جیسا کہ کبائر گناہ کے مرتکب کی تکفیر یا مطلقاً کسی گناہ کی بنیاد پر تکفیر، یا ایسے گناہ پر تکفیر جو اصلاً گناہ ہی نہیں ہے، یا ظن اور شبہات پر تکفیر یا امورِ احتمال (امکانات) ہونے کی بنیاد پر تکفیر یا ایسے امور پر تکفیر جن میں اختلافِ رائے اور اجتہاد جائز ہوتا ہے، یا شروط (تکفیر) کی تحقیق کے بغیر تکفیر اور موانع (تکفیر) میں کوتاہی کی بنیاد پر تکفیر، جہالت و تاویل پر عذر نہیں دیتے، کچھ مخصوص اقوال پر تکفیر کو لازم کرنا، بغیر کسی محکمے، فیصلے، توبہ کے ان لوگوں کے خون کو مباح قرار دیتے جو ان کی تکفیر کر دیتے۔

اسی لیے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان خوارج کے بارے میں فرمایا :

[یہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے]

[ان کے دین سے نکل جانے کی مشابہت اس تیر سے دی گئی جو اپنی قوت اور تیزی کے سبب شکار کے اندر داخل ہو کر اس شدت سے دوسری طرف سے خروج کرتا ہے کہ شکار کے جسم پر کسی بھی قسم کا کوئی آثار (نشان) نہیں چھوڑتا ہے] (عمدۃ القاري)

صحیح مسلم میں ہے: [وہ تمام مخلوق سے بدترین ہیں]، مسند احمد میں جید سند کے ساتھ روایت ہے: [ان لوگوں کے لیے بشارت ہے جو ان (خوارج) کو قتل کریں اور جو ان (خوارج) کے ہاتھوں قتل ہوں]، ابن حجرؒ کہتے ہیں: [بلاشبہ خوارج امتِ محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں شریر ترین بدعتی فرقہ ہے]

۸ (ایسے شعار اخذ کرنا جو ان کو باقی لوگوں سے ممتاز کرتے ہیں :

ہر عہد اور دور میں ان کے کچھ مخصوص شعار ہوتے ہیں جن سے یہ دوسروں سے ممتاز ہوتے تھے، یہ شعار جھنڈوں، لباس کے رنگ، شکل و صورت یا دیگر متعلقہ چیزوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔

دورِ علیؓ بن ابی طالب میں ان کا شعار بالوں کو منڈوانا تھا، جیسا کہ اس کے بارے میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے اس قول سے خبر دی تھی: [ان کی نشانی سروں کو منڈوانا ہے] (صحیح بخاری)

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ مجموع الفتاوی (28/ 497) میں کہتے ہیں:

[یہ نشانی (سروں کو منڈوانا) اولین خوارج کی تھی جو چوڑے سینوں والے تھے، البتہ خوارج کے لیے یہ صفت لازم نہیں ہے]

امام قرطبیؒ [المفھم] میں کہتے ہیں:

[(ان کی نشانی سر منڈوانا تھا) یعنی: انہوں نے اپنے لیے یہ علامت اس لیے خاص کی کیونکہ وہ دنیا کی زینت کو ترک کر چکے تھے، اور یہ شعار اس لیے بنایا تاکہ اس کے ذریعے ان کی پہچان ہو سکے]

والحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عدنانی منہجِ خوارج سے موافقت کرتے ہوئے

عدنانی اپنے مارقہ بیان "معذرت امیر القاعدہ" سے مخاطب ہوا اور خوارج کے ساتھ بہت سے امور میں موافقت کی

کاتب @ahmad_3393 :

۱) ہم منہج اسامہؒ کی طرف واپس ہو رہے ہیں؟

عدنانی نے کہا :

اور ہم یہاں ایک بار پھر اپنے ہاتھ کو آپ کی طرف بڑھاتے ہیں، تاکہ آپ اپنے بہترین پیشرو (شیخ اسامہؒ) کے بہترین جانشین بن جائیں، شیخ اسامہؒ نے مجاہدین کو ایک کلمہ پر متحد کیا۔

ہم اس سے کہتے ہیں :

اس بات سے تم اپنے اجداد خوارج کی پیروی کرنے لگے، وہ انحرافِ سیدنا علیؓ کی دعوت دیتے تھے اور سیدنا ابو بکر عمرؓ کے معاملے میں رحم سے کام لیتے تھے؟

۲) شریعت کی تحکیم سے انکار؟

عدنانی نے کہا :

اور جہاں تک معاملہ ہے غیر جانبدار شرعی محاکمہ کی بابت، جس پر آپ نے زور دیا ہے، تو ہم آپ سے کہتے ہیں: یہ امر تو ممکن نہیں ہے، بلکہ یہ تو ناممکن ہے، اور اس کا سوال کرنا تو بڑی تصوراتی خیالی بات ہے، کیوں؟ کیونکہ آپ نے مسلمانوں کے درمیان تفریق ڈال کر ان کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے، جس میں کوئی بھی تیسرا گروہ باقی نہیں ہے۔ ایک گروہ دولۃ اور انصارانِ دولۃ کا ہے اور دوسرا گروہ وہ ہے جو غیر جانبدار شرعی محاکمہ کا مطالبہ کرنے والا ہے، پس اب روئے زمین پر کوئی بھی غیر جانبدار جمعیت موجود نہیں ہے، جس پر دونوں گروہ متفق ہو جائیں۔

ہم کہتے ہیں :

غیر جانبدار تحکیم کا انکار سابقہ خوارج نے بھی کیا تھا جب انہوں نے سیدنا علیؓ سے کہا: (ان الحکم الا اللہ، حکم تو صرف اللہ کا ہی ہے)، پس یہ بھی اس کا انکار کر رہے اور کہہ رہے: [ممکن نہیں، بلکہ ناممکن، بلکہ یہ تو فقط تخیلاتی بات ہے] ، تو کیا اسے صرف یہ اعلانِ خلافت (کی اجازت دینے) کی شرط پر قبول کریں گے؟

عدنانی نے کہا :

پس اب روئے زمین پر کوئی بھی غیر جانبدار جمیعت موجود نہیں ہے، جس پر دونوں گروہ متفق ہوں۔

ابن تیمیہ ؒ کہتے ہیں :

[کسی بھی خوارج گروہ کی گمراہی کی اصل ان کا یہ اعتقاد ہے کہ ہدایت یافتہ ائمہ اور جماعت المسلمین اب یہ عدل وانصاف سے دور ہو چکے ہیں (یعنی شریعت کے معاملہ میں عدل نہیں کر رہے)، اور انہوں نے گمراہی اختیار کر لی ہے]

اسی لیے دولتِ بغدادی نے شیخ سلیمان العلوان کی قید سے قبل ان کی احرار الشام کی تحکیم سے انکار کیا اور شیخ ربیش کے معاملہ میں شیخ محیسني کے شرعی محاکمہ کے منصوبہ سے انکار کیا، بلکہ انہوں نے کسی بھی غیر جانبدار شرعی محکمہ قضاء کا انکار کیا، اور یہاں تک کہ مشترکہ شرعی محاکمہ قضاء کا بھی انکار کیا۔

٣ (عمومی اصول و قواعد و احکامات کو ذکر کر کے تدلیس سے کام لینا اور اس کو کسی پر معین حکم لگانے کی منزل تک پہنچانا

عدنانی نے کہا :

شیخ ابو مصعب الزرقاوی ؒ منہج جمہوریت اور جمہوریت پسندوں کے بارے میں کہتے ہیں :

"پس یہ اور ان جیسی دوسری وجوہات کی بنا پر ہم نے اس خبیث منہج کے خلاف ایک سخت جنگ کا اعلان کیا ہے اور ہم نے اِس باطل عقیدہ اور ناکامی کے راستے پر چلنے والے افراد کے حکم کو بھی واضح انداز سے بیان کیا ہے۔ پس جو کوئی حمایت اور نصرت کے ذریعے سے اس منہج کو قائم کرنے کی سعی کرتا ہے، تو وہ دینِ جمہوریت اور اس کے پیروکار لوگوں کا نگرانِ حال مانا جائے گا۔ اور اس کا حکم اُن لوگوں کے حکم کی طرح ہے جو اس دینِ جمہوریت کی طرف دعوت دیتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں۔

انتخابی امیدوار ربوبیت اور الوہیت کا دعوی کرنے والے ہیں، جبکہ ان کے لیے ووٹ کا استعمال کرنے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کو اللہ کے ساتھ رب اور شریک ٹھہرایا۔اور اللہ کے دین میں ان سب کا حکم کفر اور اسلام سے ارتداد کا ہے۔

اے اللہ ! کیا میں نے پیغام پہنچادیا؟اے اللہ ! آپ گواہ رہیے گا"۔(کلام ختم ہوا)

یہاں پر عدنانی نے تدلیس (حق بات چھپانا) کی ہے :

وہ عام قواعد اور مطلق احکامات کو دلیل کے طور پر سامنے لایا،اور اس کو حکمِ معین کی منزل تک پہنچا کر،اس کا اطلاق سب پر کر دیا ہے۔

اس نے مشائخ القاعدہ سے انہیں تقاریر کا انتخاب کیا جس میں تکفیر اور ارتداد کا ذکر ہے، گویا کہ جیسے القاعدہ (کی فکر) میں تکفیر اور ارتداد کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے؟ یہ کس قسم کی خطا اور تلبیس ہے جو اس دماغ میں پائی جاتی ہے؟

اس قابل کراہت باطل کا رد ہم شیخ عطیۃ اللہؒ کے اقوال سے کرتے ہیں،

شیخ عطیۃ اللہ اللیبیؒ نے ان لوگوں کے بارے میں فرمایا جن کو انتخاب کے لیے چنا جاتا ہے :

جہاں تک سوال کے پہلے حصہ کا تعلق ہے جو کہ انتخابی امیدواروں سے ہے، جو پارلیمینٹ کے انتخابات میں حصہ لیتے ہیں یا دیگر حکام وغیرہ، تو اس میں بھی)فقہ(واقعہ کی تفصیل میں جانا لازم ہے،اس میں جو کوئی اللہ کے دین کے علاوہ قانون سازی کرے،اور اللہ کی شریعت کے علاوہ قانون سازی میں مصروف ہو جائے، تو ایسا شخص کافر ہے،اور یہ حکمِ نظری ہے (جس کی تطبیق کسی معین پر نہیں کی گئی بلکہ مطلقاً حکم بیان کیا گیا ہے)،اور اسی طرح جو کوئی کسی مرتد حکمران کا انتخاب کرے تاکہ مسلمانوں کے اور دیگر مسلمان ممالک کے فیصلے کرے، تو وہ بھی اسی طرح کافر ہے، لیکن جب ہم فقہ الواقعہ میں جاتے ہیں، تو مسئلہ بالکل اسی طرح سیدھا سادھا نہیں ہے، کیونکہ عام لوگ ان افعال کا ارتکاب اس لیے نہیں کرتے کہ یہ اللہ کی شریعت کے علاوہ قانون سازی کریں گے یا مرتد حاکم کا انتخاب کریں گے، مقصود بتانے کا یہ ہے کہ تفصیل میں جانا ضروری ہے، ہم لوگوں کی عمومی تکفیر اس قاعدے کے ساتھ نہیں کرتے اور جو کوئی ایسے (عمومی تکفیر) کرے، بے شک وہ بڑی واضح گمراہی میں جا پڑا ہے اور اصولِ علم وفقہ سے خارج ہو گیا ہے،اور وہ عامۃ المسلمین پر اس حالِ کفر کا اطلاق کر دے گا، جس کا اطلاق اُن پر نہیں ہوتا ہے۔ہم اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے

ہیں اور عافیت کا سوال کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ رحم فرمائیں۔

شیخ عطیۃ اللہؒ نے حماس اور ان کی حکومت کے بارے میں کہا :

جو خطا حماس حکومت سے سرزد ہوئی ہم ان کو معذور، متاول (تاویل کرنے والے) سمجھتے ہیں، اور اس بنیاد پر کہ کچھ فتاوی انہوں نے اخذ اُن اہل علم سے کیے ہیں جن پر انہیں اعتماد ہے، بلکہ وہ ہمارے نزدیک مسلمان ہیں جو خطاکار ہیں، اور ہم انہیں نصیحت کرنے کی سعی کرتے ہیں، اور جس طرح ہم باقی تمام مسلمانوں کو ہدایت کی طرف لانے کا کام کرتے ہیں وہی معاملہ ادھر رکھتے ہیں، اس چیز کا انکار کرتے ہیں جو منکر ہیں، اور ان کی اخطاء کو صراحت سے بیان کرتے ہیں جو ان سے وقوع پذیر ہوں، ہم نہ ہی انہیں دھوکہ دیتے ہیں اور نہ ہی امتِ مسلمہ کو۔

پھر شیخ عطیہ اللہؒ نے فرمایا :

لیکن ہم حماس کا جمہوریت اور مجلسِ قانون سازی میں داخلے کو، اور اسی طرح دوسری اشیاء کی طرف جانے کو جو دین کے مخالف ہیں، اس اضافہ کے ساتھ جو کہ دیگر مجموعات سے سرزد ہوئیں جن میں وہ افکار، قولی اور فعلی ضابطے شامل ہیں جو کہ شریعت کے مخالف ہیں، ان کو ہم منکر، باطل اور فسادِ عظیم سمجھتے ہیں، ہم اللہ کے سامنے ان سے برات کا اظہار کرتے ہیں، اور ان کا انکار کرتے ہیں، اور اپنے بھائیوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی طرف رجوع کر کے توبہ کریں، اس سے اجتناب کریں، اپنی اصلاح کریں اور اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لیں۔

جب شیخ عطیہ اللہؒ سے سوال ہوا :

کیا شرعی طور پر یہ جائز ہے کہ حماس کو ارتداد کے اوصاف سے متصف کیا جائے؟

پھر شیخ عطیہ اللہؒ کہتے ہیں :

نہیں بالکل نہیں، یہ بات جائز نہیں کہ ہم انہیں ارتداد کی صفت سے متصف کریں یا ان پر کفر کا حکم لگائیں۔۔۔ بلکہ یہ غلطی ہے جس کی طرف توجہ ہم نے تمام جگہوں پر بسنے والے نوجوانانِ ملت کو دلائی ہے کہ وہ اس چیز سے اجتناب کریں، اور جہاں پر ان مسائل کا سامنا ہو وہاں پر کسی ایک پر کفر کا حکم لگانے میں جلدی نہ کریں، ایسے مسائل جن میں خطا اور تاویل سامنے آجائے، اور یہاں تک کہ اگر غلطی بڑی بھی ہے، اور اس طرف معاملہ (تکفیر) کرنا پڑے، تو یہ (تکفیر) ناقابل واپسی نہ ہو، اور کوئی عذر بھی انکے ساتھ باقی نہ رہنے پائے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے

ہیں کہ ایسا نہ ہو، اور اللہ تعالیٰ سے سلامتی اور عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

مزید شیخ عطیہ اللہؒ کہتے ہیں :

ہم یہ نہیں کہتے کہ حرکتِ حماس یا یہاں تک کہ حکومتِ حماس طاغوت بن گئی ہے، کیونکہ وہ مسلمان ہیں جو خیر کی طرف تاویل کا شکار ہوئے ہیں، اور غلطی کرلی ہے، طاغوت تو ہر وہ شے ہے، جو بندگی سے تجاوز کرتے ہوئے خود کو معبود بنالے یا اس سے بھی بڑھ جائے یا پھر اللہ سے بھی خود کو بڑھا لے، تو پھر کیا اے محبوب بھائی، کیا اس کی تطبیق حماس پر ہو سکتی ہے؟ نہیں! اس کی تطبیق نہیں ہوتی ہے۔

۴) تکفیر میں غلو :

جس طرح یہ سابقہ نقاط بیان کیے گئے ہیں، اس کی تائید کرتے ہوئے عدنانی نے عمومی طور پر مسلمانوں کی تکفیر کی ہے، جس میں انتخابات کے اندر شرکت کو بطور دلیل، بغیر تفصیل میں جائے بنایا گیا ہے، جس طرح کہ شیخ عطیہ اللہؒ نے اس موضوع پر صراحت کے ساتھ وضاحت کر دی ہے۔

وصلی اللہ وبارک علی نبینا محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تنظیم القاعدۃ اور جماعت الدولۃ میں فرق

کاتب/ محمد فیزو

ٹویٹر @fezoo111 /

طرفین کو حسبِ معرفت جاننے کے بعد ہم بعض انٹرنیٹ ٹویٹس کو اس عنوان کے تحت نشر کرتے ہیں

[تنظیم القاعدۃ اور جماعت الدولۃ میں فرق]

القاعدہ اس بات کو سامنے لاتی ہے کہ وہ امت کا ایک جزو ہے جو کہ امت کے داخلی اور خارجی دشمنوں سے جہاد کرنے پر کھڑی ہے؛

جبکہ دولۃ اس بات کو سامنے لاتی ہے کہ وہ خود امت ہے، اور اسی کی بنیاد پر دوستی اور دشمنی رکھتی ہے۔

....

القاعدہ اس چیز کی کوشش کرتی ہے کہ خلافتِ راشدہ کی اقامت شوری کے منہج پر کی جائے،

جبکہ دولۃ اقامتِ خلافت کو تغلب کے اصول پر قائم کرنا چاہتی ہے،

دونوں فریقین نے اپنے مقالات کو اس پسِ منظر میں عمل کے ذریعے وضاحت کی ہے۔

....

القاعدہ کوشش کرتی ہے کہ تمام اسلامی قوتوں کے ساتھ مل کر مشترک ہدف کے حصول کی کوشش کی جائے،

جبکہ دولۃ یہ سمجھتی ہے کہ باقی تمام اسلامی قوتیں ان سے الگ ہیں،

جس کا سبب ان کا کسی تنازع سے متعلق خوف ہے یا کسی بہتر حکومتی منصوبے کا سامنے آنا ہے۔

....

القاعدہ منہج میں اپنے مخالفین کے ساتھ کتاب اللہ کے ذریعے ہدایت پر قائم ہے،

اور دین کے دشمنوں کے خلاف وہ تلوار کے ذریعے نصرت کرنے کی قائل ہے،

جبکہ دولۃ کتاب اللہ کے ذریعے ہدایت فقط اپنے ماتحت لوگوں تک محدود رکھتی ہے،

اور اپنے مخالفین کے خلاف تلوار کے ذریعے نصرت کرنے کی قائل ہے۔

....

القاعدہ امت کو جہاد کے ذریعے تحریض دلانے کی کوشش کرتی ہے، اور اس کے وجوب کو اجتماعی اور منفرد سطح پر واضح کرتی ہے،

دولۃ کسی بھی جہاد کو اپنی بیعت (جھنڈا اور امام) کی بیعت کے علاوہ درست نہیں جانتی جیسا کہ فرقہ جامیہ وغیرہ اہل سنت سے مخالفت کرتے ہوئے یہی اسلوب رکھتے ہیں۔

....

القاعدہ کوشش کرتی ہے کہ امریکہ کے خلاف امت کا دفاع کیا جائے تا کہ وہ اسرائیل اور آلہ کار حکومتوں کی حمایت سے باز آجائے،

جبکہ دولۃ اس کو جیسا کہ عدنانی نے کہا ویسے دیکھتی ہے کہ اگر تم ہمارے پاس نہیں آؤ گے، تو ہم تمہارے پاس آجائیں گے، یہ فقط فتوحات کو خود سے منسوب کرتی ہے۔

....

القاعدہ تب تک کسی کو قائد کے طور پر منتخب نہیں کرتی جب تک وہ طویل جہادی تجربہ سے نہ گزر جائے اور شریعت کا التزام نہ کرتا ہو،

جبکہ دولۃ اپنے قائدین کے انتخاب کو فقط اپنی بیعت کے ساتھ مخصوص کرتی ہے اور شریعت کی پابندی کو اپنی ولایت (بیعت) سے زیادہ اہمیت نہیں دیتی ہے۔

....

القاعدہ اپنے مخالفین کو پیغامات کے ذریعے نصیحت کر کے مخاطب کرتی ہے جیسا کہ شیخ اسامہؒ نے اپنے پیغامات میں حماس کو نصیحت کی۔

جبکہ دولۃ اپنے مخالفین پر تکفیر کے ذریعے مخاطب ہوتی ہے، جس طرح کہ عدنانی نے مرسی سے متعلق خطاب میں بیان کیا۔

....

القاعدہ ہر نیک اور فاجر کے ساتھ جہاد کرتی ہے جیسا کہ افغانستان اور شام میں جہاد ہو رہا ہے،

جبکہ دولۃ کسی بھی جہاد کو اپنے بیعت کے علاوہ نہیں دیکھتی ہے، جس طرح کہ عدنانی نے (دولۃ کے مخالفین) سے متعلق کہا کہ گولیوں سے ان کے سروں کو خالی کر دو۔

....

القاعدہ الولاء اور البراء کے قاعدے کو تمام مسلمانوں کے ساتھ ان کے مختلف مراتب کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ملحوظ رکھتی ہے،

جبکہ دولۃ اسی کے ساتھ ولاء(دوستی) کرتی ہے جواس کے ساتھ ولاء(بیعت) کرے اور ہر اس کے ساتھ دشمنی رکھتی ہے جواس سے دشمنی رکھے اگرچہ وہ علمائے امت میں سے کیوں نہ ہوں۔

....

القاعدہ کے ساتھ بہت سے علماء ہیں جو ان کی تائید کرتے ہیں، وہ کسی عالم پر بھی اس بات کو لازم نہیں ٹھہراتی کہ وہ ان کی تنظیم میں ضم ہوں، اور اس بات کی کوشش کرتی ہے کہ سب علماء کے ساتھ رابطہ رکھا جائے،

جبکہ دولۃ کسی کو بھی عالم نہیں ٹھہراتی جب تک وہ ان کی تائید نہ کرے، اور اگر کوئی ان کے خلاف بات کردے، تو اسے ترک کردیتی ہے !

....

القاعدہ اس بات کو کفر کے طور پر دیکھتی ہے کہ مسلمین کے خلاف کفار کی معاونت کی جائے، لیکن وہ بھی تب جب کہ وہ قطعی طور پر برہان اور ثبوت سے ظاہر ہو جائے، جیسا کہ اسامہ بن لادنؒ نے بیان فرمایا،

جبکہ دولۃ ظن اور شبہات پر بھی تکفیر کرتی ہے۔

....

القاعدہ مال کی وصولی کے لیے شریعت کی مطابقت کو ملحوظ رکھتی ہے اگرچہ مالی حاجت ہی کیوں نہ ہو،

جبکہ دولۃ اپنی تنظیم کی مصلحت کے لیے اس کو جائز سمجھتی ہے، جیسا کہ موصل(عراق کا شہر) کے بینکوں پر غلبہ پا کر مال کی وصولی اور ٹیکسوں کے اجراء وغیرہ کے ذریعے مالی ضروریات کو پورا کیا گیا۔

....

کاتب / محمد فیروز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترکی فوج خلیفہ کی نگہداشت میں !

اس واقعہ نے ان لوگوں (دولۃ) کی غلطیوں کو بہت سے لوگوں پر ظاہر کر دیا ہے، سبحان اللہ !

اس واقعہ نے ان کے شرعی حضرات (دینی طالب علم) کے جھوٹ کو سب کے سامنے ظاہر کر دیا ہے۔ وہ کہتے تھے کہ اس مزار میں قبر نہیں ہے، اور یہ کہ بغدادی نے وہاں ایک وفد بھیجا تھا اور انہوں وہاں کسی قبر کو نہ پایا۔ یہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ یہ جو تکفیر کرتے ہیں یہ صرف اور صرف 'سیاسی تکفیر' ہے یعنی یہ ہر اس کی تکفیر کرتے ہیں جو ان کی مخالفت کرے تا کہ ان کا خون بہانے کو جائز قرار دیا جائے، نہ کہ اس کی بنیاد دین کی نصرت ہے۔ انہوں نے دیگر جماعتوں اور ان کی افواج پر اس کے کم معاملہ پر تکفیر کا حکم لگایا۔ ان جماعتوں کی تکفیر سے ان کا مقصد ان کے ساتھ جنگ کو جائز کرنا اور اس کے ذریعے حکومت اور غلبہ حاصل کرنا تھا۔

اس واقعہ کے بعد وہ کہتے ہیں کہ دولۃ کے پاس اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ ترکی فوج سے لڑتے۔ اس معاملہ پر غیر جانبدار رہنا چاہیے اگرچہ اس سے دین اور توحید پر سمجھوتا ہوتا ہے۔ اور یہاں پر بھی یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ اللہ کے دین کے ساتھ کھیلتے ہیں، اور دین کو اپنی خواہشات کے موافق بناتے ہیں۔

تم نے ترکی سے قوت سے بڑھ کر ممالک کو شام میں داخل ہونے کا سبب فراہم کیا، اور اس بات کی کوئی پرواہ نہ کی جب مشائخ اور علماء یہ بات کہہ رہے تھے کہ ان ممالک کو غیر جانبدار سمجھا جائے۔ تم نے اس کے جواب میں کہا کہ یہ گمراہ ہیں اور صلیبیوں سے ڈرتے ہیں۔

کیا تم نے امریکہ کو اس جنگ میں داخل نہ کیا جب تم نے اس کے شہریوں کو ذبح کیا؟

اور یہ تمہاری زمینوں پر کوئی بھی شرک پر مبنی قبر بھی نہیں رکھتے ؟

کیا تم نے مصر کے غریب قبطی (عیسائی) شہریوں کو قتل کر کے مصر کو لیبیا کی جنگ میں نہیں کھینچا؟

تمہارا اس سے مقصود یہ تھا کہ یہ کہا جائے: کہ امریکہ اور اسکے اتحادی تمہاری دولۃ کے خلاف جمع ہوئے ہیں، اور تم اس پر فخر کر سکو۔ تم نے مسلمانوں کی کسی بھی مصلحت کا نہ سوچا کہ اس سے اس مسلمانوں پر طیارے بمباری کریں گے اور تنازعہ کا دائرہ وسیع ہو جائے گا۔
کل تم کہتے تھے کہ ہم نے سائیکس پیکو حدود کو ختم کر دیا ہے، اور یہی وہ حجت تھی جب کے سبب بغدادی نے اپنے امیر شیخ الظواہری کے حکم کا انکار کیا، لیکن آج اسی سائیکس پیکو حدود کو عذر بناتے ہوئے تم اس شرک پر مبنی قبر کے معاملہ کی حمایت کر رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری پکڑ کریں !

کیا شیخ ایمن کے سائیکس پیکو پر مبنی حکم اس بات کا زیادہ مستحق نہیں تھا کہ اس پر عمل کر لیا جاتا، اس بات کی نسبت کہ ایک شرک پر مبنی قبر کے معاملہ پر یہی سائیکس پیکو حدود کی حمایت کو قبول کیا جا رہا ہے؟
پس غور و فکر کرو، اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائیں !
یہ تمام قسم کا پراپیگنڈہ جو دولۃ کر رہی ہے وہ صرف اور صرف اس لیے کہ اپنی حکومت اور سلطہ کے لیے ذریعے اپنی مصلحت کی خدمت ہو سکے، نہ کہ اس کا مقصد کچھ اور ہے۔

یہ بات دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے کہ یہ کیسے دولۃ کے لیے احکامات کے ساتھ کھیلتے ہیں، اور جہاں چاہتے ہیں اور جیسے چاہتے ہیں، اس کا اطلاق کر دیتے ہیں۔
لیکن تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے لوگوں کے سامنے ان کی حقیقت کو واضح کیا۔
اور جو لوگ کل تک اس بات پر فخر محسوس کرتے تھے وہ تو فقط حق کی پیروی کرتے ہیں نہ کہ لوگوں کی پیروی کرتے ہیں، آج وہ خود عذر اور معذرت پر مبنی مباحثہ کر رہے ہیں، اگرچہ یہ وہ لوگ ہیں جو دوسروں کی تکفیر کرتے ہوئے بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے، اُس حجت پر بھی جو ثابت نہیں ہوتیں۔

ایڈیٹر نوٹ :
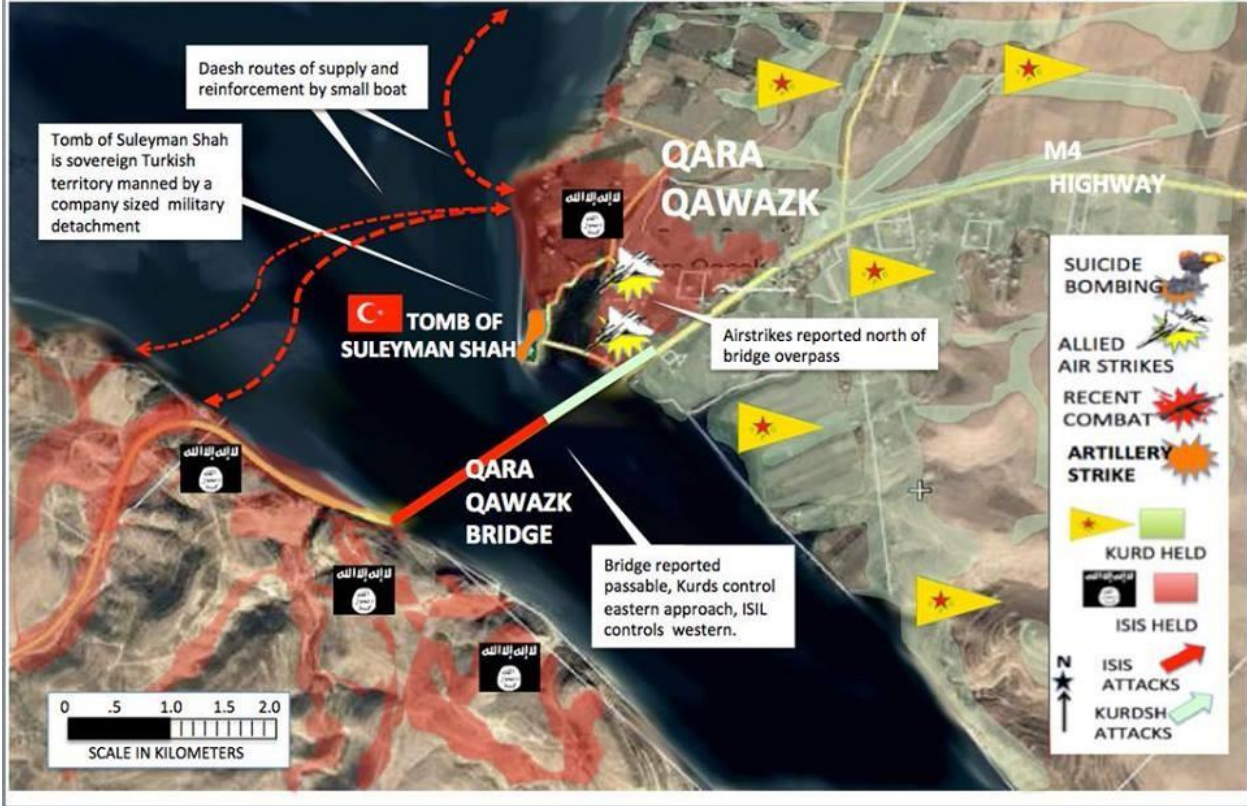
یہ وہ جگہ ہے جہاں سلمان شاہ کا مزار نام خلافتِ بغدادی کی حفاظت میں قائم رہا اور پھر اس نام نہاد خلافت کی زمین پر نیٹو ترکی فوج کے ناپاک قدم بھی داخل ہوئے لیکن اِن خوارج العصر نے ثابت کر دیا کہ کفار کو چھوڑیں گے اور مسلمانوں کو ماریں گے۔ ایک گولی بھی نہ چلائی گئی۔

آج کس نے ان کی حقیقت کو ظاہر کیا؟

وہی تو اللہ رب العزت غالب حکمت والا!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جماعت قاعدۃ الجہاد کا

جماعت (دولۃ الاسلامیہ فی العراق والشام) سے تعلق کی بابت بیان

تنظیم قاعدۃ الجہاد / قیادتِ عامہ

—بیان کا متن —

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله وآله وصحبه ومن والاه،

بعدازاں :

اول : جماعت قاعدۃ الجہاد اعلان کرتی ہے کہ اُس کا جماعت (الدولۃ الاسلامیہ فی العراق والشام) سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہ ہی اُس کے قیام میں کوئی معاونت کی گئی ہے، نہ اُس کے قیام کا جماعت قاعدۃ الجہاد نے حکم دیا ہے، نہ ہی مشورہ، اور نہ جماعت قاعدۃ الجہاد اِس پر راضی ہوئی ہے بلکہ اُسے اِس نام سے کام کرنے سے منع کیا۔ اس لیے یہ جماعت قاعدۃ الجہاد کی کوئی شاخ (فروع) نہیں ہے، نہ ہی کوئی تنظیمی تعلق اِن دونوں کو آپس میں جوڑتا ہے اور نہ ہی جماعت اُس کے افعال کی ذمہ دار ہے۔

جماعت کی شاخیں وہ ہیں جن کا اعلان جماعت قاعدۃ الجہاد کی قیادت عامہ کرتی ہے، اور ان کو تسلیم کرتی ہے۔ اس تاکید کے ساتھ ساتھ کہ ہم ہر مجاہد سے دوستی، محبت اور تائید کی یقین دہانی کراتے ہیں اور ہم مسلمانوں اور مجاہدین کے مابین اخوت کے رشتے کے حریص ہیں۔

دوم : جماعت قاعدۃ الجہاد جہادی عمل سے متعلق بعض اہم کاموں کی تاکید کرتی ہے :

- شوری، اجتماعی عمل اور اہم فیصلوں میں مجاہدین کے مابین اور ان کی قیادت کے اقرار کے بعد حتمی فیصلوں کو کرنے کا حریص ہونا۔

- اس بات کا حریص ہونا کہ مجاہدین کے مابین اختلافات آپس میں مل بیٹھ کر حل ہوں، نہ کہ انہیں ذرائع ابلاغ کی زینت بنایا جائے۔

-اس بات کو یقینی بنانا کہ ہم امت کا حصہ بننے کی کوشش کریں، اس کے حق پر قابض نہ ہوں، نہ ہی اس پر اپنا تسلط جمائیں، اور امت جس کو بھی حکمران منتخب کرنا چاہے، جس میں حکمران بننے کی شرعی شرائط پائی جائیں، اس سے یہ حق چھین لینے والے نہ بنیں، اور اسی طرح جب تک ہم علمائے جہاد اور قیادتِ جہاد اور مسلمانوں اور مجاہدین سے مشورہ نہ کرلیں، تب تک کسی بھی امارت یا دولت (ریاست) کا اعلان نہ کریں، اور زبردستی لوگوں پر (بغیر مشورے) والی امارت اور دولت کو مسلط نہ کریں، اور جو اس (بغیر مشورے کے امارت یا ریاست) کی مخالفت کرے، اسے (دائرہ اسلام یا مسلمانوں کی صف) سے خارج کرنے میں جلدی نہ دکھائیں۔

-اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ امت بنیادی مسائل پر جمع ہو، اور یہی شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کا منہج بھی تھا، جس کے ذریعے انہوں نے جہادی عمل کو پروان چڑھایا اور اس کی دعوت دی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شہادت سے سرفراز کیا، ہم ان کے بارے میں یہی گمان رکھتے ہیں، اور حسیبِ اصلی اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس ہی ہے۔ اسی منہج کو واضح کرنے اور امت کو جن بنیادی مسائل پر جمع کرنا مطلوب ہے کی وضاحت کرنے کے لیے ہی جماعت قاعدۃ الجہاد نے (وثیقۂ نصرتِ اسلام) جاری کیا۔

-جہادی عمل کو نقصان پہنچانے والے تصرفات اور اختلافات سے نجات حاصل کرنے کا بہت خیال رکھنا، اس مقصد کے لیے جماعت نے (جہادی عمل سے متعلق عمومی ہدایات) کی دستاویز کو نشر کیا۔

-ہر اس تصرف سے سے برات کا اعلان کیا جائے جو کسی مجاہد، مسلمان یا کافر پر ظلم سے متصف ہو۔

اور یہاں ہم شام میں مجاہدین جماعتوں کے درمیان ہونے والے فتنہ سے برات کا اظہار کرتے ہیں، اور ہم اس ناحق بہائے گئے خون سے برات کا اظہار کرتے ہیں، خواہ وہ کسی طرف بھی بہائے گئے ہوں، اور ہم سب کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں، اور اپنے اوپر موجود بھاری ذمہ داری کو پہچانیں، اور اس فتنہ کا تدارک کریں جو یہاں تک پہنچ چکا ہے، اور جس کی وجہ سے امتِ مسلمہ کے مستقبل اور جہادِ شام پر ایک سنگین آفت آن پڑی ہے۔
ہم ہر خردمند، دین دار اور جہاد کی حرص رکھنے والے کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اِس فتنے کے خاتمے اور فوری طور پر جنگ بندی کے لیے عملی کوشش کریں، پھر مجاہدین کے مابین تنازعات کا فیصلہ کروانے کے لیے شرعی عدالتوں کا رخ کریں جو مجاہدین کے مابین موجود ہیں۔

سوم : ہم اس بات کی تاکید کرتے ہیں کہ ہمارے اور باقی تمام (افراد اور جماعتوں) سے متعلق نصیحت کا دروازہ کھلا ہے، اور بلاشبہ ایک مسلم مجاہد پر اخوت، نصرت، ولایت کا حق باقی رہتا ہے، چاہے وہ کتنا ہی آگے کیوں نہ بڑھ جائے۔

اور ہم خود کو بھی ان تمام (امورِ متعلقہ) سے بھی پاک نہیں گردانتے۔ (ہمیں بھی ان کی ضرورت بہر حال ہے)

وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلاَّ مَا رَحِمَ رَبِّيَ إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ

میں کچھ اپنے نفس کی براءَت نہیں کر رہا ہوں، نفس تو بدی پر اکساتا ہی ہے الا یہ کہ کسی پر میرے رب کی رحمت ہو، بے شک میرا رب بڑا غفور و رحیم ہے (۱۲ :۵۳)

إِنْ أُرِيدُ إِلاَّ الإِصْلاَحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلاَّ بِاللّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ

میں تو اصلاح کرنا چاہتا ہوں جہاں تک بھی میرا بس چلے اور یہ جو کچھ میں کرنا چاہتا ہوں اس کا سارا انحصار اللہ کی توفیق پر ہے، اُسی پر میں نے بھروسہ کیا اور ہر معاملہ میں اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں (۱۱: ۸۸)

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين، وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم

جماعت قاعدۃ الجہاد/ قیادتِ عامہ

۲۱ ربیع الاول ۱۴۳۵ھ

الرحمن الرحیم

القاعدہ فی البلاد المغرب کی دولۃ الاسلامیہ فی العراق کے نام ہماری نصیحت

القاعدہ فی مغرب اسلامی کا دولۃ الاسلامیہ العراق والشام کے اعلانِ خلافت کے بعد اعلامیہ

دولت الاسلامیہ کے نام ہماری نصیحت

يا إخواننا فی الدولة الإسلامية، أين أنتم من قيادة طالبان وأميرها الملا عمر مجاهد حفظه الله الذی ضحى بدولة كاملة من أجل ثلة من المهاجرين من بينهم مؤسس الدولة الإسلامية فی العراق الشيخ أبو مصعب الزرقاوی رحمه الله، أين أنتم من الشيخ أيمن الظواهری، الذی لم يكد يخلو خطاب له من الإشادة ببطولاتكم فی العراق، وإن اختلفتم معه فی الفترة الأخيرة، أين أنتم من إمارة القوقاز الإسلامية، وأين أنتم من قيادات فروع القاعدة فی سائر الأقاليم، وغيرهم من المجاهدين

ہمارے الدولہ کے بھائیو! تم طالبان کی قیادت سے اور ان کے امیر ملا عمر مجاہد حفظہ اللہ سے کیوں دور ہو! جنہوں نے اپنی پوری سلطنت چند مہاجرین کی حفاظت کے اوپر نچھاور کر دی وہ مہاجرین جس میں الدولہ کے بانی شیخ ابو معصب الزرقاوی رحمہ اللہ بھی شامل تھے!! اور آپ شیخ الظواہری حفظہ اللہ سے کیوں دور ہو جو کہ عراق میں تمہاری بہادریوں کی داستان بیان کرتے ہوئے ساکت رہ جاتے تھے...اگرچہ تم نے بعد میں ان سے غیر متفق ہونے کا اظہار کیا... تم چیچنیا کی اسلامی امارت سے کیوں دور ہو اور تم القاعدہ کی قیادت اور اس کی مختلف خطوں میں پائی جانے والی شاخوں سے کیوں دور ہو؟

علمائے حق کو نظر انداز نہ کرو!

هذا ناهيك عن العلماء والدعاة أهل الصدق الذين ثبت لهم قدم صدق راسخ فی الإسلام وفی الدعوة إلى إقامة الخلافة، ولم يركنوا إلى الطواغيت المحكمين للقوانين الوضعية الموالين لأعداء الأمة، ونخص بالذكر أسد التوحيد الشيخ أبا محمد المقدسی والشيخ أبا قتادة الفلسطينی والشيخ المجاهد أبا الوليد الغزی والشيخ المحدث سليمان العلوان الذی تجرع السجن سنين طوالا بسبب نصرته للجهاد فی العراق، فالأمر أوسع من أن تحده خلافات فقهية أو سياسية، إنها الخلافة التی يتفيأ ظلها كل المسلمين

ان علمائے کرام اور داعی حضرات کو نظر انداز نہ کرو جو اہل حق میں سے ہیں او جو دین اسلام اور خلافت کے قیام کی دعوت میں ثابت قدم ہیں اور جنہوں نے ان طواغیت سے ہاتھ نہ ملایا جو انسان کے بنائے ہوئے قوانین کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں اور امت کے دشمنوں کے وفادار ہیں۔ان (علما) میں سب سے خاص اسد التوحید ابو محمد المقدسی حفظہ اللہ، ابو قتادہ الفلسطینی حفظہ اللہ، مجاھد ابو ولید غازی حفظہ اللہ اور شیخ المحدث سلیمان العلوان حفظہ اللہ ہیں جنہوں نے جہادِ عراق کی حمایت میں کئی سال اسیر کاٹی... یہ (خلافت کا) مسئلہ کسی فقہی اور سیاسی اختلاف سے بالا تر ہے...بے شک خلافت تو مسلمانوں کے لیے رحمت کا سایہ ہے۔

جبھۃ النصرہ اور دولت اسلامیہ کے درمیان اختلافات کا حل

أمام الواقع الجديد، ندعو أولی الأمر، علماء وأمراء ، ونخص بالذكر المشايخ الفضلاء الشيخ أبا محمد المقدسی والشيخ أبا الو ليد الغزی والشيخ أبا بكر البغدادی والملا محمد عمر والشيخ أيمن الظواہری والشيخ ناصر الوحيشی والشيخ أبا الزبير والشيخ أبا محمد الجولانی وغيرہم من العلماء العاملين وقادة المجاہدين، للاجتماع علی كلمۃ سوائ،وإصلاح الخلل داخل البيت الواحد بعيدا عن وسائل الإعلام، من أجل حفظ بيضۃ الإسلام والحفاظ علی وحدة المسلمين وحقن دمائہم

اس نئے مسئلے پر ہم سب سے پہلے تمام علما اور امرا کو خصوصا محترم علما ابو محمد المقدسی، شیخ ابو ولید غازی، شیخ ابو بکر البغدادی، ملا محمد عمر، شیخ ایمن الظواہری، شیخ ناصر الوحیشی، شیخ ابو زبیر اور شیخ ابو محمد جولانی حفظھم اللہ اور دیگر علما اور مجاہدین کے امرا کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ ایک بات پر جمع ہو جائیں اور ان اختلافات کو میڈیا سے ہٹ کر اپنے گھر میں حل کر لیں تا کہ اسلام کی عظمت اور مسلمانوں کی وحدانیت کی حفاظت رہے اور خون مسلم کی حرمت برقرار رہے۔

(نام نہاد) خلافت کا انکار اور شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کی بیعت کی تجدید

ؤكد أننا لا زلنا علی بيعتنا لشيخنا وأميرنا أيمن الظواہری، فہی بيعۃ شرعيۃ ثبتت فی أعناقنا، ولم نر ما يوجب علينا نقضہا، وہی بيعۃ علی الجہاد من أجل تحرير بلاد المسلمين وتحكيم الشريعۃ الإسلاميۃ فيہا، واسترجاع الخلافۃ الراشدة علی منہاج النبوة

ہم اس بات کو زور دے کر کہتے ہیں کہ ہم ابھی تک شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کی بیعت میں ہیں اور یہ بالکل شرعی بیعت ہے جس کا طوق ہماری گردنوں میں ہے اور ہمیں اس بیعت کی تجدید کی بھی ضرورت نہیں ہے اور یہ بیعت جہاد کے لیے ہے اور اس امر کے لیے ہے کہ مسلم سرزمینوں کو آزاد کروایا جائے گا اور ان پر شریعت کا نفاذ کیا جائے گا اور خلافت کو علیٰ منہج النبوۃ دوبارہ قائم کیا جائے گا۔

ہر کسی کے موقف اور بیانات کی تحقیق کی جائے!

نذكر المنابر الإعلاميۃ الجہاديۃ، أن أی إعلان أو موقف لا يصدر عن مؤسسۃ الأندلس الإعلاميۃ، فہو لا يمثل تنظيم القاعدة ببلاد المغرب الإسلامی، كما ننبہ علی ضرورة التثبت وتحری المصداقيۃ فی النقل

ہم تمام جہادی فورمز کو یہ بات یاد کروانا چاہتے ہیں کہ کوئی بھی بیان جو مؤسسۃ الاندلس (الاندلس میڈیا) پر نشر نہ ہو وہ القاعدہ فی اسلامی مغرب کی نمائندگی نہیں کرتا اور ہم اس پر بھی زور دیتے ہیں کہ ہر خبر کی حقیقت کی تحقیق کی جائے۔

بشکریہ: مجلہ نوائے افغان جہاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جماعت جیش المہاجرین والانصار کے امیر صلاح الدین الشیشانی کا بیان

جمعرات 13 محرم 1436ھ- موافق 6 نومبر 2014ء

اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل ملاپ کرا دیا کرو۔ پھر اگر ان دونوں میں سے ایک جماعت دوسری جماعت پر زیادتی کرے تو تم (سب) اس گروه سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو۔ یہاں تک کہ وه اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے، اگر لوٹ آئے تو پھر انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور عدل کرو بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے،(یاد رکھو) سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے (سورۃ الحجرات: 10-9)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ربّ العالمین والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، امابعد،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہمیں جہاد کی نعمت سے نوازا، الحمد للہ، آج ہم اللہ کے اِذن سے ‘لیرامون’ کے علاقے میں ہیں۔ جیسا کہ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ادھر فتنہ موجود نہیں ہے، الحمد للہ، اور جہاد جاری ہے، ہمارے اور ہمارے جہاد کے درمیان اس وقت تک کوئی فتنہ نہیں ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ دو دن پہلے شہر رقہ میں ہونے والے واقعات سے متعلق وضاحت کروں، ہم ادھر اس لیے گئے تاکہ کتائبِ اسلامیہ کے درمیان صلح کروا سکیں، اور ان کے درمیان بہتے خون کو روکا جا سکے، کیونکہ جبھۃ النصرہ اور جبھۃ الاسلامیہ نے مجھ سے التماس کی کہ میں ان کے اور تنظیم دولۃ الاسلامیہ کے درمیان واسطہ بنوں تاکہ ان کے درمیان صلح کروائی جا سکے۔ الحمد للہ، ہم ادھر گئے، اور اپنے اسباب پر بھی بھروسہ رکھا، جیسا کہ وہاں پر مستقل ایسے حالات بھی ہیں، اور وہاں پر ان سے متعلقہ افراد سے ملاقات کی، ان جماعتوں (جبھۃ النصرہ اور جبھۃ الاسلامیہ) نے تجاویز پیش کیں تاکہ ان کے درمیان بہتے خون اور قتال کو روکا جا سکے اور حملہ آور دشمن سے فقط لڑا جائے، جس کا تنظیم دولۃ نے انکار کر دیا

اور کہا کہ یہ تنظیمیں (جبھۃالنصرہ اور جبھۃالاسلامیہ) 'کفار' ہیں، اوران کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں ہو سکتا۔

جہاں تک میرے متعلق بات ہے کہ صلاح الدین نے تنظیم دولۃ کی بیعت کرلی ہے، تو یہ معاملہ نہیں ہوا اور میں نے اس کے متعلق سوچا بھی نہیں تھا، میری بیعت دو کو عمروف ابو عثمانؒ (سابقہ امیر امارتِ قوقاز) کے ساتھ تھی، پھر اس کے بعد میں نے اس کی تجدید امیر امارتِ قوقاز ابو محمد (حفظہ اللہ) سے کی، اور یہ قائم ہے، ان شاءاللہ، ہم اپنی بیعت سے وفا کریں گے، اللہ اکبر!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جماعت الدولۃ اوران کا نہ ختم ہونے والا تکفیری سلسلہ !

المعتصم باللہ المدنی

[شرعی جیش المہاجرین والانصار]

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی من لارسول بعدہ اَما بعد :

مجھے یہ بات ان بھائیوں کی طرف سے پہنچی جو جماعت الدولۃ کے دھوکے کا شکار ہوئے اور یہ گمان کیا کہ وہ میدانِ جہاد میں تمام جماعتوں سے افضل جماعت ہے، اور اسی لیے تمام ملتِ کفران کے خلاف جمع ہوئی ہے، گو کہ وہ اس چیز کا علم بھی رکھتے تھے کہ ان کے اندر غلو موجود ہے، لیکن انہوں نے ارادہ کیا کہ وہ اُن صفِ اول کے معرکوں میں جا کر قتال کریں گے جو رافضیوں اور ملحدوں کے خلاف موجود ہیں، اور جیسا کہ مشہور ہے کہ جماعت الدولۃ اپنے افراد کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ نظامِ نصیری یا ملحدین (PKK) یا جن کو وہ ' صحوات) 'مرتدین) کا نام دیتے ہیں کے خلاف قتال میں سے محاذ کو چن سکتے ہیں۔

عجیب یہ کہ جب وہ پہلی مرتبہ وہاں پر پہنچے تو اُس کا استقبال مسوؤلِ حدود نے کیا، اور اُس سے کہا کہ اللہ کا شکر ہے جس نے تمہیں چنا اور تمہیں دیارِ اسلام میں زندہ رکھا (وہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ جو علاقہ جبہۃ النصرہ، جبہۃ الشامیہ، جبہۃ انصار الدین نے آزاد کروائے ہیں وہ دار الکفر ہیں)، پس انہوں نے آپس میں گفتگو کی، اُس مسوؤل نے اُس سے کہا کہ اگر تمہارے سامنے ایک جبہۃ النصرہ اور ایک نظام نصیری کا فرد پیش کیا جائے، تو تم کس کو پہلے قتل کرو گے ؟

تو انہوں نے بلاشک وشبہ جواب دیا کہ وہ نظام نصیری سے تعلق رکھنے والے شخص کو قتل کریں گے، تو اُس مسوؤل نے جواب دیا کہ :

تم نے غلط کہا، یہ لازم ہے کہ تم جبہۃ النصرہ کے فرد کو پہلے قتل کرو کیونکہ وہ مرتدین ہیں اور مرتدین سے قتال کفارِ اصلی سے قتال سے اولیٰ ہے۔

اور اس بات میں اضافہ کرتے ہوئے کہا :

تمہارے عقیدے میں بہت سے اشکال ہیں اور تمہارے لیے شرعی دورہ بہت ضروری ہے، اور اس شرعی دورے کے بعد ہم تمہیں صحوات کے خلاف قتال کے لیے بھیجیں گے، خصوصی طور پر جبھۃ النصرہ کے خلاف !

اُس بھائی نے جواب دیا :
میں چاہتا ہوں کہ میں عراق میں روافض کے خلاف قتال کروں، تو اُس کے مسوؤل نے جواب دیا کہ نہیں ! تمہیں عین العرب (کوبانی) میں جا کر لڑنے کی اجازت ہے، مسوؤل نے اس شخص سے کہا کہ تم نے بیعت کی ہے اور ضروری ہے کہ تم سمع وطاعت کے تابع رہو اور تمہیں جہاں بھی کہا جائے، وہیں پر جا کر قتال کرو !

اور پھر اس کے بعد اُس کی ملاقات منبج (شہر) کے شرعی سے ہوئے، اور اس کے ساتھ اس ضمن میں مسائل پر گفتگو ہوئی تو اس نے کہا کہ جبھۃ انصار الدین مرتدین ہیں ! پس وہ نوجوان اس پر حیران ہوئے اور اُس سے اِس تکفیر کا سبب پوچھا !

تو جواب دیا :
وہ (جبھۃ انصار الدین) مرتدین کو ان محاذوں (علاقوں) میں تقویت دیتے ہیں، جو ہم سے ریف شمالی (حلب) میں لڑ رہے ہیں۔

ہم نے کچھ سوچا اور کچھ اور دیکھا اور یہ قوم (جماعت الدولۃ) اپنے غلو اور تکفیر میں تمام جہادی جماعتوں کے معاملہ میں پھیل رہی ہے۔

حسبنا اللہ و نعم الوکیل
المعتصم باللہ المدني
شرعی (جیش المہاجرین والانصار)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہم داعش کو خوارج کیوں کہتے ہیں؟

اس نوٹ میں ہم اپنی گفتگو کسی تفصیل میں جائے بغیر ٹو دی پوائنٹ رکھیں گے جس بھائی نے خوارج کے بارے تفصیل جاننی ہو اس کے لئے نیچے لنکس دئے گئے ہیں ان کا مطالعہ کر لے۔

سب سے پہلے تو سمجھنا ہو گا خوارج کسے کہتے ہیں؟

آج کل کچھ بھائی سمجھتے ہیں کہ خوارج شائد کوئی امریکی اتحادی ہوں گے یا کوئی طاغوتی جماعت ہو گی یا کوئی انتہائی لبرل سیکولر قسم کے لوگ ہوں گے جن کو دیکھتے ہی ہم پہچان جائیں گے کہ یہ خوارج ہیں۔ حالانکہ بات اس سے بالکل الٹ ہے خوارج بظاہر انتہائی زیادہ ایمان دار مخلص عبادت کرنے والے قیام و سجود کرنے والے اور عام مسلمانوں سے زیادہ قرآن پڑھنے والے ہوتے ہیں۔ لیکن احادیث کے مطابق ان کا قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ یعنی ان کا قرآن ان کی نمازیں ان کو کچھ فائدہ نہیں دیں گی۔

غور کرنے کی بات یہ ہے کہ یہ نشانیاں تو اک اچھے سچے مسلمان کو ظاہر کرتی ہیں تو کیوں پھر ان کو خوارج کہا جاتا ہے
تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ مسلمانوں کو ہی کافر مرتد کہنا شروع کر دیتے ہیں اور پھر ان سے قتال کرتے ہیں
کچھ نشانیوں کے مطابق خوارج وہ ہوتے ہیں جو کبیرہ گناہوں پر بھی تکفیر کرتے ہیں

کثیر اہل علم نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ مذہبِ خوارج (کبیرہ گناہوں کے مرتکب کی تکفیر کرنا) کی یہ صفت تمام 'خوارج' کے لیے جامع صفت نہیں ہے، نہ ہی یہ خروج کرنے کی واحد شرط ہے، بلکہ خوارج کے اندر وہ تمام شامل ہیں جو مسلمانوں کی ناحق تکفیر کرتے ہیں اور انکے خون کو حلال کرتے ہیں اگرچہ وہ کبائر کے مرتکب کے کفر کا عقیدہ نہ بھی رکھتے ہوں۔

ابن تیمیہؒ [الفتاوی] میں کہتے ہیں :
''خوارج اپنے دین کو واجب التعظیم اور بلند تر سمجھتے ہیں: جماعت المسلمین میں سے نکل جاتے ہیں، اور انکے خون اور اموال کا حلال کر لیتے ہیں ''

اور فرمایا :

''یہ اہل قبلہ کے خون کو حلال اس اعتقاد کے ساتھ کرتے ہیں کہ یہ مرتدین ہیں اور یہ (اصلی) کفار (جو مرتدین نہیں ہیں) کے مقابلے میں اِن (اہل قبلہ) کے خون کو زیادہ حلال جانتے ہیں ''

جیسے خوارج کے بڑے عہدِ علیؓ بن ابی طالب کے دور میں جمع ہوئے،اور قرآن کو حکم بنانے کا عہد لیا، حق کو طلب کرنے کی بات کی اور ظلم سے انکار کیا، ظالموں سے جہاد کرنے اور دنیا سے بے رغبتی پر یکجا ہوئے، نیکی کی دعوت اور برائی سے بچنے کی نصیحت کی، پھر اس کے بعد صحابہؓ کے خلاف قتال پر نکل کھڑے ہوئے۔

پس سب سے بڑی نشانی جس سے خوارج کی پہچان ہوتی ہے وہ یہی ہے کہ وہ بظاہر متقی دیندار نمازی ہونے کے باوجود مسلمانوں کو ہی مرتد کافر کہہ کر ان سے قتال شروع کر دیتے ہیں۔

کیا یہ سب نشانیاں واقعی داعش میں موجود ہیں کہ ان کو خوارج کہا جائے؟

جی ہاں یہ سب نشانیاں داعش میں موجود ہیں یہاں ہم ثبوت کے ساتھ یہ ثابت کریں گے انشاءاللہ
داعش شامی جہادی گروپس جبھۃ الاسلامیہ اور جبھۃ النصرہ کو مرتد سمجھتی ہے۔
اس کے کچھ ثبوت یہ ہیں

1: پہلا ثبوت
داعش اپنے آفیشیل مجلہ دابق 6 میں احرار الشام (جبھۃ الاسلامیہ کا حصہ) کو مرتد کہہ کر پکارتی ہے دیکھیں صفحہ نمبر 26

upport" of the Islamic
lue to many objections
aders (not including the
ncerning the "neutrali-
ıen and its "Dhawāhirī-
vilāyah was formed in
slamic State – and this
ficial announcement of
e knowledge of the or-

uations without explicitness, after the Shaykh clarified the deviation of adh-Dhawāhirī's manhaj. Some of these statements also contained tarahhum (saying "rahimahullāh") for the apostates of the Salūlī sahwāt (the leaders of Ahrār ash-Shām). So why does the organization not make tarahhum for Abū 'Abdir-Rahmān al-Bīlāwī, Abū Bakr al-'Irāqī, and Abū Usāmah al-Maghribī – rahimahumullāh?

DABIQ 23

2:دوسرا ثبوت

داعش نے البو کمال میں اعلان کیا کہ ہم مندرجہ ذیل گروپس کے افراد کے لئے توبہ کا دروازہ کھولتے ہیں

ا۔ جیش الحر گروپ

۳۔ جیس کو جبھۃ اسلامیہ کہا جاتا ہے۔

۲۔ جبھہ الجولانی (جبھۃ النصرہ)

۳۔ نصیری سپاہی (جو اہل سنت ہوں)

ان کی توبہ مندرجہ ذیل شرائط پر قبول ہو گی

1۔ اپنے اوپر اقرار کرے شخص کہ وہ ارتداد پر تھا۔

2۔ شری دورہ کرے۔

3۔ ہمارے معسکرات کی طرف آئے اور پھر فرنٹ لائنس پر لڑے

4۔ جو بھی معلومات اس کے پاس ہیں ہمیں دے۔

5۔ تمام اسلحہ تسلیم کروائے۔

پس توبہ کی سب سے پہلی شرط سے یہ ثابت ہے کہ یہ جبہۃ النصرہ اور جبہۃ الاسلامیہ کو مرتد سمجھتے ہیں۔اصل عربی متن بمعہ ثبوت کے یہ ہے

الدولة الإسلامية
ولاية الفرات

لا إله إلا الله

التاريخ: ١٧/ ربيع أول /١٤٣٦هـ
الموافق: ٢٠١٥/١/٨م

بسم الله و الحمد لله و الصلاة و السلام على رسول الله و على آله و صحبه أجمعين . أما بعد :
عملاً بتوجيهات أمير المؤمنين وفقه الله و سدد خطاه بفتح باب التوبة للطوائف التي قاتلت الدولة الإسلامية . و لم شملهم مع عوائلهم ، فعليه نعلن فتح باب التوبة في مدينة البوكمال للفصائل التالية :

١. فصائل الجيش الحر .

٢. ما يسمى الجبهة الإسلامية .

٣. جبهة الجولاني .

٤. جنود النظام النصيري (من أهل السنة) .

و تكون التوبة وفقاً للشروط الآتية :

- إقرار الشخص على نفسه بالردة .

- الخضوع لدورة شرعية .

- الإلتحاق إلى المعسكرات و من ثم إلى جبهات القتال .

- الإدلاء بجميع المعلومات التي لديه .

- تسليم كافة الأسلحة الموجودة لديه .

فكل من أراد التوبة وفقاً للشروط السابقة فله منا الأمان و له ما لنا و عليه ما علينا ، علماً بأن هذه التوبة تشمل من كان يقاتل و من كان جالساً في تركيا و من لم يتب لدى الدولة الإسلامية و لا تشمل قادات الفصائل إطلاقاً.

محكمة ولاية الفرات ـ القائم
رئيس المحكمة

:3 تیسرا ثبوت

جیش المہاجرین کے امیر صلاح الدین الشیشانی جو کہ ابھی تک اس لڑائی میں غیر جانبدار تھے ان کو جبھۃ الاسلامیہ اور جبھۃ النصرہ نے داعش کی جانب بھیجا کہ اس وقت آپس کی لڑائی کا ٹائم نہیں مسلمان چاروں طرف سے پس رہے ہیں تو ہم صلح و فائر بندی کی پیش کش کرتے ہیں صلاح الدین الشیشانی جو کہ امارتِ قوقاز کے سابقہ امیر ابو عثمانؒ (ڈوکا عمروف) سے بیعت شدہ تھے ان کے بعد ان کی بیعت امیر ابو عثمانؒ (ڈوکا عمروف) کے جانشین ابو محمد داغستانی سے ہے وہ داعش کے پاس الرقہ گئے لیکن داعش نے صاف جواب دیا کہ ان لوگوں سے صلح نہیں ہو سکتی وہ کفار ہیں۔

اس ملاقات کے بارے مکمل جاننے کے لئے اس لنک پر کلک کریں

http://www.chechensinsyria.com/?p=22885

http://justpaste.it/jmwa1

اس کے علاوہ اور بھی بہت سے ثبوت ہیں لیکن طوالت کے پیش نظر پیش نہیں کئے جا رہے۔

داعش جن علاقوں پر ابھی قابض ہے یہ تقریبا سب شامی مجاہدین نے بشار نجس سے آزاد کروائے۔

یہ نقشہ دیکھیں کہ دولہ شروع شروع میں کن علاقوں پر قابض تھی. اس نقشہ میں بھی جن جن علاقوں پر داعش کا کنٹرول دکھایا گیا ہے ان میں سے بھی کچھ داعش نے شامی جہادی گروپس سے چھینے ہوئے ہیں۔ اس سے پرانا بھی ایک نقشہ موجود تھا بدقسمتی سے وہ مل نہیں سکا۔

اس کے بعد یہ نقشہ دیکھیں جس میں آپ واضح دیکھ سکتے ہیں کہ داعش نے بشار سے علاقے چھیننے کی بجائے پہلے سے فتح شدہ جبھۃ النصرہ اور جبھۃ الاسلامیہ کے علاقوں پر قبضہ کرنا شروع کر دیا۔اور خوارج کی ایک اور نشانی پوری کر دی کہ کفار کو چھوڑ دیں گے اور مسلمانوں کو قتل کریں گے۔ہم ان کو خوارج نہ کہیں تو کیا کہیں؟

اس نقشہ کا پہلے نقشے سے موازنہ کیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ داعش شام میں مسلمان جہادی گروپوں کا قتل عام کرنے کے بعد بشار سے بہت کم لڑی ہے جبکہ شامی جہادی گروپ علما کے فتوی کے مطابق صرف داعش کے حملوں کو روکتے ہیں ان پر جوابی حملے نہیں کر رہے اور اپنی توجہ کفار اصلی کی جانب رکھے ہوئے ہیں۔ لیکن ظاہری بات ہے جب ظلم حد سے بڑھ جائے تو اس کا علاج کرنا پڑتا ہے اگر داعش مسلمان جہادی گروپس کی تکفیر اور اس سے قتال سے باز نہ آئی تو پھر قوم عاد کی طرح قتل کرنے والی حدیث پر عمل کرنا پڑے گا۔

نبی کریم ﷺ نے خوارج کو قوم عاد کی طرح قتل کرنے کا حکم دیا۔ کیونکہ ان کا فساد سب سے بڑھ کر ہے۔

پس خوارج کی نشانیاں جماعت الدولہ کے اندر جمع ہو چکی ہیں علماء حق ان کو خوارج قرار دے چکے ہیں اور امرائے جہاد ان سے برات کا اعلان کر چکے ہیں۔ مسلمانوں کے خلاف ان کی کسی طور بھی مدد نہیں کی جا سکتی ورنہ وہ لوگ بھی انہی میں شمار ہوں گے۔

یہاں پر کچھ لوگ شامی جہادی گروپس پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ یہ سعودی ایجنٹ ہیں اور اسلام اور شریعت کے مخالف ہیں

اس پر شیخ زہران علوش یہ جواب دیتے ہیں۔ کہ یہ اگر سچے ہیں تو ثبوت پیش کریں۔
ہم کسی کے ایجنٹ نہیں اور ہم شریعت کے سوا اور کچھ نہیں چاہتے

@ZahranAlloush as for the laws, I challenge you to find a court across Mujahidin held areas (not ISIS) not judge according to Quran & Sunnah

6:24 AM - 13 Jan 2015

@cakedanfer I work against the regime in Syria and not for anyone. Again I ask about the proof that I work for Gulf countries?

RETWEETS 8 FAVORITES 8

5:45 AM - 13 Jan 2015

شیخ زہران علوش ایک اور جگہ اپنے ایک بیان میں یہ واضح کرتے ہیں کہ جمہوریت میرے قدموں تلے ہے شریعت اسلام ہی ہمارا نصب العین ہے۔

اور جبھۃ الاسلامیہ اور جبھۃ النصرہ نے یہ وضاحت بھی کی کہ داعش کے خلاف کفار کی کسی بھی قسم کی مدد حرام ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ ہم کفار کے ساتھ مل کر داعش سے لڑیں بلکہ یہ ممکن ہے کہ داعش سے مل کر کفار سے لڑا جائے۔

اور پھر اوپر سے داعش نے اپنے افعال کا جواز گھڑنے کے لئے یہ الزامات لگانے شروع کر دیئے کہ شامی گروپس نے ہمارے بندوں کو قتل کیا اور بہنوں کی عزتوں کو پامال کیا ہے۔ جب غیر جانبدار چیچن مجاہدین نے ان باتوں پر تحقیق کی تو یہ سفید جھوٹ نکلے۔

The Lie of: "Raping the Muhajirat"

MUSLIM SHISHANI ON ISLAMIC FRONT, ISIS, & RUMORS OF KIDNAPPED WOMEN

داعش کے ان الزامات کو دیکھتے ہوئے دنیا بھر کے محاذوں کے مجاہدین نے اس فتنے کا یہ حل نکالا کہ ایک غیر جانبدار شرعی عدالت تشکیل دی

جائے جو تمام ثبوتوں کو دیکھتے ہوئے اپنا فیصلہ سنائے۔ کیونکہ داعش کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھے جو وہ عدالت میں پیش کر کے سچے بنتے اس لئے یہ فیصلہ ماننے سے صاف انکار کر دیا

انہی کے بارے اللہ تعالی فرماتا ہے

اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو تم ان کے درمیان صلح کراؤ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر تعدی و زیادتی کرے تو تم سب ظلم و زیادتی کرنے والے سے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ حکم الٰہی کی طرف لوٹ آئے پس اگر وہ لوٹ آئے تو پھر تم ان دونوں کے درمیان عدل و انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف کرو۔ بے شک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ سورہ الحجرات 49

ایک اور جگہ اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں

کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے؟ یا یہ شک و شبہ میں پڑے ہوئے ہیں؟ یا انہیں اس بات کا ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان کی حق تلفی نہ کریں؟ بات یہ ہے کہ یہ لوگ خود ہی بڑے ظالم ہیں ایمان والوں کا قول تو یہ ہے کہ جب انہیں اس لئے بلایا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان میں فیصلہ کر دے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مان لیا۔ یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں سور نور آئت نمبر 50-51

یہی وجہ کے وہ علما اور مجاہدین امرا جو کبھی الدولہ الدولہ کرتے نہیں تھکتے تھے آج وہی ان کے لئے خوارج کا فتوی جاری کر رہے ہیں اور یہ جاہل لوگ اپنی اصلاح کرنے کی بجائے انہی مجاہدین اور علما پر طعن و تشنیع کرتے ہوئے اپنی گمراہی میں اور بھی آگے بڑھ رہے ہیں۔

چاہے یہ خوارج پورے شام و عراق پر ہی قابض کیوں نہ ہو جائیں ان کے عقیدے پر کبھی بھی جمع نہیں ہوا جا سکتا۔ چاہے یہ خلافت سے بھی بڑا کوئی لیبل اپنے اوپر چسپاں کر لیں۔ حق پہچاننے کا معیار کتاب و سنت ہے نہ کہ علاقے یا نام۔

ماضی میں بھی خوارج کے پاس حکومتیں رہی ہیں اور وہ بڑے بڑے علاقوں پر قابض رہے ہیں لیکن آج ان کا کوئی نام و نشان نہیں

ماضی قریب میں خوارج کی مثال الجزائر کے خوارج تھے جن کے پاس اس داعش سے زیادہ علاقہ ان سے زیادہ سپاہی موجود تھے اور انہوں نے بھی خلافت کا اعلان کیا تھا۔ لیکن آج ان کا نام ونشان نہیں

اگر کسی کا نام زندہ ہے تو وہ مسلمان سچے مجاہد ہی ہیں جو آجکل وہاں القاعدہ فی اسلامی مغرب کے نام سے جانے جاتے ہیں۔

اس لئے میرے بھائی حق کا ساتھ دیں چاہے وہ تھوڑے ہی کیوں نہ ہوں۔ کسی کے نعروں اور سلوگن کے دھوکہ میں نہ آئیں۔

حدیث:

ان کے نعرے (slogans) اور ظاہری باتیں دوسرے لوگوں سے اچھی ہوں گی اور متاثر کن ہوں گی۔

طبرانی۔ المعجم الاوسط۔ 6: 186، الرقم 6142

احادیث کے مطابق اس کا کوئی جہاد نہیں جس کے ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ نہیں۔

اس لئے اپنے جہاد اور اعمال کے بارے اللہ تعالی سے ڈریں۔ خوارج کے بارے میں مزید تفصیل سے جاننے کے لئے ان لنکس پر کلک کریں۔

http://justpaste.it/iso1

http://justpaste.it/iso4

وضاحت :

یہاں یہ بات واضح کرنا ضروری ہے کہ جیش الحر بہت سارے گروہوں کا مجموعہ ہے جو کسی ایک بندے کی کمانڈ میں نہیں ہے۔ ان گروہوں کے آپس کے نظریات بھی ایک جیسے نہیں ہیں، ان میں سے زیادہ تر گروہ بہت اچھے مجاہدین ہیں لیکن یہ ممکن ہے کہ کچھ افراد یا گروہ سیکولر نظریات اور فسادی اور ارتداد پر بھی ہوں لیکن اس کا فیصلہ مجاہدینِ شام اور علمائے کرام کریں گے۔ کچھ بدعتی فاسق فاجر بھی ہو سکتے اور مرجیہ بھی لیکن اس بنیاد پر ان کی تکفیر نہیں ہوتی، یہ فیصلہ بھی اہل شام اور علمائے شام اور مجاہدینِ شام کے سپرد ہو گا جو فقہ الواقع کو دیکھ کر فیصلہ کریں گے۔ یہ

معاملہ تو کسی بھی جماعت کے ساتھ پیش آسکتا ہے۔اسی وجہ سے صرف نام کی وجہ سے ان سب پر ایک سا حکم نہیں لگتا ہے۔

اسی حوالے سے شیخ سفر الحوالی اپنے ایک مضمون "منہج تعامل اہل قبلہ" میں لکھتے ہیں :

اہل سنت کے ہاں یہ چیز بدعت شمار ہوتی ہے اور سلف سے اس پر شدید تنبیہ پائی جاتی ہے کہ لوگوں کی جانچ اس بنیاد پر ہو کہ ایک معیّن گروہ یا معیّن شخصیت کے ساتھ کسی کی دوستی ہے، یا دشمنی؟(یہاں شیخ مسلمانوں کے آپس کی اختلافی جماعتوں کی دوستی دشمنی کی بات کر رہے ہیں نہ کہ کفار سے دوستی دشمنی کی)(لوگوں کو پرکھنے کی کسوٹی یہ ہو کہ کون کس کا حمایتی ہے اور کون کس کا مخالف؟) دوستی اور دشمنی کی جائے گی حقیقتوں کو بنیاد بنا کر، نہ کہ دعووں کو؛ یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ کسی نے اپنے لیے کیا القاب اختیار کر رکھے ہیں یا لوگوں نے اس پر کیا لیبل لگا رکھے ہیں۔

یوں سمجھو، اِن کی جماعتِ صغریٰ میں اِن کی جماعتِ کبریٰ کی بابت پوری ایک راہنمائی ہے: جس طرح نماز کے معاملہ میں اِن پر واجب ہے کہ خود تو اِن کی نماز نبی اور خلفائے راشدین ہی کے طریقے پر اور ایک متبع سنت امام کے پیچھے ہو، تاہم اگر کوئی منافق یا کوئی بد عمل شخص بھی اِن کی مسجد میں آجاتا ہے اور اِن کے ساتھ شامل ہو کر نماز پڑھنے کا خواہشمند ہے تو یہ اُس کو روکیں نہیں ...اسی طرح (وسیع تر زندگی میں) یہ واجب ہے کہ اِن کی اپنی جتھہ بندی تو سنت پر ہی ہو، اور سنت بھی اپنے وسیع اور عمیق مفہوم کے ساتھ، مگر یہ اس بات میں مانع نہ ہو کہ کسی بدعت یا کسی گناہ میں گرفتار لوگ بھی اِن کے ساتھ مل کر اسلام کی نصرت کریں؛ اور اسلام دشمنوں کے خلاف صف آرا ہونے کے اِس مبارک عمل میں اِن کے ہمرکاب ہوں۔ہاں یہ ایسے لوگوں کو راہِ راست پر لانے کے لیے کوشاں بھی ہوں، جس یہ بات اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ (اہل بدعت یا اہل معصیت) اپنی مسجد اور امام ہی اِن (اہل سنت) سے الگ کر لیں اور پھر اِن دونوں مسجدوں کے آپس میں ہی ٹھن جائے اور لڑائی بھڑائی کا عمل جاری ہو جائے۔

شیخ سفر الحوالی ایک اور جگہ لکھتے ہیں :

امت کے کھلے دشمن کے خلاف اہل سنت کی ہمہ جہتی جنگ میں امت کے ہر طبقے، کو ساتھ چلایا جاتا ہے، جن میں ایسے مسلمان بھی بڑی تعداد میں آئیں گے جن کی زندگی شریعت کی بعض واضح خلاف ورزیوں سے آلودہ ہے یا جن کے عقیدے میں ایک درجے کی خرابی ہے۔یہ شرط نہیں لگائی

جائے گی کہ پہلے وہ شریعت کی اُن خلاف ورزیوں کواپنی زندگی سے باہر کریں یااپنے عقیدے کی خرابیوں کو دور کریں اوراس کے بعد کافر کے خلاف ہمارے اِس قتال یامنافق کے خلاف ہماری اِس سماجی مزاحمت میں شریک ہوں؛البتہ جب تک ان کے اعمال اور حلیے باشرع نہیں ہوتے اوران سے عقیدے کی خرابیاں دور نہیں ہوتیں تب تک کافر ہمارے ساتھ جو کرتاہے کرتارہے !!! تب تک صلیبی، کمیونسٹ، سیکولر، لبرل ہماری بستیوں کوتاراج، ہماری عصمتوں کو پامال اور ہمارے معاشروں کو مسخ کرنے کا مشن جس قدر پورا کر سکتاہے اوراس میں جس قدر آگے بڑھ سکتاہے بڑھ لے ؟؟؟ یہ درست ہے کہ اِس عمل کے دوران ہم نہایت حکمت اور دانائی سے کام لیتے ہوئے ان کو سنت اوراطاعت کی راہ پر لانے کی بھی کوشش کریں گے؛ بلکہ خود اِس عمل کی برکت سے ان کی زندگی میں نہایت اعلیٰ تبدیلیاں برپاہوتی چلی جائیں گی (ان شاءاللہ)۔۔تاہم کفر کو گزند پہنچانے کی یہ سعادت لینے سے ہم انہیں ان کی اِس گناہگاری کی حالت میں بھی کسی صورت نہ روکیں گے (بلکہ ان کی حوصلہ افزائی کریں گے)؛اوران میں کسی بھی عمل کی کمزوری یاعقیدے کی خرابی کواِس فرض کی ادائیگی سے پیچھے رہنے کی ''دلیل'' نہیں بنائیں گے۔

کس فقیہ نے کہاہے کہ ایک آدمی جب تک کچھ گناہوں میں ملوث ہے تب تک اس کے حق میں دین کے بعض فرائض اداکرنا منع ہے۔جو فرض ہے وہ فرض ہے؛ نیکوکار پر بھی اور گناہگار پر بھی۔اور جب تک شرک نہ ہو، دونوں کا عمل اللہ قبول کرتاہے۔خود یہ حضرات سوچ لیں؛ایک آدمی کے ڈاڑھی نہ رکھنے یاایک عورت کے سر نہ ڈھانپنے کو مثلاً اگر یہ گناہ سمجھتے ہیں تو کیا یہ ایک بے ڈاڑھی مرد یاایک بے پردعورت کو ''نماز'' پڑھنے سے روکیں گے؟ یا''نماز'' پڑھنے سے اُس کی حوصلہ شکنی کریں گے؟ کہ منہ پرڈاڑھی ہے نہیں اور نماز پڑھنے میں لگے ہو!!! وہاں یہ خود کہیں گے کہ بھئی وہ گناہ اپنی جگہ مگر نماز کا فرض اپنی جگہ۔تو پھر ''جہاد'' کا فرض اپنی جگہ کیوں نہیں؟ ایک گناہ کے باعث ''نماز'' سے نہیں روکا جائے گا، اپنے مدرسہ کو ''چندہ'' دینے سے نہیں روکا جائے گا، لیکن ''جہاد'' سے روکا جائے گا! سبحان اللہ !!!

خود شیخ ابو مصعب الزرقاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

میں ہر اس بدعتی کے ساتھ مل کر جہاد کرتا ہوں کہ جب تک وہ نواقص کا ارتکاب نہ کرے۔ہاں جو کسی نواقض کا ارتکاب کرے میں اس کے ساتھ نہیں لڑوں گا نہ ہی اس کے جھنڈے تلے لڑوں گا۔۔ہاں مگر یہ بات مجھے اس سے نہیں روکے گی کہ میں اسے دعوت دوں محبت کے ساتھ اوراس امید کے ساتھ کہ وہ اسلام سنت اوراس کی رہنمائی کی جانب واپس لوٹ آئے۔۔۔اور میں اس پر کبھی بھی تلوار نہیں اٹھاوں گا جب

تک کہ ہم ایک ہی دشمن سے لڑ رہے ہوں۔

پھر آگے فرماتے ہیں :

جہاں تک خصوصی طور پر اہل سنت کا تعلق ہے اور عمومی طور پر مسلمانوں کا، تو پھر ہم ان کے ساتھ سوائے اچھائی کے اور کسی چیز کے ساتھ منسلک نہیں ہوتے اور فلوجہ (کی جنگ) کے ایام میں، ہم ان لوگوں کے ساتھ تعلق میں تھے جو ہم سے کافی مسائل میں مخالفت رکھتے ہیں، اس کی ایک مثال فلوجہ کی مجلسِ شوری المجاہدین تھی، جس میں وہ ارکان بھی شامل تھے جو صوفی تھے، اس چیز نے اس بات کو ہم سے مانع نہ کیا کہ ہم ان کے ساتھ مل کر صلیبیوں کے خلاف لڑیں۔

1427ھ الفرقان میڈیا

اور پھر شیخ عبداللہ عزام رحمۃاللہ علیہ اس بارے فرماتے ہیں :

جہاد چاہے فاسق وفاجر کے ساتھ مل کر کرنا پڑے ایسا واجب ہے اس سے منہ نہیں موڑا جا سکتا۔ یہی ایک اہل سنت والجماعت کا طریقہ کار ہے کہ جہاد ہر نیک وفاجر کے ساتھ مل کر کیا جاتا ہے۔ کیونکہ بعض اوقات اللہ اپنے دین کی مدد فاسق وفاجر لوگوں اور بداخلاق قوموں سے بھی کرواتا ہے۔ یہی اس امت کے بہترین لوگوں کا ہمیشہ سے طریقہ کار رہا ہے۔ اور یہی آج ہر مکلف پر واجب ہے۔ اس سلسلے کی دوسری بات یہ ہے کہ امرائے جہاد سے جنگ نہ کی جائے۔ چاہے وہ فاسق وفاجر ہی کیوں نہ ہوں اور نہ ہی اسلامی کیمپ کی طرف سے لڑنے والی فوجوں سے بھڑا جائے۔ چاہے ان میں کتنا ہی فسق وفجور پایا جائے۔ یہ خوارج کے ایک گروہ "حروریہ" کا مسلک ہے، اسی طرح جو کم علمی کی وجہ سے فاسدانہ زہد کا رویہ اختیار کریں جہاد میں ان کا ساتھ بھی اسی طرح دیا جائے گا اور اگر کم علم اور جاہل زہاد اپنے فاسدانہ زہد کے ساتھ جہاد میں اتر آئیں تو ان کا بھی پورا ساتھ دیا جائے گا۔

پس ہم نے آپ لوگوں تک شیوخ جہاد کا واضح واضح موقف پہنچا دیا ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کو راہ حق پر چلنے اور مرجئہ اور خوارج کے مذہب سے بچا کر اہل سنت والجماعت کے مذہب پر گامزن رکھے آمین

والسلام

دعاؤں کا طالب

مجاہد جبہۃالنصرہ (القاعدہ فی بلاد الشام)

کیا داعش واقعی تنظیم القاعدہ کی باغی ہے؟

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کی اللہ کو گواہ ٹھہراتے ہوئے گواہی

اس گواہی کے آخر میں داعش کی جانب سے اس گواہی پر اٹھائے گئے سوالات واعتراضات کا جواب بھی دیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادارہ السحاب کی جانب سے پیش خدمت ہے

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے بیان:

شهادة لحقن دماء المسلمين في الشام

کا اردو ترجمہ، بعنوان:

شام میں بہتے خون کو روکنے کی خاطر ایک شہادت

بسمِ اللهِ، والحمدُ للهِ، والصلاةُ والسلامُ على رسولِ اللهِ، وآلهِ وصحبِهِ ومن والاهُ

دنیا بھر میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

میں یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ شام میں مجاہدین کی صفوں میں پھیلنے والے فتنے سے متعلق جو کچھ میں ابھی تک کہہ چکا ہوں اسی پر اکتفاء کروں گا، لیکن پھر میں نے دعوت وابلاغ اور نصیحت و خیر خواہی کے محاذ پر صبر کے ساتھ کاربند اپنے قابل قدر اور محبوب مہاجر بھائی، محترم شیخ، ابو کریم ڈاکٹر ہانی السّباعی کی اپیل سنی۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہر قسم کے شر سے ان کی حفاظت فرمائے، حق پہ انہیں ثابت قدم فرمائے اور مسلمانوں، بالخصوص مجاہدین کی اصلاح کرنے میں ان کی مدد فرمائے۔ چنانچہ میں نے استخارے اور مشورے کے بعد دوبارہ سے اس موضوع کو کھولنے اور بالخصوص اُن سوالات کے جوابات دینے کا فیصلہ کیا جو انہوں نے مجھ سے جمادی الاُولی کی پچیس تاریخ کو مقریزی ریڈیو پر نشر ہونے والے اپنے ایک خطاب میں پوچھے ہیں۔

میں یہ واضح کرتا چلوں کہ اس مسئلے پر دوبارہ بات کرنے کے پیچھے دو بنیادی وجوہات ہیں۔

پہلی وجہ تو محترم شیخ ہانی السباعی کی یہ امید ہے کہ ان سوالات کا جواب مجاہدین کے درمیان پھیلے فتنے کی آگ بجھانے میں مددگار ہو سکتا ہے، لہٰذا میں نے سوچا کہ اگر میری چند باتوں سے مسلمانوں کا بہتا خون رک جائے تو اس سے بہتر بات اور کیا ہو سکتی ہے۔

جبکہ دوسری وجہ یہ ہے کہ میں اپنے شفیق اور خیر خواہ بھائی کی اِس طلب پر انکار نہیں کر سکتا اور ان کی باتوں کا جواب دینا ان کا مجھ پر حق ہے۔

میری گفتگو درج ذیل امور پر مبنی ہو گی:

ایک گواہی

ایک عدد حکم

ایک ہمدردانہ اپیل

اور ایک یاد دہانی اور نصیحت

سب سے پہلے، جس بات کی گواہی میں دینا چاہتا ہوں، وہ دولہ عراق الاسلامیہ اور اس کے قابل احترام امیر شیخ ابو بکر الحسینی البغدادی حفظ اللہ کے جماعت قاعدۃ الجہاد کے ساتھ تعلق سے متعلق ہے۔

اللہ تعالی سے مدد کے بعد اور اللہ کو گواہ ٹھہراتے ہوئے میں یہ شہادت دیتا ہوں کہ دولہ عراق الاسلامیہ جماعت قاعدۃ الجہاد کی تابع ایک ذیلی شاخ تھی۔

میں یہ چاہتا ہوں کہ یہاں اس سلسلے میں کچھ مزید تفاصیل بھی بیان کر دوں:

1- جس وقت دولہ عراق الاسلامیہ کا اعلان ہوا تو جماعت قاعدۃ الجہاد کی قیادت اور ان میں سرِ فہرست شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ سے نہ تو اس سلسلے میں اجازت لی گئی اور نہ ہی ان سے مشورہ کیا گیا۔ اس کے بعد شیخ ابو حمزہ المہاجر رحمہ اللہ نے جماعت قاعدۃ الجہاد کی قیادتِ عامہ کے نام ایک خط بھیجا جس میں انہوں نے دولہ کے قیام کے اسباب اور وجوہات بیان کیے اور ساتھ ہی تاکید کے طور پر یہ بات بھی واضح کی کہ دولہ اسلامیہ مرکزی جماعت قاعدۃ الجہاد کے تابع ہی رہے گی۔ انہوں نے مزید یہ بھی کہا کہ دولہ کی شوری نے شیخ ابو عمر البغدادی رحمہ اللہ سے یہ عہد لیا ہے کہ اُن کے امیر شیخ اسامہ بن لادن ہی ہوں گے اور دولہ اسلامیہ جماعت قاعدۃ الجہاد کے تابع ہو گی۔ لیکن اس وقت عراق والے بھائیوں کی رائے یہ تھی کہ عراق کے مخصوص حالات اور بعض سیاسی مصلحتوں کی بناء پر اس بات کا اعلان نہ کیا جائے اور اس تفصیل کو صرف اپنے بھائیوں تک ہی محدود رکھا جائے۔

جماعت قاعدۃ الجہاد اور دولہ عراق الاسلامیہ کی قیادت اسی قاعدے پر باہمی معاملات چلاتے رہے کہ دولہ عراق الاسلامیہ قاعدۃ الجہاد کا ایک جزو ہے۔ اس کی کچھ مثالیں درج ذیل ہیں:

الف: شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے گھر سے ملنے والے وہ خطوط جو امریکیوں نے نشر کیے تھے، ان میں سے خط نمبر

SOCOM-2012-0000011 Orig

جو کہ شیخ عطیہ رحمہ اللہ نے شیخ مصطفی ابوالیزید رحمہ اللہ کے نام لکھا تھا۔ اس خط میں شیخ عطیہ نے شیخ مصطفی ابوالیزید رحمہ اللہ کو شدت سے یہ تاکید کی تھی کہ وہ 'کرّومی' (جس سے ان کی مراد شیخ ابو حمزۃ المہاجر ہیں)، شیخ ابو عمر اور ان کے ساتھیوں کے نام واضح ہدایات اور نصیحتیں لکھیں کیونکہ اُنہیں عراق میں سیاسی غلطیاں ہونے کا شدید اندیشہ تھا۔

ب: جب شیخ ابو بکر الحسینی البغدادی، اللہ انہیں خیر کی توفیق دے، تنظیم قاعدۃ الجہاد کی قیادت کی اجازت کے بغیر دولہ الاسلامیہ کے امیر بنے تو شیخ عطیہ رحمہ اللہ نے دولہ عراق الاسلامیہ کی قیادت کے نام بروز ۲، جمادی الأولی ۱۴۳۱ ہجری کو خط لکھا جس میں انہوں نے کہا:

'قیادت میں موجود بھائیوں کے سامنے ہم یہ تجویز رکھتے ہیں کہ جب تک اس موضوع پر مشاورت جاری ہے، اس وقت تک ایک عارضی قیادت متعین کر دی جائے۔ ہماری رائے میں بہتر یہی ہے کہ اس معاملے میں جلد بازی نہ کی جائے، الاّ یہ کہ ایسی شدید نوعیت کی ضرورت ہو جس کی وجہ سے باضابطہ طور پر ایک مستقل قیادت کا اعلان کرنا ناگزیر ہو جائے۔ چنانچہ فی الحال قیادت کے لیے جتنے مجوزہ افراد ہیں ان کے نام اور ان کے مکمل تعارف اور صلاحیتوں پر مبنی ایک رپورٹ بھیج دی جائے۔ ہم یہ رپورٹ شیخ اسامہ کو بھیجیں گے تاکہ وہ اس معاملے میں فیصلہ کریں۔'

ج۔ شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے شیخ عطیۃاللہ رحمہ اللہ کے نام ۲۴ رجب ۱۴۳۱ ہجری کو ایک خط لکھا جس میں انہوں نے کہا:

'بہت اچھا ہوا گر آپ ہمارے بھائی ابو بکر البغدادی، جو ہمارے بھائی ابو عمر البغدادی رحمہ اللہ کی جگہ امیر بنے ہیں، ان کا تفصیلی تعارف بھجوادیں۔ اسی طرح ان کے نائبِ اول اور ابو سلیمان الناصر لدین اللہ کا بھی تفصیلی تعارف بھجوادیں۔ بہتر ہوگا کہ عراق میں موجود ہمارے دیگر بااعتماد ساتھیوں سے بھی ان کے متعلق پوچھیں اور ان کی رائے ہم تک پہنچائیں تاکہ معاملات ہمارے سامنے اچھی طرح واضح ہو سکیں۔'

یہ خط امریکیوں کو شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے گھر سے ملا اور اس خط کو درج ذیل نمبر کے تحت امریکیوں نے نشر کیا:

SOCOM-2012-0000019 Orig

د۔ شیخ عطیہ رحمہ اللہ نے انہیں اپنا جواب مؤرخہ ۵ شعبان ۱۴۳۱ ہجری کو لکھ بھیجا جس میں آپ نے کہا 'ہم انشاءاللہ ابو بکر البغدادی اور ان کے نائب اور ابو سلیمان الناصر لدین اللہ کے متعلق معلومات اور مزید تفصیلات طلب کر رہے ہیں، تاکہ ہمارے سامنے صورت حال مکمل طور پر واضح ہو سکے۔'

ھ۔ شیخ عطیۃ اللہ نے دولہ عراق الاسلامیہ کی وزارتِ اعلام کے نام مؤرخہ ۲۰ شوال ۱۴۳۱ ہجری کو ایک خط لکھا جس میں انہوں نے کہا:

'مشائخ نے آپ کی جدید قیادت (اللہ انہیں خیر کی توفیق دے) کے متعلق تعارف پر مبنی ایک مختصر رپورٹ مانگی ہے جن میں دولہ عراق الاسلامیہ کے امیر المؤمنین شیخ ابو بکر البغدادی، ان کے نائب، وزیرِ حرب، اور اگر آپ چاہیں تو دیگر مسؤولین کا ایک تعارف طلب کیا گیا ہے۔ یہ بات آپ اپنے مشائخ تک پہنچا دیں۔ وہ چاہیں تو خود اپنا ایک تعارف لکھ کے بھیج دیں یا پھر صوتی انداز میں ریکارڈ کر کے ہمیں بھیج دیں۔

و۔ اس پر دولہ عراق الاسلامیہ کی شوری کے نمائندے نے ذوالقعدۃ ۱۴۳۱ ہجری کی اوّل تاریخ کو ایک جوابی خط بھیجا جس میں انہوں نے کہا:

'محترم بھائی، آپ کا خط ہمیں رجبِ حرام ۱۴۳۱ ہجری میں موصول ہوا جس کے ساتھ ہی آپ کا ایک پچھلا خط بھی تھا جس میں مشائخ کرام۔ اللہ ان کی حفاظت کرے۔ کی جانب سے یہاں دولہ کی صورتحال اور نئے امیر کے متعلق حتمی فیصلے میں کچھ عرصہ انتظار کرنے کی تاکید تھی۔ لیکن ہمیں یہ خط نئی امارت کے اعلان کے بعد ملا۔ بہر صورت، یہاں پہلے دن سے بھائی یہ طے کر چکے ہیں کہ آپ کے یہاں مشائخ کو یہاں کی صورتحال اور اصل حقائق سے مکمل طور پہ آگاہ رکھا جائے۔ ہمارے مشائخ اور **محترم امراءِ کرام**، ہم آپ کو آگاہ کرتے چلیں کہ عراق میں **آپ کی دولہ الاسلامیہ** خیریت سے ہے اور مضبوطی سے قائم ہے۔'

اس کے بعد وہ کہتے ہیں: 'ہمارے محترم مشائخ، دونوں شیوخ (شیخ ابو عمر البغدادی اور شیخ ابو حمزۃ المہاجر) کی شہادت کے بعد شوری نے کسی نئے امیر کی تقرری کا اعلان آپ کی جانب سے کسی محفوظ رابطے کے ذریعے **امر** آنے تک مؤخر کرنے کی کوشش کی، لیکن مختلف وجوہات کی بناء پر بالخصوص عراق اور عراق سے باہر دشمنوں کی چالوں کے پیشِ نظر، انتظار کی یہ مدت طویل کرنا ہمارے لیے ممکن نہیں تھا۔'

اس کے بعد وہ مزید کہتے ہیں: 'یہاں موجود تمام بھائی، بالخصوص شیخ ابو بکر حفظہ اللہ، اور مجلس شوری اس بات پہ متفق ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ یہ امارت **عارضی** نوعیت کی ہو۔ اور اگر آپ کے یہاں مشائخ کی جانب سے کسی شخص کو یہاں امیر مقرر کر کے بھیجا جائے اور اگر آپ اسی میں مصلحت دیکھتے ہیں تو ہمیں اس بات پر کوئی اعتراض نہ ہوگا اور اگر آپ نے عراق کے محاذ کے لیے کسی کو امیر بنا کر بھیجا تو ہم سب اس کے **وفادار سپاہی** ہوں گے جن پہ امیر کی **سمع و طاعت** واجب ہو گی۔ مجلس شوری اور شیخ ابو بکر حفظھم اللہ سب اس بات پہ متفق ہیں۔'

ز۔ شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد محترم شیخ **ابو بکر الحسینی البغدادی** نے ایک بیان جاری کیا جس میں انہوں نے کہا:

'مجھے اس بات کا **مکمل یقین** ہے کہ شیخ اسامہ کی شہادت ہمارے بھائیوں کے لیے اس راہ پر مزید ثابت قدمی کا باعث بنے گی، میں ساتھ ہی تنظیم القاعدہ میں موجود اپنے بھائیوں، اور بالخصوص مجاہد شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ اور تنظیم کی قیادت میں موجود ان کے بھائیوں کو یہ کہنا چاہوں گا کہ اللہ آپ کے اجر کو

بڑھائے اور مشکل کی اس گھڑی میں آپ کے لیے آسانی فرمائے۔ اللہ تعالی کی برکت سے اپنے معاملات کو جاری رکھیے۔ ہماری طرف سے آپ کے لیے یہ خوشخبری ہے کہ دولہ عراق الاسلامیہ میں آپ کے ایسے **وفادار سپاہی** موجود ہیں جو حق کے راستے پہ رواں دواں ہیں، نہ وہ ہمت ہارتے ہیں اور نہ ہی اس رستے سے پیچھے ہٹتے ہیں۔ اللہ کی قسم، خون کا بدلہ ہم خون سے لیں گے، اور تباہی کا بدلہ تباہی سے۔'

ح۔ اس بیان کے فوراً بعد دولہ عراق الاسلامیہ کے رابطہ کار نے شیخ عطیۃ اللہ رحمہ اللہ کے نام مؤرخہ ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۳۲ ہجری کو ایک خط بھیجا جس میں انہوں نے کہا:

'شیخ نے یہ پیغام بھیجا ہے کہ ہم یہاں حالات سے متعلق آپ کو اطمینان دلائیں۔ الحمد للہ یہاں معاملات نہ صرف مضبوط بنیادوں پر چل رہے ہیں بلکہ مزید بہتری کی جانب گامزن ہیں۔ شیخ نے تنظیم کے نئے امیر کے متعلق آپ کا نقطہ نگاہ جاننا چاہا ہے۔ **کیا دولہ الاسلامیہ تنظیم کے ساتھ اپنی بیعت کی اعلانیہ تجدید کرے** یا یہ معاملہ پہلے کی طرح مخفی ہی چلتا رہے جیسا کہ معلوم ہے اور اس پر عمل جاری ہے؟ یہ بات بھی مدِ نظر رہے کہ یہاں موجود بھائی بہر حال **آپ کے تیر کش میں موجود تیروں** کی مانند ہیں اور ان کا آپ کے ساتھ تعلق اسی طرح ہے جس طرح شیخ ابو بکر البغدادی نے اپنے بیان 'الدم الدم والہدم الہدم' میں بیان کیا۔'

ط۔ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد جب میں نے ان کی جگہ امارت کی زمام کار سنبھالی تو شیخ ابو بکر البغدادی الحسینی مجھے اپنے خطوط میں اپنا 'امیر' کہہ کر ہی مخاطب کرتے رہے۔ حتی کہ ۲۹ جمادی الاُولی ۱۴۳۴ کو اُن کا جو آخری خط مجھے ملا اس کی ابتداء بھی ان الفاظ سے ہوتی ہے **'ہمارے محترم و مہربان امیر کے نام'**۔

اس خط کا اختتام انہوں نے کچھ یوں کیا:

'مجھے ابھی یہ خبر ملی ہے کہ جولانی نے ایک صوتی بیان میں آپ کے ساتھ بلا واسطہ بیعت کا اعلان کیا ہے۔ یہی وہ بات تھی جس کے لیے وہ پہلے سے تیاری کر رہا تھا، تاکہ اپنے اور اپنے گرد موجود افراد کو اُن غلطیوں کا خمیازہ بھگتنے سے بچا سکے جو اس نے کیں۔ شام میں یہاں موجود میرے بھائیوں اور اس بندۂ فقیر کی رائے یہ ہے کہ خراسان میں ہمارے **مشائخ** پر لازم ہے کہ وہ ایسے واضح موقف کا اعلان کریں جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ ہو، تاکہ اس سازش کو یہیں ختم کیا جا سکے، قبل اس کے کہ خون بہے اور ہم امت کے لیے کسی نئے المیے کا سبب بن جائیں۔ ہماری رائے میں اس خائن کے اس اقدام کی تائید۔۔۔ چاہے وہ اشارے کنایے کی صورت میں ہی کیوں نہ ہو۔۔۔ کسی بہت بڑے فتنے کا پیش خیمہ بن سکتی ہے، جس کے نتیجے میں شامی جہاد کے وہ ثمرات ضائع ہو جائیں گے جن کی خاطر اتنا خون بہہ چکا ہے۔ لہٰذا اس معاملے میں درست موقف بیان کرنے میں کسی قسم کی تاخیر موجودہ صورتحال کو نہ صرف مزید گھمبیر بنا دے گی بلکہ مسلمانوں کی صفوں میں پھوٹ بھی پڑ جائے گی، **جماعت کا رعب ختم** ہو جائے گا اور **مزید خون بہائے بغیر** اس معاملے کا تدارک نہیں ہو سکے گا۔'

ی: اسی طرح شیخ ابو محمد العدنانی نے بھی مجھے اس معاملے میں اپنی گواہی بھیجی جس کے اختتام پہ انہوں نے لکھا:

'یہ گواہی بندۂ فقیر ابو محمد العدنانی نے بروز ۱۹ جمادی الاولی ۱۴۳۴ ہجری کو اللہ تعالی کے حضور، اپنی امت کے سامنے اور اپنے امراء کے سامنے اپنا عذر پیش کرنے کے لیے تحریر کی **جن میں سرِ فہرست شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ اور شیخ ابو بکر البغدادی حفظہ اللہ شامل ہیں۔'**

ک۔ شیخ ابو بکر الحسینی البغدادی حفظہ اللہ نے مؤرخہ ۲۱ رمضان ۱۴۳۴ کو جماعت کے ایک مسؤول کے نام خط لکھا جس میں انہوں نے کہا:

شیخ ظواہری کے آخری خط پر غور و فکر تین مراحل سے گزرا:

۱۔ شام میں موجود دولہ الاسلامیہ کی قیادت کے ساتھ مشاورت۔

۲۔ شام کی مختلف ولایات میں موجود وہ امراء جو کہ وہاں ہماری مجلسِ شوری کے بھی رکن ہیں، ان کے ساتھ مشاورت۔

۳۔ دولہ الاسلامیہ میں موجود لجنہ شرعیہ کی جانب سے اس خط کے مندرجات پر غور و فکر۔

ہم نے شام میں ٹھہرنے کا فیصلہ تب ہی کیا جب ہمیں یہ واضح نظر آیا کہ **ہمارے امیر کی** اطاعت میں ہمارے رب کی معصیت اور ہمارے ساتھ موجود مجاہدین اور بالخصوص مہاجرین کی ہلاکت ہے۔ لہذا ہم نے اپنے رب کی اطاعت کی اور اس کی اطاعت کو اپنے **امیر** کی مرضی پہ ترجیح دی۔ اور جو کوئی **اپنے امیر کے کسی ایسے امر** کی مخالفت کرے جس میں اسے مجاہدین کی ہلاکت اور رب کی نافرمانی نظر آتی ہو، اس کے بارے میں یہ کہنا مناسب نہیں کہ اس نے بے ادبی کا مظاہرہ کیا۔'

اس مسئلے پر میں انہی مثالوں پہ اکتفا کرتا ہوں۔

2- باقی جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ اس مشکل کے حل کے لیے جو فیصلہ جاری کیا گیا اس کی نوعیت کیا ہے؟ کیا وہ ایک امیر کا حکم ہے جو اپنے ماتحت افراد کے مابین فیصلہ کر رہا ہے، یا اس کی نوعیت ایک ایسے مقدمے کی ہے جس میں دو فریقین نے ایک قاضی کی طرف معاملہ لوٹایا ہو؟ اس حوالے سے میں دولہ میں اپنے بھائیوں کے نام مورخہ ۲۸ شوال ۱۴۳۴ ہجری کے اپنے طویل خط میں اس امر کی وضاحت کر چکا ہوں کہ یہ ایک امیر کی جانب سے اپنے ماتحت افراد کے مابین فیصلہ ہے کسی قاضی کا حکم نہیں جو دو فریقین کے مابین کسی خاص مشکل میں فیصلہ کر رہا ہو۔

3- اسی طرح بعض اوقات یہ سوال بھی اٹھایا جاتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ جماعت اور اس کی قیادت دولہ عراق الاسلامیہ کی تو تعریفیں کرتی رہی اور اس پر راضی بھی رہی جبکہ عراق اور شام میں دولہ پر وہ راضی نہیں؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ دولہ عراق الاسلامیہ کے اعلان سے پہلے جماعت قاعدۃ الجہاد کی قیادتِ عامہ اور جماعت کے امیر شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ سے نہ تو اجازت لی گئی تھی نہ ان سے مشورہ کیا گیا تھا اور نہ ہی اس ضمن میں انہیں کوئی اطلاع ہی کی گئی تھی، لیکن پھر بھی قیادت نے دولہ عراق الاسلامیہ کو قبول کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کی وجہ وہ بہت سے فروق ہیں جو دولہ عراق الاسلامیہ اور دولہ اسلامیہ عراق و شام کے مابین پائے جاتے ہیں، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

الف: دولہ عراق الاسلامیہ ایسے کسی فتنے کی بنیاد پر قائم نہ ہوئی تھی جس میں جبہہ کی تائید کی صورت میں خون بہانے کی دھمکیاں دی جا رہی ہوں۔

ب: دولہ عراق الاسلامیہ مجاہدین کی شوریٰ اور اہل سنت کے قبائل کے ساتھ وسیع مشاورت کے بعد قیام پزیر ہوئی تھی، جیسا کہ شیخ ابو حمزہ المہاجر رحمہ اللہ نے ہمیں اس حوالے سے تفاصیل بتائی تھیں اور شیخ ابو حمزہ کے ساتھ اپنے طویل تعلق کی بناء پر ہم اُن کی سچائی پر مکمل یقین رکھتے ہیں کہ انہوں نے دولہ کے قیام کے لیے تمام جہادی جماعتوں کے ساتھ رابطے کیے تھے، جبکہ دولہ اسلامیہ عراق و شام کے اعلان سے پہلے سوائے جماعت کے اندر کے کچھ لوگوں کے کسی سے مشورہ نہیں کیا گیا، یہاں تک کہ خود جبہۃ النصرہ نے یہ اعلان کیا کہ اس ضمن میں ان سے کسی قسم کی مشاورت نہیں کی گئی۔

ج: عراق و شام میں دولہ کا اعلان جماعت قاعدۃ الجہاد کی قیادت کے اس حکم کی صریح نافرمانی میں کیا گیا جس میں قیادت نے یہ ہدایت دے رکھی تھی کہ شام میں القاعدہ کے ساتھ منسوب کسی قسم کے وجود کا اعلان نہ کیا جائے، بلکہ جماعت قاعدۃ الجہاد کی قیادت کا عمومی موقف یہ ہے کہ اس مرحلے میں کسی قسم کی امارات کا اعلان نہ کیا جائے۔ اس امر کی وضاحت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ شیخ عطیۃ اللہ رحمہ اللہ کے نام اپنے اس خط میں بھی اچھی طرح کر چکے ہیں جسے بعد ازاں امریکیوں نے درج ذیل نمبر کے تحت نشر کیا:

SOCOM-2012-0000019 Orig

اسی امر کی تاکید شیخ ابویحییٰ رحمہ اللہ دولہ عراق کے اپنے بھائیوں کے نام اپنے ایک خط میں کر چکے تھے جس کے بعد میں نے اسی بات کا اعادہ شیخ ابو بکر الحسینی البغدادی کے نام اپنے ۲۵ جمادی الثانی ۱۴۳۴ ہجری کے خط میں بھی کیا تھا جس میں میں نے ان کو لکھا تھا کہ :

'اگر اس دولہ کے اعلان سے پہلے آپ ہماری رائے پوچھتے تو ہم آپ کے ساتھ ہر گز اتفاق نہ کرتے، کیونکہ میں اور میرے بھائی یہ دیکھتے ہیں کہ اس اعلان کے نقصانات اس کے فوائد سے کہیں زیادہ ہیں، کیونکہ شام میں دولہ کے قیام کے بنیادی عناصر ابھی میسر نہیں۔'

د: عراق وشام میں دولہ اسلامیہ کا اعلان اہلِ شام کے لیے سیاسی طور پر ایک حادثہ ثابت ہوا، چنانچہ ایک ایسے وقت میں جبکہ اہلِ شام جبہۃالنصرہ کی تائید میں اور امریکہ کے خلاف مظاہرے کر رہے تھے کہ اس نے جبہۃالنصرہ کو دہشت گرد تنظیموں کی فہرست میں کیوں شامل کیا؟ وہی لوگ دولہ کے اس اعلان کی مذمت کرنے لگے جسے دولہ نے بشار الاسد کو سونے کی طشتری میں رکھ کر پیش کر دیا اور شام میں موجود دیگر جہادی جماعتیں بھی یہ سمجھنے لگیں کہ دولہ ان پر بغیر مشورے اور بغیر ان کی رضا کے خود کو مسلط کرنا چاہتی ہے۔

ھ: عراق وشام میں دولہ کے اعلان کے سبب ایک ہی جہادی جماعت کے درمیان شدید اختلاف نے جنم لیا، جس کی نوبت بالآخر آپس کے قتال تک جا پہنچی۔ جبکہ شیخ ابو بکر الحسینی البغدادی نے خود یہ دھمکی دی تھی کہ جبہۃالنصرہ کی کسی قسم کی تائید یا جس موقف کو وہ درست سمجھتے ہیں اس کے اعلان میں تاخیر کا نتیجہ بہتے خون کی صورت میں نکلے گا اور جو کہ بعد ازاں بالفعل بہنے لگا۔

و: شام میں ابھی تک خون کی آبشاریں بہ رہی ہیں جبکہ اگر دولہ اس حکم کو مان لیتی جو اس مشکل کے حل کے لیے جاری کیا گیا تھا اور جس کا مقصد کسی قسم کی خونریزی سے بچنا تھا، تو اس متوقع فتنہ سے بچا جا سکتا تھا۔ اگر دولہ کے بھائی عراق کے لیے فارغ ہو جاتے جسے اُن کی مجموعی قوت سے کہیں زیادہ قوت کی اب بھی ضرورت ہے اور اس امر کو قبول کر لیتے اور شوریٰ اور امیر کی سمع وطاعت کی پاسداری کرتے ہوئے اپنی قیادت اور امیر کی صریح خلاف ورزی نہ کرتے، تو وہ مسلمانوں کو اس بہتے خون سے بچا سکتے تھے۔ اس صورت میں وہ رافضی صفوی حکومت کو بھی ناکوں چنے چبواتے اور عراق میں اہلِ سنت کی نصرت کا حق بھی کہیں بڑھ کر ادا کر پاتے۔ تاہم ہر حال میں اللہ کا شکر اور اسی کی تعریف ہے۔

یہ ایک گواہی تھی جس کے بعد میں ایک حکم دینا چاہوں گا اور ایک اپیل کرنا چاہوں گا۔

حکم شیخ فاتح ابو محمد الجولانی حفظہ اللہ اور جبہۃالنصرہ کے تمام محترم سپاہیوں کے لیے ہے جبکہ اپیل ارضِ رباط، شام کے تمام جہادی مجموعات اور جماعتوں کے لیے ہے کہ وہ فوری طور پر ایسے کسی بھی قتال سے رک جائیں جس میں ان کے مجاہد بھائیوں اور دیگر مسلمانوں کی جان اور عزت وناموس پر ظلم وزیادتی کا اندیشہ ہو اور اپنی تمام تر قوت کو بعثی نُصیری اور ان کی حامی رافضی قوتوں کے خلاف قتال پر مرکوز کریں۔

اسی طرح میں اس امر کا بھی اعادہ کرتا ہوں جس کا میں پہلے بھی متعدد دفعہ ذکر کر چکا ہوں کہ سب لوگ اپنے باہمی اختلافات اور جھگڑوں کے فیصلے کے لیے ایک مستقل اور خود مختار شرعی عدالت کی جانب رجوع کریں۔

اسی طرح میری سب سے یہ درخواست ہے کہ وہ ذرائع ابلاغ اور سماجی رابطوں کے وسائل پر کھلے بندوں ایک دوسرے پر الزام تراشی، غیر مناسب القاب اور فتنے کو ہوا دینے والے الفاظ استعمال کرنے سے مکمل اجتناب کریں اور خیر کی کنجیاں اور شر کو روکنے والے بنیں۔

اور آخر میں رہ گئی ایک نصیحت اور یاد دہانی جو کہ شام میں موجود تمام مجاہدین کے لیے ہے کہ امت مسلمہ کے معصوم خون کے ساتھ ہولی کا یہ کھیل اب بہت ہو چکا! جہادی قیادت اور اس کے مشائخ کا قتل بہت ہو چکا! بس اب بہت ہو چکا! کیونکہ آپ کا خون ہم سب کے لیے حد درجہ قیمتی اور گراں قدر ہے، جس کے بارے میں ہم سب کی خواہش یہ تھی کہ یہ اسلام کے دشمنوں کے خلاف دین کی نصرت کی خاطر بہتا۔

کچھ لوگ یہاں یہ اعتراض پیش کرتے ہیں کہ یہ خطوط کیونکہ امریکہ نے نشر کئے ہیں اس لئے قابل قبول نہیں ہیں

توہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ خطوط اصلی ہیں شیخ ایمن اظواہری حفظہ اللہ سے اور یمن سے شیخ نصر الانصی سے تصدیق شدہ ہیں

اس کے بعد ان کے سچ ہونے کی سب سے بڑی دلیل خود داعش کے ترجمان ابو محمد عدنانی کے یہ الفاظ ہیں

بلاشہ آپ نے اپنی گواہی میں جو کچھ (ثبوت کے طور پر) ذکر کیا ہے وہ بالکل درست ہے، بلکہ میں آپ کے لیے اس میں مزید اضافہ کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ ابھی بالکل قریب کے کچھ عرصہ پہلے تک ہی اگر ہم سے کوئی دولت الاسلامیہ اور القاعدہ کے تعلق کے بارے میں استفسار کرتا تھا تو ہم اس کو یہی جواب دیتے تھے کہ دولت الاسلامیہ کا القاعدہ کے ساتھ تعلق ایسا ہی ہے جیسے ایک سپاہی کا تعلق اپنے امیر کے ساتھ ہوتا ہے۔

حوالہ: بیان: معذرت، امیر القاعدہ

ترجمان داعش

یہاں مزید کچھ لوگ شیخ ایمن حفظہ اللہ کے پرانے بیانات سامنے لاتے ہیں جس میں مندرجہ ذیل دعوے کئے گئے ہیں اور انکے جوابات بھی ساتھ ہی دیئے گئے ہیں

اعتراض نمبر 1 اور اس کا جواب

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے الدولۃ الاسلامیۃ العراق کے بارے میں سابقہ مؤقفات

(I)

جواب السؤال الثاني فيه رد واضح على من زعم أن للدولة في العراق بيعة للقاعدة بأفغانستان
فالشيخ أيمن يقول [مارتان مستقلتان [لا تتبع لحاكم واحد]
فلو كان للدولة بيعة للقاعدة وللقاعدة بيعة لإمارة أفغانستان لكان الملا عمر هو أمير على الجميع !!!
ثم في تسجيل آخر قال الظواهري [الجماعات هي من تابع الدولة وليس العكس]
فكيف تكون الدولة مبايعة لجماعة قاعدة الجهاد !!!!!!

کسی نے سوال کیا تھا شیخ ایمن حفظہ اللہ سے کہ دولۃ الاسلامیہ کو افغانستان میں القاعدہ کی بیعت کرنی چاہیے تو شیخ ایمن نے اس کو جواب دیا کہ :

یہ دونوں امارتیں مستقل ہیں اور ایک دوسرے کی اتباع نہیں کرسکتیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ دولۃ الاسلامیہ القاعدہ کی بیعت کرلے تو القاعدہ تو افغانستان میں ملا عمر کی بیعت کے تحت ہے جو کہ تمام افغانستان کے امیرالمومنین ہیں۔ جماعتوں کو چاہیے کہ وہ دولۃ الاسلامیہ کی بیعت کریں دولۃ الاسلامیہ کسی جماعت کی بیعت نہیں کرسکتی ۔ تو کیسے دولۃ الاسلامیہ جماعت القاعدہ کی بیعت کرلے۔

اس کا جواب بہت سادہ ہے کیونکہ دولہ فی العراق کی القاعدہ سے بیعت خفیہ تھی جو کہ دولہ کے اس خط سے ظاہر ہے جس کی تصدیق عدنانی اپنے بیان میں کر چکا ہے۔ تو کیوں شیخ ایمن حفظہ للہ سرعام اس راز سے پردہ اٹھاتے؟

ح۔ اس بیان کے فوراً بعد دولہ عراق الاسلامیہ کے رابطہ کار نے شیخ عطیۃاللہ رحمہ اللہ کے نام مورخہ ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۳۲ ہجری کو ایک خط بھیجا جس میں انہوں نے کہا:

شیخ نے یہ پیغام بھیجا ہے کہ ہم یہاں حالات سے متعلق آپ کو اطمینان دلائیں۔ الحمد للہ یہاں معاملات نہ صرف مضبوط بنیادوں پر چل رہے ہیں بلکہ مزید بہتری کی جانب گامزن ہیں۔ شیخ نے تنظیم کے نئے امیر کے متعلق آپ کا نقطۂ نگاہ جاننا چاہا ہے۔ **کیا دولہ الاسلامیہ تنظیم کے ساتھ اپنی بیعت کی اعلانیہ تجدید کرے یا یہ** معاملہ پہلے کی طرح مخفی ہی چلتا رہے جیسا کہ معلوم ہے اور اس پر عمل جاری ہے؟ یہ بات بھی مدِ نظر رہے کہ یہاں موجود بھائی بہر حال **آپ کے تیر کش میں موجود تیروں** کی مانند ہیں اور ان کا آپ کے ساتھ تعلق اسی طرح ہے جس طرح شیخ ابو بکر البغدادی نے اپنے بیان "الدم الدم والہدم الہدم" میں بیان کیا۔"

ط۔ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد جب میں نے ان کی جگہ امارت کی زمام کار سنبھالی تو شیخ ابو بکر البغدادی الحسینی مجھے اپنے خطوط میں اپنا "امیر" کہہ کر ہی مخاطب کرتے رہے۔ حتی کہ ۲۹ جمادی الاولی ۱۴۳۴ کو ان کا جو آخری خط مجھے ملا اس کی ابتداء بھی ان الفاظ سے ہوتی ہے "**ہمارے محترم و مہربان امیر کے نام**"۔

اعتراض نمبر 2 اور اس کا جواب

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے الدولۃ الاسلامیۃ العراق کے بارے میں سابقہ مؤقفات

(II)

شیخ ایمن الظواھری (حفظہ اللہ) نے ایک کھلے مذاکرے میں ابوہاجر کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

ثالثاً: الدولة خطوةٌ في سبيل إقامة الخلافة أرقى من الجماعات المجاهدة، فالجماعات يجب أن تبايع الدولة وليس العكس، وأمير المؤمنين أبو عمر البغدادي -حفظه الله- من قادة المسلمين والمجاهدين في هذا العصر، نسأل الله لنا وله الاستقامة والنصر والتوفيق.

دولۃ الاسلامیہ قیام خلافت کے خطوط پر گامزن ہے اس کا مرتبہ دیگر جہادی جماعتوں سے بہت بلند ہے، تمام جہادی جماعتوں پر واجب ہے کہ وہ دولۃ الاسلامیہ کی بیعت کریں۔ اور دولۃ الاسلامیہ کسی کی بیعت کے تابع نہیں ہوگی۔اور امیرالمومنین ابوعمر البغدادی حفظہ اللہ اس زمانے میں مجاہدین اور مسلمانوں کے قائد ہیں ۔ ہم اللہ سے اپنے لیے اور امیرالمومنین ابوعمر البغدادی کے لیے استقامت اورمدد اور توفیق کا سوال کرتے ہیں ۔

المصدر

http://www.tawhed.ws/pr?i=7534

جواب:

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ شیخ نے یہ بات عراق کی تنظیموں کو کہی نہ کہ پوری دنیا کی تنظیموں کو۔ جب کوئی شیخ کا یہ پورا مذاکرہ سنے گا تو اسے سمجھ آ جائے گی شیخ ابو حمزہ المہاجر جو شیخ ابو مصعب الزرقاوی کے بعد القاعدہ کے عراق میں امیر تھے انہوں نے ہی دولۃ الاسلام فی العراق ابو عمر البغدادی رحمہ اللہ کے ساتھ مل کر بنائی اور اس بارے القاعدہ کو تفصیلات فراہم کیں کہ دولہ عراق القاعدہ کے ماتحت رہے گی لیکن اس کا اعلان نہ کیا جائے۔ تو شیخ کیسے کھلے مذاکرے میں اس بیعت کا راز چاک کرتے؟

جس وقت دولہ عراق الاسلامیہ کا اعلان ہوا تو جماعت قاعدۃ الجہاد کی قیادت اور ان میں سر فہرست شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ سے نہ تو اس سلسلے میں اجازت لی گئی اور نہ ہی ان سے مشورہ کیا گیا۔اس کے بعد شیخ ابو حمزہ المہاجر رحمہ اللہ نے جماعت قاعدۃ الجہاد کی قیادت عامہ کے نام ایک خط بھیجا جس میں انہوں نے دولہ کے قیام کے اسباب اور وجوہات بیان کیے اور ساتھ ہی تاکید کے طور پر یہ بات بھی واضح کی کہ دولہ اسلامیہ مرکزی جماعت قاعدۃ الجہاد کے تابع ہی رہے گی۔انہوں نے مزید یہ بھی کہا کہ دولہ کی شوریٰ نے شیخ ابو عمر البغدادی رحمہ اللہ سے یہ عہد لیا ہے کہ ان کے امیر شیخ اسامہ بن لادن ہی ہوں گے اور دولہ اسلامیہ جماعت قاعدۃ الجہاد کے تابع ہو گی۔ لیکن اس وقت عراق والے بھائیوں کی رائے یہ تھی کہ عراق کے مخصوص حالات اور بعض سیاسی مصلحتوں کی بنا پر اس بات کا اعلان نہ کیا جائے اور اس تفصیل کو صرف اپنے بھائیوں تک ہی محدود رکھا جائے۔

اعتراض نمبر 3اور اس کا جواب

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے الدولۃ الاسلامیۃ العراق کے بارے میں سابقہ مؤقفات

(III)

ویقول الشیخ الظواهري : (دولة العراق الإسلامية رايتها وعقيدتها من أصفى الرايات والعقائد في العراق، فهي قد أقامت دولةً إسلاميةً لا تتحاكم إلا للشريعة، وتعلي الانتماء للإسلام والموالاة الإيمانية فوق كل الانتماءات والولاءات. وهو الأمر الذي لا زالت تتلطخ بأوحاله كثيرٌ من الحركات المنتسبة للإسلام، وهي دولةٌ تدعو وتسعى وتجتهد في إعادة دولة الخلافة المنتظرة، وتحرض المسلمين على ذلك).

" دولۃ العراق الاسلامیۃ عراق میں خالص ترین اسلامی پرچم خالص عقائد اور نظریات کی حامل ہے۔ یہ ایک ایسی اسلامی ریاست ہے جس کی بنیاد شریعت اسلامی ہے۔ اور دولۃ الاسلامیہ کی وابستگی کی بنیاد صرف اسلام اور ایمان کی بنیاد پر اخوت کا رشتہ ہے اور یہ اسلام اور ایمان کی بناء پر اخوت کا رشتہ تمام وابستگیوں اور وفاداریوں سے بڑھ کر ہے۔ اور یہ ایک ایسا امر ہے جو کہ اسلام سے منسوب بہت ساری جماعتوں میں بالادست نہیں ہے۔ اور یہ دولۃ الاسلامیہ ہی کی خصوصیت ہے کہ وہ خلافۃ منتظرۃ کے قیام کی طرف دعوت دیتی اور اسی کے قیام کے لئے اس کی تمام سعی اور جدوجہد ہے اور اسی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کو قائم کرنے کے لئے مسلمانوں کو تحریض دلاتی ہے"۔

شیخ ایمن الظواہری (حفظہ اللہ)

جواب:

اس طرح کا تزکیہ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے خارجی عبدالرحمٰن ابن ملجم کو بھی دیا تھا لیکن وہ بعد میں خارجی نکلا
تو کیا اس کا الزام ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ پر ڈال دیں؟
اگر ایسا تزکیہ ہی دلیل ہے تو عدنانی ملا عمر حفظہ اللہ کے بارے کہتا ہے کہ جس پر کوئی ظلم ہوا ہو تو وہ ملا عمر کے پاس جائے۔ تو آج ملا عمر تمہارے آفیشیل مجلہ دابق کے مطابق کیوں گمراہ ہو گیا ہے؟
اور اگر تم شیخ ایمن کی یہ بات مانتے ہو تو یہ کیوں نہیں مانتے کہ دولہ القاعدہ کے ماتحت تھی؟

اعتراض نمبر 4 اور اس کا جواب

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے الدولۃ الاسلامیۃ العراق کے بارے میں سابقہ مؤقفات

(IV)

أولًا أود أن أوضح أنه ليس هناك شيء الآن في العراق اسمه القاعدة, ولكن تنظيم قاعدة الجهاد في بلاد الرافدين اندمج بفضل الله مع غيره من الجماعات الجهادية في دولة العراق الإسلامية حفظها الله, وهي إمارة شرعية تقوم على منهج شرعي صحيح وتأسست بالشورى وحازت على بيعة أغلب المجاهدين والقبائل في العراق۔

"سب سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ اس بات کی وضاحت کردوں کہ اب عراق میں القاعدۃ کا نام نہیں ہے۔ اور لیکن تنظیم قاعدۃ الجہاد دودریاؤں والے شہروں میں اللہ کے فضل وکرم سے تمام جہادی جماعتوں سمیت دولۃ الاسلامیہ فی العراق میں شامل ہوچکی ہے۔ اللہ تعالیٰ دولۃ الاسلامیہ کی حفاظت فرمائے۔دولۃ الاسلامیہ ایک شرعی امارت ہے۔ جو کہ صحیح شرعی منہج پر قائم ہے ۔ اور اس کی بنیاد مشورے سے عمل میں آئی ہے ۔ اور اس بیعت کی تائید مجاہدین کی غالب اکثریت اور عراق میں موجودہ قبائل نے کی ہے۔ اور یہ بیعت صرف دولۃ الاسلامیہ کے لیے ہوئی"۔

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

جواب:

القاعدہ فی العراق جو کہ ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کے ماتحت تھی اور ابو مصعب القاعدہ سے بیعت شدہ تھے ان کی شہادت کے بعد ابو حمزہ المہاجر القاعدہ فی العراق کے امیر بنے۔ جنہوں نے ابو عمر البغدادی رحمہ اللہ کے ساتھ مل کر دوسری تنظیموں کی شوری کے ساتھ مل کر جو ابو مصعب اپنی زندگی میں ہی بنا چکے تھے باقاعدہ دولہ فی العراق کا اعلان کر دیا۔ اور القاعدہ خراسان کو لکھا ہے دولہ کی حمائت کا اعلان کریں دولہ القاعدہ کے ماتحت ہی ہو گی۔ یہی وجہ تھی کہ شیخ ایمن نے یہ اعلان کیا اور عراق میں دوسری تنظیموں کو دولہ کی بیعت کی تحریص دلائی۔

جس وقت دولہ عراق الاسلامیہ کا اعلان ہوا تو جماعت قاعدۃ الجہاد کی قیادت اور ان میں سرفہرست شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ سے نہ تو اس سلسلے میں اجازت لی گئی اور نہ ہی ان سے مشورہ کیا گیا۔ اس کے بعد شیخ ابو حمزہ المہاجر رحمہ اللہ نے جماعت قاعدۃ الجہاد کی قیادتِ عامہ کے نام ایک خط بھیجا جس میں انہوں نے دولہ کے قیام کے اسباب اور وجوہات بیان کیے اور ساتھ ہی تاکید کے طور پر یہ بات بھی واضح کی کہ دولہ اسلامیہ مرکزی جماعت قاعدۃ الجہاد کے تابع ہی رہے گی۔ انہوں نے مزید یہ بھی کہا کہ دولہ کی شوریٰ نے شیخ ابو عمر البغدادی رحمہ اللہ سے یہ عہد لیا ہے کہ ان کے امیر شیخ اسامہ بن لادن ہی ہوں گے اور دولہ اسلامیہ جماعت قاعدۃ الجہاد کے تابع ہوگی۔ لیکن اس وقت عراق والے بھائیوں کی رائے یہ تھی کہ عراق کے مخصوص حالات اور بعض سیاسی مصلحتوں کی بناء پر اس بات کا اعلان نہ کیا جائے اور اس تفصیل کو صرف اپنے بھائیوں تک ہی محدود رکھا جائے۔

اب آخر میں ہم آپ کے سامنے نبی ﷺ کی ایک حدیث بیان کرنا چاہتے ہیں
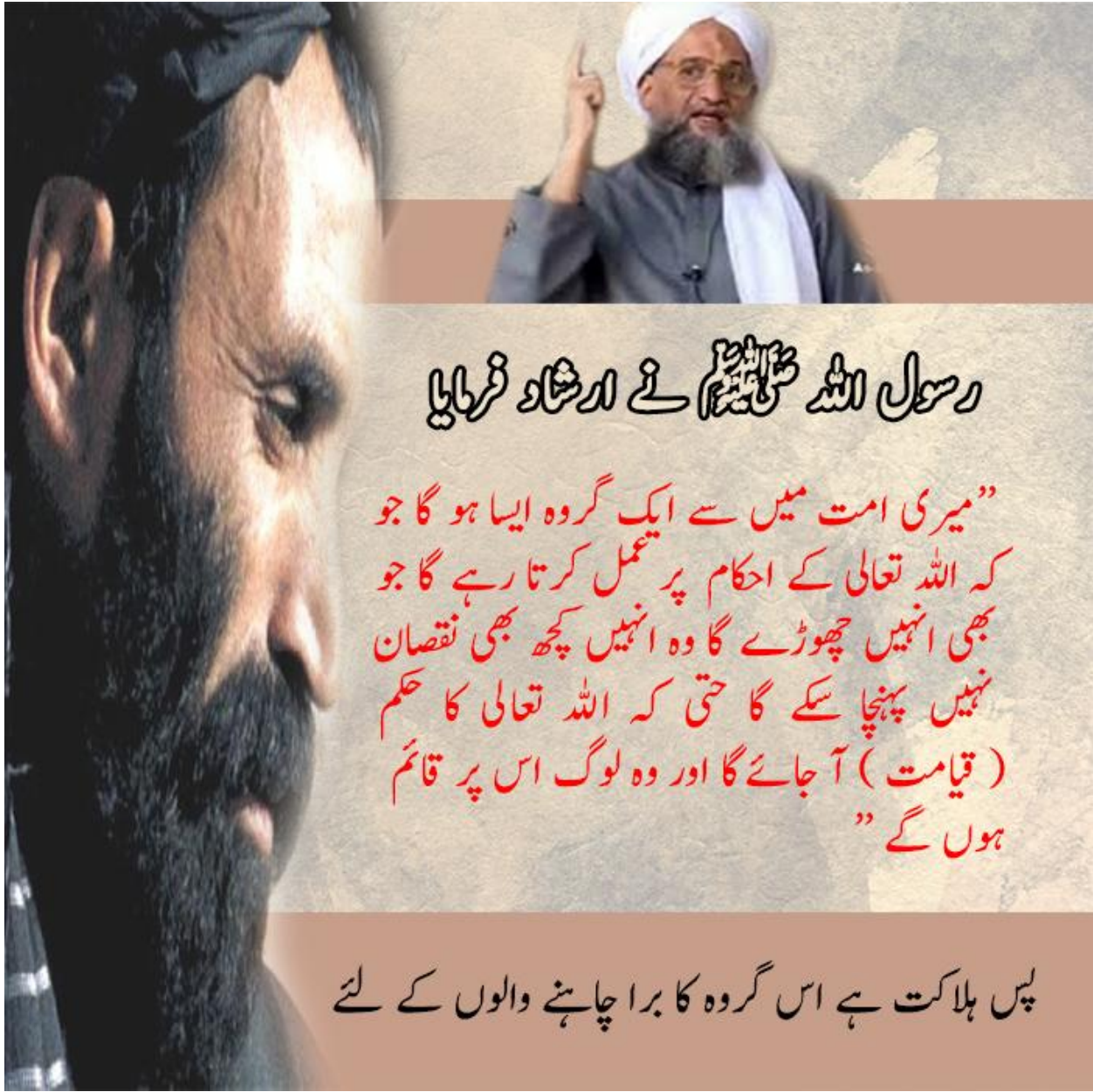
سب جانتے ہیں القاعدہ اور طالبان ہی وہ گروہ تھا جس کو داعش کے ظہور سے پہلے لوگ حق پر جانتے تھے ان سے دل وجان سے محبت کرتے تھے لیکن داعش نے ان کو چھوڑ دیا الٹا ان کو اپنے آفیشیل میگزین نمبر 6 میں گمراہ وطن پرست اور مرجئہ جیسے القابات سے نوازا۔ اور القاعدہ فی الشام جبھہ النصرہ کو مرتد قرار دیا۔ پس یہ حدیث ان پر مکمل صادق آتی ہے اگر یہ داعش اس حق والے گروہ کا ساتھ چھوڑتی ہے تو داعش نبی ﷺ کی بشارت کے مطابق اس گروہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے

گی انشاء اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ اسامہ رحمہ اللہ خلافت کیسے قائم کرنا چاہتے تھے؟

آج کل خلافت ایسا موضوع بن چکا ہے کہ ہر کوئی شیخ الحدیث بنا ہوا ہے اور اپنی من مانی تاویلات پیش کر رہا ہے آیئے دیکھتے ہیں کہ شیخ الجہاد مجدد جہاد محسن امت اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کیسے خلافت قائم کرنا چاہتے تھے ان کے نزدیک خلافت کی شرائط کیا تھیں؟ آخر کیا وجہ ہے کہ وہ خلافت کے سب سے زیادہ متمنی ہونے کے باوجود خلافت قائم نہ کر سکے اگر ہمیں ان سوالات کے جوابات جان جاتے ہیں تو ہم یہ سمجھنے کے قابل ہو جائیں گے آخر کیوں سب علمائے جہاد اور امرا نے داعش کی خلافت کو باطل قرار دیا ہے کیا وجہ ہے کہ عالمی جہاد کی علمبردار تنظیم القاعدہ داعش کی مخالف بن گئی ہے اور چیچنیا،

داغستان، یمن، الجزائر، افغانستان کے امرا نے کیوں داعش کی حمائت نہیں کی ہے؟
کیا سب خلافت ہی کے لئے نہ لڑ رہے تھے؟ تو کیا سب ایک دم بدل گئے ہیں؟
ہر گز نہیں بلکہ داعش کی خلافت ہی باطل ہے جو کہ خلافت کی شرائط کو پورا نہیں کرتی تو کیسے سب داعش کی بیعت کر سکتے ہیں؟

آیئے ہم اپنی بات شروع کرتے ہیں
سب سے پہلے شیخ اسامہ رحمہ اللہ کا یہ بیان سنیں

آن لائن دیکھنے اور سننے کے لیے اس لنک پر کلک کریں

http://vimow.com/watch?v=ZU_ikSPF2W4

شیخ اسامہ رحمہ اللہ سے اس نشت میں سوال کیا گیا کہ آپ نے امیر المومنین ملا عمر مجاہد حفظہ اللہ کے کی جو بیعت کی ہے وہ عام چھوٹی
بیعت ہے یا بیعت عظمیٰ ہے؟ اور ایک خلیفہ کی شرائط کیا ہیں؟
اس پر شیخ اسامہ رحمہ اللہ جواب دیتے ہیں ہماری یہ بیعت بیعت عظمی ہے جو قرآن و احادیث میں بیان ہوئی جیسا کہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمانوں کی جماعت اور امام کے ساتھ چمٹ جاؤ۔ اور صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ جو

اس حالت میں مر گیا کہ اس کی گردن پر بیعت کا قلادہ نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت پر ہو گا پھر آگے شیخ اسامہ آگے فرماتے ہیں کہ ہر ایک مسلمان کو دل میں ہی ملا عمر حفظہ اللہ کی بیعت کرنی چاہیئے اور یہ بیعت عظمیٰ ہے یہاں بھائی امام کی شرائط پر کنفیوز ہو جاتے ہیں تو شیخ محمد بن عبدالوہاب فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بندہ علاقہ فتح کرلیتا ہے تو اہل اعلم کا اس بات پر اجماع ہے کہ جب تک وہ بندہ مسلمان ہے سب کو اس کی بیعت کرنی چاہیئے باقی شرائط کو پس پشت ڈالنا چاہیئے۔تو یہاں تو وہ پہلے ہی امیر المومنین ہیں ڈاکوؤں کا خاتمہ کیا جاچکا ہے اور وہ اس علاقے پر حکومت کر رہے ہیں اور ان کو 1500 سے زیادہ علما اور طالبعلم بیعت دے چکے ہیں۔ پس ملا عمر حفظہ اللہ کو بیعت دینا لازم ہے۔ کچھ لوگ اس بات پر اعتراض کرتے ہیں کہ ملا عمر قریش میں سے نہیں ہیں۔ تو یہ اس وقت ہوتا ہے جب ایک سے زیادہ آپشن موجود ہوں نہ کہ مجبوری اور غلبے کی صورت میں۔اور اب ہم یہاں غلبے کی حالت میں ہیں اس لئے ہمیں اس طرف نہیں دیکھنا چاہیئے۔اس سے بیعت باطل نہیں ہوتی کہ کوئی قریشی نہیں ہے یا کہ وہ اس کے پاس زیادہ علم نہیں ہے وہ علما جو زیادہ علم رکھتے ہیں وہ اس کی تلافی کر سکتے ہیں۔ واللہ اعلم

۔شیخ کا بیان ختم ہوا۔

یہ اس وقت کا بیان ہے جب امارت اسلامی افغانستان قائم و دائم تھی اور شریعت نافذ تھی

اب ہم آتے ہیں گیارہ ستمبر کے بعد کے واقعات کی طرف جب امریکہ نے افغانستان پر حملہ کر دیا اور امارت اسلامی کا سقوط ہو گیا مجاہدین سے علاقے چھن گئے اور مجاہدین حالت جنگ میں آ گئے۔ پھر مجاہدین آہستہ آہستہ دوبارہ اکٹھے ہوتے ہیں اور پھر صومالیہ، عراق، یمن، الجزائر، لیبیا، پاکستان، مالی وغیرہ میں اس عزم کے ساتھ پھیل جاتے ہیں کہ وہاں جہاد شروع کیا جائے تو ایسا ہی ہوتا ہے عراق میں شیخ ابو مصعب الزرقاویؒ القاعدہ کی قیادت میں مسلمانوں کو اپنے گرد اکٹھا کرتے ہیں امریکہ کو شکست فاش دیتے ہیں یمن میں شیخ ابو بصیر الوحیشی حفظہ اللہ مسلمانوں کو مرتد حکومت کے خلاف کھڑا کرتے ہیں الجزائر میں یہ فریضہ مصعب عبدالودود حفظہ اللہ ادا کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ شیخ ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ عراق میں موجود جہادی تنظیموں کو اکٹھا کرنے کی غرض سے شوریٰ بنا ڈالتے ہیں یہاں شیخ ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کی زندگی وفا نہیں کرتی اور وہ شہادت کے مرتبے پر فائز ہو جاتے ہیں۔ شیخ ابو مصعبؒ کے بعد القاعدہ ان کی جگہ نئے امیر ابو حمزہ المہاجرؒ کو

مقرر کرتی ہے جو مجاہدین کی اس شوری کے ساتھ مل کر دولۃالاسلام فی العراق کو تشکیل دے دیتے ہیں شوری کے باہمی مشورے سے ابو عمر البغدادیؒ کو دولہ کا امیر مقرر کر لیتے ہیں جس میں ابو عمر البغدادیؒ شیخ اسامہؒ کو ہی اپنا امیر مانتے ہیں جس کا عراق کے خاص حالات کی وجہ سے سب کے سامنے اعلان نہیں کیا جاتا اور اس بیعت کو خفیہ رکھا جاتا ہے جیسا کہ شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ اپنی گواہی میں بیان کرتے ہیں کہ

1- جس وقت دولہ عراق الاسلامیہ کا اعلان ہوا تو جماعت قاعدۃ الجہاد کی قیادت اور ان میں سرِ فہرست شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ سے نہ تو اس سلسلے میں اجازت لی گئی اور نہ ہی ان سے مشورہ کیا گیا۔اس کے بعد شیخ ابو حمزہ المہاجر رحمہ اللہ نے جماعت قاعدۃ الجہاد کی قیادتِ عامہ کے نام ایک خط بھیجا جس میں انہوں نے دولہ کے قیام کے اسباب اور وجوہات بیان کیے اور ساتھ ہی تاکید کے طور پر یہ بات بھی واضح کی کہ دولہ اسلامیہ مرکزی جماعت قاعدۃ الجہاد کے تابع ہی رہے گی۔انہوں نے مزید یہ بھی کہا کہ دولہ کی شوری نے شیخ ابو عمر البغدادی رحمہ اللہ سے یہ عہد لیا ہے کہ اُن کے امیر شیخ اسامہ بن لادن ہی ہوں گے اور دولہ اسلامیہ جماعت قاعدۃ الجہاد کے تابع ہو گی۔ لیکن اس وقت عراق والے بھائیوں کی رائے یہ تھی کہ عراق کے مخصوص حالات اور بعض سیاسی مصلحتوں کی بناء پر اس بات کا اعلان نہ کیا جائے اور اس تفصیل کو صرف اپنے بھائیوں تک ہی محدود رکھا جائے۔

جماعت قاعدۃ الجہاد اور دولہ عراق الاسلامیہ کی قیادت اسی قاعدے پر باہمی معاملات چلاتے رہے کہ دولہ عراق الاسلامیہ قاعدۃ الجہاد کا ایک جزو ہے۔اس کی کچھ مثالیں درج ذیل ہیں:

اس گواہی کے بارے مزید معلومات کے لئے اس لنک پر کلک کریں

کیا داعش واقعی تنظیم القاعدہ کی باغی ہے؟

خیر معاملہ آگے چلتا ہے القاعدہ کی قیادت دولۃالاسلام فی العراق کو تسلیم کرتے ہوئے ان کی حمائت میں بیان جاری کرتی ہے اور دولۃالاسلام فی العراق کے امیر کو امیر المومنین کے لقب سے پکارتی ہے۔اب یہاں ایک اور وضاحت ضروری ہے کہ جماعت القاعدہ کی نظر میں دولۃالاسلام کا کیا مفہوم تھا کیا یہ اس کا مفہوم وہی دولہ ریاست) تھی جو تمام کرہ ارض پر موجو مسلمانوں کی نمائندگی کرتی تھی یا کہ یہ صرف ایک رسمی نام تھا؟)

اس سوال کا جواب جاننے کے لئے ہم تنظیم القاعدہ کے شرعی مسئول شیخ ابو مصطفیٰ الیزیدؒ کی طرف رجوع کرتے ہیں

شیخ ابو مصطفیٰ الیزیدؒ کا انٹرویو:۔

صحافی: کیاآپ عراق میں موجود دوسری جماعتوں کو متحد کرنے کاارادہ رکھتے ہیں جس میں دولۃالعراق الاسلامیہ اور دیگر شامل ہو جائیں یاآپ کی یہ خواہش ہے کہ تمام قتالی جماعتیں دولۃالعراق الاسلامیہ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں؟

شیخ: ہم پہلے بھی اور ہمارے امراء اور داعیان بھی جن میں شیخ اسامہؒ شامل ہیں اس معاملہ میں بہت واضح ہیں۔ انہوں نے اس چیز کی وضاحت کی ہے کہ یہ ایک اسلامی فریضہ ہے کہ تمام گروہوں کو ایک وحدت کی طرف جمع ہونا چاہیے۔ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ دولۃالعراق الاسلامیہ چونکہ پہلے سے قائم ہو چکی ہے اور بہت سی جہادی جماعتیں اس میں شامل بھی ہو چکی ہیں، تو یہ اولیٰ بات ہے کہ باقی جماعتیں بھی جو اس وقت میدان میں موجود ہیں وہ اس میں داخل ہو جائیں، لیکن اگر اس نام (دولۃ العراق الاسلامیہ) کا استعمال ایک بڑی رکاوٹ بنتا ہے، تو ہم سمجھتے ہیں کہ نام کو تبدیل کیا جاسکتا ہے تاکہ تمام عراقی مجاہدین متحد ہو جائیں۔

اسی انٹرویو میں ایک اور جگہ بیان فرماتے ہیں

جہاں تک دولۃالعراق الاسلامیہ کا تعلق ہے تو ہم نے اس کی پہلے بھی حمایت کی تھی اور اب بھی کرتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس کو اس جگہ موجود ہونا چاہیے، لیکن جہاں تک اس کے اصول اور بنیاد کا تعلق ہے، اور جہاں تک اس کے نام (دولۃ الاسلامیہ العراق) کا تعلق ہے، تو اس کو تبدیل کیا جاسکتا ہے اگر یہاں پر کوئی بہت بڑا مفسدہ نہیں ہے۔ ہم ناموں کو بہت زیادہ اہمیت نہیں دیتے ہیں۔ وہ اپنا نام تبدیل کر سکتے ہیں لیکن ہم اس معاملہ کو عراق کے بھائیوں کے طرف لوٹاتے ہیں، جنہوں نے اس پر فیصلہ کرنا ہے۔

یہ ہے شیخ مصطفیٰ ابوالیزیدؒ کا 'دولۃ العراق الاسلامیہ' کے نام سے متعلق موقف: القاعدۃ الجہاد کے سابقہ مسوئل

جیسا کہ شیخ ابو مصطفیٰ الیزید رحمہ اللہ کی وضاحت سے پتا چلتا ہے کہ دولۃ الاسلام فی العراق صرف ایک نام تھا نا کہ اصل وہ دولہ یعنی ریاست جو تمام مسلمانوں کی نمائندہ ہو۔ یہی وجہ تھی کہ نام تبدیل کیا جا سکتا تھا۔ اس سے القاعدہ کی امت سے محبت بھی ظاہر ہوتی ہے کہ وہ ناموں کو اہمیت نہیں دیتے بلکہ مسلمانوں کے اتحاد کو دیکھتے ہیں۔

مزید دولہ کے حامی القاعدہ کے شرعی خاص شیخ عطیۃ اللہ جنوری ۲۰۰۷ میں دولۃ الاسلام فی العراق کے بارے فرماتے ہیں

سب سے پہلے میں اپنے بھائیوں کی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ **یہ نام "الدولۃ الاسلامیہ فی العراق" ایک عنوان ہے** جو کے اہل سنہ اور مجاہدین کی سیاسی و معاشرتی حیثیت کو اسلام کی سرزمینوں پر اجاگر کرتا ہے۔ ہم اس سے صرف نظر نہیں کر سکتے۔ جب یہ سمجھ آ جائے کہ یہ ایک عنوان ہے اور ایک روایتی نام ہے جو کے ہمارے بھائی استعمال کرتے ہیں جو کے اس معاملے کے فیصلہ ساز ہوتے ہیں اور اس امر میں کوئی شک نہیں ہے۔ ہم فرض کرتے ہیں کہ کوئی پوچھتا ہے کہ یہی نام کیوں؟ ہم جواباً کہیں گئیں کہ یہ ہمارے بھائیوں کا اجتہاد ہے۔ لیکن یہی نام کیوں، یا اسلامی امارات فی العراق کیوں نہیں؟ دوسرے الفاظ میں وہ اسکو ایک امارات کہہ کر کیوں نہیں پکارتے اسکو ایک ریاست کا نام ہی کیوں دیتے ہیں؟ در حقیقت یہ ایک بہت اچھا سوال ہے لیکن ہمیں اس بات کا ادراک کرنا چاہیے کہ یہ ایک "انفرادی اجتہاد" ہے جو کے ہمارے بھائیوں نے مطالعے، مشورے اور اللہ کے راستے میں ہر ممکنہ کوشش کے بعد اپنایا ہے۔ **میرے مشورے کے مطابق "اسکا کوئی اور نام رکھنا بہتر تھا" ہر کوئی اپنی رائے میں آزاد ہے یہاں تک کے اسکی رائے فساد نہ پیدا کر دے تب اسے ایسا کرنے سے روک دینا چاہیے۔** ہمیں یہ بات بھی مد نظر رکھنی چاہیے کہ ہمارے بھائی ہم سے زیادہ وہاں کے زمینی حقائق سے آگاہ ہیں اور ہمیں انکے اجتہاد کا احترام کرنا چاہیے یہاں تک کے وہ قطعی طور پر دین کے مخالف نہ ہو جائے۔ یہ صرف لفظی اختلاف ہے جو کے

ان شاء اللہ کسی نقصان کا سبب نہ بنے گا۔ اگرچہ "امارات" کی اصطلاح انکے نزدیک جو کے اسکو "الدولہ" کی اصطلاح پر ترجیح دیتے ہیں، بھی اپنے حق میں دلائل رکھتی ہے لیکن شائد ہمارے بھائیوں نے یہ محسوس کیا کہ "الدولۃ" کی اصطلاح انکی معاشرت و موجودہ سیاسی شعور سے جو عراق و علاقے میں پائی جاتی ہے زیادہ میل کھاتا ہے یا اسکی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ انہوں نے سیاسی طور پر زیادہ موثر ہونے کے لیے یہ قدم اٹھایا ہو، جسکی حکمت ہم پر دور ہونے کی وجہ سے نہیں کھل سکتی ۔معاملہ جو بھی ہو جیساکے میں پہلے بھی کہہ چکا کہ ہمیں اسے صرف ایک لقب کے طور پر لینا چاہیے اور اسکے مطالب و معنی پر غور کرتے رہنا چاہیے اور جس مفہوم میں ہم یہ لفظ استعمال کرتے ہیں اسکا دھیان رکھنا چاہیے ،اور ذاتی اجتہاد کی گنجائش ہمیشہ ہوتی ہے۔

پس پرانے جہادی امرا و مفتیوں کی مدد سے الدولۃ الاسلام کے نام کے بارے مفہوم واضح ہوا

اب آتے ہیں خلیفہ کے مسئلے کی طرف اس بارے صحافی شیخ ابو مصطفیٰؒ سے سوال کرتا ہے

صحافی: اگر ہم اب عراق کے موضوع کی طرف آئیں کیونکہ شیخ اسامہؒ نے کہا ہے کہ فلسطین اور بیت المقدس کی طرف پیش قدمی عراق سے ہو گی۔ ہم کس طریقہ سے اس حقیقت کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کر سکیں گے کہ یہاں پر دو 'امیر المومنین' ہیں، ایک امیر المومنین عراق ہیں اور ایک امیر المومنین افغانستان ہیں؟ اور آپ کس طرح دولۃ العراق الاسلامیہ کی طرف سے کیے گئے برتاؤ کو دیکھتے ہیں جب کہ کافی اعتراضات دوسرے جہادی جماعتوں کو جو عراق میں ہی موجود ہیں ان کے بارے میں موجود ہیں؟

شیخ: جہاں تک عراق کا تعلق ہے، الحمد للہ، تو وہاں پر جہاد کے بہت سے اہداف حاصل ہوئے ہیں۔ امریکی دشمن ۶ سال بعد عراق سے ہزیمت اٹھانے کے بعد پسپائی اختیار کر گیا۔ جہاں تک معاملہ دو امیر المومنین کا ہے، ایک افغانستان اور ایک عراق میں، تو پہلی بات یہ کہ ان میں سے ہر ایک اپنے علاقہ میں مسلمانوں کے امیر ہیں۔ پس اس طرح کہا جاتا ہے کہ یہ امیر المومنین عراق کے ہیں، اور دوسرے امیر المومنین افغانستان کے ہیں۔ اصل میں مسلمانوں کا ایک ہی امیر (امام) ہوتا ہے، اور یہ بھی تب ہوتا ہے جب خلافت اسلامیہ قائم ہو جائے۔ پس ایسی صورتِ حال میں ایک ہی امیر ہونا چاہیے جو کہ ایک خلیفہ ہو جو تمام مسلمانوں کے لیے ہو لیکن علماء نے اس مسئلہ میں تفصیل بیان کی ہے کہ جب حسبِ دستور حالات نہ ہوں کہ جس میں لوگوں کو ایک امام کے اوپر جمع نہ کیا جا سکتا ہو تو اس معاملہ میں اِن حالات میں اجازت موجود ہے، جو کہ استثنی حالت ہی کہلائے گی، کہ جس میں ایک سے زیادہ امیر مسلمانوں کے لیے مقرر کیے جا سکتے ہیں، لیکن پھر بھی یہ مسلمانوں پر واجب رہے گا کہ وہ مسلسل کاوشوں کے ذریعے ایک امیر (خلیفہ) کو منتخب کرنے کی سعی کریں۔ یہی اس معاملہ کی اصل ہے۔

نتیجہ: شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے شیخ ابو مصطفٰی الیزیدؒ کے ذریعے خلافت کی جو شرائط اپنے اس بیان میں نشر کی ہیں وہ یہ ہیں کہ لوگوں کا ایک امام پر اتفاق ضروری ہے جیسا کہ شیخ نے یہ وضاحت دو امیر المومنین کے سوال پر وضاحت فرمائی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عراق و افغانستان کے امیروں کا اور اسی طرح دوسرے علاقوں کے جہادی امیروں کا ایک امام پر متفق ہونا ضروری ہے تب ہی خلافت عظمیٰ کا حصول ممکن ہے۔ اور اس اتحاد کی کوشش کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے یہی اس معاملہ کا حل ہے۔ شیخ کی دو امیر المومنین سے متعلق کی گئی وضاحت سے پتا چلتا ہے کہ ان امیر المومنین سے مراد اپنے علاقے کا امیر ہونا ہے۔

جس کی وضاحت شیخ عطیۃ اللیبی رحمہ اللہ یوں کرتے ہیں

اس لفظ (امیر المومنین) کو استعمال کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ وہ خلیفہ المسلمین ہے جس کی بیعت عامہ دعوت دی جائے یا وہ اس بات پر قادر مان لیا جائے کہ امت کے فیصلے کر سکے یا "تمام اسلامی سرزمینوں پر اسکی حاکمیت تسلیم کر لی جائے بعنیہ انہی معنی میں جو کے خلیفہ المسلمین کا استحقاق ہے۔بلکہ یہاں اس اصطلاح کا استعمال ایک ریاست کے سربراہ کے طور پر ہے"۔ شیخ عطیہ اللہ پھر اس اصطلاح کے استعمال پر اپنے تحفظات کا اظہار کرتے ہیں۔"، کوئی کہہ سکتا ہے کہ جو کچھ بھی ان دونوں اصطلاحات "امارات" و "الدولۃ" کے ضمن میں کہا گیا ہے شائد اسی وجہ سے ہمارے بھائیوں نے لفظ "الدولۃ" کو ترجیح دی ہے ان عوامل کو مد نظر رکھتے ہوئے جو کے ہم سے دور ہونے کی وجہ سے او جھل ہیں۔ لیکن میری اپنی رائے یہی ہے کہ ان اصطلاحات کے استعمال سے زیادہ مناسب کوئی دوسری ترجیح ہے اور میں نے اپنی اس رائے کا اظہار "امیر المومنین ملا عمر حفظہ اللہ" کے ضمن میں بھی کیا تھا کہ انہیں "امیر المومنین" کے بجائے صرف "امیر" کے نام سے پکارنا زیادہ مناسب ہے تاکہ معاملے میں لفظی مشابہت کیوجہ سے جو اشتباہ پیدا ہوتا ہے وہ نہ رہے اور یہ بات واضح ہو جائے کہ وہ صرف "اسی ریاست (افغانستان) کے امیر ہیں۔کیونکہ کسی کو بھی "امیر المومنین" کہہ کر پکارنے سے یہ اشتباہ پیدا ہوتا ہے کہ شائد اس سے مراد "خلیفہ المسلمین" ہے کیونکہ یہ اصطلاح حضرت عمر کے زمانے سے خلیفہ کے لیے استعمال ہوتی ہے،اور اس شبہے کو مزید تقویت اسوقت حاصل ہو جاتی ہے جب کے اسکا دعوی کرنے والا حسینی و قریشی بھی ہو"۔ شیخ عطیہ اللہؒ مزید وضاحت فرماتے ہیں "تو نتیجہ یہ نکلا کہ "الدولۃ الاسلامیہ فی العراق" اس خطے میں مسلمانوں کی ایک ریاست ہے اور ایسا کہنے سے میرا مطلب یہ ہے کہ موجودہ طور پر عراقی علاقوں میں اور پھر اگر اسکا پھیلاو متعلقہ خطوں تک ممکن ہو۔اس اصطلاح کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ وہ "عظیم خلافت اسلام" ہے جیساکے کوئی بھی اندازہ کر سکتا ہے اور اسی ریاست کا سربراہ "امیر المومنین" ہے"۔

القاعدہ کے دو چوٹی کے امرا کی الدولہ اور امیر المومنین کی اصطلاح کی وضاحت سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ یہ دونوں یعنی ملا عمر حفظہ اللہ اور ابو عمر البغدادیؒ اپنے اپنے علاقے کے امیر تھے نہ کہ خلیفۃ المسلمین تھے یعنی پوری امت کے امام۔ ساتھ ہی ہم القاعدہ کا خلافت قائم کرنے کے بارے بھی مجوزہ پلان باآسانی سمجھ سکتے ہیں کہ وہ ان دونوں امیر المومنین کو اکٹھا کر کے اور باقی تمام مجاہدین کو اکٹھا کر کے ایک امام پر متفق کرنا چاہتے تھے جو کہ خلافت علی منہاج النبوہ کا طریقہ کار ہے جس پر امت کے اھل و عقد جمع ہوتے ہیں اور ان کی بیعت سے خلافت علی منہاج النبوہ قائم ہوتی ہے۔

حوالہ جات :۔

شیخ عطیۃ اللہ اللیبی کے نشر کیے مضمون کا حوالہ

http://thesis.haverford.edu/dspace/bitstream/handle/10066/11887/ATL20070105.pdf?sequence=1

شیخ ابو مصطفیٰ الیزیدؒ کے انٹرویو کا ڈاؤن لوڈ لنک

https://archive.org/details/ShkMustafaIntrvw

افغانستان پر امریکی حملے بعد مجاہدین کم ہونے کی بجائے عراق، یمن، پاکستان، الجزائر، لیبیا، مصر، مالی وغیرہ میں اور پھیل گئے تو سب کے اپنے اپنے علاقے میں علیحدہ علیحدہ امرا مقرر ہوئے جو کہ سب کے سب خلافت ہی کے لئے لڑ رہے تھے۔ یہی وہ صورتحال تھی جس بناپر القاعدہ نے شیخ ابو مصطفیٰ الیزیدؒ کے ذریعے خلیفہ کے بارے اپنا موقف واضح کیا کہ جب تک یہ سب ایک امیر پر متفق نہ ہو جائیں یا ایسی کوئی صورتحال نہ بن رہی ہو تو اس وقت تک الگ الگ امیر مقرر کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ سب کو متفق کرنے اور ایک امام مقرر کرنے کی کوشش جاری رہنی چاہیئے اور یہی اس معاملہ کی اصل ہے۔ جیساکہ یہ شیخ ابو مصطفیٰؒ نے اس کی اپنے بیان میں وضاحت کی ہے۔ اور یہی ایک طریقہ کار ہے جس سے خلافت کے بنیادی مقاصد حاصل ہوتے ہیں جس میں امت متحد ہو جاتی ہے۔ اور اگر ہر کوئی علیحدہ علیحدہ اپنی اپنی خلافتیں قائم کرے گا تو داعش کی من مانی خلافت کا نتیجہ آپ نے دیکھ ہی لیا ہے کس طرح جہادی گروہ آپس میں دشمن بن گئے ہیں۔

یہی قرآن واحادیث میں بیان ہوا ہے کہ

(القرآن)

وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ: سورہ الشوریٰ آئت نمبر 38

اور ان کے (تمام) کام باہمی مشورہ سے طے ہوتے ہیں

حدیث رسول ﷺ :۔

سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت کے آخری سال مسجد نبوی میں طویل خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا: مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم میں سے کسی نے یوں کہا کہ اگر عمر فوت ہو گیا تو میں فلاں شخص سے بیعت کرلوں گا۔ دیکھو ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کی بیعت سے دھوکا نہ کھانا۔ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کی بیعت ہنگامی حالات میں ہوئی اور پایہ تکمیل کو پہنچی۔ اللہ

تعالیٰ نے اس طرح کی بیعت کے شر سے امت کو بچالیا پھر تم میں سے آج ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کی طرح متقی اور پرہیز گار کون ہے ؟جس سے ملنے کے لیے لوگ سفر کرتے ہوں۔اب جس کسی نے مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی کی بیعت کی تو بیعت کرنے والا اور جس کی بیعت کی گئ دونوں اپنی جانیں گنوا بیٹھیں گے ......اُس وقت ہمیں ابو بکر (کی خلافت) کے فیصلے کے علاوہ کوئی چیز ضروری معلوم نہیں ہوئی۔ہمیں یہ خطرہ محسوس ہوا کہ اگر ہم لوگوں سے جدا رہے جب کہ ابھی تک انہوں نے کسی کی بیعت نہیں کی تھی اور وہ کسی اور شخص کی بیعت کر بیٹھے تو پھر دو صورتیں ہوں گی یا تو ہم اس شخص کی بیعت پر مجبور ہو جائیں گے یا مخالفت کرتے ہوئے آپس میں فساد پھوٹ پڑے گا میں پھر یہی کہتا ہوں کہ جو شخص مسلمانوں کے صلاح مشورے کے بغیر کسی کی بیعت کرے گا تو ہو سکتا ہے کہ دوسرے لوگ بیعت کرنے میں اس کی اور جس کی بیعت کی گئ اس کی پیروی نہ کریں اور دونوں اپنی جانیں گنوا بیٹھیں گے

بخاری: ٦٨٣٠

کیا ایسا ہی نہیں ہوا داعش کے بغیر مشورہ اور اپنے امرا و علما حقہ کے بغیر اعلان خلافت سے ہر طر فساد نہیں پھوٹ پڑا؟

ابن تیمیہؒ ابو بکر صدیقؓ کی بیعت سے متعلق فرماتے ہیں:۔

اگر صرف سیدنا عمرؓ اور انکے اصحاب سیدنا ابو بکرؓ کی بیعت کرتے اور باقی صحابہؓ سیدنا ابو بکرؓ کی بیعت نہ کرتے، تو پھر امامت قائم نہ ہوتی، بلاشبہ سیدنا ابو بکرؓ کی امامت تبھی قائم ہوئی جب جمہور صحابہؓ، جو اہل قدرت اور اہل شوکت تھے، نے اُن کی بیعت کر لی۔

ابن تیمیہؒ خلافتِ عمرؓ سے متعلق بیان کرتے ہیں جن کو ابو بکر صدیقؓ (مشاورت کے بعد) منتخب کر گئے تھے:۔

اسی طرح سیدنا عمرؓ کا انتخاب جو سیدنا ابو بکرؓ نے کیا تھا، صرف اس انتخاب کی وجہ سے امامت قائم نہ ہوئی، بلکہ وہ امامت اصحابِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیعت اور اطاعت کے بعد ہی قائم ہوئی، اگر فرض کریں کہ اصحابِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سیدنا ابو بکرؓ کے انتخابِ سیدنا عمرؓ کا عملی نفاذ نہ کرتے اور نہ ہی سیدنا عمرؓ کی بیعت کرتے، تو پھر امامت قائم نہ ہوتی۔

توجب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے جلیل القدر صحابہ کی خلافت باقیوں کی بیعت

کے بغیر قائم نہیں ہو سکتی تھی تو یہ مجہول الحال ابو بکر بغدادی اور عدنانی کی خلافت دوسری بڑی جہادی جماعتوں کی بیعت کے بغیر کیسے قائم ہو سکتی ہے؟

پس ان احادیث اور قرآنی نصوص جن کی حمائت القاعدہ نے کی اور اسی بناد پر خلافت قائم کرنے کا منصوبہ بنایا جب کہ دوسری طرف داعش نے شام میں اپنے علاوہ دوسری تمام جہادی جماعتوں کو کافر قرار دے دیا۔ جو کہ اس لنک سے دیکھا جا سکتا ہے۔
دوسری شامی جہادی جماعتوں کو داعش کی طرف سے مرتد قرار دینے کے آفیشیل ثبوت
اور خود کو منصب خلافت پر فائز کر لیا۔ نہ ہی کسی دوسری جہادی جماعت سے مشورہ کیا گیا نہ ہی علما حقہ سے مشورہ کیا گیا حتیٰ کہ اپنے
ہی امرا یعنی شیخ ایمن اظواہری حفظہ اللہ سے بغاوت اختیار کی گئ۔ جو کہ اس لنک میں واضح کیا گیا ہے۔
کیا داعش واقعی تنظیم القاعدہ کی باغی ہے؟
پس داعش کی خلافت کے باطل ہونے میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہے آیئے ہم اس خلافت کے اعلان کے بعد نتائج کا جائزہ لیتے ہیں جس کا کسی کے ساتھ مشورہ کیئے بغیر اعلان کیا گیا۔

مصر: مصر میں انصار بیت المقدس جو کہ مصر کی مرتد حکومت کے خلاف بر سر پیکار تھی دو حصوں میں بٹ کر تقسیم ہو گئ
نتیجہ: مجاہدین تقسیم ہو گئے نقصان مجاہدین کا فائدہ دشمن کا

خراسان: خراسان میں سب مجاہدین ملا عمر حفظہ اللہ کی قیادت میں متحد تھے کفار و مرتدین سے جہاد جاری تھا کہ کچھ لوگوں نے
نتیجہ: مجاہدین تقسیم ہو گئے نقصان مجاہدین کا فائدہ دشمن کا

یمن: یمن میں سب مجاہدین شیخ ابو بصیر الوحیشی حفظہ اللہ کے ماتحت متحد تھے کہ کچھ لوگوں نے داعش کے کہنے پر بغاوت اختیار کر لی
نتیجہ: مجاہدین تقسیم ہو گئے نقصان مجاہدین کا فائدہ دشمن کا

امارت قوقاز: امارت قوقاز میں مجاہدین متحد تھے روس کے خلاف جنگ میں مصروف تھے کہ کچھ لوگوں داعش کے کہنے پر بغاوت اختیار کر دی۔

نتیجہ : مجاہدین تقسیم ہو گئے نقصان مجاہدین کا فائدہ دشمن کا

داعش کی اس من مانی خلافت سے مجاہدین اسلام کا صرف اور صرف نقصان ہی ہوا ہے آپس میں تفرقات بڑھ گئے ہیں جو تلواریں شیعہ اور کفار پر اٹھ رہیں تھیں اب ایک دوسرے پر اٹھ رہی ہیں۔ جب تک خلافت کے اہداف و مقاصد ہی پورے نہ ہوں تو خلافت کا اعلان کیا معنی رکھتا ہے؟ داعش کی خلافت سے خلافت کا سب سے بنیادی مقصد ہی پورا نہیں ہو سکا یعنی سب مجاہدین کا اتحاد۔۔۔۔تو باقی مقاصد کیسے پورے ہوں گے الٹا نقصان ہو رہا ہے۔

آخر حل کیا ہے؟

اس تمام صورتحال کا حل علما کرام اور جہادی امرا نے بیان کر دیا ہوا ہے کہ داعش اور دوسرے مجاہدین اپنے تمام تر اختلافات کو ایک غیر جانبدار یا مشترکہ شرعی عدالت میں حل کریں۔ تاکہ ایک دوسرے کے اوپر لگے الزامات ثابت ہونے یا نہ ہونے کی بناپر

عدالت اپنا فیصلہ سنائے۔ یاد رہے ابھی تک داعش ہی اس بات سے انکاری ہے باقی تمام فریق اس پر راضی ہیں۔ اور پھر داعش اس خلافت کے باطل دعوی کو واپس لے اور علمائے امت اور امت کے دوسرے تمام جہادی گروہوں کی ایک شوری بنائی جائے اور اھل و عقد کو اختیار دیا جائے کہ وہ اس امام کو چن لیں جس پر سب متفق ہو جائیں اور جس میں احادیث کے مطابق امام ہونے کی شرائط بھی پائی جائیں۔

والسلام

داعش کا مجاہدین سے غداری اور مجاہدین کی پشت پر حملہ کرنے کی بابت جبهةالنصرہ کا آفیشیل بیان

ترجمہ بیان جبهةالنصرہ: درعا مراسل الجنوب

ہماری گزشتہ کچھ عرصے سے جاری کاروائیوں کے بعد ہم دمشق کی طرف پیش قدمی کر رہے تھے اور بہت سے علاقے ہم نے آزاد کروائے جس کے بعد برائی کا محور (ایران) اس قاتل بشار کی مدد کرنے اور اس کے اقتدار کو بچانے کے لئے حرکت میں آگیا اور ایک بہت بڑی امدادی فوج، جو کہ عراق لبنان اور ایران کے روافض اور کفار پہ مشتمل ہے، جنوبی شام کے محاذ (درعاء وقنیطرہ) پہ بھیجی گئ اور انہوں نے مغربی دمشق کے مضافاتی علاقوں (دمشق کے مغربی علاقے) سے حملے کا آغاز کیا. آپ کے بھائی مجاہدین جبهةالنصرہ نے دوسرے مخلص کتائب (جماعتوں) سے مل کر اس علاقے کا دفاع کیا. اس لڑائی میں ہمارے کچھ لوگ بھی شہید ہوئے جیسا کہ امیر مختار (شہید). اس حملے کے دوران بہت سے کتائب نے اس لڑائی میں شامل ہونے سے انکار کر دیا حالانکہ ان کو ہماری طرف سے ہر طرح کی مدد، اسلحہ و گولہ بارود وغیرہ بھی میسر تھا اور ان کو گودام بھی ہر طرح سے بھرے ہوئے تھے. اس کے ساتھ ہی (جب ہم شیعہ فوج سے جنگ میں مصروف تھے) تو داعش نے بیر قصاب میں ہم پہ حملہ کر دیا اور وہ کتائب جنہوں نے جماعت داعش کی بیعت کی ہوئی ہے (شھداء یرموک بریگیڈ) وہ داعش کے اس حملے پہ خوشیاں منانے میں لگ گئے اور مجاہدین کی صفوں میں مزید انتشار پھیلانا شروع کر دیا. ان کی ان حرکتوں کا فائدہ اسلام کے دشمنوں کو ہو رہا ہے. ہم اپنے اس بیان کے ذریعے ان کی شرانگیز کاروائیوں کے نتیجے میں اس علاقے میں کسی بھی بھیانک صورتحال کے وقوع پذیر ہونے سے ہم خبردار کرتے ہیں. ہم اللہ کی شریعت کے دفاع کے لئے شروع سے اب تک ہر دم تیار ہیں. ہم بشاری اقتدار کے خلاف اب بھی صفِ اوّل میں کھڑے ہیں. آخر میں ہم آپ سب سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جنوب کے ان علاقوں کا محاذ آپ کے پاس امانت ہے اور روزِ قیامت ہم آپ سے اس بارے میں جواب مانگنے میں حق بجانب ہونگے۔

یا اللہ اپنے مجاہد بندوں کی اپنے راستے میں مدد فرما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اے اللہ گواہ ہو جا کیا ہم نے پہنچا دیا

آفیشیل اصل عربی میں بیان یہ ہے

الحمدلله القائل: (**فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ**) والصلاة والسلام على رسوله محمد القائل: (**بعثت بين يدي الساعة حتى يعبد الله وحده**) وبعد،

مع اقتراب إخوانكم المجاهدين في الجنوب من مشارف دمشق تحركت قوى الشر والمكر والخبث العالمي لانقاذ هذا النظام ومحاولتهم إطالة عمره والقضاء على الصحوة الجهادية المباركة في الشام ومنها الجنوب، وفي هذه الأيام تم تحشيد الروافض والنصيرية من كل بقاع العالم من إيران والعراق ولبنان لإنقاذ هذا النظام في الجنوب فبدأوا بحملة عسكرية شرسة من محور ريف دمشق الغربي، فقام إخواكم في جبهة النصرة والصادقين من الفصائل المجاهدة بالوقوف في وجه هذه الحملة الشرسة، وقد سطرت جبهة النصرة بفضل الله أروع صور التضحية والفداء وقد من فيها كوكبة من الشهداء منهم الأخ: **القائد مختار** -تقبله الله-

وفي خضم هذه الحملة الشرسة تراجعت بعض الفصائل عن المشاركة في صد هذا العدوان بأي صورة من الصور، ولو بدعم المجاهدين بالذخيرة والسلاح مع أن مخازنهم مليئة بكل أنواع السلاح والذخائر والله المستعان، وفي ظل هذه الأحداث والملحمة الكبرى قام الخوارج من جماعة البغدادي وأنصارهم بالهجوم على منطقة بير قصب ووجدنا أنصارهم في الجنوب يقيمون جلسات الإنشاد ومراقبة الوضع عن بعد وإحداث الفتن وتكفير المسلمين، ولم يشارك أحد منهم في رد هذا الصيال وهذا كله يصب في خدمة أعداء الدين لإفساد ساحة الجنوب وإيجاد المبررات للتدخل الدولي فيه،

ونحن في جبهة النصرة في الجنوب نقول هذا الكلام لنبين للمسلمين في الجنوب هنا والعالم أجمع الحال، ونقول هذا الكلام من باب البيان والتحذير وليس من باب الجزع والوهن، فنحن بايعنا الله على الموت وعلى نصرة شرعه والذب عن أهله ولو لم يبقى أحد منا،

ولايزال إخوانكم من جبهة النصرة والفصائل الصادقة على خط النار والمواجهة في الجنوب، وفي الختام نقول للصادقين في العالم أن الجنوب أمانة في أعناقكم وسنسألكم عنه يوم القيامة،

اللهم انصر عبادك المجاهدين في سبيلك، اللهم هل بلغت اللهم فاشهد.

١١جمادى الأولى ١٤٣٦هـ - ٢-٣-٢٠١٥

https://twitter.com/JnDar3a_2

جماعت الدولۃ کے سابقہ خود کش بمار
کی جبہۃ النصرہ کے خلاف کاروائی کرنے سے متعلق گواہی

[جبہۃ النصرہ]

ابو طلحہ الجزراوی

بسم اللہ والحمد للہ والصلاۃ والسلام علی اشرف النبیاء سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ اجمعین،

میں آپ کا بھائی ابو طلحہ ہوں، میں سعودی عرب سے شام آیا ہوں، جب میں شام پہنچا تو میں شدادی گیا جہاں میں نے ایک معسکر میں اسلحہ چلانے کی تربیت حاصل کی۔ وہاں (جماعت الدولۃ) کے شرعی (دینی علم رکھنے والے) آئے، جنہوں نے ہمیں بتایا جبھہ الاسلامیہ مرتدین ہیں اور پھر تھوڑی دیر بعد پھر لایا گیا تو انہوں نے بات کی اور ہمیں بتایا کہ جبہۃ النصرہ باغی ہیں، تربیت حاصل کرنے کے بعد انہوں نے ہمیں ایک چیک پوائنٹ پر ٹھہرا دیا اور ہمیں بتایا کہ تمام جبہۃ النصرہ ،احرار الشام، جبہۃ الاسلامیہ اور جیش الحر سب کے سب مرتدین ہیں۔ وہ ہمیں صرف داعش کی ہی ویڈیوز دکھاتے اور پھر ہمارے پاس ویڈیو کلپ لائے جس میں کہا گیا تھا کہ بہنوں کی عصمت دری کی گئ ہے جو کہ بالکل جھوٹ تھا اور ہمارے پاس انٹرنٹ یا ٹیلی فون کی سہولت موجود نہیں تھی (تاکہ ہم اس وقت اس کی تصدیق کر سکتے)، پھر وہ جہادی امراء کے بارے

میں باتیں کرتے اور شیخ جولانی کے بارے کہا کہ وہ باغی ہیں اور شیخ ایمن الظواہری کے بارے میں کہتے کہ بوڑھے ہو گئے ہیں !

جہاں تک فدائی آپریشن کا تعلق ہے تو خود کش حملوں کا نائب امیر ابو عزام انصاری کیمپ میں آیا کہ ایک فدائی حملہ کرنا ہے اور اس سے قبل بھی وہ آیا تھا کہا تھا کہ ایک فدائی حملہ جبھۃ النصرہ کے خلاف کرنا ہے، میں نے صاف انکار کر دیا (دو تین بار) ، پھر وہ بعد میں آیا اور کہا کہ فدائی حملہ صحوات کے خلاف ہے، اس نے ہم سے جھوٹ بولا اور یہ بھی کہا کہ انہوں نے عورتوں کی عصمت دری کی ہے اور وہ راہزن ہیں اور کفر کرنے والے ہیں۔ پھر ہم اپنے مرکز چلے گئے اور ہم نے ابو عمارہ عراقی کے تعاون سے اسلحے اور خود کش جیکٹس تیار کیں اور پھر وہ ہمیں اس جگہ لے گیا جہاں فدائی حملہ کرنا تھا۔

میرے ساتھ بھائی ابو سعد اللیبی تھے اور بھائی ابو لبراء الجزراوی تھے۔ جب ہم اس جگہ پر پہنچے تو اس نے کہا یہ سب مرتدین اور کفار ہیں اور یہاں کوئی عورتیں اور بچے بھی نہیں ہیں۔ پھر اس نے کہا 15 منٹ انتظار کرو تاکہ ہم یہاں سے واپس نکل سکیں۔ پھر ہم نے انتظار کیا اور ابو سعد اللیبی نے فدائی حملہ کر دیا اور ہم اس کے سامنے گھر کے اندر حملے کے لیے داخل ہو گئے اور بھائی ابو لبراء نے فائرنگ شروع کر دی، پھر ہم نے عورتوں اور بچوں کی چیخ و پکار سنی تو ہم خوفزدہ ہو گئے کیونکہ انہوں نے ہم سے کہا تھا کہ وہاں پر کوئی عورتیں اور بچے نہیں ہیں۔

پھر ہم گھر کی چھت پر چلے گئے تو کوئی اوپر آیا اور بھائی نے اس پر فائر کھول دیا۔ ہم چھت پر ہی ٹھہرے رہے اور وہاں سے کچھ گرنیڈ پھینکتے رہے۔ اس سے قبل میں نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا، اور اللہ کی قسم، پھر میں نے بھی دو دفعہ فائر کھولنا چاہا تاکہ سامنے والے شخص کو مار سکوں، اللہ کی قسم، میرا اسلحہ نہ چل سکا اور میں نے چار گرنیڈ پھینکے لیکن اللہ کی قسم ! اس میں سے ایک بھی گرنیڈ نہیں پھٹا۔

پھر ہم چھت پر ہی ٹھہرے رہے یہاں تک کہ انہوں نے بھی ہم پر گرنیڈ پھینکنے شروع کر دیے۔ پھر ہم سیڑھیوں پر چلے گئے اور سیڑھیوں پر سورج نکلنے تک ٹھہرے رہے۔ پھر ہم ایک کمرے میں داخل ہوئے اور وہاں نمازِ فجر ادا کی اور صبح کی روشنی نکلنے تک وہیں ٹھہرے رہے، فجر کے بعد انہوں نے ہم پر فائر کرنا شروع کر دیا اور ہم نے جوابی فائر شروع کر دیا۔

پھر ہم تسلیم ہو گئے، اس کے بعد ہم سے جبھۃالنصرہ کے ایک شرعی کے ساتھ بات کی اور ہمارے پاس آیا، جس نے کہا کہ اگر وہ ہتھیار ڈال دیں تو ہمارے ساتھ شریعت کے فیصلہ کیا جائے گا۔ تو ہم نے اپنے ہتھیار اور گرنیڈ اور جو کچھ ہمارے پاس تھا، تسلیم ہوتے ہوئے اُن کے حوالے کر دیا۔

ہمارے ساتھ جبھۃالنصرہ نے کیسا سلوک کیا؟ جب جبھۃالنصرہ نے ہمیں قیدی بنالیا تو انہوں نے ہمیں بھائیوں کی طرح رکھا، انہوں نے ہم پر کوئی ظلم نہیں کیا اور نہ ہی ہمیں مارا بلکہ اس سب کے باوجود وہ جب بھی ہمارے پاس آتے، ہم سے پوچھتے کہ بھائی ! تمہیں مزید کسی چیز کی ضرورت تو نہیں؟

الحمد للہ اور ہم وہاں بہترین حالت میں رہے، حتی کہ ہم نے ان سے جرح بھی کی، ہم یہ نہیں جانتے تھے کہ یہ جبھۃالنصرہ کی جگہ ہے (جہاں حملہ کیا اس کی طرف اشارہ ہے) انہوں نے ہمیں بتایا تھا کہ وہاں مرتدین ہیں، کفار ہیں، احرار الشام ہیں اور جیش الحر ہیں۔

ابو عزام الانصاری اور ابو عمارہ العراقی کو میرا پیغام ہے کہ جس نے ہمیں دھوکے سے مسلمانوں کو قتل کرنے کے لیے بھیجا، حسبنا اللہ ونعم الوکیل، تم چاہتے تھے کہ کہ ہم مسلمان بھائی کے درمیان جا کر یہ دھماکے کا معاملہ کریں، لیکن الحمد للہ علی کل حال، ایسا نہیں ہوا، حسبی اللہ ونعم الوکیل۔

اور میرا پیغام ہے اُن مہاجر بھائیوں کی طرف جو شام آرہے ہیں کہ وہ جماعت الدولۃالاسلامیہ میں شمولیت اختیار نہ کریں، یہ آپ کے بھائی ابو طلحہ کی طرف سے نصیحت ہے کہ آپ بالکل بھی جماعت الدولۃالاسلامیہ میں شرکت اختیار نہ کریں۔ یہی وصیت تمہارے بھائی ابو طلحہ کی طرف سے تمہیں ہے کہ بالکل بھی اس 'دولتِ اسلامیہ' کی طرف مت آنا۔

ہمیں سچائی کا علم نہ تھا، نہ ہی حقائق کا علم تھا، اس کے بعد ہمیں حقائق معلوم ہونا شروع ہوئے، اور ہم نے شیخ عبد اللہ المحیسنی کا 'دولتِ اسلامیہ' کے بارے میں پیغام سننے کے بعد سچ کو پہچان لیا، اور ان کے بارے میں ہم ایسا ہی گمان رکھتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ ہی ان کا اصل محاسبہ کرنے والے ہیں، وہ ایک سچے مجاہد ہیں۔

'دولتِ اسلامیہ' میں موجود مہاجرین کو میں یہ کہتا ہوں کہ میری تمنا ہے کہ آپ 'دولتِ اسلامیہ' کو چھوڑ دیں اور جبهة النصرہ میں شامل ہو جائیں، انہوں نے ہمارے ساتھ بہترین سلوک کیا ہے، بھائیوں کی طرح کا سلوک بلکہ بھائیوں سے بھی اچھا سلوک کیا، (یہاں بھائی رونا شروع ہو جاتے ہیں اور آگے کہتے ہیں) اور تمام تعریفیں اللہ تعالی ہی کے لئے ہیں !

ترجمہ (انگریزی):

https://justpaste.it/hcgq

ویڈیو:

http://vimow.com/watch?v=jAnDEdclqc8

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

داعش کے خوارج کا مارع (حلب) میں جبھۃالنصرہ پر خود کش حملہ

اس حملہ میں جبھۃالنصرہ کے اہم رہنما ابو ماریہ الںبانی شہید ہوئے ہیں
اور جبھۃالشامیہ کے اہم راہنما ابو مریم رحمہ اللہ بھی شہید ہوئے ہیں
اور اس حملہ کی زد میں آ کر 30 سے زیادہ عام شہری اور بچے بھی شہید ہوئے ہیں

حملہ کرنے والے خوارجی کی فائل فوٹو

هذا أخينا تقبله الله قبل تنفيذ العملية
#أخبار_الخلافة
#ولاية_حلب

View translation

RETWEETS 20 FAVORITES 21

11:42 AM - 7 Apr 2015

مزید تصاویر

اس خارجی کے خود کش حملے میں شہید ہونے والے جبھۃ النصرہ کے اہم رہنما ابو ماریہ البنانی رحمہ اللہ

ولایہ حلب کا جبھۃ النصرہ کا آفیشل اکاؤنٹ جس پر یہ تصاویر جاری کی گئیں

https://twitter.com/JnHalab/status/585586059490242560

مراسل حلب
@JnHalab

Following

استشهاد الأخ "أبو مارية" أمير #جبهة_النصرة في #مارع شمال #حلب جراء استهدافه بسيارة مفخخة من قبل جماعة #الدولة

View translation
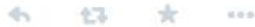
RETWEETS	FAVORITES
224	109

4:32 PM - 7 Apr 2015

اس خارجی کے حملے میں شہید ہونے والا جبھۃ الشامیہ کا راہنما ابو مریم رحمہ اللہ

الشهيد ابو مريم احد قيادي الجبهة الشامية من خيرة مجاهدي #مارع اغتالته #داعش ومعه كوكبة من المجاهدين #حلب

View translation

RETWEETS 6 FAVORITES 4

2:32 PM - 7 Apr 2015

داعش کے اس خارجی کے خودکش حملہ میں شہید ہونے والے اور زخمی ہونے والی عام عوام اور بچے

الناشط أبو يزن الحلبي بين مصابي مفخخات مجرمي داعش
شافاك الله وعافاك يا أبو يزن

یوٹیوب پر آن لائن ویڈیو آن لائن دیکھنے کے لئے

https://www.youtube.com/watch?v=SWeclad_2Mw&feature=youtu.be

http://youtube.com/watch?v=9GyKHQ1m7uA&feature=youtu.be

ہم پر یہ بات ثبوت، دلائل، تحقیق اور انصاف پسند شہادت دینے والوں سے پچھلے سال سے اب تک یقین کے ساتھ ثابت ہو چکی ہے کہ تنظیم دولتِ اسلامیہ عراق و شام نے، جس نے حالیہ ہی خلافت کا دعوی کیا ہے، نے بہت ہی منظّم انداز سے جرائم کا ارتکاب کیا ہے، نہ کہ یہ کسی ایک فرد کی طرف سے کیا جانے والا جرم ہے جیسا کہ بعض لوگوں نے شروع میں ایسا گمان رکھا تھا! جیسا کہ انہوں نے شام میں مجاہدین کی قیادت کے ناحق خون کو بہانے کو حلال کیا اور جنھوں نے بھی اِن کی مخالفت کی، اس کے ساتھ بھی یہی معاملہ کیا، مثلاً

○ ہسپتال میں داخل ہوئے جہاں پر محمد فارس کا علاج ہو رہا تھا، جو کہ احرار الشام کے ایک مجاہد تھے، اور ان کا سر چھری سے کاٹ دیا۔

○ شیخ ابو سلیمان الحموی کو قتل کیا جو جند الشام کے امیر تھے

○ ڈاکٹر ابو ریان کو تعذیب کا نشانہ بنایا اور اُن کا قتل کیا جو کہ احرار الشام سے تعلق رکھتے تھے

○رقہ شہر کے جبھۃالنصرہ کے امیر ابو سعد الحضرمی کو قتل کیا

○جبھۃالنصرہ کے قائد ابو حذیفہ المشھدانی کو گھات لگا کر قتل کیا

○اہل سنت مجاہدین کی قیادت میں سے شیخ ابو خالد السوری جو قیادتِ احرار الشام میں سے بھی تھے کو قتل کیا

○والی ادلیب ابو محمد، ان کی زوجہ اور بچوں اور دیگر افراد جو گھر میں موجود تھے، اُن کو قتل کیا

○علاقہ مرکدۃ اور دیگر علاقوں میں قتلِ عام کیا

○ مسلمانوں کو تعذیب کا نشانہ بنایا، جس میں خصوصی طور پر مجاہدین کی قیادت شامل ہے، اور بعض شرعی رہنماؤں کے ساتھ بھی یہ سلوک کیا، اور پھر انہیں ذبح کیا اور ان کے سروں کو کاٹ دیا !

○اور اس کے علاوہ بھی بہت جرائم ہیں جن کا انہوں نے ارتکاب کیا، جس میں سے کچھ کو ہم نے اِس بیان کے ضمیمہ کا حصہ بنایا ہے، اور جن اعمال کی بنیاد پر مسلمانوں کی صفوف میں تفریق پیدا ہوئی، جس سے انہوں نے جہاد کو داغدار کیا اور اسلام کو مسخ کیا! ولا حول ولا قوۃ الا باللہ !

یہ خوارج داعش والے کافر بشار کو چھوڑ کو مسلمان مجاھدین کو قتل کر رہے- کیا اب بھی کسی کو ان کے خوارج ہونے پہ شک ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روس کے خلاف برسرپیکار (امارت قوقاز) ولایہ داغستان کے مجاہدین نے داعش کی خلافت کو باطل قرار دے دیا ہے
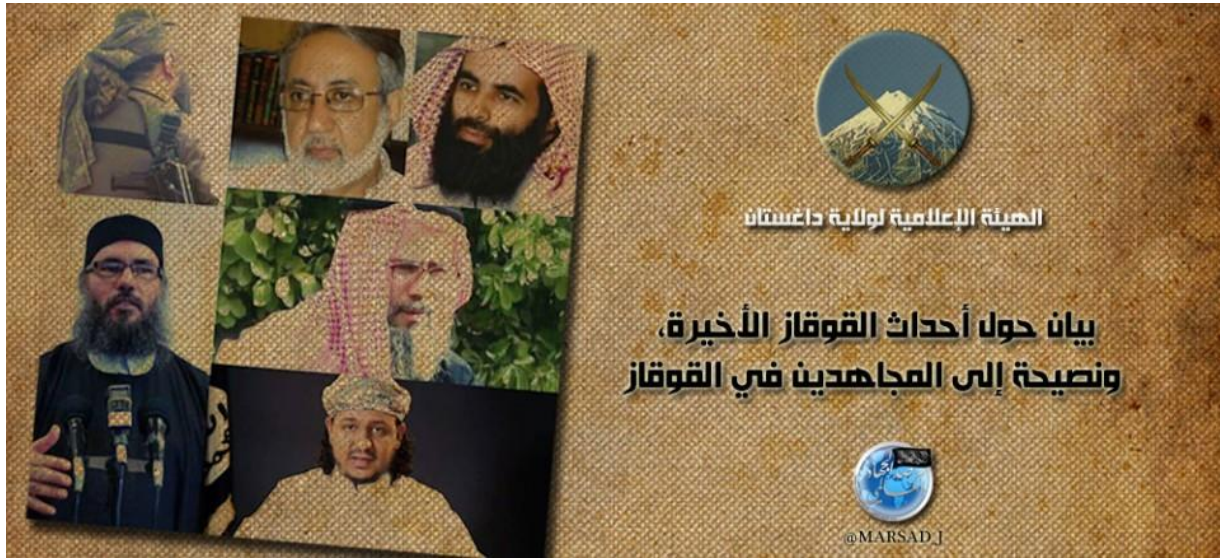
ولایتِ داغستان (امارتِ قوقاز) نے اپنی آفیشل ویب سائٹ وی داغستان پر داعش کارد کر دیا ہے، اور اس خلافت کے بیعت کو قبول کرنا اور اس کے لڑنے کو شرعاً حرام قرار دیا ہے، اور خلافت کے اعلان کو باطل جانا ہے، پھر کافی دلائل بھی دئے ہیں، وہی دلائل جو علمائے کرام نے اس کے رد میں دیئے ہیں

دلائل کے لیے انہیں کی طرف رجوع کے لیے کہا گیا ہے :

1-ثیاب الخلیفة (یہ شیخ ابو قتادہ الفلسطین کی کتاب ہے داعش کے رد میں)

2-سلسلة النظاری وکتابہ الموجز، (یمن سے نشر ہونے والے امارت کے احکام)

3-مسائل فی فقہ الخلافة، (اسلامی مغرب سے نشر ہونے والا مواد)

4-سلسلة ابی عبد اللہ الشامی (جبهة النصرہ سے نشر ہونے والا داعش کے رد میں بیان)

آخر میں کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اہل علم سے پوچھ لو

تو اے مجاہد و تدبر کرو.... اور اپنے نفس سے پوچھو.... اہل علم کون ہے

قال الحسن البصری-رحمہ اللہ-: "الفتنة إذا أقبلت عرفها كل عالم، وإذا أدبرت عرفها كل جاهل"

حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب فتنہ آتا ہے تو ہر عالم اسے جان لیتا ہے اور جب فتنہ گزر جاتا ہے تو ہر جاہل اسے پہچان پاتا ہے

اور پھر آخر میں علمائے کرام اور امرائے جہاد کا نام کا تذکرہ کر دیا ہے

الموقعون:

– 1 الشیخ عمر الحدوشی

– 2 الشیخ عبد اللہ المحیسنی

– 3 الشیخ د. ہانی السباعی

– 4 الشیخ د. طارق عبد الحلیم

– 5 الشیخ د. سامی العریدی

– 6 الشیخ ابراہیم الربیش

– 7 الشیخ الحارث النظاری

– 8 الشیخ خالد بن عمر باطرفی، ابو المقداد الکندی

– 9 الشیخ ابو ماریة القحطانی

– 10 الشیخ مظہر الویس

اس بیان پر دستخط کرنے والوں میں اب شیخ ابراھیم الربیش (القاعدہ یمن) بھی شامل ہو گئے ہیں، جو خلافتِ بغدادی کو باطل قرار دیتے ہیں، اور اسے صفوں میں تفریق پیدا کرنے کا باعث سمجھتے ہیں۔
اس دستخط کنندان میں وہ علماء بھی شامل ہیں جو داعش کو خوارج سمجھتے ہیں، جو اس بات کی تائید کرنے کے لیے کافی ہیں کہ امارتِ قوقاز سے لے کر القاعدہ یمن تک کے لیے یہ علمائے امت ہی ہیں۔
اس کے ساتھ ساتھ ان میں جبھۃالنصرہ سے شرعی عام، د۔ شامی العریدی اور ساتھ ساتھ سابقہ شرعی عام ابو ماریہ القاحطانی بھی شامل ہیں، جس سے یہ معلوم کرنا کافی ہے کہ القاعدہ کی تقریباً تمام شاخیں خلافتِ بغدادی کو باطل سمجھتی ہیں، اور ان علماء کی تعظیم بھی کرتی ہیں جو جماعتِ بغدادی کو خوارج قرار دیتی ہے۔ وللہ الحمد۔

اصل حوالہ متن:

http://vdagestan.com/ar/archives/17138

داعش اور انکے حامیان کے نزدیک اب یہ شیخ بھی راہِ حق سے ہٹ گئے ہیں اور گمراہ ہیں اور جیسے سابقہ ان کی زبانیں باقی شیوخ پر نکلیں، اب ان پر بھی نکلنا شروع ہو چکی ہیں۔ صاحبِ ہوائے نفس ایسے ہی ہوتے ہیں۔
مشرق سے مغرب تک کے علمائے جہاد اور امرائے جہاد ایک موقف پر ہیں اور دولتِ بغدادی و عدنانی اور ان کے متبعین اور معتقدین امت کے موقف سے دوسرے طرف ہیں۔

اے بھائیوں تمہیں میڈیا کا جادو گمراہ نہ کرنے پائے پس علماحقہ اور ان لوگوں کے ساتھ چمٹ جائے جنہوں جو اس وقت امت
کی حفاظت کے لئے اٹھے تھے جب کوئی نہیں اٹھ رہا تھا۔
حدیث کے مطابق اس گروہ کا ساتھ چھوڑنے والے ان کو زرہ برابر نقصان نہ پہنچا سکیں گے انشاء اللہ
جزاک اللہ
والسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خوارج العصر داعش کے جواب میں!

خوارج العصر نام نہاد داعش نے اپنے آفیشیل مجلّہ دابق نمبر8 میں طالبان پر یہ گھناؤنہ الزام لگایا ہے کہ کہ طالبان توحید کے دشمن ہیں اسی لئے انہوں نے شیخ ابو طلحہ کو افغانستان کی ولایات کے والی ہونے سے معزول کر دیا تھا کیونکہ وہ توحید کی دعوت دیتے تھے

دابق نمبر8 میں اس گھناؤنے الزام کے سکرین شاٹ یہ ہیں

دیکھئے صفہ نمبر30 اور31

After being released from his imprisonment in Kabul, he rejoined the Taliban and became a member of their shūrā council. He was also appointed as the wālī over 14 of the Afghan wilāyāt. He was active in da'wah, calling the people to the 'aqīdah of tawhīd, and as a result he was subsequently dismissed from his position as wālī, as the 'aqīdah of tawhīd conflicted with the Deobandi 'aqīdah upheld by the bulk of the Taliban leadership. He remained

as a field commander and proved extremely capable, and as a result he was once again appointed as a wālī, this time over three wilāyāt. He again placed focus on calling to tawhid and, as a result, was once more dismissed from his position as wālī, going back to being a field commander once again.
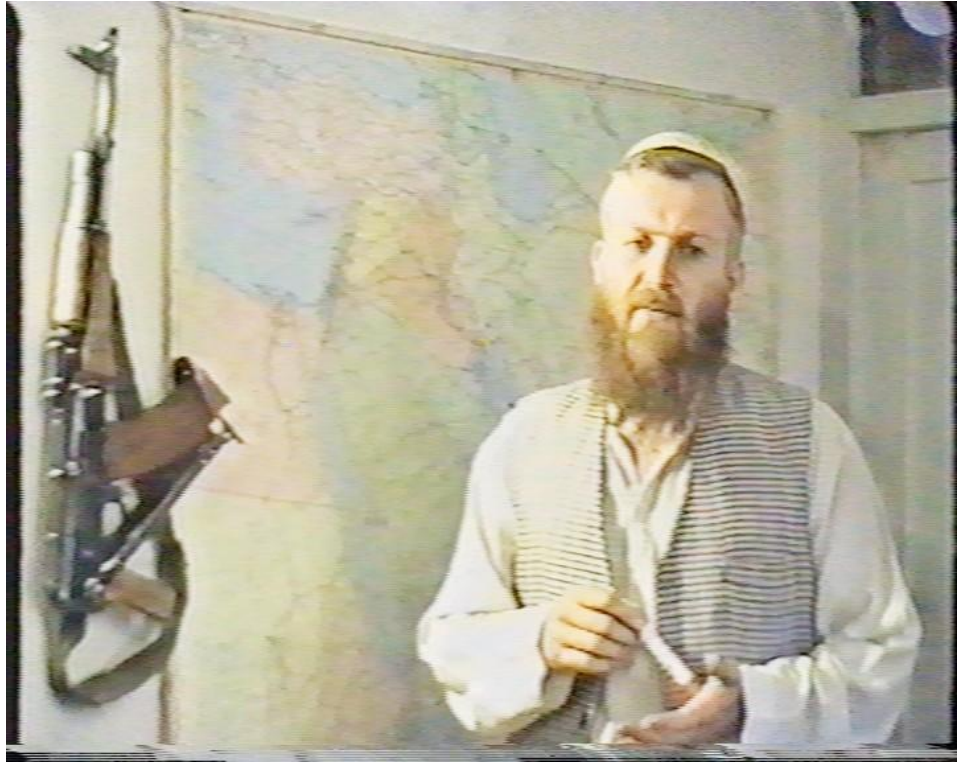
جو کہ موجودہ عالمی جہاد القاعدہ کے بانیوں میں سے ہیں اور شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے پرانے ساتھیوں میں سے ہیں یہ وہی شیخ ہیں جنہوں نے الجزائر کے خوارج کو واضح کیا اور ان کے لئے ننگی تلوار ثابت ہوئے

شیخ ابو مصعب السوری فک اللہ اسرہ

اپنی کتاب ''افغانستان الطالبان و معارکہ الاسلام الیام''

میں طالبان پر لگائے گئے الزامات کا رد کرتے ہیں

آئے کتاب پڑھتے ہیں

کیا طالبان اہل السنہ ہیں؟

''افغانستان الطالبان ومعارکہ الاسلام الیام'' سے ماخوذ افغانستان، کابل، 1998

ابو مصعب عمر عبدالحکیم السوری اور "المیزان لی حرکتی طالبان'

یوسف ابن صالح العیری افغانستان، 2002

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، جو تمام کائنات کا خالق ہے اور آپ ﷺ پر، آپ ﷺ کے اہل وعیال اور صحابہ رضی اللہ عنہم پر بے شمار درود وسلام ہو۔

امابعد!

آج کل منافقین اور رویبدہ جن کے دلوں میں مرض ہے، امیر المومنین اور طالبان پر غلط الفاظ چسپا کر رہے ہیں۔ یہ طالبان پر الزامات لگائے جاتے ہیں کہ:

① قبوریہ ہیں
② ارجاء تکفیر کرتے ہیں
③ سروریہ اور دیوبندیہ ہیں
④ تعصب اور تقلید کرتے ہیں
⑤ یونائیٹڈ نیشن (United Nations) میں شامل ہونا چاہتے ہیں

جو لوگ امیر المومنین حفظہ اللہ پر مرجئہ ہونے کا الزام لگا رہے ہیں، اگر وہ اپنا جاہل منہ کھولنے سے پہلے تھوڑی سی تحقیق کرتے تو ان کو اس بارے میں حقائق معلوم ہو جاتے۔ لیکن شیطان نے ان کے کانوں میں سرگوشی کر کے ان کو گمراہ کیا، اور یہ اسی گمراہی کے ساتھ مسلمانوں کے خلاف بولتے ہیں، حالانکہ ان کو حقیقت کا کچھ علم نہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا!

''یہ بھی گناہ کے لئے کافی ہے، کہ بندہ جو سنے اسے آگے دوسروں کو سنا دے''۔(سلسلة الصحيحة:٢٠٢٥،صحيح الجامع:٤٤٨٢)

تو پھر ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو امیر المومنین پر مرجئی کا الزام لگا رہے ہیں اور ان میں اتنی شرم نہیں کہ تھوڑی سی تحقیق کر لیں یا ان سے پوچھ لیں، جو امیر المومنین حفظہ اللہ کے ساتھ رہ چکے ہیں۔ یہ لوگ تو کبھی افغانستان گئے ہی نہیں۔ تو پھر کیوں یہ مسلمانوں کے معاملوں میں اپنی ٹانگ لڑا رہے ہیں۔ جیسے کہ ایک حدیث میں ہے۔

''ایک وقت آئے گا کان دھوکہ دیں گے۔ سچ بولنے والوں کو جھوٹا، اور جھوٹ بولنے والے کا یقین کیا جائے گا۔ دیانت دار کو بددیانت اور بددیانت کو دیانتدار سمجھا جائے گا۔ اور رویبدہ اسی زمانے میں بولیں گے۔(فتح الباری:٩١/١٣، البداية والنهاية:٢١٤،٨٧/١، سلسلة الصحيحة:٢٢٥٣،١٨٨٧، صحيح ابن ماجه:٣٢٦١، صحيح الجامع للالباني:٣٦٥٠، صحيح الوادعى ١/٣،٣٨٠/٤٩٦،٥/٣٦٩، صحيح المسند

(للراد‌عی: ۲۷)

آپ ﷺ سے پوچھا گیا: رویبدہ کیا ہے، یارسول اللہ؟

آپ ﷺ نے جواب دیا: ایک معمولی شخص جو ساری آبادی کی طرف سے بولتا ہے''۔ (ایضا)

اور دوسری روایت میں ہے ''فویسق: ایک گناہگار اور باغی''، جو ساری آبادی (عوام) کی طرف سے بولتا ہے۔

اور یہی ان کی حقیت ہے، یہ سارے حقیر فویسقہ ہیں۔

اب یہ ضروری ہو گیا ہے کہ ان چیزوں کی وضاحت مستند معلومات اور حقائق کی بنیاد پر کی جائے تا کہ حالات کی صحیح عکاسی ہو اور لوگ گمراہ نہ ہوں۔ اور ہم مدد صرف اللہ سے مانگتے ہیں۔

ان الزامات پر بحث کرنے سے پہلے کچھ علماء کے خیالات بیان کرتے ہیں۔

(۱) شیخ یوسف العیری نے کہا ''پڑھنے والوں کے لئے میں ایک بات لکھنا چاہونگا جس سے کتاب میں جو کچھ آگے آئے گا اسے سمجھنے میں مدد ملے گی۔ ہم یہ دعوی نہیں کرتے کہ طالبان تحریک ایک سلفی تحریک ہے۔ اور جو کوئی بھی ایسا کہتا ہے، وہ غلطی پر ہے۔ اسی طرح ہم طالبان کے قبوریہ (شرک اکبر) ہونے کو بھی نہیں مانتے۔ ہم کہتے ہیں، کہ طالبان میں سے لوگ ہیں جو سلفی ہیں۔ اور ان میں سے لوگ ہیں جو بدعتی صوفی ہیں۔ لیکن ان کی اکثریت عقیدہ، فقہ اور طور طریقوں میں امام ابوحنیفہ کے مذہب پر ہیں۔ یہ ہم ان کے بارے میں جانتے ہیں اور ہم نے یہ سب صرف اس لیے لکھا کہ حقائق کی وضاحت ہو جائے۔''

شیخ آگے لکھتے ہیں ''ہم دیکھ رہے ہیں کہ لوگ معاملے کو پیچیدہ کر رہے ہیں اور دعوی کرتے ہیں کہ طالبان دیوبندی ہیں، ان کے خیال دیوبندی ایک علیحدہ عقیدہ ہے۔ لیکن حقیقت میں دیوبند یہ ایک نیا عقیدہ نہیں ہے، بلکہ یہ ہندوستان میں ایک مدرسہ ہے، جس کا نام دیوبند شہر کے نام پر رکھا گیا۔ یہ مدرسہ 200 سال پہلے وجود میں آیا اور امام ابوحنیفہ کی فقہ پر ہے۔

دیوبند یہ ایک مدرسہ ہے، ایک علیحدہ عقیدہ نہیں ہے۔ جس طرح مصر میں الازہر ہے۔ جامعہ الازہر مصر میں معرض وجود میں آیا جس کی شاخیں پھیلیں ہوئی ہیں۔ الازہر سے پڑھا ہر طالب علم امام شافعی ؒ کے مذہب، اور اشعری عقیدہ پر نہیں ہے۔ بہت سے علماء جو الازہر سے پڑھے سلفی ہیں اور اہل حدیث کے علماء ہیں۔ یہی حالت مدرسہ دیوبند کی ہے۔ لیکن یہ اپنے بنانے والوں کے عقیدے سے کچھ حد تک متاثر ہوئی ہے۔

طالبان پر حکم جاری کرنے سے پہلے ان سب کا سمجھنا بہت ضروری ہے۔ اور ویسے بھی سارے طالبان مدرسہ دیوبند سے فاضل نہیں ہیں۔ ان کی اکثریت مدرسہ حقانیہ پشاور سے فاضل ہے، اس کے علاوہ ایک بڑی تعداد جامعۃ الاسلامی کراچی سے فاضل ہیں، اور ان پر بہت بڑا اثر محترم شیخ نظام الدین شامزئی ؒ کا ہے، جو شعبہ حدیث کے نگران تھے۔

یہ طالبان کے ساتھ سراسر ناانصافی ہے، کہ ہم ان کو مدرسہ دیوبند کی غلطیوں کی سزا دے رہے ہیں۔ دیوبند کی غلطیاں کوئی جواز نہیں کہ طالبان کو ان کا قصوروار ٹھہرایا جائے۔ کیونکہ طالبان کے خلاف حکم، حکم شخصی ہے، اور شخصی حکم خاص ہوتا ہے، جبکہ مدرسہ دیوبند کا حکم عام ہے۔ تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم خاص کا حکم، ایک ایسی چیز پر کریں جو عمومی ہو۔ اور اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ان کی اکثریت وہاں سے پڑھی

بھی نہیں۔اس لئے اگر کوئی یہ کہے کہ سارے دیوبندی ہندو ہیں اس لئے کہ یہ مدرسہ ہندوستان میں ہے،تو یہ غلط ہوگا اس لئے کہ مدرسے کا عقیدہ اور ملک ہندوستان کا عقیدہ ،دومختلف چیزیں ہیں۔اس لئے ہم کہتے ہیں کہ مدرسہ دیوبند کے عقیدہ اور طالبان تحریک میں کچھ مشترک نہیں ہے۔ کیونکہ سب سے پہلے ہمیں یہ ثابت کرنا ہوگا کہ سارے طالبان دیوبند سے پڑھے ہوئے ہیں،اور پھر یہ ثابت کرنا ہوگا کہ وہ مدرسہ دیوبند کے عقیدے پر قائم ہیں۔جن مدارس سے طالبان پڑھے ہیں،اگر یہ ثابت ہوجائے کہ وہاں پرغلط عقیدہ پڑھایا جاتا ہے،تو پھر ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا طالبان اس سے راضی ہیں۔اور وہ سب کچھ مانتے ہیں اور اس پرعمل کرتے ہیں جوانہوں نے پڑھا ہے۔کیونکہ یہ لازمی نہیں ہے کہ بندہ جو کچھ بھی پڑھتا ہے،وہ اس کا عقیدہ بن جائے۔آج کل مدارس اور جامعات جس قدر پھیلے ہوئے ہیں،یہ ممکن نہیں ہے،کہ ہم کسی شخص کے عقیدے کے بارے میں صرف اس بات پرحکم لگائیں کیونکہ وہ ایک ایسے مدرسہ سے پڑھا ہے جس میں عقیدے کی کچھ غلط کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔یہ سب تفصیل اس لئے دی جارہی ہے کہ آگے پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی رہے۔

شیخ ابو مصعب السوری طالبان کی کمزوریاں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں،''طالبان کی دنیا کے معاملات سے ناواقفیت،جس میں بین الاقوامی اور علاقائی سیاست،مسلمان ملکوں کے مرتد غلام حکمرانوں کی اصلیت اور حقیقت سے ناآشنائی شامل ہے۔اس کے علاوہ بین الاقوامی سیاست کی پیچیدگیاں خاص کر غدار ممالک جیسے سعودی عرب اور پاکستان کا کردار۔ طالبان کوتسلیم کرنے والے ممالک (پاکستان،سعودی عرب) کے بارے میں طالبان کے سیاسی فیصلوں اورشرعی نظریات سے یہ بات واضح ہے۔میرے خیال میں طالبان ان مرتد عرب حکومتوں جیسے صدام،اور دوسرے اسلامی ممالک کی مرتد حکومتوں خاص کرسعودی عرب جسے یہ بلاد الحرمین کہتے ہیں،پاکستان اورعرب امارات کے خلاف ایسے ہی جہادنہیں کریں گے جیسے وہ عیسائیوں اور یہودیوں کے خلاف کرتے ہیں اور اللہ سب سے بہتر جانتا ہے۔

لیکن ہم اس بات سے انکارنہیں کرسکتے کہ کچھ طالبان اوران کے قائدین (جیسے جلال الدین حقانی،یونس خالص اور دوسرے) کومعاملات کی اتنی ہی فہم ہے،جتنی ہم سب کو ہے۔میرا طالبان کے کچھ بڑے قائدین سے بحث ومباحثہ ہوا ہے۔جس سے یہ بات مجھ پرواضح ہوگئی کہ ان کہ سوچ الولاء والبراء،حاکمیہ اوراسی طرح کے معاملات میں بالکل ٹھیک اورصحیح ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وقت سب پر یہ ظاہر کردے گا۔اب ان غلام حکومتوں نے اپنے آقا کی خوشنودی کے لئے طالبان سے دشمنی شروع کی ہے،اورسعودی عرب نے طالبان کے نمائندوں کوملک سے نکال دیا اوران کے سفیر کوقید کردیا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ طالبان کے خلاف عالمی جنگ اسلامی حکومتوں کے اصلی چہروں کو بے نقاب کردے گی۔اور اس کے بعد طالبان کوان حکومتوں کے کفر میں کوئی شک نہیں رہے گا اوران کے خلاف جہاد کریں گے۔

اس تعارف کے بعد اب ہم اعتراضات کا جواب دیں گے،انشاءاللہ

① قبوریہ کے بارے میں طالبان کا عقیدہ کیا ہے؟

مولوی جلال الدین شنواری ❶ نے کہا! ''بے شک ہم لوگوں کو پڑھاتے ہیں اور یہ تعلیم دیتے ہیں کہ قبروں کے اوپر گنبدیں اور عمارتیں تعمیر کرنا شرعی جائز نہیں ہے۔ یہ شریعت کے خلاف ہے اور ہمارے دین کا حصہ نہیں ہے۔ امیر المومنین اس کے خلاف حکمت اور دانائی کے ساتھ جنگ کررہے ہیں۔ میں نے خود اپنے ہاتھوں سے ایک قبر کو توڑا ہے جس پر گنبد بنا ہوا تھا اور لوگ اس کی عبادت کرتے تھے اور یہ وزارت انصاف کے قریب تھا''۔

کابل کے گورنر نے قبروں کے متعلق کہا، ''ہمارا منہج قبروں کے متعلق وہی ہے جو اہل السنہ کا ہے۔ جو کچھ بھی ان قبروں پر ہوتا ہے، شریعت میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ طالبان اس گمراہی کے خلاف لڑرہے ہیں جبکہ ان گمراہوں کے پاس شریعت سے کوئی دلیل نہیں ہے۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے وزیر نے کہا ''افغانی بہت عرصے سے کمیونسٹ کے زیر تسلط رہے ہیں جس کی وجہ سے اس طرح کی گمراہیاں بڑھ گئی ہیں، اس لئے اب ہمیں اسے روکنے میں دشواری آرہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم لوگوں کو قبروں کی زیارت کا سنت طریقہ بتاتے ہیں، اور اس کے خلاف جو گمراہی بھی وہاں پر ہوتی ہے اس سے منع کرتے ہیں۔ ہمیں کتابوں اور رسالوں کی ضرورت ہے کہ ہم اسے لوگوں میں بانٹ سکیں جس سے ان کے عقائد اور دین کی اصلاح ہو۔ اگر ممکن ہو تو آپ ہماری اس میں مدد کریں''۔

ملا محمد حسن ❷ نے کہا'' یہاں پر مختلف قسم کے شرک اور بدعتیں اور عجیب اور غریب چیزیں تھی۔ پھر ہم آئے اور لوگوں کو ان سب سے منع کیا اور انہیں تعلیم دی، کیونکہ ان میں بہت سے جاہل ہیں۔ اور ہم نے ہمیشہ لوگوں کو شرک سے روکا، جیسے کے مزاروں پر چادر چڑھانا، وہاں پر قربانیاں کرنا، اور قبروں پر تبرک کے لئے ہاتھ پھیرنا۔ ہم نے لوگوں کو خبردار کیا کہ یہ سب شریعت کے خلاف ہے جس کی وجہ سے یہ شرک اور گمراہیاں بہت کم ہوگئی ہے''۔

شہید شیخ یوسف العیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔''جہاں تک لوگوں کی شرک کی بات ہے جو وہ قبروں پر کرتے ہیں تو اس کے لئے طالبان کو قصوروار نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔ اور باقی ممالک کا بھی یہی حال ہے، جہاں پر یہ شرک اور ارتداد ہو رہا ہے۔ یہ مناسب نہیں کہ حکومت کو الزام دیا جائے، جب تک کہ یہ ثابت نہ ہو جائے کہ حکومت لوگوں کو اس کی طرف دعوت دیتی ہے، ایسے جگہیں تعمیر کرتی ہے اور اس کی طرف نرمی برتتی ہے۔ کسی حکومت کو چند جاہل عوام کے عمل کی وجہ سے کافر کہنا، بہت بڑی ناانصافی ہے۔ ان کو اس وقت تک الزام نہیں دیا جاسکتا جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے، کہ حکومت اس کی طرف لوگوں کو بلاتی ہے، ایسی جگہیں تعمیر کرتی ہے اور اس کے لئے نرم گوشہ رکھتی ہے۔ اور یہ ساری باتیں ہمیں طالبان میں نظر نہیں آئی۔ جبکہ ہم نے انہیں اس کے برعکس پایا (مقبروں اور شرک کے خلاف جنگ کرنے والے)۔

---

❶ آپ مملکت اسلامیہ میں وزارت انصاف کے نائب وزیر تھے۔ اس کے علاوہ آپ افغانستان کے مشرق میں ایک قبیلے کے سردار بھی تھے۔

❷ آپ قندہار کے گورنر تھے۔ آپ امیر المومنین کے بہت قریب اور ان کے بعد طالبان تحریک میں دوسرے نمبر پر تھے۔ آپ کا تعلق ان مجاہدین سے تھا جنہوں نے روس کے خلاف جہاد کیا جس میں آپ نے ایک پاؤں کھویا۔ ہم (شیخ یوسف العیری اور ان کے ساتھی) نے محسوس کیا، کہ آپ کو عربی میں باتیں کرنے میں دشواری تھی۔ لیکن اس کے باوجود عربیوں میں آپ کا بہت مرتبہ تھا۔ عربی آپ کی بہت تعریف کرتے اس گمراہی کے خلاف آپ کے عزم سے متاثر تھے۔ یہ جواب گورنر نے دیا تھا جب ان سے پوچھا گیا کہ طالبان کیا کہتے ہیں ان لوگوں کے بارے میں جو قبروں پر جاتے ہیں اور وہاں بدعت پھیلاتے ہیں۔

جہاں تک افغانستان سے شرک کے ہر ایک جگہ کو صاف کرنے کی بات ہے، تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ طالبان ان کے لئے نرم گوشہ رکھتے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ عوام میں سے کچھ لوگ اپنے مقبروں اور عقیدے کو بچانے کے لئے لڑنے کے لئے تیار ہیں۔ اس لئے ان کو شریعت سمجھانے کے لئے وقت دیا جا رہا ہے، جو کبھی کبھار ضروری بھی ہوتا ہے، بڑے فتنہ (خونریزی اور تباہی) سے بچنے کے لئے۔

② کیا طالبان مرجئہ ہیں؟

مفتی نظام الدین شامزئی ؒ سے پوچھا گیا، کہ طالبان کا ایمان کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟ آپ نے جواب دیا۔ ''وہی ہے جو امام ابو حنیفہ ❸ کا تھا، اور جو الطحاویہ میں بیان ہوا ہے، جسے ہم نصاب میں پڑھاتے ہیں''۔

کیا طالبان اس پر یقین رکھتے ہیں کہ عمل سے کفر اکبر کا ارتکاب ہوتا ہے؟ اگر چہ ان میں بہت سوں نے حکومتوں پر تکفیر العین نہیں کی، لیکن جو بات ظاہر ہے، وہ یہ ہے کہ طالبان اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ عمل سے کفر اکبر کا ارتکاب ہوتا ہے۔ جس طرح افغانستان کے علماء کے کونسل نے ۳-۸-۱۴۲۰ھ، نے کہا: ''اگر ہم اسامہ ؒ کو امریکہ کے حوالے کر دیں، امریکہ پھر کہے گا کہ اب اپنی عورتوں کے حجاب اتروا دو، حدود اور قصاص ختم کر دو، وغیرہ وغیرہ، اور پھر وہ اللہ کے قوانین ختم کرنے کا مطالبہ کریں گے۔ اور وہ خالص کفریہ قوانین (انسانی گمراہ قوانین) نافذ کرنے کا تقاضہ کریں گے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ اسامہ ؒ کا حوالے کرنا شریعت کے خلاف ہے اور نہ ہی اس میں سیاسی فائدہ ہے۔ اور یہ ناجائز عمل اللہ سے جنگ کے برابر ہے (کفر اکبر)۔

③ کیا طالبان صوفیہ اور دیوبندی ہیں؟

مفتی نظام الدین شامزئی ؒ ❹ نے کہا ''صوفیہ کے کچھ طریقے صحیح ہیں، جو نبی ﷺ سے ثابت ہیں جیسے زہد اور تقوی اور مادی چیزوں سے دور رہنا۔ لیکن جہاں تک ابن عربی کا تعلق ہے اور جو اس کے طریقے پر ہیں، جو وحدت الوجود کے عقیدے اور گمراہ صوفیت پر ہیں، تو طالبان کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کے برعکس طالبان ان کے دشمن ہیں''۔

سید مولوی جلال الدین شنواری کہتے ہیں ''ہم صوفیت سے بالکل خوش نہیں ہے۔ ہمیں کسی کے بارے میں بھی جب پتہ چلتا ہے کہ اس کا تعلق کسی صوفی طریقے سے ہے تو ہم اس کو حکومت سے خارج کر دیتے ہیں۔ کابل میں دو معمر شخص تھے، جو بڑھاپے کی وجہ سے چلنے سے قاصر تھے، ان کا تعلق نقشبندیہ سے تھا۔ لوگ سینکڑوں کی تعداد میں ان سے ملنے جاتے تھے۔ امیر المومنین ؒ نے ان دونوں کو کچھ عرصے کے لئے جیل میں بند کر دیا۔ پھر ان کو رہا کر دیا اور یہ تنبیہ کی کہ اس گمراہی سے دور رہے۔ وہ کابل واپس چلے گئے اور آج تک وہ اس گمراہی سے دور ہے۔ اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ امریکہ چاہتا ہے کہ یہ سب چیزیں یہ صوفی اور صوفیت ہر طرف پھیل جائے تا کہ لوگ ان کے خلاف نہ لڑیں اور جہاد کو بھول جائیں۔ صوفیت سے دین اور جہاد ختم ہو جاتی ہے''۔

---

❸ آپ کی ساری عمر اس عقیدہ پر گزری کہ عمل ایمان کا حصہ نہیں ہے۔ لیکن بعد میں آپ نے رجوع کر لیا تھا اور اہل السنہ کے عقیدہ کو اپنا لیا تھا۔ تمہید ابن عبدالبر: ۹/ ۲۴۷، اور شرح الطحاویہ: ۳۹۵۔

❹ آپ طالبان کے بڑے عالم ہیں۔ آپ سے بہت سے طالبان نے علم حاصل کیا۔ آپ کراچی کے جامعہ العلوم الاسلام کے شعبہ حدیث کے نگران بھی ہے۔

طالبان کے عرب امارات کے لئے سابقہ سفیر نے کہا ''جو کوئی بھی آج کل افغانستان کا دورہ کرے گا، اس پر یہ بات عیاں ہوگی کہ شرک کے سارے اڈے ختم ہو چکے ہیں اور سالانہ جشنوں پر پابندی لگا دی گئی ہیں۔ طالبان کے آنے سے پہلے جو جشن منائے جاتے تھے، وہ بند ہو گئے ہیں۔ جب طالبان نے مزار شریف پر قبضہ کیا تو وہاں پر علی رضی اللہ عنہ کے قبر پر منعقد ہونے والے سالانہ جشن پر پابندی لگا دی۔ ان چیزوں پر علماء نے پہلے دن سے پابندی لگائی ہوئی ہے۔ عورتوں کو قبروں پر جانے سے منع کیا گیا ہے۔ اور قبرستانوں پر بورڈ لگائے گئے ہیں جو زیارت کرنے والوں کو زیارت کا سنت طریقہ بیان کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہم نے بدھ مت کے مجسموں کو تباہ کر دیا، حالانکہ ساری دنیا اس کی وجہ سے ہماری دشمن ہوگئی ہے۔

ہم مانتے ہیں کہ اب بھی کچھ جگہیں ہیں، جہاں پر بدعت ہو رہی ہے اور علماء ان کا ایسا حل تلاش کر رہے ہیں جو موثر اور فائدہ مند ہو۔ کیونکہ اب بھی کچھ انتہائی جاہل لوگ موجود ہیں، جو اپنی بدعت میں عرصہ دراز سے اتنے مگن ہیں کہ ان کو اس سے ہٹانا بہت مشکل ہے۔ طالبان کو خدشہ ہے کہ کہیں یہ بغاوت نہ کر دیں جس کی وجہ سے انہیں اسلام سیکھنے کے لئے کچھ وقت دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود انہوں نے گمراہ صوفیوں مثلاً قادریہ پر پابندی لگا دی ہے اور ان کی تعلیمات پر کھلم کھلی پابندی لگا دی ہے جنہیں لوگ ''حلقۃ الذکر'' کے نام سے جانتے ہیں جو حقیقت میں ذکر نہیں تھا۔ کچھ گمراہ لوگ طالبان کی پابندیوں سے تنگ آ کر پاکستان چلے گئے اور طالبان کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا''۔

مفتی نظام الدین شامزئی رحمہ اللہ نے اللہ کے اسماء وصفات کے بارے میں دیوبندیوں کے اور طالبان کے عقیدے کے بارے میں فرمایا۔ ''عام طور پر دیوبندی اشعری اور ماتریدی ہیں، لیکن ان میں اہل السنہ بھی ہیں۔ اس لئے میں افغانیوں کے لئے حق منہج (منہج سلف) کو بیان کرتا ہوں اور انہیں خلف کے منہج کی تنبیہ کرتا ہوں۔ لیکن ہمارے لئے اشعریوں اور ماتریدیوں کے خلاف بولنا اتنا آسان نہیں، جتنی آسانی سے جزیرہ عرب کے علماء کرتے ہیں۔ جہاں تک طالبان کا تعلق ہے، تو رئیس الافتاء (فتوی جاری کرنے کا ادارہ) کا سربراہ میرا شاگرد ہے اور وہ سلفی منہج پر ہے۔ اسی طرح بہت بڑا عالم عبداللہ ذکیری بھی سلفی ہے۔ اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ لوگوں کو حق بیان کریں''۔

مولوی احمد جان [5] سے پوچھا گیا ''ہم سنتے ہیں اور یہ باتیں اسلامی ممالک اور خاص کر بلاد الحرمین میں گردش کر رہی ہیں کہ طالبان تحریک کا عقیدہ، صوفیت، قبوریہ اور ماتریدیہ کا آمیزہ ہے۔ یہ عقائد کہاں تک آپ کی تحریک اور ملک میں موجود ہیں؟

آپ نے جواب دیا! یہ سچ ہے کہ لوگ طالبان اور افغانستان کے بارے میں ایسی افواہیں پھیلا رہے ہیں اور اس کے علاوہ بہت سے الزامات لگا رہے ہیں۔ ان افوہوں کا تعلق کبھی مذہب سے، کبھی دین سے، اور کبھی شریعت کے نفاذ سے ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے ان افواہوں نے سچ اور حقیقت کو چھپا دیا ہے اس لئے کہ لوگ اس تحریک سے دور ہو جائیں اور اس کی مدد نہ کریں۔ لیکن ہم طالبان یہ بات صاف صاف کہتے ہیں، کہ ہم اور اسلامی حکومت جو عقیدہ اپنے نشر واشاعت، مدارس، سکولوں اور جامعات میں پڑھا رہی ہے اور اس کی تبلیغ کر رہی ہے، عقیدہ اہل السنہ والجماعۃ ہے، جو عقیدہ الطحاویہ میں بیان ہوا ہے۔

یوسف العیری رحمہ اللہ کہتے ہیں ''جہاں تک ان لوگوں کا تعلق جو کہتے ہیں کہ ہمیں طالبان سے دور رہنا چاہیے کیونکہ وہ ماتریدی ہیں، تو ہم کہتے

---

[5] آپ امیر المومنین کے دفتر کے نمائندے تھے۔

ہیں کہ نہ ہم یہ بات مانتے ہیں نہ اس کا انکار کرتے ہیں۔ کیونکہ اس بات کا دارومدار طالبان سے پوچھنے اور سمجھنے میں ہے۔ اورخوارج نے باریک مسائل (مسائل خافیہ) میں لوگوں کو پرکھنا شروع کیا تھا۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ یہ مسلمان ہیں، اور جو کوئی بھی یہ دعوی کرتے ہیں کہ طالبان ماتریدی ہیں تو ہم ان سے دلیل مانگتے ہیں، لے آئے اپنی دلیل اور ہمیں نام دے کہ طالبان میں کون کون ماتریدی ہیں، تا کہ ہم ان کے متعلق جان لیں۔ اس لئے کہ ہم نے جن علماء سے بھی پوچھا جیسے، عبداللہ ذکیری، مولوی احسان اللہ احسان، ملا محمد ربانی اور مفتی نظام الدین شامزئی رحمہ اللہ، جنہوں نے جواب دیا" ہم ماتریدیہ کے عقیدے کا انکار کرتے ہیں اور عقیدہ اہل السنہ پڑھاتے ہیں"۔

شیخ رحمہ اللہ آگے ان لوگوں کے بارے میں لکھتے ہیں، جو طالبان پر ماتریدی ہونے کا الزام لگاتے ہیں۔ ہمیں ایک افغانی کی کتاب ملی جس میں وہ پاکستان اور افغانستان کا عقیدہ ماتریدیہ بیان کرتا ہے۔ جس سے لوگوں نے طالبان کے متعلق یہ بات پھیلا دی، جو کہ بہت عجیب ہے۔ یہ کتاب طالبان کا عقیدہ بیان کرتی ہے، کہ طالبان کس کے پیروکار ہیں، اور افغانی عوام جس میں بیشتر صوفی اور دیوبندی ہیں، کیا کہتے ہیں طالبان کے بارے میں۔

افغانستان کے علماء کے کونسل کے سربراہ نے کہا!" لوگوں سے صوفیت کے بارے زیادہ نہ پوچھو، اور نہ ہی اس بارے میں زیادہ باتیں کرو، کیونکہ عوام میں سے کچھ لوگ جاہل ہیں جو انسانوں کے روپ میں شیطانوں کی سنتے ہیں، وہ انہیں آپ کے خلاف کردیں گے اور آپ (مجاہدین) کو وہابی کہنا شروع کردیں گے"۔

مفتی نظام الدین شامزئی رحمہ اللہ نے کہا" پاکستان اور افغانستان کے لوگوں نے ان شیطانوں (گمراہ صوفی) سے وہابیت کے بارے میں برائی کے سوا کچھ نہیں سنا۔ لیکن میں بذات خود، طالبان اور ان کے علماء اور قائدین جانتے ہیں کہ یہ سب جھوٹ ہے۔ ہم وہابیت کو سلف کے منہج سے جانتے ہیں۔ میں نے خود شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی کئی کتابیں پڑھی ہیں۔"

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے وزیر نے کہا" ہم انسان ہیں، ہم سے بھی غلطیاں ہوتی ہیں۔ کبھی ہم ٹھیک ہوتے ہیں اور کبھی غلط۔ اور جب کہ ہمارا تجربہ بھی نہیں ہے، اس لئے ہمیں جزیرہ عرب سے علماء اور اساتذہ کی ضرورت ہے کہ وہ آئیں اور ہمیں تعلیم دیں اور ہماری رہنمائی کریں اور ہمارے لئے حق کو بیان کریں۔ جہاں تک وہاں سے نکتہ چینی اور تنقید کا تعلق ہے، تو یہ مفید نہیں ہے۔ یہ ضروری ہے کہ وہ یہاں آئیں اور ہماری رہنمائی کریں اور ہم ضرور ان سے مشورے کریں گے۔ پھر اگر ہم ان کی بات نہ مانیں، پھر ان کو پورا حق ہے کہ ہم پر تنقید کریں۔ ہمیں ان کی اشد ضرورت ہے، کیونکہ وہ ہمارے علماء ہیں، ہم ان کی عزت کرتے ہیں، ان کو خوش آمدید کہتے ہیں اور ہم ان کا پورا دفاع کریں گے۔"

مولوی شہاب الدین ❻ نے کہا" ہم اس کا انکار نہیں کرتے کہ افغانستان میں آج کئی جگہ گمراہی موجود ہے۔ جب طالبان آئے تو پہلے انہوں نے لوگوں کو نرمی سے سمجھایا اور پھر آہستہ آہستہ اس پر پابندی لگادی۔ مثال کے طور پر ایک کپڑے کو نبی ﷺ سے منسوب کیا گیا تھا، اور دو دن مقرر ہوئے تھے، ان سے تبرک حاصل کرنے کے لئے، ایک دن مردوں کے لئے اور ایک دن عورتوں کے لئے۔ طالبان نے اس

---

❻ آپ قاضی اور قندھار کی عدالتوں کے امیر تھے۔

پر پابندی لگا دی، اور لوگوں کو وہاں جانے سے منع کیا۔ اور ہم نے لوگوں کو بیان کیا کہ نفع اور نقصان کا مالک صرف اللہ ہے۔ طالبان توحید الالوہیہ کے اعتبار سے موحدین ہیں جو لوگوں کو قبروں پر تبرک کے لئے ہاتھ پھیرنے سے، نذر چڑھانے اور سجدہ کرنے سے منع کرتے ہیں اور لوگوں کو بتاتے ہیں کہ یہ سب کچھ شریعت میں جائز نہیں ہے۔ دوسری مثال، ایک آدمی ایک پتھر اور کپڑا لایا تھا جو بہت عرصے سے موجود تھا۔ لوگوں نے اسے مقدس بنا دیا تھا۔ اور اس پر تبرک کے لئے ہاتھ پھیرتے تھے۔ طالبان نے اس پر پابندی لگا دی اور اس کے ارد گرد لوہے کی دیوار بنا دی اور لوگوں کو اس کے قریب جانے سے منع کر دیا اور اب اللہ کے فضل سے اس کے قریب کوئی نہیں جاتا۔ اس کے علاوہ اس نے دو بوڑھے نقشبندیوں کا قصہ سنایا جس کا ذکر وزارت انصاف کے وزیر پہلے کر چکے ہے۔

میں نے ہمیشہ جامی (قندھار کی مرکزی مسجد) میں ان گمراہوں کے خلاف بولا ہے۔ اور یہ کہ نفع اور نقصان دینے والا صرف اللہ ہے۔ اور میں نے ہمیشہ ان کے لئے زیارت کا سنت طریقہ بیان کیا ہے، کہ آپ صرف سلام کرنے جاؤ اور پھر واپسی کرو۔"

④ کیا طالبان متعصب اور حنفی مذہب کے اندھے مقلد ہیں؟

مفتی نظام الدین شامزئی ؒ نے کہا "افغانی اور پاکستانی عوام اور علماء حنفی مذہب کے بارے میں انتہائی متعصب ہیں۔ لیکن جب روس سے جہاد میں عربی آئے اور افغان ان کے ساتھ گھل مل گئے، اور پھر تعلیم کے لئے افغان جزیرہ عرب چلے گئے۔ جس سے علماء میں تعصب بہت حد تک کم ہو گیا ہے اور کچھ علماء اور عوام میں تو بالکل ہی ختم ہو گیا ہے۔ جہاں تک طالبان کا تعلق ہے تو ان میں حنفی مذہب کے لئے تعصب بالکل نہیں ہے، البتہ کچھ طالبان میں ہیں جو بہت تھوڑے ہیں اور ہم ان کو روک رہے ہیں اور تعلیم دے رہے ہیں"۔

امر بالمروف ونہی عن المنکر کے نائب وزیر نے کہا "مسلمان آج کل تقسیم ہو گئے ہیں، ان میں اتفاق نہیں ہے۔ اور یہی تو یہودی اور عیسائی چاہتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے گمراہ نظریات پھیلائے ہیں تاکہ مسلمانوں کو تقسیم کیا جائے۔ یہ وہابی ہے، وہ حنفی ہے، یہ شافعی ہے۔ یہ سب ہم کو تقسیم کرنے کے لئے ہے۔ ہم یہ نہیں چاہتے اور اسے روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم مسلمانوں کو متحد کرنا چاہتے ہیں، کہ ہم ایک امت بن جائیں ایک جسم کی طرح"۔

شیخ ابو مصعب السوری نے کہا "امیر المومنین ملا محمد عمر ؒ سے اور دوسرے طالبان قائدین سے ثابت ہے کہ آپ فقہ میں بہت سے موقعوں پر دلیل کو لیتے تھے اور اسی طرح عدالتی احکام میں بھی حنفی مذہب کے خلاف فیصلے کرتے تھے"۔

⑤ طالبان اور یونائیٹڈ نیشن

شیخ ابو مصعب جب طالبان کی یونائیٹڈ نیشن میں شمولیت کی درخواست کی تاویل بیان کر رہے تھے، تو آپ نے کہا کہ کچھ بھائی امیر المومنین سے ملنے گئے تا کہ امیر المومنین ؒ انہیں اس کی وضاحت کریں۔ آپ نے فرمایا کہ طالبان نے اس درخواست کے ساتھ کچھ یہ شرط بھی دی ہے، کہ طالبان کوئی ایسا فیصلہ یا حکم تسلیم نہیں کریں گے جو شریعت کے خلاف ہو۔ اور طالبان کے بیانات سے یہ بات ظاہر ہے کہ انہوں نے بال یونائیٹڈ نیشن کے ہاتھ میں تھما دی تھی۔ اگر وہ انکار کرتے ہیں تو طالبان قصوروار نہیں ہونگے۔ اس لئے انہوں نے شمولیت کے لئے ایسی شرط رکھی جو کفر نہیں تھی۔ اور یہ شرط اس لئے رکھی گئی کہ شرک سے بچا جائے۔ وہ کبھی بھی اس شرط کے بغیر یونائیٹڈ نیشن میں شامل ہونا

نہیں چاہتے تھے۔ بلکہ یہ ایک حکمت عملی تھی۔ اور یہ طالبان کی تاویل ہے جب انہوں نے UN میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر کی تھی۔
اسلامی مملکت کے سرکاری مبصر امین خان متقی نے کہا، کہ جب شیخ سید المصری نے پوچھا کہ "طالبان نے کیوں UN میں شامل ہونے کی درخواست دی ہے، کیونکہ یہ تو ان کے تحریک کے مقصد (شریعت) کے خلاف ہے"۔ تو متقی نے جواب دیا "بے شک طالبان نے کبھی بھی ایک لمحے کے لئے یہ نہیں چاہا کہ بغیر کسی شرط کے UN میں شامل ہو جائیں۔ بلکہ انہوں نے ہمیشہ اس شرط پر زور دیا ہے کہ طالبان UN کا کوئی بھی حکم جو شریعت کے خلاف ہو نہیں مانیں گے۔" پھر شیخ نے پوچھا کہ اس طرح شرط کا ماننا بہت مشکل ہے کیونکہ کہ UN کے آئین کے خلاف ہے۔ "تو متقی نے جواب دیا، "اگر وہ ہمیں تسلیم نہیں کرتے، تو ہم بھی اپنے عقائد اور دین سے ہٹنے والے نہیں"۔
جب شیخ یوسف العیری نے مفتی نظام الدین شامزئی سے پوچھا، کیا یہ سچ ہے کہ طالبان نے UN میں شامل ہونے کی درخواست کی تھی۔ آپ نے جواب دیا، ہاں یہ سچ ہے۔ میں اور کچھ اور علماء امیر المومنین ﷾ کے پاس گئے تھے کہ ان کی رہنمائی کریں اس معاملے میں۔ تو امیر المومنین ﷾ نے جواب دیا "مجھے اس کے سواء کچھ نہیں چاہئے کہ اسلامی مملکت کو تسلیم کیا جائے۔ ہم صرف ان احکام کو مانیں گے جو شرعی جائز ہوں۔" ہم نے ان سے کہا "یہ ممکن نہیں ہے، صرف UN میں شامل ہونا کفر ہے کیونکہ وہ کفریہ قوانین بناتے ہیں"۔ ہم وہاں سے چلے گئے اور آپ کو اکیلا چھوڑ دیا۔ آپ شک اور کشمکش میں پڑھ گئے۔ اور جب ہم ان سے اس سال ملنے گئے تو آپ نے ذہن سے UN کی شمولیت کا خیال نکال دیا تھا۔"
شیخ یوسف العیری پھر لکھتے ہیں "ہم یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ جو کچھ ابو مصعب نے بیان کیا اور جو کچھ مفتی نظام الدین شامزئی ؒ نے کہا کے درمیان نو مہینے کا عرصہ ہے۔
اور اللہ نے مجھے یہ سب کچھ جمع کرنے کی توفیق دی اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اللہ طالبان کی مدد کرے اور انہیں حکومت اور طاقت واپس لوٹا دے۔
اور میں خاتمہ امیر المومنین ﷾ کے الفاظ جو آپ نے اس وقت لکھے تھے جب ساری دنیا طالبان کے خلاف ایک ہو گئی تھی (۱۶۔۷۔۱۴۲۲)۔ "اور ان کا کیا حکم ہے جنہوں نے مسلمانوں کے مقابلے میں صلیبیوں کا ساتھ دیا، ان کے ساتھ لڑے، ان کی ہر طرح کی مدد اور معاونت کی؟
امت کا اجماع ہے اس بات پر، اور تمام امام اس پر متفق ہیں کہ ایسے حالات میں جو آج کل ہیں۔ ان صلیبیوں کے خلاف جہاد فرض عین ہے ہر مسلمان پر۔ بیٹے کو باپ سے اجازت کی ضرورت نہیں۔ نہ غلام کو مالک سے، نہ شوہر کو بیوی سے، نہ قرض دار کو محسن سے اجازت کی ضرورت ہے، اور اس بات پر تمام علماء متفق ہیں۔ اور یہی حکم ہے ان غاصبوں اور قابضوں کے لئے اور یہی مسلمانوں کا فریضہ ہے۔
جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو ان صلیبیوں کا ساتھ دے رہے ہیں، تو ان کے لئے اللہ نے صاف صاف کہہ دیا ہے۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘؔ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ. (المائدہ ، ۵۱)

’’اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو اپنے ساتھی نہ بناؤ۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔ اور تم میں سے جو کوئی بھی ان کو دوست بنائے گا، انہی میں سے ہوگا۔ بے شک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔‘‘

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کچھ باتیں واضح کر دی ہیں۔ جن میں سے:

① یہود و نصاریٰ کے ساتھ موالات (دوستی اور مدد) اور متحرہ (مسلمانوں کے مقابے میں ان کی مدد کرنا) سے منع کیا گیا ہے۔

② جو کوئی بھی ان کا ساتھی بنتا ہے، اور مسلمانوں کے مقابے میں ان کی مدد کرتا ہے، ان کا حکم انہی یہود و نصاریٰ کی طرح ہے اور انہی میں سے ہے۔

③ ان سے دوستی منافقین کی روش اور طریقہ ہے۔

اور اللہ نے فرمایا کہ جو بھی ان سے دوستی رکھے گا، اس کا اللہ اور رسول پر ایمان زائل ہے۔

تَرٰی كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ فِی الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ، وَ لَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ النَّبِیِّ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ.

’’تو ان میں سے بہتوں کو دیکھے گا کہ کافروں سے دوستی رکھتے ہیں۔ کیا بری چیز وہ اپنے لئے آگے بھیجتے ہیں کہ اللہ ان پر غصے ہو اور عذاب میں وہ ہمیشہ رہیں۔ لیکن اگر وہ اللہ، اس نبی اور اس پر جو اتارا گیا ہے، ایمان لائے تو انہیں دوست نہ بناتے، لیکن ان میں بہت سے نافرمان ہیں۔‘‘ (المائدہ ۷۹، ۸۰)

ان آیتوں اور دوسرے آیتوں سے علماء اس بات پر متفق ہیں، کہ مسلمانوں کے مقابے میں کفار کی مدد کرنا، ناقض الایمان ہے۔ اور بندہ دائرہ اسلام سے نکل کر کافر مرتد ہو جاتا ہے۔‘‘

دستخط، ’’اسلام اور مسلمانوں کا خادم، امیر المومنین، ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ‘‘

شیخ ابو مصعب السوری رحمہ اللہ کی اس وضاحت سے پتا چل جاتا ہے کہ طالبان موحدین ہیں اور اللہ تعالیٰ کی توحید کی طرف دعوت دینے والے ہیں نہ کہ توحید کے دشمن۔

پس داعش کی کذب بیانی واضح ہوئی

وللہ الحمد۔ جلد ہی دنیا ان کے دجل اور فریب سے آگاہ ہو جائے گی انشاء اللہ

اسی طرح کے اور بھی بہت سے گھناؤنے الزامات داعش نے اپنے آفیشل میگزین دابق نمبر 6 اور 7 میں تقریباً ہر ہر خطے کے مجاہدین پر لگائے گئے جن میں شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی القاعدہ کو مرجیہ کہا گیا ملا عمر حفظہ اللہ کو قوم پرست کہا گیا پھر یمن کے مجاہد عالم دین شیخ حارث النظاری رحمہ اللہ، شیخ نصر الانصی حفظہ اللہ اور اسلامی مغرب کے مجاہد عالم دین ابو الحسن حفظہ

اللہ کو اپنے گروہ کی پوجا کرنے والا بتایا گیا۔

پس یہ ہم کہنے میں حق بجانب ہیں کہ

ایمان دار لوگوں کو انکے جرائم کے مقابلے پر صبر کرنا چاہیے ،اہل علم اور اہل فراست کو اس حدیث پر غور کرنا چاہیے (میں انہیں قوم عاد کی طرح قتل کرتا)۔یہ حدیث نہ خیبر کے یہود سے متعلقہ ہے اور نہ ہی یہ قریش پر منطبق کی جاسکتی ہے حالانکہ وہ رسول اللہ کے سب سے سخت دشمن تھے ،اسکی وجہ یہ ہے کہ ان خوارج کا کتوں کے پاگل پن کی طرح کوئی علاج نہیں کیا جاسکتا اور ان میں سے اگر کوئی ایک بھی زندہ بچ گیا تو وہ امت محمدیہ کے لیے بہت زیادہ نقصان دہ ہوگا۔اس گروہ خوارج کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے۔

اگر ان میں سے ایک یا دو بھی زندہ بچ جائیں تو یہ اپنی گمراہی صحراوں میں اور ان جگہوں پر تیزی سے پھیلادیں گے جہاں علم کی کمی ہو جسکا نتیجہ انکے دوبارہ ابھرنے کی صورت میں نکل سکتا ہے ،الدولۃ کا گروہ وہی خوارج کا گروہ ہے جو کہ ماضی میں پایا جاتا تھا،ان دونوں میں رتی بھر بھی فرق نہیں ہے بلکہ خوارج جدید داعش خوارج قدیم کی نسبت زیادہ گمراہ ہیں۔اگر سوال کرنے والا انکے متعلق فتوی پوچھے یا اسکی دلیل طلب کرے تو اسے اہل جہاد کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔یہ بات ورطہ حیرت میں ڈالنے والی ہے کہ یہ ذلت کی اس انتہا پر پہنچ گئے ہیں کہ انہوں نے اہل جہاد کو بھی اپنا دشمن بنالیا ہے انہیں مرتدین کہتے ہیں انکے رہنماوں کو قتل کرتے ہیں اور ان کے اموال کو حلال سمجھتے ہیں ! ان امور کے بعد شک و شبہ کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے ؟

یہاں کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ وہ شیعہ سے لڑ رہے ہیں تو خوارج کیسے ہو گئے؟

ہم کہتے ہیں کہ کیا شیعہ سے ان کا لڑنا باقی تمام مجاہد تنظیموں کا مال خون اور عزت ان پر حلال ہو گئی اب ان کو کھلی چھٹی دے دی

جائے کہ یہ جو مرضی کرتے رہیں ان کو خوارج نہیں کہا جائے گا؟

اولین خوارج جنہوں نے حضرت علیؓ کو مرتد قرار دے کر ان کے خلاف قتال کیا، وہ بھی کفارِ اصلین سے لڑے تھے، اور انہوں نے بھی حدود کا نفاذ کیا تھا، تو پھر کیا اب ان کو کفار سے لڑنے، اور شریعت کی حدود کے نفاذ کرنے کی وجہ سے 'خوارج' کی صفت سے ہی علیحدہ کر دیا جائے؟

پھر آج کسی طرح داعش کو کچھ معرکے روافض سے لڑنے یا شریعت کی حدود کا نفاذ (وہ بھی غلط) کرنے پر 'خوارج' کہہ کر

نہ پکارا جائے؟ پھر الجزائر کے خوارج کو کیوں خوارج کہا جائے؟ جنہوں نے خلافت کا اعلان بھی کیا تھا؟ جنہوں نے لوگوں پر شریعت کی حدود کا نفاذ کا دعوی بھی کیا (جس پر انہوں نے مسلمانوں کو مرتدین کہہ کر قتل کیا)؟ اس کے ساتھ ساتھ وہ فرانسیسی (کفارِ اصلین) سے بھی لڑے؟
اگر یہی قائدہ اور اصول وضع کیے جاتے رہے، تو پھر 'خوارج' کسی کو بھی نہیں کہا جائے گا

سب بھائی اس نوٹ کو تمام ساتھیوں تک پہچائیں اس فتنے کی سر کوبی آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے اس بارے کل قیامت کے دن سوال ہوگا کہ تم جانتے تھے آگے کیوں نہ پہنچایا؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

القاعدہ طالبان و جبھۃ النصرہ پر اٹھائے گئے کچھ سوالات کے جوابات

داعش کے غلو پسند متشدد اراکین کی جانب سے جبھۃ النصرہ القاعدہ وطالبان پر ایسے عجیب عجیب الزامات عائد کرتے ہیں جن کا حقیقت سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں۔ داعش کے پھیلائے گئے شبہات کا عوام ہم سے جواب پوچھتے ہیں عام عوام کے لئے ان سوالات کے جوابات لکھے جارہے ہیں تاکہ داعش کی جانب سے مجاہدین کے خلاف کئے جانے والے پروپیگنڈا کا رد کیا جاسکے۔

(سوال و جواب)

سوالنمبر 1: جبھۃ النصرہ دولہ کی ہی شام میں ایک شاخ تھی کیا جبھۃ النصرہ نے دولہ کی بیعت توڑ کر بغاوت نہیں کی؟ جس سے شام میں مجاہدین تقسیم ہو گئے ہیں؟

جواب: اس سوال کا جواب جاننے سے پہلے ہمیں دولۃ الاسلامیہ فی العراق کے بارے جاننا ہو گا کہ یہ کون سی جماعت تھی کیسے وجود میں آئی اور کن کے ماتحت تھی؟ جب عراق میں شیخ ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ نے جہاد شروع کیا تو اپنی بیعت القاعدہ یعنی شیخ اسامہ رحمہ اللہ کو دی۔

شیخ ابو مصعب الزرقاوی شہید رحمہ اللہ

یوں عراق میں القاعدہ کی ایک ذیلی شاخ وجود میں آئی جسے تنظیم قاعدۃ الجہاد فی بلاد الرافدین کا نام دیا گیا۔ ایسی ہی چھوٹی بڑی بہت سی تنظیمیں عراق میں موجود تھیں جو امریکہ کے خلاف برسرپیکار تھیں شیخ ابو مصعب الزرقاویؒ نے سب کو اکٹھا کرنے کے لئے بہت سے جہادی گروپس پر مشتمل ایک شوریٰ تشکیل دے دی تاکہ سب کو متحد کر لیا جائے اس موقع پر شیخ ابو مصعب الزرقاویؒ کی زندگی نے وفا نہ کی اور شیخ شہادت کے رتبہ پر فائز ہو گئے۔ شیخ ابو مصعبؒ کے بعد تنظیم القاعدہ فی العراق کی قیادت شیخ ابو حمزہ المہاجر کے ہاتھ میں تھی جو کہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے قریبی ساتھی تھے۔ شیخ ابو حمزہؒ شیخ ابو مصعبؒ کی تشکیل شدہ شوری کو آگے بڑھاتے ہیں اور دولۃ الاسلام فی العراق کا اعلان کرتے ہیں اور اس امیر کو چن لیا جاتا ہے جس پر شوری میں موجود تمام جہادی گروپس راضی ہوں امیر کا نام شیخ ابو عمر البغدادیؒ تھا اور ان کے نائب شیخ ابو حمزہ المہاجر ہی تھے
۔

جنھوں نے باقاعدہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کو لکھ بھیجا کہ دولۃالاسلام فی العراق آپ کے ماتحت ہی رہے گی لیکن اس کا اعلان کچھ وجوہات پر نہ کیا جائے جس کی کچھ تحفظات کے باوجود بھی شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے حمایت کی اور دولۃالاسلام فی العراق کی حمایت میں القاعدہ کے امراء نے بیانات جاری کرکے ان کی نصرت کی۔ دولۃالاسلام فی العراق کے دونوں امرا یعنی شیخ ابو عمر البغدادیؒ اور شیخ ابو حمزہ المھاجر ایک ہی وقت میں شہید ہو گئے۔ تو اس کے بعد ابو بکر البغدادی امیر بنے جنھوں نے شیخ اسامہ رحمہ اللہ سے اپنی بیعت کی تجدید کی اور پھر شیخ اسامہؒ کی شہادت کے بعد شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ سے اپنی بیعت کی تجدید کی۔ ان سب واقعات کی تفصیل خود شیخ ایمن اظواہری حفظہ اللہ کی زبانی سننے کے لئے اس لنک پر کلک کریں

کیا دولہ تنظیم القاعدہ کی ہی ایک باغی ذیلی شاخ ہے؟

پس یہ ثابت ہوا کہ ابو بکر البغدادی شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے ماتحت تھے اور پھر شیخ اسامہؒ کی شہادت کے بعد شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے ماتحت تھے جو انھوں نے خود شیخ ایمن کو خط لکھ کر اپنی بیعت کی تجدید کی تھی۔

اب آتے ہیں جبھۃالنصرہ کے بیعت توڑنے کے جھگڑے کی طرف جو کہ دولہ کی شام میں ذیلی شاخ تھی جبھۃالنصرہ کا دولہ سے بیعت توڑنا مندرجہ ذیل وجوہات کی وجہ سے ہے

جب دولہ نے شام میں موجود دوسری جہادی جماعتوں کو بغیر دلیل کے اور جھوٹے الزامات لگا کر مرتد کہنا شروع کر دیا پھر ان پر حملے بھی کئے جہادی امرا کو شہید کیا تو جبھۃالنصرہ اس برائی کے عمل میں کیونکر شریک ہو سکتی تھی؟ یہی وجہ تھی کہ جبھۃالنصرہ نے دولہ کے ان اقدامات کی نہ ہی حمایت کی نہ ہی ان میں شریک ہوئی بلکہ مخالفت ہی کی گئی۔ کیونکہ بغیر دلیل کے اپنے بھائیوں پر کفر وارتداد کے فتوے لگانا بہت ہی خطرناک ہے اس بارے شیخ اسامہ رحمہ اللہ کا یہ بیان پڑھنے کے لائق ہے۔ پڑھنے کے لئے لنک پر کلک کریں

- محسن امت شیخ اسامہؒ کا مسئلہ تکفیر کے موضوع پر بیان

دوسری جماعتوں کی تکفیر کے بارے جبھۃالنصرہ کا یہی موقف ہے کہ ہم ان جماعتوں کے قریب ہونے کی وجہ سے دولہ سے زیادہ ان کو جانتے ہیں ہمارے نزدیک انھوں نے ارتداد اختیار نہیں کیا ہے اگر تمہارے پاس دلائل ہیں تو یہ معاملہ ان علما کے

سپرد کیا جائے جن پر جہادی امرا اعتماد کرتے ہیں تاکہ وہ اس بارے فیصلہ کریں کہ آیا وہ واقعی ارتداد پر ہیں یا نہیں لیکن داعش نے اس پر نہ صرف انکار کیا بلکہ ٹھیک پرانے خوارج کی طرح مجاہدین پر کفر وارتداد کے فتوے لگا کر ان پر حملے کرتے رہے ان کے علاقے پر قبضہ گیری کرتے رہے۔ جس کی مکمل تفصیل اس لنک سے دیکھیں

ہم داعش کو خوارج کیوں کہتے ہیں؟

تو ایسے کبیرہ گناہوں اور اپنے ہی بھائیوں کے قتل عام پر کسی کی بھی اطاعت جائز نہیں جیسا کہ حدیث میں بیان ہوا ہے

لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق (مصف ابن ابی شیبۃ 12،546)

ترجمہ : خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں۔

پھر دولہ نے اپنی بیعت القاعدہ سے توڑتے ہوئے اپنے امیر کی اجازت کے بغیر اور بغیر شوریٰ اور مشورہ سے دولہ الاسلامیہ فی العراق والشام کا اعلان کر دیا تو اس موقع پر جبھۃ النصرہ نے اپنی بیعت سے وفا کرتے ہوئے ڈائرکٹ اپنی بیعت القاعدہ کو دے دی جو پہلے سے ہی ابو بکر البغدادی کے واسطہ سے القاعدہ سے بیعت میں تھی۔ پس یہاں بغاوت داعش نے کی ہے نہ کہ جبھۃ النصرہ نے اور نہ صرف بغاوت کی ہے بلکہ مجاہدین و جہادی امرا کا شدید قتل عام بھی کیا ہے۔ پس یہ کہنا کہ جبھۃ النصرہ باغی ہے کیونکہ جبھۃ النصرہ نے بیعت توڑی ہے بالکل غلط ہے اصل میں یہ بیعت دولہ نے القاعدہ سے توڑی ہے اور جبھۃ النصرہ نے اس بیعت کو اس کے اصل مقام تک لوٹایا ہے۔

شیخ ایمن الظواہری کا اپنے ماتحت دونوں فریقین (جبھۃ النصرہ و دولہ) کے درمیان فیصلہ پڑھنے کے لئے اس لنک پر کلک کریں

- شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کا شام کے تنازعہ پر دولتِ اسلامیہ عراق اور جبھۃ النصرہ کے درمیان فیصلہ

جس سے دولہ نے مکمل انکار کرتے ہوئے دولہ اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہی اور مجاہدین کا قتل عام کرتی رہی

سوال نمبر 2: جبھۃ النصرہ اور داعش کا آپس میں کیا اختلاف ہے؟ یہ آپس میں کیوں لڑتے ہیں؟

جواب: شام میں جب سے آزادی و انقلاب کی تحریک اٹھی ہے اسی وقت سے شام میں مختلف عقائد رکھنے والی جہادی جماعتیں شیعہ بشار الاسد کے خلاف سرگرم عمل ہیں۔ یہ معاملہ اس طرح چل رہا تھا کہ جبھۃ النصرہ بھی اسی قافلے میں شریک ہوئی جس نے شام میں مختلف جہادی جماعتوں کے ساتھ مل کر بشار الاسد کو بہت نقصان پہنچایا ساتھ ساتھ دوسری جہادی جماعتوں کی اصلاح کی بھی کوشش کی اور اسی راستے پر سرگرم تھے کہ دولہ نے شام کا رخ کیا اور جن جماعتوں کے عقائد میں کچھ کمی بیشی تھی ان کی تکفیر کر دی اور ان سے قتال شروع کر دیا یہاں تک کہ بالکل ٹھیک عقائد والی جماعتیں جیسے احرار الشام جیش الاسلام لواالتوحید وغیرہ کی بھی باطل تاویلات و شبہات کی بنا پر تکفیر کر دی۔

حالانکہ طاغوت کا انکار کرنے والے علما و سلف صالحین کا اس بات پر اجماع ہے کہ

امت کے کھلے دشمن کے خلاف اہل سنت کی ہمہ جہتی جنگ میں امت کے ہر طبقے، کو ساتھ چلایا جاتا ہے، جن میں ایسے مسلمان بھی بڑی تعداد میں آئیں گے جن کی زندگی شریعت کی بعض واضح خلاف ورزیوں سے آلودہ ہے یا جن کے عقیدے

میں ایک درجے کی خرابی ہے۔ یہ شرط نہیں لگائی جائے گی کہ پہلے وہ شریعت کی اُن خلاف ورزیوں کو اپنی زندگی سے باہر کریں یا اپنے عقیدے کی خرابیوں کو دور کریں اور اس کے بعد کافر کے خلاف ہمارے اِس قتال یا منافق کے خلاف ہماری اِس سماجی مزاحمت میں شریک ہوں؛ البتہ جب تک ان کے اعمال اور حلیے باشرع نہیں ہوتے اور ان سے عقیدے کی خرابیاں دور نہیں ہوتیں تب تک کافر ہمارے ساتھ جو کرتا ہے کرتا رہے!!! تب تک صلیبی، کمیونسٹ، سیکولر، لبرل ہماری بستیوں کو تاراج، ہماری عصمتوں کو پامال اور ہمارے معاشروں کو مسخ کرنے کا مشن جس قدر پورا کر سکتا ہے اور اس میں جس قدر آگے بڑھ سکتا ہے بڑھ لے؟؟؟ یہ درست ہے کہ اِس عمل کے دوران ہم نہایت حکمت اور دانائی سے کام لیتے ہوئے ان کو سنت اور اطاعت کی راہ پر لانے کی بھی کوشش کریں گے؛ بلکہ خود اِس عمل کی برکت سے ان کی زندگی میں نہایت اعلیٰ تبدیلیاں برپا ہوتی چلی جائیں گی (ان شاء اللہ)۔۔ تاہم کفر کو گزند پہنچانے کی یہ سعادت لینے سے ہم انہیں ان کی اِس گناہگاری کی حالت میں بھی کسی صورت نہ روکیں گے (بلکہ ان کی حوصلہ افزائی کریں گے)؛ اور ان میں کسی بھی عمل کی کمزوری یا عقیدے کی خرابی کو اِس فرض کی ادائیگی سے پیچھے رہنے کی "دلیل" نہیں بنائیں گے۔

کس فقیہ نے کہا ہے کہ ایک آدمی جب تک کچھ گناہوں میں ملوث ہے تب تک اس کے حق میں دین کے بعض فرائض ادا کرنا منع ہے۔ جو فرض ہے وہ فرض ہے؛ نیکوکار پر بھی اور گناہگار پر بھی۔ اور جب تک شرک نہ ہو، دونوں کا عمل اللہ قبول کرتا ہے۔ خود یہ حضرات سوچ لیں؛ ایک آدمی کے ڈاڑھی نہ رکھنے یا ایک عورت کے سر نہ ڈھانپنے کو مثلاً اگر یہ گناہ سمجھتے ہیں تو کیا یہ ایک بے ڈاڑھی مرد یا ایک بے پردہ عورت کو "نماز" پڑھنے سے روکیں گے؟ یا "نماز" پڑھنے سے اُس کی حوصلہ شکنی کریں گے؟ کہ منہ پر ڈاڑھی ہے نہیں اور نماز پڑھنے میں لگے ہو!!! وہاں یہ خود کہیں گے کہ بھئی وہ گناہ اپنی جگہ مگر نماز کا فرض اپنی جگہ۔ تو پھر "جہاد" کا فرض اپنی جگہ کیوں نہیں؟ ایک گناہ کے باعث "نماز" سے نہیں روکا جائے گا، اپنے مدرسہ کو "چندہ" دینے سے نہیں روکا جائے گا، لیکن "جہاد" سے روکا جائے گا! سبحان اللہ!!!

یہی بات شیخ عبداللہ عزام رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ

جہاد چاہے فاسق و فاجر کے ساتھ مل کر کرنا پڑے ایسا واجب ہے اس سے منہ نہیں موڑا جاسکتا۔ یہی ایک اہل سنت والجماعت کا طریقہ کار ہے کہ جہاد ہر نیک و فاجر کے ساتھ مل کر کیا جاتا ہے۔ کیونکہ بعض اوقات اللہ اپنے دین کی مدد فاسق و فاجر لوگوں اور بداخلاق قوموں سے بھی کرواتا ہے۔ یہی اس امت کے بہترین لوگوں کا ہمیشہ سے طریقہ کار رہا ہے۔ اور یہی آج ہر مکلّف پر واجب ہے۔ اس سلسلے کی دوسری بات یہ ہے کہ امرائے جہاد سے جنگ نہ کی جائے۔ چاہے وہ فاسق و فاجر ہی کیوں نہ ہوں اور نہ ہی اسلامی کیمپ کی طرف سے لڑنے والی فوجوں سے بھڑا جائے۔ چاہے ان میں کتنا ہی فسق و فجور پایا جائے۔ یہ خوارج کے ایک گروہ ''حروریہ'' کا مسلک ہے، اسی طرح جو کم علمی کی وجہ سے فاسدانہ زہد کا رویہ اختیار کریں جہاد میں ان کا ساتھ بھی اسی طرح دیا جائے گا اور اگر کم علم اور جاہل زہاد اپنے فاسدانہ زہد کے ساتھ جہاد میں اتر آئیں تو ان کا بھی پورا ساتھ دیا جائے گا۔

یہی بات شیخ ابو مصعب الزرقاویؒ بیان کرتے ہیں کہ

میں ہر اس بدعتی کے ساتھ مل کر جہاد کرتا ہوں کہ جب تک وہ نواقص کا ارتکاب نہ کرے۔ ہاں جو کسی نواقض کا ارتکاب کرے میں اس کے ساتھ نہیں لڑوں گا نہ ہی اس کے جھنڈے تلے لڑوں گا۔۔ ہاں مگر یہ بات مجھے اس سے نہیں روکے گی کہ میں اسے دعوت دوں محبت کے ساتھ اور اس امید کے ساتھ کہ وہ اسلام سنت اور اس کی رہنمائی کی جانب واپس لوٹ آئے ۔۔۔ اور میں اس پر کبھی بھی تلوار نھیں اٹھاوں گا جب تک کہ ہم ایک ہی دشمن سے لڑ رہے ہوں۔

پھر آگے فرماتے ہیں:

جہاں تک خصوصی طور پر اہل سنت کا تعلق ہے اور عمومی طور پر مسلمانوں کا، تو پھر ہم ان کے ساتھ سوائے اچھائی کے اور کسی چیز کے ساتھ منسلک نہیں ہوتے اور فلوجہ (کی جنگ) کے ایام میں، ہم ان لوگوں کے ساتھ تعلق میں تھے جو ہم سے کافی مسائل میں مخالفت رکھتے ہیں، اس کی ایک مثال فلوجہ کی مجلسِ شوری المجاہدین تھی، جس میں وہ ارکان بھی شامل تھے جو صوفی تھے، اس چیز نے اس بات کو ہم سے مانع نہ کیا کہ ہم ان کے ساتھ مل کر صلیبیوں کے خلاف لڑیں۔

1427ھ الفرقان میڈیا

شام میں ایسے بہت سے گروپ موجود ہیں جن کی زندگیوں میں مکمل اسلام نافذ نہیں اور ساری زندگی کفری شیعہ حکومت کے ماتحت رہنے سے جہالت کا عنصر بھی غالب ہے ایسی صورتحال میں جیش الحر کے کچھ گروہوں کی شریعت کی خلاف ورزی پر بغیر کسی تردد کے سب پر ارتداد کا حکم لگا دینا یقینا خوارج کا ہی کام ہے۔ جبکہ یہ گروہ شرعی تحکیم پر بھی راضی تھے۔ یقینا ایسے گروہ بھی موجود ہوں گے تو جان بوجھ کر کفار کے ایجنٹ ہیں اور مجاہدین سے قتال کرتے ہوں جیسا کہ جمال

معروف کا گروہ یا حرکت حزم وغیرہ تو ان گروہوں سے متعلق فیصلہ میدان جہاد میں موجود علما حقہ ہی کرتے ہیں کہ ان کے بارے کیا حکم ہے؟اور ایسے گروہوں کے مجاہدین کے خلاف جرائم ثابت ہونے پر جبھہ النصرہ نے دوسرے گروہوں کی حمایت سے ان پر کاروائیاں کی یہاں تک کہ ان کو ختم کر دیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جبھۃالنصرہ اور دیگر گروہ اس بات کا مکمل ادراک رکھتے ہیں کہ جیش الحر کے کون سے گروہ کیسے ہیں کون مخلص ہیں کون ایجنٹ ہیں؟ یہاں کچھ لوگ جبھۃالنصرہ پر الزام لگاتے ہیں کہ جبھۃالنصرہ تو جمال معروف کے ساتھ پہلے دولہ کے خلاف اتحاد میں تھی جو کہ مکمل جھوٹ ہے جس کا جبھۃالنصرہ کے ایک امیر نے رد کیا ہے

پڑھنے کے لئے اس لنک پر کلک کریں

جمال معروف سے اتحاد کا الزام اور جبھۃالنصرہ کے امیر ابو سلیمان المصری کا جواب

ظاہری بات ہے یہ سراسر خوارج کا طریقہ کار ہے کہ مجاہدین پر کفر ارتداد کے فتوے لگائے جائیں اور ان سے قتال کیا جائے جس سے جبھۃالنصرہ نے اور القاعدہ نے اور طاغوت کا انکار کرنے والے تمام علمائے حقہ نے اس کی مخالفت کی تو دولہ نے اپنی غلطی پہچاننے کی بجائے الٹا جبھۃالنصرہ پر بھی مرتد کا فتوی لگا دیا کہ یہ مرتدین کی حمایت کرنے والے ہیں تو یہ بھی مرتد ہو گئے ہیں۔اور تمام علما بشمول شیخ مقدسی شیخ ابو قتادہ، شیخ ایمن الظواہری اور ملا عمر حفظہ اللہ کو گمراہ قرار دے دیا۔اور پھر جبھۃالنصرہ کے امرا کو شہید کرنا شروع کر دیا بس یہیں سے ان دونوں کی لڑائی شروع ہوئی۔اور دنیا کے ہر محاذ صومالیہ، الجزائر، چیچنیا، خراسان اور یمن سے داعش کے نام نصیحتیں جاری کی گئیں اور ان کو حق کی طرف پلٹنے کی دعوت دی گئی۔

سوال نمبر 3: جبھۃالنصرہ والقاعدہ داعش کو خوارج کہتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: اس سوال کا مختصر جواب یہی ہے کہ سلف صالحین کے نزدیک ایسا گروہ خوارج میں سے ہے جو مسلمانوں کی ناحق تکفیر کرے اور ان سے قتال کرے۔ یہ سب خصوصیات جماعت الدولہ میں پائی جاتی ہیں مکمل تفصیل اور ثبوتوں کے لئے اس لنک پر کلک کریں

ہم داعش کو خوارج کیوں کہتے ہیں؟

جبھۃالنصرہ القاعدہ فی الشام کا داعش کے بارے آفیشیل موقف اس لنک سے پڑھیں

- جبھۃالنصرہ: جماعت "الدولۃ" اور اس سے متعلق شرعی حکم

داعش سے متعلق شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے ساتھیوں اور جبھۃالنصرہ کے شرعی کی گواہیاں پڑھنے کے لئے ان لنکس کا مطالعہ

کریں

- شیخ ابو فراس السوری کی گواہی، گواہیوں کا سلسلہ (۲)

- شیخ ابو ھمام السوری کی گواہی، گواہیوں کا سلسلہ (۴)

- شیخ ابو سلیمان مہاجر کی گواہی، گواہیوں کا سلسلہ (۱)

- شیخ ابو عبداللہ شامی کا بیان بعنوان [اور اگر یہ وہی کریں جس کی انہیں نصیحت کی جاتی ہے۔۔۔]

سوالنمبر 4: کیا داعش اور نصرہ میں کوئی مسلکی اختلاف ہے؟

جواب: مسئلہ مسلکی اختلاف کا نہیں بلکہ منہج کے فرق کا ہے، القاعدہ منہج جہاد پر کھڑی ہے، تو دوسری طرف داعش منہج تکفیرِ ناحق پر کھڑی ہے۔ داعش نے طالبان کو اپنے آفیشیل مجلّہ دابق میں تنقید کا نشانہ بنایا اور امارت اسلامی کے عقیدے کو عقیدہ توحید کے متصادم بتایا ہے جو کہ بالکل غلط بات ہے۔ اس بیان کی تفصیل کے لئے اس لنک پر کلک کریں۔

داعش کی نام نہاد ولایہ خراسان اور آفیشیل مجلّہ کے مطابق کیا طالبان توحید کے دشمن ہیں؟

القاعدہ اور شیخ اسامہ رحمہ اللہ سمیت جو کہ سلفی العقیدہ تھے ان کی ملا عمر کے ہاتھ پر بیعت اس چیز کی واضح نشان دہی کرتا ہے کہ سلفیوں کے نزدیک بھی طالبان کا عقیدہ توحید ٹھیک ہے جو حنفی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور طالبان و القاعدہ کا ایک دوسرے کے ساتھ طویل ساتھ ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ ان کے درمیان کسی قسم کا تعصب نہیں ہے۔ اور یہ سب طاغوت اکبر امریکہ کا سر کچلنے میں سرگرم عمل ہیں۔ لیکن یہ داعش اپنے آفیشل مجلّہ میں ایسی اختلافی باتیں شائع کرکے ایک اور فتنے کا دروازہ کھولنا چاہتے ہیں لیکن ہمیں چاہیئے ان کی طرف سے بیان کی گئی باتوں میں نہ آئیں۔ اور ان کی ہدایت کے لیے دعا کریں۔

سوالنمبر 5: دولہ کا القاعدہ کے بارے اور القاعدہ کا دولہ کے بارے کیا موقف ہے؟

جواب: دولہ نے جس طرح دوسرے جہادی گروپس کو پر مرتد کے فتوے لگائے ویسے ہی جبهة النصرہ کو مرتد سمجھتے ہیں جو کہ اس لنک میں آفیشیل ثبوتوں کے ساتھ تفصیل سے بتایا گیا ہے

شام میں مختلف جہادی گروپس کی تکفیر کے آفیشیل ثبوت

علماء حقہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو مسلمانوں کی ناحق تکفیر کرکے ان کا خون بہائے وہ خوارج میں سے ہیں یہی کام دولہ کر رہی ہے اپنے علاوہ سب کو گمراہ اور مرتد قرار دیا ہوا ہے اور مجاہدین پر خود کش حملے کرتی ہے دولہ کے متعلق جبہۃ النصرہ کا آفیشیل موقف اس لنک سے ملاحظہ کریں۔

- جبہۃ النصرہ: جماعت "الدولۃ" اور اس سے متعلق شرعی حکم

سوال نمبر 6: ابو بکر البغدادی کی خلافت کی شرعی حثیت کیا ہے؟

جواب: خلافت کا سب سے بڑا اور بنیادی مقصد امت مسلمہ کو اکٹھا کرنا ہے اگر یہ مقصد ہی پورا نہ ہو رہا ہو اور خلافت کی شرائط ہی پوری نہ رہی ہوں تو اس کا مطلب خلافت باطل ہے جس سے خلافت کے مقاصد حاصل نہیں ہو رہے ہیں بالکل ایسے ہی جیسے وہ نماز باطل ہے جس کا فائدہ نہیں جو اس کی بیان کردہ شرائط و مقاصد کو پورا نہیں کر رہی جس طرح نماز کے لئے وضو شرط ہے اسی طرح خلافت کے لئے اہل حل و عقد یعنی امت مسلمہ کے نامور امراء، اثر و رسوخ رکھنے والے افراد، علماء اور دیگر طبقات کی بیعت شرط ہے جیسا کہ اس بارے امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں

ابن تیمیہؒ ابو بکر صدیقؓ کی بیعت سے متعلق فرماتے ہیں:۔

اگر صرف سیدنا عمرؓ اور انکے اصحاب سیدنا ابو بکرؓ کی بیعت کرتے اور باقی صحابہؓ سیدنا ابو بکرؓ کی بیعت نہ کرتے، تو پھر امامت قائم نہ ہوتی، بلاشبہ سیدنا ابو بکرؓ کی امامت تبھی قائم ہوئی جب جمہور صحابہؓ، جو اہل قدرت اور اہل شوکت تھے، نے اُن کی بیعت کر لی۔

ابن تیمیہؒ خلافتِ عمرؓ سے متعلق بیان کرتے ہیں جن کو ابو بکر صدیقؓ (مشاورت کے بعد) منتخب کر گئے تھے:۔

اسی طرح سیدنا عمرؓ کا انتخاب جو سیدنا ابو بکرؓ نے کیا تھا، صرف اس انتخاب کی وجہ سے امامت قائم نہ ہوئی، بلکہ وہ امامت اصحابِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیعت اور اطاعت کے بعد ہی قائم ہوئی، اگر فرض کریں کہ اصحابِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سیدنا ابو بکرؓ کے انتخابِ سیدنا عمرؓ کا عملی نفاذ نہ کرتے اور نہ ہی سیدنا عمرؓ کی بیعت کرتے، تو پھر امامت قائم نہ ہوتی۔

اے حق کے متلاشی،

اہل علم نے کسی حاکم کی امامت کے لیے تین صورتیں بیان کی ہیں:

۱) استخلاف (سابقہ حاکم کی طرف سے ولی عہد کا انتخاب ہونا)

۲) شوری (منہج نبوت کی طرز پر)

۳) متغلب (جو حکومت پر غلبہ پالے)

یہاں بغدادی کو نہ تو کسی پہلے خلیفہ نے ولی عہد مقرر کیا ہے نہ ہی شوری کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جب شوری کے متعلق پوچھا جاتا ہے کہ شوری میں کون کون لوگ شامل ہیں تو یہ کہہ کر بتانے انکار کر دیا جاتا ہے کہ سکیورٹی کا مسئلہ ہے، تو یہاں سوال یہ پیدا ہو جاتا ہے کہ اگر اپنے خطہ میں ہی سکیورٹی کا مسئلہ ہے تو وہ تمکین کہاں ہے جس کی بناپر خلافت کا اعلان کیا گیا؟ حالانکہ کسی قسم کی شوری بنائی ہی نہیں گئی آخر وہ کونسی شوری ہے جس میں امت کے جہادی ابطال وجہادی امرا وامت کے سر کردہ امیر جن کی بات مانی جاتی ہے موجود ہی نہیں؟ اس کے بعد تغلب کا طریقہ آجاتا ہے جماعت الدولہ نے بذریعہ قتال لوگوں کو مغلوب کرنے کی کوشش کی لیکن اس کام میں ان کو سخت ناکامی کا سامنا کرنا پڑا، یہ خود جو بھی دعوی کرتے رہیں کہ اتنے گروہوں نے بیعت کرلی ہے وغیرہ لیکن جہاد کے قائدین اور قابلِ اعتبار علماء اور باقی نامور لوگوں کی اکثریت کو نہ تو یہ مغلوب کر سکے نہ ان کو ساتھ ملا سکے اس لئے اب ان لوگوں کی کردار کشی کر کے ان کا رتبہ کم کرنے کی گھٹیا کوشش کر رہے ہیں۔

یہاں پہ اصل مقصد سب کو ساتھ ملا کر مخالفت ختم کرنا ہے تاکہ فساد نہ ہو لیکن بغدادی کی نام نہاد خلافت کی وجہ سے اتنا فساد پھیلا ہے اور اتنا نقصان ہوا کہ اس کی نظیر نہیں ملتی، تو پھر ان کی خلافت کیسے منعقد ہو گئی اگر یہ مخالفین کو مغلوب نہ کر سکے اور اس سے شدید فساد پھیلا ہے؟

اگر یہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے تو بھی ان کا یہ فعل حرام ہی رہتا اور ان کو طوعاً و کرہاً ہی خلیفہ مانا جاتا تاکہ آپس میں لڑائی نہ ہو لیکن ایسا بھی نہ ہو سکا اور بغدادی کے اعلان کے بعد اسی وجہ سے فساد میں شدت آئی، اس لیے یہ خلافت علی منہاج النبوۃ تو ہر گز نہیں ہے، جس کی پیشن گوئی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے ہمیں کی گئی ہے۔

صاف صاف لکھا ہے کہ ایسی خلافت باطل ہے جس پہ اجماع واتفاق نہ ہو کیونکہ ایسا کرنے سے خلافت قائم نہ ہو گی، فساد ہو گا اور یہی کچھ ہو رہا ہے.

مزید تفصیل کے لئے اس لنک پر کلک کریں

- جماعتِ بغدادی کا اعلانِ خلافت قرآن وسنت کی روشنی میں

سوالنمبر 7: القاعدہ و شیخ اسامہ رحمہ اللہ کا خلافت کے بارے کیا منصوبہ ہے؟

جواب: القاعدہ و شیخ اسامہ رحمہ اللہ خلافت کو علی منہاج النبوہ پر قائم کرنا چاہتے تھے۔

جیسا کہ شیخ ایمن اظواہری حفظہ اللہ فرماتے ہیں
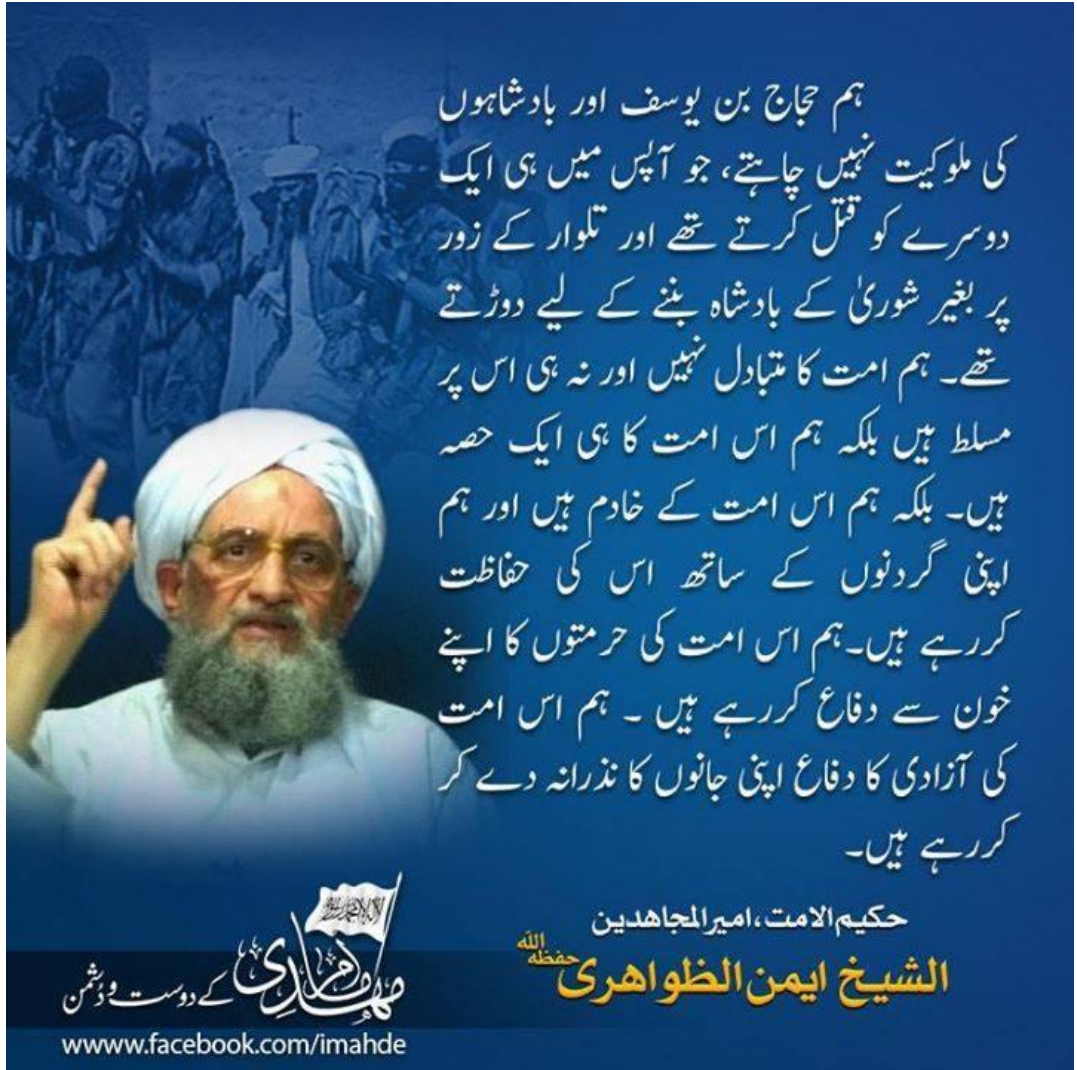
القاعدہ کے خلافت سے متعلق منصوبے کی تفصیل کے لئے اس لنک پر کلک کریں

شیخ اسامہ رحمہ اللہ خلافت کیسے قائم کرنا چاہتے تھے؟

سوالنمبر 8: اگر داعش کو آج خوارج کہا جارہا ہے تو اس سے پہلے القاعدہ و طالبان کو بھی خوارج کہا جاتا تھا القاعدہ و طالبان کے بارے ہم یہ فتوی نہیں مانتے؟ جبکہ داعش کو خوارج مانا جاتا ہے آخر کیوں؟

جواب: القاعدہ و طالبان کو خوارج کہنے والے درباری و سرکاری ملا ہیں جو کرائے پر فتوے دیتے ہیں اور القاعدہ و طالبان پر اس لئے خوارج کے فتوے لگے کیوں کہ وہ امریکہ کے صلیبی اتحادیوں جیسے پاکستان، سعودی عرب و مصر وغیرہ جیسے ممالک کی

افواج اور ان کے حکمرانوں کو مرتد سمجھتے ہیں اور ان کے خلاف قتال کرتے ہیں۔ جو کہ بالکل برحق تکفیر ہے اس پر امت کے علما حقہ کا اجماع ہے۔ جب کہ اس کے بالکل برعکس دولہ نے القاعدہ فی الشام جبہۃ النصرہ سمیت شام میں موجود باقی تمام جہادی جماعتوں کی تکفیر کر دی جو کہ بالکل ناحق تکفیر ہے اور امت کے علما حقہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ جن کو داعش مرتد کہتی ہے وہ اہل سنت میں ہیں۔ یہ بات دولہ کو بار بار سمجھائی جا چکی ہے لیکن دولہ اپنی ہٹ دھرمی اور گمراہی پر قائم ہے اور مجاہدین کے علما و امرا کو شہید کرتی ہے جس پر علما حقہ کا یہ فتوی ہے کہ یہ خوارج ہیں

مزید تفصیل کے لئے ان لنکس کا مطالعہ کریں

- جبہۃ النصرہ: جماعت ''الدولۃ'' اور اس سے متعلق شرعی حکم
- شیخ ابو قتادہ فلسطینی جو کہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے ساتھی ہیں اور عالم ربانی ہیں ان کا جماعت الدولۃ کے متعلق موقف
- شیخ ابو محمد المقدسی حفظہ اللہ جو کہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے ساتھی ہیں ان کی ایک پکار امت مسلمہ اور مجاہدین کے نام
- ابراہیم بن عواد کی قیادت میں تنظیم الدولۃ کی حقیقت

سوال نمبر 9: کوبانی میں جیش الحر کمیونسٹ کردوں کے ساتھ مل کر داعش سے لڑتے ہیں جب کہ جبہۃ النصرہ جیش الحر کے ساتھ مل کر جہاد کرتی ہے پھر خود جبہۃ النصر کے علما کا فتوی ہے کہ کفار سے مل کر داعش سے نہیں لڑا جا سکتا یہ تضاد کیوں؟

جواب: اس سوال کا جواب جاننے سے پہلے ہمیں جاننا ہو گا جیش الحر کیا ہے؟ کون لوگ ہیں؟ ان کا عقیدہ کیا ہے؟

جیش الحر: جب شام میں شیعہ حکومت کے خلاف بغاوت ہوئی تو شامی فوج میں موجود سنی فوج نے بھی بغاوت کر دی انہی فوجیوں کے مختلف گروہ وجود میں میں آئے جن کے علیحدہ علیحدہ نام تھے ان سب گروہوں کو جیش الحر کے نام سے جانا جانے لگا چاہے وہ گروہ جمہوری سوچ رکھتا ہو یا بالکل اسلامی شرعی سوچ رکھتا ہو سب کو ایک ہی نام یعنی جیش الحر سے جانا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ جیش الحر کسی ایک بندے کے ماتحت نہیں ہے نہ ہی اس نام سے مشہور تمام گروہوں اور جماعتوں کے عقائد ایک جیسے ہیں۔ یہی جیش الحر کے نام سے جانے جانے والے اکثر گروہ شریعت کی بات کرتے ہی کچھ جمہوریت کی بات کرتے ہیں اور کچھ مغرب نواز ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سب جش الحر کے نام سے مشہور گروہوں پر قطعاً ایک جیسا حکم نہیں لگتا ہے اب دیکھیں یہی جیش الحر کے کچھ گروہ کمیونسٹ کردوں کے ساتھ اتحاد میں ہیں جب کہ جیش الحر کے کچھ گروہ کردوں کے سخت مخالف ہیں۔ اب ان سب گروہوں پر ایک ہی حکم لگا دینا انصاف کی بات نہیں۔

اسی لئے جبہۃ النصرہ جیش الحر کے ایسے گروہوں کے ساتھ اتحاد میں ہے جو کفار و شیعہ کے خلاف لڑتے ہیں شریعت کی بات

کرتے ہیں جبکہ دوسرے ایسے گروہوں سے اعلان برات کیا جو کمیونسٹ کردوں سے اتحاد کرتے ہیں جیسا کہ یہ ایک بیان جبھۃالنصرہ نے ایسے ہی ایک گروہ لواء ثوار الرقہ کے بارے جاری کیا گیا

بيان وتوضيح بخصوص "لواء ثوار الرقة"

الحمد لله ربِّ العالمين، والصلاة والسلام على نبيِّنا محمَّد، وعلى آله وصحبه أجمعين، أمَّا بعد؛

قبل ما يزيد عن 6 أشهر التحق بنا في مدينة الرقة "لواء ثوار الرقة"، وكانوا قد أبدوا استعدادهم للخضوع لدورات شرعية، والانضباط بالضوابط المعتمدة من قبل جبهة النصرة.
وقد حدث تقصير من كلا الطرفين في تنفيذ هذا الاتفاق:
- فمن جهة جبهة النصرة: كان التقصير في عقد الدورات الشرعية كمًّا وكيفًا.
- ومن جهة "لواء ثوار الرقة": كان التقصير في عدم الالتزام بالضوابط المعتمدة من قبل جبهة النصرة.

وبعد اعتداءات جماعة الدولة في الرقة على الفصائل المجاهدة وبدء الاقتتال، انسحب اللواء من الرقة إلى بعض المناطق المجاورة، وانقطع التواصل التنظيمي منذ ذلك اليوم.
وعليه؛ فإن جبهة النصرة تعلن فضَّ أي ارتباط تنظيمي بينها وبين "لواء ثوار الرقة".

{ وَاللهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ }

((جَبْهَةُ النَّصْرَة))
|| مؤسسة المنارة البيضاء للإنتاج الإعلامي ||

اور یہ ایک اور ایسا ہی بیان سیرین ملٹری کونسل کے بارے جاری کیا گیا جو کہ جمہوریت کی بات کرتی ہے اور بیرونی طاقتوں کے ساتھ رابطے میں ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

لا إله إلا الله محمد رسول الله

جبهة النصرة

الحمد لله رب العالمين وأفضل الصلاة وأتم التسليم على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين، أما بعد:

فإننا في (جبهة النصرة – قاطع القلمون الشرقي) جزء من جبهة النصرة في بلاد الشام، نلتزم بالقرارات والضوابط والتوجيهات والنصائح التي تراها إمارة الجماعة وإن طاعة أمرائنا من طاعة ربنا. وعليه: فإننا نعلن التوقف عن العمل بكافة الاتفاقيات المبرمة قبل تاريخ هذا البيان والانسحاب منها وذلك بطلب من إمارتنا الفاضلة، مع التأكيد على استمرار جهادنا ضد النظام النصيري وحلفائه وضد أي عدو صائل على حرمات المسلمين سواء كان من جماعة الدولة (الخوارج) أو غيرهم.

ونؤكد على استمرار التعاون والتنسيق مع كل الفصائل المجاهدة على أرض الشام ممن أخذت على عاتقها رفع راية الدين والذود عن حرمات المسلمين

كما نؤكد على أن روابط العقيدة والأخوة الإيمانية التي تجمعنا مع تلك الفصائل أقوى من كل الروابط التنظيمية.

وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه،

والحمد لله رب العالمين

جبهة النصرة - قاطع القلمون الشرقي

أبو عامر

الثلاثاء، ٠٧ ربيع الثاني، ١٤٣٦

الموافق ٢٧ كانون الثاني، ٢٠١٥

اس بات پر علمائے ربانین اور جبہۃ النصرہ کے امیر شیخ ابو محمد الجولانی کا بھی بیان موجود ہے کہ داعش کے مجاہدین پر بے شمار ظلموں کے باوجود کفار سے مل کر داعش سے لڑنا حرام ہے اور نواقص اسلام میں شامل ہے۔

سوالنمبر10 : القاعدہ فی الشام جبہۃ النصرہ بعض ان تنظیموں کے ساتھ مل کر بشار سے کیوں لڑتی ہے جن میں قومیت یا جمہوریت کا عنصر غالب ہے؟

جواب: اس سوال کا جواب شیخ ابو مصعب الزرقاوی بڑے احسن انداز میں دیتے ہیں اور اپنے ایک انٹرویو میں فرماتے ہیں

میں ہر اس بدعتی کے ساتھ مل کر جہاد کرتا ہوں کہ جب تک وہ نواقص کا ارتکاب نہ کرے۔ ہاں جو کسی نواقض کا ارتکاب کرے میں اس کے ساتھ نہیں لڑوں گا نا ہی اس کے جھنڈے تلے لڑوں گا۔۔ ہاں مگر یہ بات مجھے اس سے نہیں روکے گی کہ میں اسے دعوت دوں محبت کے ساتھ اور اس امید کے ساتھ کہ وہ اسلام سنت اور اس کی رہنمائی کی جانب واپس لوٹ آئے ۔۔۔ اور میں اس پر کبھی بھی تلوار نھیں اٹھاوں گا جب تک کہ ہم ایک ہی دشمن سے لڑ رہے ہوں۔

اور پھر ایک اور جگہ فرماتے ہیں

جہاں تک خصوصی طور پر اہل سنت کا تعلق ہے اور عمومی طور پر مسلمانوں کا، تو پھر ہم ان کے ساتھ سوائے اچھائی کے اور کسی چیز کے ساتھ منسلک نہیں ہوتے اور فلوجہ (کی جنگ) کے ایام میں، ہم ان لوگوں کے ساتھ تعلق میں تھے جو ہم سے کافی مسائل میں مخالفت رکھتے ہیں، اس کی ایک مثال فلوجہ کی مجلسِ شوری المجاہدین تھی، جس میں وہ ارکان بھی شامل تھے جو صوفی تھے، اس چیز نے اس بات کو ہم سے مانع نہ کیا کہ ہم ان کے ساتھ مل کر صلیبیوں کے خلاف لڑیں۔

1427ھ الفرقان میڈیا

یہی بات شیخ ابو یحیٰ اللیبی رحمہ اللہ نے ایک خط میں جو جبہۃ النصرہ کے امیر شیخ ابو محمد فاتح الجولانی کی طرف بھیجا گیا اس میں کہی

کہ جہاد میں منافقین و فاسقین یہاں تک کہ مشرکین سے بھی مدد لی جا سکتی ہے۔ یہ فقہا سے ثابت شدہ بات ہے۔

پس ایسے گروہوں سے جہاد میں مدد لینا ان جہادی امرا و علما کی جانب سے ثابت شدہ ہے جن کا داعش بھی دم بھرتی ہے لیکن ان علما و جہادی امرا کے نقش قدم پر چلنے سے کتراتی ہے اور بے جا شدت دکھاتے ہوئے ہر ایک پر کفر کے فتوے لگاتی ہے

سوالنمبر 11: ایک سوال یہ پوچھا جاتا ہے کہ کفار و شیعہ کے خلاف تو تو کفار سے مدد لی جا سکتی ہے تو کیا داعش کے خلاف بھی کفار سے مدد لی جا سکتی ہے؟

جواب: داعش کے خلاف کفار کا اتحادی بننا جائز نہیں علمائے ربانین نے اس عمل کو نواقص اسلام میں شمار کیا ہے خود جبہۃ النصرہ کے امیر شیخ ابو محمد الفاتح الجولانی فرماتے ہیں کہ

میں میدان میں موجود تمام مخلص مجاہدین کے مجموعات کو یہ نصیحت اور تنبیہ کرنا چاہوں گا کہ اگرچہ جماعت الدولۃ نے آپ

کے قائدین کو قتل کرکے اور آپ کے اموال پر قبضہ کرکے بہت ظلم وزیادتی کی ہے اور ہم شام کو جس شر سے بچانا چاہ رہے تھے 'وہ اس کو شام میں لے آئی ہے اور سارے قضیے کے شرعی محاکمے سے بھی انکار کیا ہے۔۔۔ لیکن یہ سب کچھ آپ کو امریکہ اور مغرب کے بارے میں کسی دھوکے میں نہ ڈالے، کوئی اس معاملے میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا ساتھ نہ دے ! جن کا مقصد حملے کے ابتدائی اہداف حاصل کرنے کے بعد شام میں لادین نظام یا نصیریوں کے ساتھ کوئی سیاسی سمجھوتہ کرنا ہے۔ لٰہذا جو کوئی جماعت الدولۃ کے مسئلے کو یا اس جیسے کسی اور مسئلے کو حل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ اپنی حیثیت میں جو کچھ کر سکتا ہے کرے لیکن صلیبی اتحاد کا حصہ ہرگز نہ بنے۔ اللہ سبحان تعالیٰ کا فرمان ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاء بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (المائدۃ:۵۱)

"اے ایمان والو ! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ بھی انہی میں سے ہوگا۔ بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا"۔

کوئی اس غلط فہمی میں نہ رہے کہ مغرب اور امریکہ، شام میں مسلمانوں کو ظلم سے نجات دلانے کے لیے آئے ہیں۔ یہاں پر ہی بشار گذشتہ تین سال سے بم باریوں اور کیمیائی ہتھیاروں سے اہلِ سنت کو قتل وذبح کرنے اور اذیتیں پہنچانے میں مصروف ہے اور لاکھوں مسلمان اس کے مظالم کی وجہ سے شہید اور زخمی ہو چکے ہیں لیکن یہ امن کے نام نہاد دعوے دار تماشا دیکھ رہے ہیں۔ کیا یہ وہی نہیں ہیں جنھوں نے عراق وافغانستان میں ہمارے بھائیوں کا قتلِ عام کیا؟ جو یہودیوں کی مالی اور عسکری امداد کے ذریعے فلسطین میں مسلمانوں کے قتلِ عام میں شریک ہیں۔ وہی جنھوں نے یمن وصومالیہ اور وزیرستان میں بم باریوں میں زمین کے پاکیزہ ترین نفوس کو شہید کیا۔ اے ارضِ شام میں لڑنے والے مجموعات ! یاد رکھیں کہ شرعی، فطری اور تاریخی ہر حوالے سے یہ ایک قبیح ترین وصف ہے کہ کوئی اپنے ملک وحرمت پر حملہ آور دشمن کے ساتھ مل جائے۔ یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ کسی کے دل میں آئے کہ اگر وہ اپنے مقاصد کے حصول کے لیے مغرب سے مل جائے گا، ان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَى أَن تُصِيبَنَا دَآئِرَةٌ فَعَسَى اللّهُ أَن يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِندِهِ فَيُصْبِحُواْ عَلَى مَا أَسَرُّواْ فِي أَنْفُسِهِمْ نَادِمِينَ (المائدۃ: ۵۲)

" تو جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے تم ان کو دیکھو گے کہ ان میں دَوڑ دَوڑ کے ملے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ

ہمیں خوف ہے کہ کہیں ہم پر زمانے کی گردش نہ آ جائے۔ سو قریب ہے کہ اللہ فرح بھیجے یا اپنے ہاں سے کوئی اور امر (نازل فرمائے) پھر یہ اپنے دل کی باتوں پر جو چھپایا کرتے تھے پشیمان ہو کر رہ جائیں گے"۔

جیسا کہ نام نہاد خائن شریفِ مکہ نے خلافتِ عثمانیہ کے ظلم کو حجت بنا کر اس سے خلاصی کے بہانے برطانیہ اور فرانس کے تعاون سے بغاوت کی۔۔۔اس کا گمان تھا کہ وہ بڑا اچھا کام کر رہا ہے لیکن تاریخ میں اس کا نام ہمیشہ کے لیے قبیح افراد میں لکھا گیا۔اس کے آخری دور میں خلافتِ عثمانیہ کے ظلم کی جگہ یہودیوں کے مظالم اور معاہدہ بالفور نے لے لی جس کے بارے میں ہم ہر وقت اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ کب اس سے ہماری جان چھوٹے گی۔ پھر جب برطانویوں نے اسے اس خسیس کام کے لیے استعمال کر لیا اس کے بعد بمشکل ایک دن اس کی طاقت باقی رہ سکی۔۔۔ لیکن ہم پہلے عراق پر برطانویوں اور شام پر فرانسیسیوں کے تسلط کی شکل میں اور پھر آج تک خطے میں امریکی تسلط کی صورت میں ب تک اس کی خیانت کو بھگت رہے ہیں۔۔۔ گزشتہ سو سال سے ہماری نسلیں ذلت و رسوائی کی شکل میں اس کی قیمت چکا رہی ہیں۔

پس جبھۃ النصرہ ایک صاف ستھرے منہج و عقیدے کی حامل جماعت ہے۔اور عقیدہ الولا والبرا پر قائم ہے۔

سوالنمبر 12: ایک ویڈیو منظر عام پر آئی جس میں جبھۃ النصرہ کے سپاہیوں کا علاج اسرائیلی کر رہے ہیں کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا جبھۃ النصرہ اسرائیل ایجنٹ ہے؟

جواب: یہ ویڈیو میڈیا کا پروپگنڈا ہے اس طرح کی ہزاروں ویڈیو خود داعش کے بارے میں بھی موجود ہیں جن میں سے ایک تو خود بشار الاسد کے انٹرویو کی ویڈیو ہے جس میں وہ اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ ہم داعش کی مدد کرتے ہیں تو اگر آپ لوگ جبھۃ النصرہ کے بارے اس ویڈیو پر یقین رکھتے ہیں تو بشار کے انٹرویو والی ویڈیو پر کیوں نہیں؟ نفس کے پجاریوں کی ایک یہ بھی خصلت ہے کہ میڈیا پر جو اپنے خلاف بات ہو تو اسے جھوٹا کہہ کر جھٹلا دیا جائے اور جو مخالف کے خلاف پروپیگنڈا ہو اسے وحی سمجھ کر قبول کیا جائے اس لئے بھائی میڈیا کی ہر بات سچ نہیں ہوتی۔ تصدیق ہونے سے پہلے کسی بات پر یقین نہ کریں۔

سوالنمبر 13: جبھۃ النصرہ اسرائیلی بارڈر کے ساتھ ساتھ ہے جبھۃ النصر اسرائیلیوں پر حملہ کیوں نہیں کرتی؟

جواب: اگر ہم اس سوال کے جواب میں خود داعش سے ہی پوچھیں کہ تم نیٹو اتحادی ملک ترکی کے بارڈر کے ساتھ ہو تو اس

پر حملہ کیوں نہیں کرتے تو ان کا جواب یہی ہوتا ہے کہ ہم پہلے ایک دشمن سے بر سر پیکار ہیں ابھی اس کو شکست نہیں دے سکے تو دوسرے دشمن سے کیوں جنگ شروع کی جائے اسی وجہ سے داعش نے ترکی کے سلمان شاہ کے شرکیہ مزار کو بحفاظت ترکی جانے دیا کہ کہیں ترکی ہم پر حملہ نہ کردے جس کی تفصیل اس لنک میں دیکھی جا سکتی ہے

ترکی نیٹو فوج خلیفہ کی نگہداشت میں

یہی وجہ ہے کہ ایک دشمن جو ابھی تک ہم پر بھاری ہے یعنی بشار الاسد جبھۃ النصرہ اور دوسری تنظیمیں ابھی اس دشمن سے لڑ رہی ہیں اور انہیں اس سے لڑنے کے لئے مزید وسائل اسلحہ اور افرادی قوت چاہئے تو وہ کیسے ساتھ ہی دوسرے دشمن پر حملہ کریں؟ جبکہ ابھی وہ اس قابل نہیں کہ بیک وقت سب کا مقابلہ کر سکیں؟

سوال نمبر 14: جبھۃ النصرہ نے شام سے اقوام متحدہ کے کچھ فوجی گرفتار کئے تھے بعد میں ان کو چھوڑ کیوں دیا گیا؟

جواب: جب یہ واقعہ ہوا، تو کچھ چیزیں سامنے آئیں، جس میں یہ بات سامنے آئی کہ جبھۃ النصرہ کے امیر نے انہیں گرفتار کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ 'آپ گرفتاری دے دیں، ہماری طرف سے آپ کو کچھ نہیں کہا جائے گا'، پس انہوں نے ان الفاظ پر اپنی گرفتاری دے دی، اس مسئلہ کو جب جبھۃ النصرہ کی شرعی شوری میں پیش کیا گیا، تو انہوں نے اس مسئلہ کو شیخ ابو محمد المقدسی حفظہ اللہ کی طرف بھیجا، جنہوں نے اس پر یہ فتوی دیا کہ چونکہ ان کو آپ نے گرفتار کرتے وقت جو الفاظ استعمال کیے، وہ ایک مسلمان کی طرف سے دی جانی والے امان کے مترادف ہے، اس لیے ان کو گرفتار کیے رکھنے یا ان کے بدلے قیدیوں کے تبادلہ کی بات کرنا یا ان پر قتل کا حکم لگانا درست نہیں ہوگا۔ اپنے الفاظ کی صداقت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے، ان اقوامِ متحدہ کے فوجیوں کو چھوڑ دیا جائے۔ پس جب یہ فتوی جبھۃ النصرہ کی شرعی کمیٹی کو موصول ہوا، تو انہوں نے اس پر عمل کرتے ہوئے علمائے حق کے فتوی کو عملی جامہ پہنایا اور انہوں رہا کرتے ہوئے یہ ثبوت دیا، کہ ایک مومن مسلمان اپنے دیئے گئے عہد کی پاسداری کرتا ہے۔ اس پر داعش جو کہ علمائے امت اور علمائے حق کے احترام سے ہی محروم ہے نے بہت شور مچایا کہ یہ غیر شرعی ہے، ان کو قتل کیا جانا چاہیے تھا، وغیرہ وغیرہ۔ مجاہد نفس کا بندہ نہیں ہوتا، وہ شریعت کے حکم کے سامنے خود کو تسلیم کرتا ہے، چاہے اس کے خلاف جائے یا اس کے حق میں، اسی پر عمل کرنے میں ہر جہادی جماعت کی بقاء مضمر ہے، حالانکہ اس کے بر عکس بہت سے ایسے واقعات ہیں جس میں داعش نے مجاہدین کو امان دی، لیکن پھر عہد شکنی کرتے ہوئے انہیں شہید اور قتل کر دیا کہ داعش کے نزدیک یہ جنگ ہے اور جائز ہے اور یہ بودی تاویلات کا سہارا لیتے ہوئے مجاہدین سے جھوٹ بولنے کو درست جاننا دینِ داعش تو ہو سکتا ہے، دینِ اسلام نہیں! مسئلہ داعش کے عقیدے میں ہے کہ وہ مجاہدین کو مرتدین سمجھتی ہے اور جب تک یہ فکر ان کے دماغ میں موجود رہے گی، تب تک یہ تمام عقلیں

لاعلاج ہیں۔

سوالنمبر 15 : القاعدہ ایران پر حملہ کیوں نہیں کرتی؟

جواب: ہر جنگ کی ایک حکمت عملی ہوتی ہے۔اب فرض کریں داعش کی سرحد ترکی کے ساتھ ملتی ہے تو داعش ترکی پر حملہ کر دیتی ہے ترکی جواب میں بارڈر کراسنگ بلاک کر دے گا ترکی کے راستے آنے والے مجاہدین کا راستہ بلاک ہو جائے گا نئے جنگجوؤں کے آنے جانے کا راستہ بند ہو جائے گا یوں جنگجو بھرتی کرنے کا راستہ بند ہو جائے گا اور ڈبل نقصان ہو گا۔القاعدہ کی یہی پالیسی ایران کے ساتھ ہے جو ابھی کی نہیں ہے یہ پالیسی مجدد جہاد شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی بنائی ہوئی ہے ایران کی سرحد بہت سے ممالک سے ملتی ہے جہاں مجاہدین کی آمد ورفت ہے۔جسے مجاہدین افغانستان پاکستان شام وغیرہ کے جہاد میں بڑے احسن انداز میں استعمال کر رہے ہیں۔اور یہ پالیسی صرف ایران تک محدود ہے باقی ہر جگہ یمن شام عراق میں ایرانی شیعہ جنگجوؤں کو نشانہ بنایا جاتا ہے

سوالنمبر 16 : افغان طالبان نے یہ بیان کیوں جاری کیا کہ ہماری لڑائی افغانستان تک محدود ہے؟اور پڑوسی ممالک کا احترام کرتی ہے؟

جواب: جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ ہر جنگ کی ایک پالیسی ہوتی ہے اور یہ پالیسی ڈرائنگ روم جہادی نہیں بنائیں گے میدان عمل میں موجود جنگ کے سالار بنائیں گے۔ہر خطے کی موجودہ صورتحال کو دیکھتے ہوئے طے کیا جاتا ہے کہ اس خطے کو جہاد میں کیسے استعمال کیا جائے گا۔افغانستان مہاجرین کے لئے جنت ہے باآسانی ٹریننگ سنٹر چل سکتے ہیں۔باآسانی چھپا جا سکتا ہے۔اور بھی بہت سی وجوہات ہیں۔پس یہ سیاسی بیان کفر کو دھوکہ دینے کے لئے جاری کئے گئے ہیں۔تاکہ کفار کو یہ تاثر دیا جاسکے کہ افغانستان میں غیر ملکی اب نہیں رہے اور وہ وہاں زیادہ توجہ نہ دیں اور اس کی آڑ میں ایک محفوظ پناہ گاہ میں رہ کر عالمی کفر پر کاری ضربیں لگائی جاسکیں جبکہ ان بیانات کے الٹ افغان طالبان تحریک طالبان پاکستان کو مکمل سپورٹ کرتے ہیں جو ہمسایہ ممالک کی حدود کی خلاف ورزی امارت اسلامیہ کے زیر سایہ رہ کر رہے ہیں۔اور خود امارت میں ہزاروں مہاجرین موجود ہیں۔القاعدہ کے کئی مطلوبہ جنگجو افغانستان میں افغان طالبان کی مدد سے سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں ۔جبکہ جو واقعی قومیت پرست ہوں وہ اپنی صفوں میں دوسری قوموں کو کیسے برداشت کر سکتے ہیں قومیت و وطن پرست تو پاکستانی فوج ہے۔کیا امارت اسلامیہ اور ناپاک فوج کے اعمال میں کوئی فرق نہیں؟

امارت اسلامیہ کے یہ بیانات سراسر سیاستِ شریعہ کا حصہ ہیں ورنہ امارت میں کوئی مہاجر نظر نہ آتا اور تحریک طالبان

پاکستان سے اعلان جنگ ہوتا اور ان کو کبھی بھی امارت اسلامیہ کی سرزمین پر پناہ نہ ملتی۔

سوالنمبر 17 : القاعدہ وافغان طالبان نے تحریک طالبان پاکستان کے پشاور حملے کی مذمت کیوں کی؟ حالانکہ پہلے القاعدہ خود پاکستانی فوج پر حملے کرتی رہی ہے؟ کیا اس سے ظاہر نہیں ہوتا کہ القاعدہ بدل گئی ہے؟

جواب: جہادی عمل بھی شریعت کے دائرہ کار میں رہ کر کیا جاتا ہے۔ پشاور کاروائی میں چونکہ بچے بھی اتفاقی یا نااتفاقی طور پر نشانہ بنے تھے جس کی شریعت میں بالکل اجازت نہیں ہے۔ نہ ہی یہ کاروائی سزا بالمثل کے تحت آتی ہے۔ جن وجوہات کی بنا پر امارت نے اور القاعدہ نے اس کاروائی کی مذمت کی وہ یہی بچوں کا قتل تھا، جس پر بعد میں تحریک طالبان پاکستان کا بھی بیان آیا تھا کہ ہم بچوں کو بالکل قتل نہیں کرنا چاہتے تھے بلکہ ان پر فائرنگ خود فوج نے ہی کی تھی۔

سوالنمبر 18 : کیاملاعمر شہید ہوچکے ہیں زندہ ہیں تو سامنے کیوں نہیں آتے؟

جواب: یہ افواہ بھی داعش نے ہی پھیلائی ہوئی ہے چونکہ ملاعمر وامارت اسلامی افغانستان نے ان کی حمایت نہیں کی تو ان کو زبردستی شہید قرار دے دیا۔ جہاں تک سوال ہے کہ سامنے کیوں نہیں آتے تو ہم پوچھتے ہیں ملاعمر حفظہ اللہ جب سے منظر عام پر آئے ہیں وہ کتنی بار ویڈیو میں سامنے آئے ہیں جو ابھی نہیں آرہے ہیں؟ ملاعمر کی تو وہی ایک دو دھندلی سی تصاویر ہیں۔ جو ہم عام دیکھتے ہیں۔ ملاعمر شروع سے ہی ویڈیو بیانات نشر نہیں کرتے شروع سے ہی آڈیو بیانات ہی نشر کرتے ہیں جو کہ بہت اچھی حکمت عملی ہے یہی وجہ ہے کہ امریکہ اپنی مکمل ٹیکنالوجی کے باوجود ان کو تلاش نہیں کرسکا ہے۔ الحمدللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجلسِ شوری مجاہدین (درنہ اور اس کے مضافاتی علاقاجات)

مسئلہ تکفیر میں غلو کرنے والوں کے نام آخری انتباہ

(مجلسِ شوری مجاہدین درنہ کی جانب سے داعش کو قطعی فیصلہ کن پیغام)
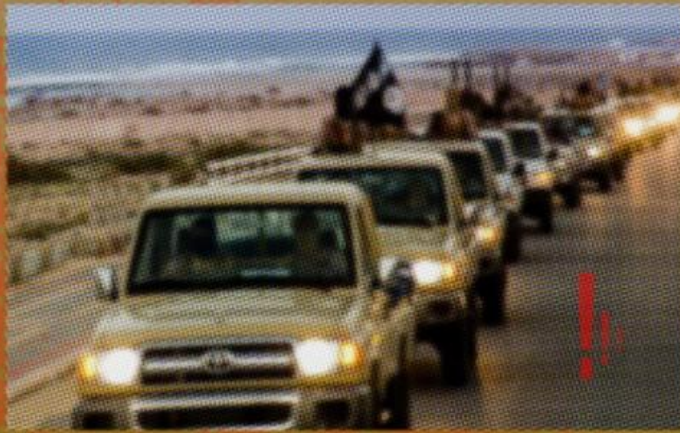
تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے سچ کو جھوٹ پر غلبہ عطا فرمایا، جس سے باطل تباہ ہو کر نیست و نابود ہو گیا اور درود و سلام ہو آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو گمراہوں اور بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھا راستہ دکھانے کے لیے بھیجے

گئے،بعدازاں :

پچھلے جمعہ کو بے وقوفوں میں سے ایک بے وقوف درنہ) لیبیا) کی مسجد فاطمۃالزھراءکے منبر پہ جابیٹھااور اُس نے اُن مجاہدین کے خلاف زہرافشانی شروع کی جو کہ اللہ کے فضل و کرم سے صفِ اول کے معرکوں میں دشمنوں کے خلاف جہاد میں مصروف ہیں،اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے ساتھ (جو مجاہدین کے خلاف زہرافشانی کرتے ہیں) وہی معاملہ کریں جس کے وہ مستحق ہیں،اس شخص نے دعوی کیاکہ صرف وہی (داعش،جماعت الدولۃ) حدوداللہ کی حفاظت کررہے ہیں جبکہ ان کے علاوہ باقی تمام جماعتیں صرف طاغوت کی حمایتی ہیں، یہ شخص اپنی جماعت (داعش) کی تعریفیں کرتارہااور باقی مجاہدین کی تحقیر کرتارہا، یہاں تک کہ وہ یہودیوں کے اس کلمہ کے مصادق بن گیا،جوکہتے ہیں (ہم اللہ کے بیٹے ہیں اور اُس کے محبوب ہیں)،اور یہی طریقہ اِن (جماعت الدولۃ (کا تمام ساحاتِ جہاد میں کارفرما ہے (کہ وہ خود کو باقی مجاہدین پر جھوٹی فوقیت دینے کی کوشش کرتے ہیں، جیساکہ یہود خود کو باقی قوموں پر جھوٹی فوقیت دینے کی کوشش کرتے ہیں)۔

ہم نے اس خطیب کے معاملے میں صحابہؓ کے اُس طریقے کو اپنایا،جو طریقہ انہوں نے اہل بدعت اور اہل ہوائے نفس کے معاملے میں اختیار کیا تھا،ہم نے اس خطیب کے الفاظ کواِن (داعش،جماعت الدولۃ) کے اعلیٰ عہدے دارپر پیش کیا،تواس نے خطیب کے الفاظ سے برات کااظہار کیااور کہاکہ وہ خطیب اُن کی نمائندگی نہیں کرتا،پھریہ کس طرح عامۃالمسلمین پر تو ولایت کادعوی کرتے ہیں، لیکن اپنےاُس خطیب پر حکم لگانے سے عاجز ہیں،جو منبر پرچڑھ کر مسلمان عوام سے مخاطب ہوتا ہے؟! اوراگراِن) داعش)کایہ بڑا(اعلی عہدے دار) اپنے صغیر (خطیب) کے الفاظ سے برات کااظہار نہ کرتا،توہمارے اور اُن کے درمیان معاملہ مختلف ہوتا۔

اِس گمراہ مارقہ خطیب کو جان لیناچاہیے کہ اللہ کے حکم کو قائم کرنے کااُن کادعوی باطل پر مبنی ہے، بلکہ یہ اپنے دعوے میں عرب طواغید سے مماثلت رکھتاہے جو بعض شعارِاسلام کااستعمال کرنے کی وجہ سے برباد ہوگئے،تاکہ اس کے ذریعے لوگوں کی اہانت کرسکیں، کیونکہ کسی بھی خلافت (یاحکومت) کادعوی جو مسلمانوں کے مشورے کے بغیر کیاجائے، وہ انہی

طواغید حکومتوں کی مثل جیسا ہی ہو گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح حدیث میں روایت ہے[اگر کوئی مسلمانوں کے مشورے کے بغیر کسی شخص کی بیعت کرے، تو ایسے شخص کے لیے کوئی بیعت نہ دی جائے] ایک دوسری روایت میں ہے[جو کوئی بغیر صلاح و مشورے بیعت کر لے تو دوسرے لوگ بیعت کرنے والے کی پیروی نہ کریں، نہ اس کی جس سے بیعت کی گئی ہے کیونکہ وہ دونوں اپنی جان گنوائیں گے] (رواہ البخاری)، اس کے علاوہ تمہاری (نام نہاد) خلافت کے باطل ہونے سے متعلق تمام شرعی دلائل علمائے امت کی کتب میں درج ہیں، اور حقیقت یہ ہے کہ تمہاری (نام نہاد) خلافت سے متعلق تمام عالم کے علمائے امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خلافت کا یہ دعوی باطل اور بے بنیاد ہے۔

ان مزارات کی بابت اللہ کا حکم کہاں ہے، جس کی حمایت اور حفاظت کی گئی جو تمہاری مزعومہ خلافت کے اندر موجود ہیں؟ اور اس شخص کا حکم کیا ہے جو اس پر راضی ہے اور اس کی پیروی کرتا ہے؟

تمہارے اس خطیب سے متعلق اللہ کا حکم کہاں ہے، جو تمہاری خلافتِ مزعومہ کے اندر کھڑا ہو کر خطبہ دیتا ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت صریح کفریہ کلمات کہتا ہے، اور دعوی کرتا ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہوتے تو وہ تمہارے (داعش) امام کی اتباع کرتے (نعوذ باللہ)؟ تمہارا اُس کے اوپر اللہ کا حکم کہاں ہے؟ تمہارا اُس شخص سے توبہ کرنے کا مطالبہ کہاں ہے؟ یا پھر یہ کہ تم نے فقط اساتذہ اور مجاہدین سے ہی توبہ کروانے میں خصوصی مہارت حاصل کر رکھی ہے؟

ایسا کیوں ہے کہ تمہارے مشائخ تبھی آوازیں بلند کرتے ہیں جب اُنہوں نے اُن مجاہدین کی تکفیر کرنی ہوتی ہے، جو تم سے اختلاف کریں اور یہ اُن کی بھی تکفیر کرتے ہیں جنہوں نے اجتہاد کیا اور ثابت کرتے ہوئے واضح کیا کہ ایک غیر مسلم کو پناہ دینے کا معاہدہ کیا جا سکتا ہے اگر اس بات کی اُمید ہو کہ وہ اسلام قبول کر لے گا اور ایسے شخص کو قتل کرنے سے دوسرے مسلمانوں کے مصیبت میں پڑنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے؟

ان نماز چھوڑنے والوں اور نشہ کرنے والوں کی بابت اللہ کا حکم کہاں ہے، جنہیں تم اپنی صفوں میں تعداد بڑھانے کی غرض سے شامل کرتے ہو؟

برقہ دھماکوں کی بابت اللہ کا حکم کہاں ہے، جس کی ذمہ داری تمہاری ولایت کے ماتحت ولایت برقہ نے قبول کی، جس کا تنیجہ سوائے مسلمانوں کے زیرِ استعمال سڑکوں میں بم دھماکے والی گاڑیوں کی تنصیب کے کچھ نہ نکلا اور جس میں سینکڑوں معصوم مسلمان جاں بحق ہوئے؟

اللہ کا حکم مسلمانوں کے خون سے متعلق کہاں ہے، جن میں آل الحریر کا خاندان شامل ہے، جن کا گھر تم نے ناحق مسمار کر دیا ؟اور ان میں دو خواتین بھی شامل ہیں، جو تمہارے حملے کے وقت اپنے گھر کے دفاع کے لیے سامنے آ گئیں، اور پھر زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ہسپتال میں دم توڑ گئیں، اور تم نے ان کا قتل اس بنیاد پر کیا یہ 'طائفۃ ممتنعہ' ہیں) ہر وہ گروہ جو اسلام کے ظاہری اور متواتر احکام و قوانین میں سے کسی بھی حکم کو قائم کرنے سے اجتناب برتے اور جس کے خلاف قتال کیے بغیر اس پر قدرت پانا ممکن نہ ہو) !!! کہاں ہے تمہارا دین، تمہاری فیاضی، تمہاری مردانگی جب تم دو خواتین کو ایسی حالت میں قتل کرتے ہو؟!! اور کہاں ہے تمہاری قوت و طاقت جس کے ذریعے تم اِن دو خواتین کو جو ایسی حالت میں ہیں، اُن کی نسبت تم 'طائفہ ممتنعہ' کی طرف کرتے ہو؟!! اگر یہ دعوی کرنے والا کہ یہ خواتین 'طائفۃ ممتنعہ' ہیں کوئی چھوٹا بچہ ہوتا، تو کوئی مناسب بات لگتی (کہ وہ تو ناپختہ ذہن کا مالک ہے)، مگر یہ دعوی تو اُن بھاری اسلحہ بردار (داعش کے) افراد کی جانب سے کیا جا رہا تھا، پس ایسے لوگوں کے لیے زمین کی مٹی میں ہونا اولیٰ ہے بہ نسبت زمین کی پشت پر ہونے سے !

اللہ کے حکم کو قائم کرنے کے لیے، اے بے وقوف مارقہ شخص، ہم اللہ کے فضل سے کھڑے ہوئے، اور طاغوت کے حکم کو اکھاڑ دیا، خوفزدہ کو امن فراہم کیا، اور بھوکوں کو کھانا کھلایا اور صفِ اول کے محاذوں پر ثابت قدم ہوئے، اگر ہم پر اللہ کا فضل نہ ہوتا اور اس کی مدد شاملِ حال نہ ہوتی، تو تمہیں بھی اس شہر میں قدم رکھنے کی جگہ میسر نہ آتی۔

اللہ کا حکم، اے بے وقوف گمراہ مارقہ شخص، جس کو تم نے درنہ شہر کے منبر پر بیان کیا، اس کو تمہارے بڑے مرتوبہ (شہر) کے منبروں میں سے کسی منبر پر بیان کرنے سے بھی قاصر ہیں، جو کہ درنہ کی حدود میں ایک چھوٹا سا شہر ہے، یہ بھی اس وقت جب اُن (بڑوں) نے اپنے لیے ولایتِ برقہ کا دعوی کیا جو کہ (تمہاری نام نہاد ولایت میں) لیبیا کے ایک تہائی حصہ کا احاطہ کرتی ہے، یہ کس قسم کا فریب ہے جس کے ذریعے تم امت کو دھوکے میں ڈال رہے، اور یہ کیسا جھوٹ اور افتراء ہے جو کہ تم ہم پر گڑھ رہے ہو؟ ! !

اللہ کے حکم کو قائم کرنے کے لیے، اے بے وقوف گمراہ مارقہ شخص، یہ کوشش ہوتی ہے کہ مسلمانوں کو ایندھن فراہم کیا جائے، نہ کہ اپنی حماقتوں کے سبب اُس کو منقطع کر دیا جائے، اللہ کے فضل سے جب مجاہدین کو تمکین حاصل ہوئی، تو وہ اس ایندھن کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ذریعے مسلمانوں تک پہنچانے کا وسیلہ بن گئے، تو تم نے اپنی حسبہ (جماعت الدولۃ کی خودساختہ پولیس) گاڑیاں ان ایندھن والی گاڑیوں کے پیچھے لگا دیں، پھر اپنے لیے کچھ تصاویر لیں، اور پھر امت کے سامنے جھوٹ بولا کہ تم لوگ مسلمانوں کو ایندھن فراہم کر رہے ہو، اور تم نے اِن ایندھن والی گاڑیوں کو زبردستی مرتدین سے لے کر یہ کام سرانجام دیا! ! پھر تم ایندھن کے گوداموں کے مالکان کے پاس گئے، اور پھر اس ایندھن کی تقسیم زبردستی اور اُن کی ناخوشی کے باوجود کر دی، تاہم پھر بھی تم اللہ کے حقوق مسلمانوں کی صفوں میں تقسیم کر کے پورے نہیں کر پائے، کیونکہ تم خود کو مسلمان عوام سے زیادہ ترجیح دیتے ہو۔

جہاں تک تمہاری مجاہدین کی بابت تکفیر کا مسئلہ ہے، اے بے وقوف گمراہ مارقہ شخص، جن کے جہاد کو تم نے سبوتاژ کیا ہے، اور جن سے تم نے اُس شہر کو چھین لیا جب انہوں نے وہاں سے طاغوت کے حکم کو ختم کر دیا تھا، بلاشبہ ہم نے اس سے متعلق اپنے پیغام (کتیبہ شہداء ابو سلیم کی بابت شبہات کا ازالہ) اور اسی طرح اپنے رسالہ (مجلسِ شوری مجاہدین کی بابت باضابطہ مارقین کو رد) نشر کیے، ان بیانات کے بعد مجاہدین کی تکفیر کرنے کی بابت کوئی عذر باقی نہیں، ان پیغامات سے اقامتِ حجت ہوتی ہے، اور مسلمانوں کی ناحق تکفیر پر اب سزا قائم ہوتی ہے، جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ سے صحیح بخاری میں حدیثِ ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ میں بیان ہوتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا

[جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہا تو یہ کفر اُن میں سے کسی ایک کی طرف لوٹے گا]

اور حدیثِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا

[جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو کافر کہے، تو ان دونوں میں سے ایک کفر کے ساتھ لوٹے گا]

اور حدیثِ ثابت بن الضحاکؓ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ

[مومن پر لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کے مانند ہے، اور جو جس نے مومن پر کفر کا الزام لگایا، تو گویا اُس نے اسے قتل کر دیا]

اور حافظ ابو یعلی حذیفہ بن الیمانؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

إن مما أتخوف عليكم رجل قرأ القرآن حتى إذا رؤيت بهجته عليه ، وكان رداؤه الإسلام اعتراه إلى ما شاء الله ، انسلخ منه ونبذه وراء ظهره ، وسعى على جاره بالسيف ورماه بالشرك ، قال : قلت : يا نبي الله ، أيهما أولى بالشرك المرمي أم الرامي ؟ قال : بل الرامي

[بلا شبہ میں تم پر ایسے آدمی سے خوف زدہ ہوں جس نے قرآن پڑھا، یہاں تک کہ جب اس پر اس کی رونق نظر آنے لگی اور وہ اسلام کا مددگار تھا تو اللہ تعالیٰ نے جس طرف چاہا اس کو پھیر دیا، پس وہ اس سے نکل گیا اور اس نے اُس کو پس پشت پھینک دیا اور اپنے پڑوسی پر تلوار سے حملہ کر دیا اور اس پر شرک کی تہمت لگا دی، تو میں نے پوچھا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ! ان دونوں میں سے شرک کے زیادہ لائق کون ہے جس پر تہمت لگائی گئی یا کہ تہمت لگانے والا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ تہمت لگانے والا (کفر کے زیادہ لائق ہے)]

حافظ ابن کثیرؒ نے اِس روایت کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر میں بیان کیا ہے :

واتل عليهم نبأ الذي آتيناه آياتنا فانسلخ منها فأتبعه الشيطان فكان من الغاوين(۷ : ۱۷۵)

[اور ان لوگوں کو اس شخص کا حال پڑھ کر سنائیے کہ جس کو ہم نے اپنی آیتیں دیں پھر وہ ان سے بالکل ہی نکل گیا، پھر شیطان اس کے پیچھے لگ گیا سو وہ گمراہ لوگوں میں شامل ہو گیا]

اور کہا کہ اس (حدیث) کی اسناد عمدہ ہیں۔

امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں بیان کیا :

بَابُ قَتْلِ الخَوَارِجِ وَالمُلْحِدِينَ بَعْدَ إِقَامَةِ الحُجَّةِ عَلَيْهِمْ
[خوارج اور ملحدین پر اقامتِ حجت قائم ہو جانے کے بعد قتل کرنے کا باب]

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان :

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ (التوبۃ: ۱۱۵)

]اور اللہ ایسا نہیں کرتا کہ کسی قوم کو ہدایت کرکے بعد میں گمراہ کر دے جب تک کہ ان چیزوں کو صاف صاف نہ بتلادے جن سے وہ بچیں بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے [

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما انہیں بدترین مخلوق سمجھتے تھے اور فرماتے تھے :

إِنَّهُمُ انْطَلَقُوا إِلَى آيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الكُفَّارِ، فَجَعَلُوهَا عَلَى المُؤْمِنِينَ

[یہ (خوارج) وہ لوگ ہیں جو کفار کے حق میں نازل ہونے والی آیات کا اطلاق اہلِ ایمان مومنین پر کرتے ہیں]

ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں کہتے ہیں :

(وكان ابن عمر يراهم شرار خلق الله) الخ وصله الطبري في مسند علي من تهذيب الآثار من طريق بكير بن عبد الله بن الأشج أنه سأل نافعا كيف كان رأي بن عمر في الحرورية قال كان يراهم شرار خلق الله انطلقوا إلى آيات الكفار فجعلوها في المؤمنين قلت وسنده صحيح وقد ثبت في الحديث الصحيح المرفوع عند مسلم من حديث أبي ذر في وصف الخوارج هم شرار الخلق والخليقة وعند أحمد بسند جيد عن أنس مرفوعا مثله وعند البزار من طريق الشعبي عن مسروق عن عائشة قالت ذكر رسول الله صلى الله عليه و سلم الخوارج فقال هم شرار أمتي يقتلهم خيار أمتي وسنده حسن وعند الطبراني من هذا الوجه مرفوعا هم شر الخلق والخليقة يقتلهم خير الخلق والخليقة وفي حديث أبي سعيد عند أحمد هم شر البرية وفي رواية عبيد الله بن أبي رافع عن علي عند مسلم من أبغض خلق الله إليه وفي حديث عبد الله بن خباب يعنى عن أبيه عند الطبراني شر قتلى أظلتهم السماء وأقلتهم الأرض وفي حديث أبي أمامة نحوه وعند أحمد وبن أبي شيبة من حديث أبي برزة مرفوعا في ذكر الخوارج شر الخلق والخليقة يقولها ثلاثا وعند بن أبي شيبة من طريق عمير بن إسحاق عن أبي هريرة هم شر الخلق وهذا مما يؤيد قول من قال بكفرهم. أهـ

[ابن عمرؓ ان (خوارج) کو بدترین مخلوق سمجھتے تھے] الخ امام طبری مسند علی میں بیان کرتے ہیں جس کا سلسلہ تہذیب الاثار میں بکیر بن عبداللہ بن الاشج سے ہے، انہوں نے نافع سے پوچھا کہ عبداللہ بن عمرؓ کی حروریہ (خوارج) کے متعلق کیا رائے تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ ابن عمرؓ ان کو اللہ کی بدترین مخلوق سمجھتے تھے کیونکہ وہ (خوارج) کفار کے حق میں نازل ہونے والی آیات کا اطلاق مومنین پر کرتے تھے، امام ابن حجر العسقلانی نے لکھا ہے کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے، امام مسلم سے بھی صحیح مرفوع حدیث سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے جس میں وہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے خوارج کی صفت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ بدترین مخلوق ہیں، امام احمد نے بھی انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی مرفوع حدیث عمدہ سند سے روایت کی ہے، امام البزار نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوارج سے متعلق ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا [وہ (خوارج) میری امت کے بدترین لوگ ہیں اور اُن کو میری امت کے بہترین لوگ قتل کریں گے]، اور اس کی سند حسن ہے، امام طبرانی نے بھی اسی طرز پر مرفوع حدیث کے سلسلے میں اس طرز کے ساتھ بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [خوارج تمام مخلوقات میں بدترین ہیں اور جو خلقِ خدا میں اِن (خوارج) کو قتل کریں گے، وہ تمام مخلوقات میں بہترین ہوں گے]، اور ابی سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث جو امام احمد سے روایت کی گئی ہے

میں بیان ہوا ہے [یہ (خوارج) بدترین مخلوق ہیں] اور صحیح مسلم میں عبیداللہ بن ابی رافع سے سیدنا علیؓ سے روایت ہے [اللہ کی تمام مخلوقات میں سے قابلِ نفرت (خوارج) ہیں] اور طبرانی میں عبداللہ بن خبابؓ سے حدیث بیان ہوئی ہے [یہ (خوارج) بدترین مخلوق ہیں جنہیں آسمان کا سایہ میسر آیا اور جن کا بوجھ زمین نے اٹھایا]، اور حدیثِ ابوامامہؓ میں بھی ایسے بیان ہوا، اور ابوبرزۃ کی مرفوع حدیث میں امام احمد اور ابی شیبۃ سے بھی خوارج کے متعلق ذکر کیا گیا [یہ خلق و مخلوق میں بدترین ہیں]، ایسا انہوں نے تین بار کہا، اور اسی طرح ابی شیبۃ کے جانب سے عمیر بن اسحاق سے ابوھریرۃؓ نے بیان کیا کہ [وہ بدترین مخلوق ہیں]، اور یہ ان (علماء وفقہاء) کے قول کی تائید کرتا ہے جو ان (خوارج) کی تکفیر کی رائے رکھتے ہیں۔

اس سب کو بیان کرنے کے بعد ہم اس بے وقوف گمراہ مارقہ شخص اور اس کی امثال جیسے افراد سے کہتے ہیں کہ وہ قدرت حاصل ہونے سے قبل، مجاہدین کی تکفیر کرنے پر اللہ سے توبہ و معافی کے طلبگار ہوں، اور یہ لوگ اس بات سے دھوکہ نہ کھا بیٹھیں کہ مجاہدین طغاۃ (جابر ظالم طاغوت) کے خلاف جہاد میں مصروف ہیں (اور یہ اس سے فائدہ اٹھالیں گے)، کیونکہ بغاۃ (شدت پسند تکفیری باغیوں (کے خلاف رد بھی اتنی ہی اہمیت کا حامل ہے جتنا کہ طغاۃ (جابر ظالم طاغوت (کے خلاف اس کی اہمیت ہے، اور ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں ان دو میں سے ایک کا اعزاز بخش دیں۔

مجلسِ شوری مجاہدین (درنۃ اور اس کے مضافاتی علاقاجات)

بدھ 17 رجب 1436ھ موافق ل 2015/05/06